شمارہ: 25
جنوری، فروری 2024

QINDEEL-E-HAQ

A.R. Khan: +44-7886304637 E-Mail : ranarazzaq52@gmail.com

محمد تمہارے (جیسے) مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

ہم جس قوّت، یقین، معرفت اور بصیرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی و معہودؑ، بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

''مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبییّن نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّت، یقین، معرفت اور بصیرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف بھی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختمِ نبوّت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں، انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوّت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرتِ تامّ سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختمِ نبوّت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا بجز ان لوگوں کے جو اِس چشمہ سے سیراب ہوں۔''

(ملفوظات۔ جلد اول۔ صفحہ 342)

مجلس ادارت | نمبر شمار | مضامین | صفحہ

فہرست مضامین

پیغام

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(اخبار بدر قادیان کے سالانہ نمبر بعنوان ''فیضان ختم نبوت'' دسمبر 2012ء کے لئے حضور انور ایدہ اللہ نے جو بصیرت افروز پیغام بھجوایا تھا۔ وہ اخبار بدر کے شکریہ کے ساتھ قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔ ایڈیٹر)

پیارے مکرم مدیر صاحب اخبار بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اطلاع دی ہے کہ آپ اخبار بدر خاص شمارہ بعنوان ''فیضان ختم نبوت'' شائع کر رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

آپ نے اس شمارہ کیلئے پیغام کی درخواست کی ہے تو مَیں قارئین کو موٹے طور پر یہی بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اس کے بارہ میں جملہ پیشگوئیوں اور آخری زمانہ میں اسلام کے تمام ادیان پر غلبہ جیسے امور کا اگر دو لفظوں میں بیان مقصود ہو تو اسے ''فیضان ختم نبوت'' کا نام دیا جائے گا۔ کیونکہ فیضان ختم نبوت کا تقاضا یہ ہے کہ آخری زمانے میں آنحضرت ﷺ کے دین کو پھیلانے کیلئے آنے والے کسی مسیح و مہدی کو آنحضرت ﷺ کے فیوض اور تربیت سے فیض یاب ہونا چاہیے۔

اسی فیضان ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ آنے والا موعود 'یحی الدین و یقیم الشریعۃ' کے تابع صحیح اسلامی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کی سنت کو زندہ کرنے والا اور آپ کے مکارم اخلاق کے عطر سے ممسوح کیا ہوا ہو۔ اسی فیضان کا تقاضا ہے کہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کی مہم سر کرنے کا سہرا اُس مردِ میدان کے سر ہو جو آنحضرت ﷺ کے رنگ میں اس قدر رنگین ہو چکا ہو کہ آپ کا ظل اور بروز کہلانے کا مصداق ٹھہرے۔ اسی فیضان ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ آنے والا امام الزمان، قرآن کریم کا عاشق اور اس کی حاکمیت قائم کرنے والا اور تمام کتب سابقہ پر اس کی فضیلت ثابت کرنے والا ہو اور نہ صرف قرآن بلکہ اسلام اور نبی اسلام ﷺ پر دیگر مذاہب کے اعتراض کا کافی وشافی جواب دینے والا ہو۔

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ آخری زمانے میں غلبہ اسلام کی مہم سر کرنے کیلئے آنحضرت ﷺ نے جس جلیل القدر خادم اور عاشق صادق کی خبر دی ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ آپ نے پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں مبعوث ہو کر اسلام کی سربلندی کی عظیم الشان مہم کا آغاز فرمایا اور اپنی زندگی میں اس کے روشن نظارے دکھادئے۔ آپ کے بعد خلافت کے زیر سایہ آپ کی جماعت آپ ہی کے نقش قدم پر چل کر اسلام کے غلبہ کے ایام قریب سے قریب تر کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور کوششوں کو بروئے کار لانے میں مصروف ہے۔ اس جماعت کے کاموں اور کارناموں پر ایک نظر ڈالنے سے صاف دل کو بڑی وضاحت کے ساتھ یہ پتہ چل سکتا ہے کہ یہی وہ جماعت ہے جو آنحضرت ﷺ کے نہج اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت ہے۔

یہی وہ جماعت ہے جو دنیا کے 202 ممالک میں مساجد اور مراکز کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی مہم جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جو 60

سے زائد زبانوں میں قرآن کے تراجم مکمل کر کے پھیلا رہی ہے۔ پھر یہی وہ جماعت ہے جو M.T.A کے ذریعہ دنیا بھر میں 24 گھنٹے دنیا کی مختلف زبانوں میں اسلام کی حقانیت اور اعلیٰ تعلیمات کا پرچار کر رہی ہے۔ اور یہی وہ جماعت ہے جو ہزاروں کتب میں بیسیوں اشتہارات ورسائل اور ویب سائٹس نیز عصر حاضر کے دیگر وسائل کے ذریعہ اسلامی تعلیمات اور مفاہیم کی قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت وتبلیغ کا فرض سرانجام دے رہی ہے اور اسلام، نبی اسلام اور قرآن کریم پر ہونے والے ہر حملہ اور اعتراض کا کافی وشافی جواب دینے کی کوشش کر رہی ہے۔

یہ جماعت ایک محکم نظام کے ذریعہ خلیفہ وقت کے پیچھے امت واحدہ بن کر اعلیٰ اخلاقی اقدار کا پاس کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات اور روایات پر عمل پیرا ہو کر اس کا حسن عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یقیناً یہ جماعت بلا تمیز رنگ ونسل اور مذہب وملت انسانیت کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتی ہے اور دکھی اور نادار انسانیت کی تعلیم اور علاج معالجہ کے لئے سکولز اور ہسپتال نیز تعلیمی وتربیتی ادارے قائم کر کے ہر ممکن مدد کر رہی ہے۔

یہ ہے اس جماعت کی مساعی کی ایک جھلک اور یہ ہیں اس جماعت کے لوگوں کے حسن عمل جو ختم نبوت کے فیضان کو عام کرنے کے عزم کے ساتھ قائم کی گئی تھی۔

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ اس کے بالمقابل فیضان ختم نبوت کو ختم کرنے والوں کے اعمال کیا ہیں؟ وہ اسلامی تعلیمات کے مخالف ایسے کاموں پر اصرار کرتے چلے جارہے ہیں کہ جن کی وجہ سے امن وسلامتی کے مذہب اسلام اور رسولِ رحمت پر دہشتگردی کے الزام لگائے جارہے ہیں۔ وہ قرآنی تعلیم کے مخالف ایسے اعمال میں ملوث ہیں جن کی بناء پر مخالفین، قرآن کا احترام کرنے کی بجائے اسے جلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلام کو رواداری کی بجائے جبر واکراہ کا مذہب بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ یہ لوگ مسجدیں بنانے کی بجائے انہیں مسمار کرنے کو فخر سمجھتے ہیں اور اسلام کے نام لیوا بنانے کی بجائے مسلمانوں کو ہی بموں سے اڑا رہے ہیں۔

ان کی یہ حالت دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کی صداقت ایک منصف کے لئے بڑی واضح ہو جاتی ہے۔ آپ نے کیا خوب فرمایا تھا کہ

”ہم جس قوتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں، اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے۔ اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 324)

اللہ ان کو عقل اور سمجھ دے اور اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو ایسی برکتیں نصیب فرمائے کہ سب پڑھنے والوں کو فیضان ختم نبوت کے مضمون کا صحیح عرفان عطا ہو جائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اداریہ۔مسئلہ ختمِ نبوت اور جماعت احمدیہ

رانا عبدالرزاق خان۔لندن

ایک زمانہ وہ تھا جب غیر احمدی علماء جماعت احمدیہ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے موضوع پر مباحثات و مناظرات کیا کرتے تھے اور اسی پر احمدیت کی صداقت وعدمِ صداقت کا انحصار سمجھا جاتا تھا کہ قرآن مجید و احادیث سے وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ مگر اب یہ مسئلہ اتنا صاف ہو چکا ہے کہ بڑے بڑے علماء نے بھی جماعت احمدیہ کے مسلک کی صِحّت کو تسلیم کر لیا ہے اور وہ قرآن مجید کی روشنی میں وفاتِ مسیح کے قائل ہو گئے ہیں۔مثال کے طور پر علماءِ ازہر کی مجلسِ افتاء کے بہت بڑے رُکن علاّمہ محمود شلتوت کے فتویٰ کا ذکر کافی ہے جس میں انہوں نے صاف اور واضح الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل وفاتِ مسیح علیہ السلام کی حرف بحرف تائید کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے ”میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا“۔یہ الہام اور بھی کئی رنگ میں پُورا ہو کر اپنی صداقت ظاہر کر چکا ہے مگر مسئلہ وفاتِ مسیحؑ میں اس کا ظہور جس صاف اور کھُلے کھُلے طور پر ہوا ہے وہ ایک عام اور معمولی سمجھ بُوجھ کے انسان کے لئے بھی عبرت و بصیرت کا موجب ہے۔

وفاتِ مسیحؑ کے محاذ سے پسپا ہو کر اب نام نہاد علماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنا سب سے مضبوط مورچہ مسئلہ ختمِ نبوّت کو قرار دے رکھا ہے۔لیکن وہ دن دُور نہیں جب یہاں سے بھی ان کو بھاگنا پڑے گا۔کیونکہ وہ اِس مسئلہ پر بحث کے دَوران میں اکثر ایسی جھوٹی اور غلط باتیں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں جو اس کے عقائد میں سے نہیں ہیں۔اور ظاہر ہے کہ کسی جماعت کی طرف غلط عقائد منسوب کر کے زیادہ دیر تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

رسالہ قندیلِ حق کا یہ خصوصی نمبر ”مسئلہ ختمِ نبوّت“ کی اصل حقیقت کو دنیا کے سامنے لانے کی ایک حقیر کوشش ہے۔گو کہ جماعت احمدیہ ایک صدی سے زائد عرصہ سے اس اہم مسئلہ کو بیان کر رہی ہے۔لیکن نام نہاد علماء جو دراصل پیٹ کے پجاری،اور جھوٹی شہرت کے خواہش مند ہیں۔عوام الناس کو احمدیہ مسلم جماعت کے بارے میں غلط باتیں بیان کرتے ہیں۔اور یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ احمدیہ مسلم جماعت آنحضرت ﷺ کو خاتم النبین تسلیم نہیں کرتی۔حالانکہ بانی جماعت احمدیہ علی الاعلان بیان کرتے ہیں کہ

”میں مسلمان ہوں قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں۔“(ملفوظات جلد 2 صفحہ 107)

”یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ کو خاتم النبین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ہم جس قوتِ یقین،معرفت و بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے......“

(الحکم جلد 9 صفحہ 9 مورخہ 17 مارچ 1905 صفحہ 6)

اس اعلان اور گواہی کے ہوتے ہوئے بھی احمدیہ مسلم جماعت کو پاکستان کی ایک پارلیمنٹ نے غیر مسلم قرار دے دیا۔اور نہ صرف غیر مسلم قرار دیا بلکہ اس بات پر بھی اصرار ہے کہ احمدی اپنے آپ کو غیر مسلم کیوں قبول نہیں کر لیتے۔اور اس بات کو لے کر ظلم کی انتہاء ہو رہی ہے۔مساجد شہید کی جا رہی ہیں۔گنبد مسمار کئے جا رہے ہیں۔معصوم اور مظلوم احمدیوں کو مارنا بلکہ قتل تک کر دینا مباح اور جائز کر دیا گیا ہے۔اور یہ سب کچھ امام المعصومین سید الانبیاء،

خاتم النبیین ﷺ کے نام پر کیا جا رہا ہے۔اس لئے ختم نبوت کو جاننا بہت ضروری ہے۔

سب سے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ اسلامی اصطلاح کی رُو سے نبی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت شرفِ مکالمہ ومخاطبہ پانے والا ہو۔اور قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوّت کی دو قسمیں ہیں۔اوّل تشریعی یعنی جس کے ساتھ نئی شریعت اور نئے احکام ہوں۔دوم غیر تشریعی یعنی جس کے ساتھ نئی شریعت اور نئے احکام نہ ہوں۔غیر تشریعی نبی اُس شریعت کے تابع اور خادم ہوا کرتے تھے جو اُن سے پہلے کسی تشریعی نبی پر نازل شدہ ہوتی تھی۔اور اُسی کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا هُدًى وَّنُوۡرٌ‌ ۚ يَحۡكُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا ۔(المائدہ:45)یعنی ہم نے (موسیٰؑ پر) توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نُور تھا اُسی کے مطابق وہ نبی فیصلہ کرتے تھے جو فرمانبردار ہوئے ہیں۔آیت سے ظاہر ہے کہ کئی نبی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے بلکہ موسوی شریعت یعنی توریت کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔

یہ دونوں قسم کی نبوّتیں (یعنی خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی) آنحضرت ﷺ سے پہلے خدا تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست بغیر کسی گزشتہ نبی کے واسطہ اور طفیل کی شرط کے مِلا کرتی تھیں۔لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے اِن دونوں قسموں کی نبوّت کا دروازہ بند ہو گیا۔اور ایک تیسری قسم کی نبوّت کا دروازہ کھولا گیا۔جو غیر تشریعی ظلّی نبوّت ہے۔یعنی ایسی نبوّت جو نہ تو شریعت والی ہے اور نہ براہِ راست ملنے والی۔بلکہ غیر تشریعی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ وطفیل اور فیضان سے ملنے والی نبوّت ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ؕ(سورۃ نساء ع 9)یعنی جو اطاعت کریں گے اللہ اور اِس رسول (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی تو یہ لوگ ان میں سے ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔

اِس آیت کریمہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایسی نبوّت کے جاری ہونے کا ذکر ہے جو حضورؐ کی پیروی واطاعت میں حضورؐ کے وسیلہ وطفیل سے ملنے والی ہے۔نئی شریعت والی نبوّت تو اس لئے بند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعہ شریعت مکمل فرمادی ہے۔اور غیر تشریعی نبوّت جو براہ راست ملتی تھی اس لئے بند ہے کہ خاتم النبیینؐ کے بعد ایسا نبی کوئی نہیں آسکتا جو بغیر آپؐ کے وسیلہ وطفیل کے نبوّت پانے والا ہو۔اور یہی ختمِ نبوت کا حقیقی مفہوم ہے جس سے تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام پر آنحضرت ﷺ کے رُتبہ عالی کی برتری وفضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

پہلی قسم کی نبوت یعنی نبوتِ تشریعی کے متعلق تو ہمارا اور ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا اتفاق ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کے بعد قطعی طور پر بند ہے۔لیکن دوسری اور تیسری قسم کی نبوّت کے متعلق اختلاف ہے۔اُن کے نزدیک دوسری قسم کی نبوّت جاری ہے۔کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ آئندہ کسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے والے ہیں جو غیر تشریعی نبی ہوں گے۔لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ایسی غیر تشریعی نبوّت بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ وطفیل سے نہ ملی ہو اُسی طرح بند ہے جیسی کہ تشریعی نبوّت۔اور جیسا کہ حضورؐ کے بعد کوئی تشریعی نبی نہیں آسکتا اسی طرح ایسا غیر تشریعی نبی بھی نہیں آسکتا جس نے نبوّت آنحضرت ﷺ کے وسیلہ وطفیل سے نہیں بلکہ براہِ راست پائی ہو۔ہاں تیسری قسم کی نبوّت جس میں یہ دو 2 شرطیں ہیں کہ (1) وہ بغیر شریعت کے ہو اور (2) آنحضرت ﷺ کی پیروی واطاعت میں آپؐ کے وسیلہ وطفیل سے ملے، جاری ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل نہیں۔ کیونکہ اُن کو نبوّت آنحضرت ﷺ کی متابعت کے بعد آپؐ کے وسیلہ وطفیل سے نہیں ملی بلکہ آپؐ سے چھ سَو برس پہلے براہِ راست مل چکی تھی۔ اور حدیثوں میں آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کے لئے جو ایک مسیح کے آنے کی خبر دی ہے اور جسے حضورؐ نے مُسلم شریف کی روایت کے مطابق نبی اللہ قرار دیا ہے اس سے حضرت مسیح موسوی مراد نہیں بلکہ اِسی اُمّت کا ایک فرد کامل مراد ہے۔ اور اس کی نبوّت یہی تیسری قسم کی نبوّت ہے۔

کیا یہ تعجب کا مقام نہیں کہ ایک طرف تو ہمارے غیر احمدی بھائی یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور دوسری طرف ایک مستقل نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی آمد کے قائل ہیں جن کی نبوّت حضور ﷺ کے وسیلہ سے نہیں بلکہ براہِ راست تھی۔ اور باوجود اِس کے یہ خیال کرتے ہیں کہ اِس عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ لیکن اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوّت بند ہے سوائے اس کے جو حضورؐ کی کامل متابعت واطاعت میں حضورؐ کے وسیلہ وطفیل سے ملے تو ہمارے متعلق یہ فتویٰ صادر کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام کی ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ کاش وہ خدا ترسی کے ساتھ غور کریں کہ فی الحقیقت ختمِ نبوّت کا انکار کس کے عقیدے سے لازم آتا ہے؟

افسوس ہے کہ مخالف حضرات کبھی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نبوّتِ غیر تشریعیہ مستقلہ کا دعویٰ منسوب کرتے ہیں اور کبھی نبوّتِ تشریعیہ حقیقیہ کا۔ بحالیکہ اِن دونوں قسموں میں سے کسی قِسم کی نبوّت کا بھی آپؑ نے کبھی دعویٰ نہیں کیا بلکہ آپؑ کا عقیدہ ہے کہ نبوّت کی یہ دونوں قِسمیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جاری تھیں حضورؐ کی تشریف آوری سے ختم ہوگئی ہیں اور جو اِن قِسموں میں سے اَب کسی قِسم کی بھی نبوّت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ہمارے مخالف علماء کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٔ نبوّت کے خلاف عموماً آیت خاتم النبیین اور حدیث لَانَبِيَّ بَعْدِيْ پیش کی جاتی ہے۔ مگر مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ ان سے مراد فقط یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد تشریعی نبوّت بند ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب ہے۔ درحقیقت بزرگانِ سلف میں سے کسی ایک مسلّم بزرگ کا بھی کوئی ایسا قول پیش نہیں کیا جاسکتا جس میں آنحضرتؐ کے بعد نبوّت غیر تشریعی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ملے بند قرار دی گئی ہو۔ آنحضرت ﷺ نے ایک طرف تو یہ فرمایا ہے کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا اور دوسری طرف مسیح موعود کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے اُسے چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پُکارا (دیکھو مُسلم شریف باب نزول عیسیٰ) اِن دونوں قِسم کی احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے علماءِ سلف اِسی نتیجہ پر پہنچے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے بند ہونے سے مُراد یہ ہے کہ حضورؐ کے بعد تشریعی نبوّت بند ہے۔ اور مسیح موعودؑ چونکہ آپؐ کی شریعت کا خادم ہوگا اس لئے اس کی نبوّت نہ آیت خاتم النبیین کے منافی ہے اور نہ حدیث لَانَبِيَّ بَعْدِيْ کے مخالف۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس عقیدہ کی وجہ سے کُفر کا فتویٰ لگانا درست ہے تو اس کی زد سے بزرگانِ سلف بھی بچ نہیں سکتے۔

پس یہ نہایت اہم اور بنیادی مسئلہ ہے جس کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے اور نُور بصیرت کے ساتھ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اعلیٰ وارفع وافضل مقام ختمِ نبوت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

(راناعبدالرزاق خان۔ لندن)

فیضان ختم نبوت از روئے قرآن مجید

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا○ (الاحزاب 40:4)

ترجمہ: نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہوں گے) لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○ (الفاتحہ: 6۔7)

ترجمہ: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ جن پر نہ تو (بعد میں تیرا) غضب نازل ہوا (ہے) اور نہ وہ (بعد میں) گمراہ (ہو گئے) ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ (النساء 70)

ترجمہ: اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ مبَصِيْرٌ (الحج: 76)

ترجمہ: اللہ فرشتوں میں سے اپنے رسول منتخب کرتا ہے اور (اسی طرح) انسانوں میں سے (بھی) اللہ بہت (دعائیں) سننے والا (اور حالات کو) بہت دیکھنے والا ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (الاعراف 36)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول بنا کر بھیجے جائیں اس طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سناتے ہوں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں ان کو (آئندہ کے لئے) کسی قسم کا خوف نہ ہوگا، اور نہ وہ (ماضی کی کسی بات پر) غمگین ہوں گے۔

يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ○ (المؤمن: 16)

ترجمہ: اپنے حکم میں سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا کلام نازل کرتا ہے تاکہ وہ (بندہ خدا کی) ملاقات کے دن سے لوگوں کو ڈرائے۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (النحل: 2)

ترجمہ: وہ فرشتوں کو اپنے بندوں پر جنہیں وہ پسند کرتا ہے اپنے امر سے کلام دیکر اُتارتا ہے اور رسولوں کو کہتا ہے) کہ (لوگوں کو) آگاہ کردو کہ بات یہی درست ہے کہ میرے سوا کوئی بھی (سچا) معبود نہیں اس لئے تم (مصائب) سے اپنے بچاؤ کا ذریعہ مجھے ہی بناؤ۔

فیضان ختم نبوت از روئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَايَةٍ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ۔

(بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین۔ مسلم جلد 2 صفحہ 228۔ ترمذی جلد 2 صفحہ 544۔ مشکوۃ صفحہ 511)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ نبیوں کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر بڑے خوبصورت انداز میں ہوئی لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ لوگ اس محل کو گھوم پھر کر دیکھتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے لیکن دل میں کہتے یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی پس میں ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کیا۔ میرے ذریعہ یہ عمارت تکمیل میں اعلیٰ اور حُسن میں بے مثال ہوگئی ہے اسی لئے مجھے رسولوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ حضور نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور نبیوں کا خاتم ہوں۔

(ب) كُنْتُ مَكْتُوْبًا عِنْدَ اللهِ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنِهٖ۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 127، کنز العمال جلد 6 صفحہ 112)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت سے خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جارہی تھی یعنی اس کی ساخت کی تیاریاں ہورہی تھیں۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (ابوداؤد کتاب الفتن)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امّت میں تیس جھوٹے خروج کریں گے وہ سب کے سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ مَیں خاتم النبیین ہوں (میرے بعد میری پیروی سے آزاد مستقل یا نئی شریعت لانے والا) کوئی نبی نہیں۔

فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ نِسْوَةٌ وَاِنِّیْ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

(کنز العمال جلد 7، صفحہ 170)

میری امّت میں ستائیس جھوٹے دجّال ہوں گے جن میں سے چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِیْ سَبِيْلِ اللهِ۔ (بخاری کتاب الایمان والنذر باب قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد 2 صفحہ 981)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب یہ قیصر روم ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد اس شان کا کوئی اور قیصر نہیں ہوگا۔ اور جب یہ کسریٰ شاہِ ایران ہلاک ہوگا تو اس کے بعد اس شان کا کوئی اور کسریٰ نہیں ہوگا۔ (یعنی تمہارے ذریعہ ان سلطنتوں کی شان وشوکت مٹادی جائے گی)۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ان بادشاہوں کے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروگے۔

متکبرانہ رقص کرنے والو سوچو! کیوں آج حالت مذبوحی تک پہنچ گئے ہو؟ تمہارے تیردان میں کوئی تیر باقی نہیں رہ گیا اور آج تمہارے بادل کیوں بن پانی ہو گئے ہیں؟
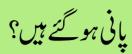
سوا صدی قبل امام آخر الزماں مہدی مسعود و مسیح موعود علیہ السلام کا تیز گھوڑوں کی طرح سرکشی کرنے والوں مولویان کو انتباہ تا رشیدوں کی طرح بچ جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی کلام میں اپنے مخالفین کو خدا تعالیٰ کے خوف کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عقل سلیم استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

* ۔انہوں نے انکار کیا اور دل ان کے یقین کر گئے پس کیا حال ہے ان کا جب ایسی حالت میں مریں گے۔
* ۔کیا ان کے تیردان میں کوئی تیر باقی رہ گیا ہے؟ یا ان کے دلوں میں کوئی خصومت باقی ہے؟ ہرگز نہیں
* ۔بلکہ خدا نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب تو ایک حرکت مذبوحی ہے۔
* ۔کیا نہیں دیکھتے کہ کیسے وہ وقتاً فوقتاً لاجواب کئے جاتے ہیں اور ہر ایک سال باجود متکبرانہ رقص کے ذلیل کئے جاتے ہیں۔
* ۔اور انکے بادل بغیر پانی کے نکلے
* ۔اور انکے برگزیدہ لئیم ثابت ہوئے
* ۔اور انکی روشنی اندھیرا اور انکے دل بے عقل اور بے ادب ثابت ہو گئے۔پس کس نشان پر اسکے بعد ایمان لائیں گے۔
* ۔کیا میرے خدا نے مجھے اس محل پر نہیں اتارا جو مرادیابی کا محل ہے
* ۔اور مجھے بیقراریوں کی آگ سے خوشی کی آسائش تک پہنچایا اور میری تائید کی اور میری مدد کی
* ۔اور ہر ایک جو میری ذلت چاہتا تھا اس کو ذلیل کیا اور مجھے عید دکھلائی اور وعدوں کو پورا کیا
* ۔اور ہر ایک آنکھ کھولنے والے کیلئے فتح کو دکھلا دیا۔
* ۔اور کیونکر اور کہاں کے قصہ کو لپیٹ دیا اور منکروں پر حجت پوری کر دی۔
* ۔پس اس خدا کی تعریف ہے کہ بغیر میری تدبیر کے میرے لئے کافی ہو گیا۔
* اور مجھ میں اور میرے مخالفوں اور دوستوں اور دشمنوں میں ایک امر فارق پیدا کر دیا۔
* ۔اور تم لوگ نصیحت کی طرف کان نہیں دھرتے تھے۔
* ۔اور نصائح کو یاد نہیں رکھتے تھے بلکہ غصہ دینے والے لفظوں کے ساتھ یاد کرتے تھے۔
* ۔پس خدا تعالیٰ نے نشانوں کے ساتھ تمہارے سر کو کوفتہ کیا۔
* ۔اور اسکی حجت جھنڈوں کے ساتھ تمہارے پاس آئی۔
* ۔اور خدا نے زجر اور غضب کے ساتھ تمہیں ادب دیا ہے تا تم اس ادب پر قائم ہو جاؤ۔
* ۔پس تم تیز گھوڑوں کی طرح سرکشی مت کرو اور خدا تعالیٰ کے فعل میں غور کرو تا تم رشیدوں کی طرح بچ جاؤ۔

* ۔تمہیں کیا ہوا کہ حق اور صواب کے کلمے تم پر گراں گذرتے ہیں اور یقین سے شک کی طرف جاتے ہو۔
* اور مجرموں کی راہ نہیں چھوڑتے اور ان نشانوں کی طرف نظر کرو جن کو تم دیکھ چکے ہو۔
* ۔اور ان خوارق کی طرف جن کو تم مشاہدہ کر چکے ہو۔ * ۔کیا یہ انسانی فریبوں سے ہے یا خدا کی طاقت سے؟
* ۔اور میں تمہیں قسم دیتا ہوں پس گواہی دو اگر منصف ہو
* اور وہ شخص جو تقویٰ میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے اگر چہ گٹھلی کے چھلکے کے موافق دیا گیا ہو پس وہ کبھی گواہی کو پوشیدہ نہیں کرے گا۔
* مگر وہ شخص جو ہوا و ہوس کا پیرو ہوا اور خدا سے نہ ڈرا اور نہ تواضع کی نہ حیا کیا۔
* ۔پس چاہئے کہ جو قصد کیا وہ ظاہر کرے۔اور چاہئے کہ خدا سے اور اسکی بخشش سے منکر ہو جائے
* ۔اور اسکی نصرت اور عدوی سے یعنی مدد سے انکار کرے۔
* ۔پس عنقریب دیکھے گا کہ کیا اس کا مکر اس کو نفع دیتا ہے یا مرنے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔
* ۔اے لوگو! خدا کی اور خدا کے نشانوں کی تحقیر مت کرو اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو
* ۔اور اس کے سامنے اپنے گناہ کے خوف سے فروتنی کرو۔ * ۔کیا تمہیں اس قوم کا انجام بھول گیا جنہوں نے تم سے پہلے تکذیب کی
* ۔یا خدائے سزا دہندہ کی کتابوں میں تمہیں بری رکھا گیا ہے۔ * پس اپنے بدخطرات سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاؤ اگر ڈرنے والے ہو۔
* ۔ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔اور عداوت کرنیوالوں سے پرہیز کرو پھر فکر کرو کہ
* ۔کیا تمہیں وہ ثبوت نہیں دیئے گئے جو تم سے پہلے کافروں کو دیئے گئے۔
* ۔اور کیا تمہارے پاس نشان نہیں آئے۔کیا تم خدا کی تحقیر کرنے سے حقیر اور ذلیل نہیں ہو چکے۔
* ۔کیا تمہارے یہ تمام قرض قرضداروں کی طرح ادا نہیں کئے گئے۔
* ۔پس اس منعم حقیقی کی قسم ہے جس نے مجھے اس محل میں وارد کیا۔اور میری تصدیق کیلئے باندھا اور کھولا اور مجھے اولاد دی۔
* ۔اور میرے لئے دشمنوں کو ہلاک کیا۔ * ۔اور اپنے نشانوں میں ایجاد اور اعدام کو دکھلایا۔
* ۔اور مذاہب کے جلسہ میں پیدا کرنے کا نشان دکھلایا۔ * ۔اور گوسالہ مقتول میں مارنے کا نشان دکھلایا۔
* اور قولی نشان اور فعلی نشان دیکھنے والوں کیلئے دکھلایا اور * ۔خدا تعالیٰ نے کسوف اور خسوف تم کو رمضان میں دکھلایا
* ۔اور میری بلاغت کے ساتھ تم کو ملزم کیا * اور مجھ کو قرآن سکھلایا۔
* ۔پس تم چپ ہو گئے بلکہ باوجود عناد کے مر گئے * ۔اور تم رسوا کئے گئے
* ۔اور تمہاری بزرگی کی سرد بازاری ہو گئی * ۔پس زیاں کاروں کی طرح تم نے صبح کی۔
* ۔یہ سچ ہے پس تم شک کرنیوالوں میں سے مت ہو۔ * ۔اے لوگو! میں ربّ قدیر کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں۔
* ۔پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس غیور کبیر سے خوف کرے؟" * ۔اے لوگو! میں ربّ قدیر کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں۔
* ۔پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس غیور کبیر سے خوف کرے۔ * ۔یا غفلت کے ساتھ ہم سے گذر جاؤ گے۔
* ۔اور تم نے اپنے مکروں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ * ۔اور شکاریوں کی طرح حیلہ بازی میں بڑی دیر لگائی۔

*۔پس کیا تم نے بجز خذلان اور محرومی کے کچھ اور بھی دیکھا۔ *۔اور کیا تم نے وہ امر پایا جس کو ڈھونڈا بغیر اس کے کہ ایمان کو ضائع کرو۔
*۔پس اے مسلمانوں کی اولاد خدا سے ڈرو۔ *۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیسے میری بات کو پورا کیا اور اپنی بخشش میرے لئے بہت دکھلائی۔
*۔پس تمہیں کیا ہو گیا کہ خدا کے نشانوں کی طرف منہ نہیں کرتے۔
*۔اور میرے لئے ملامت کے تیر پیکان پر رکھتے ہو۔ *۔کیا تم نے اپنے زعم کا بطلان نہیں دیکھا۔
*۔اور اپنے وہم کی خطا تم پر ظاہر نہیں ہوئی۔ *۔پس اس کے بعد مذمت کیلئے کھڑے مت ہو*۔
اور بعد آزمائش کے جھوٹ کو مت تراشو اور زبانوں کو بند کرو۔ *۔اگر تم متقی ہو اس آدمی کی طرح توبہ کرو جو شرمندہ ہوتا ہے۔
*۔اور اپنے انجام اور بد عاقبت سے ڈرتا ہے۔ *اور خدا توبہ کرنیوالوں سے پیار کرتا ہے۔
*۔اور مجھے اس روز سے جو میرا قدم مبارک کیا گیا۔ *۔اور میری قلم اور زبان کو مدد دی گئی۔
*۔اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ جن لوگوں نے عناد کو اپنا طریقہ پکڑا ہے اور ناپاک کلموں کو غذا ٹھہرایا ہے عنقریب وہ ناکام رہیں گے
*۔اور مغلوب کئے جائیں گے۔ *۔اور رد کئے جائیں گے۔ *۔اور اپنی مراد کو نہیں پائیں گے
*۔اور مدد نہیں دیئے جائیں گے *۔اور ان کا شعلہ انہیں کو جلائے گا۔ *۔اور معدوم کئے جائیں گے۔
*۔مگر وہ جو سعید ہیں وہ گمراہی کے بعد ہدایت یاب کئے جائیں گے۔ *۔اور وبال سے پہلے خدا کا رحم انکو سنبھال لے گا۔
*۔پس انا اللہ کہہ کر جاگ اٹھیں گے *۔اور کینے اور جھگڑے چھوڑ دیں گے۔ *اور سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گریں گے
*۔خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے *۔پس خدا انکو بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ *پس اس وقت تمام باتیں الٹ جائیں گی
*۔اور خدا نظر کرنیوالوں کیلئے ظاہر ہو جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ فوج در فوج ہمارے پاس آتے ہیں
*۔اور تو رحمت کو دیکھے گا کہ موجزن ہو رہی ہے۔ *۔اور صدق اور عدل سے ہمارے رب کا کلمہ پورا ہو جائے گا
*۔اور تو اسے دیکھے گا کہ کس طرح چراغ کو روشن کرتا ہے۔ *۔پس اس وقت خدا کے دن چمکیں گے
*۔اور مفسدوں کے فتنے فنا کئے جائیں گے *۔اور اتمام حجت سے امر پورا کیا جائے گا
*۔اور بجز اسلام ہر یک ملّت ہلاک ہو جائے گی۔ *۔اور تو جھوٹوں کے منہ پر غبار پائے گا۔
*۔پس تمہیں کیا ہو گیا اور کب تک تم تکذیب کرو گے۔ کیا اس الٰہی سلسلہ سے تمہارا یہی حصہ ہے کہ تم تکفیر کرو۔''

(حجۃ اللہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 190، 191، 192، 193)

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعویٰ تو یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں

کیا ختم نبوت یہی ہے کہ منہ سے خاتم النبیین مانو اور ساتھ اپنی اپنی الگ شریعت بھی۔

بغدادی نماز، معکوس نماز کی ایجاد کیا ہے؟

غوث علی پانی پتی کے ہاں شاکت مت کا منتر کس نبی علیہ السلام نے سکھایا تھا؟

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا کس شریعت آسمانی میں نازل ہوا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ہماری اس جماعت کو اس لئے قائم کیا کہ آپ ﷺ کی نبوت اور عزت دوبارہ قائم کریں

تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی خدا تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ ﷺ کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کیا

تا ان جھوٹی نبوتوں کے بت کو توڑ کر نیست و نابود کرے

فرمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افترا کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جو صاحب شریعت نبی ﷺ کے سوا الگ نبوت ہے۔ مگر دوسری طرف یہ لوگ اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو خود کر رہے ہیں۔ جب کہ خلافِ رسول اور خلاف قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ ﷺ کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں جب کہ اسی قرآن شریف کے بموجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ہی کو اپنا امام اور حکم مانتے ہیں۔ کیا اُرہ کا ذکر میں نے بتایا ہے اور پاس انفاس اور نفی اثبات کے ذکر اور کیا کیا اور کیا کیا میں سکھاتا ہوں۔ پھر جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعویٰ تو یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہوسکتا اور آنحضرت ﷺ کا متبع نہیں بن سکتا۔ جب تک آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ''بزہد و ورع کوش صدق و صفا ولیکن میفزائے بر مصطفی۔'' ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے۔ یہی ہے کہ صرف رسول اللہ ﷺ کی نبوت قائم کی جاوے۔ جو ابدالآباد کے لئے خدا نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جاوے۔ جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔ ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر ہم ایمان لائے ہیں یا یہ لوگ۔

یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرو اور اپنی ایک الگ شریعت بنالو۔ بغدادی نماز، معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں۔ کیا قرآن شریف یا نبی کریم ﷺ کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتا ملتا

ہے اور ایسا ہی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے وقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود بھی نہ تھا۔ پھر یہ کس نے بتایا تھا۔ شرم کرو، کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے۔ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان اور ایسے عمل رکھ کر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے۔ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین ﷺ کی سچی نبوت پر ایمان لا کر آپ کی طرز عمل اور نقش قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے ہی کی کیا ضرورت ہوتی۔ تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی خدا تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ ﷺ کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے۔ جو ان جھوٹی نبوتوں کے بت کو توڑ کر نیست و نابود کرے۔ پس اسی کام کے لئے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ میں نے سنا کہ غوث علی پانی پتی کے ہاں شاکت مت کا ایک منتر رکھا ہوا جس کا وظیفہ کیا جاتا ہے۔ ان گدی نشینوں کو سجدہ کرنا یا ان کے مکانات کا طواف کرنا یہ تو بالکل ان بدعتیوں کی معمولی اور عام باتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری اس جماعت کو اس لئے قائم کیا کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت اور عزت دوبارہ قائم کریں۔ ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے اگر اس جیسے ہزاروں ہوں تو اس کے عشق و محبت کی خصوصیت کیا رہے۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ کی محبت اور عشق میں فنا ہیں جیسا کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں قبروں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ مدینہ طیبہ تو جاتے نہیں۔ مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں۔ پاکپتن کی کھڑکی میں سے گزر جانا ہی نجات کیلئے کافی سمجھتے ہیں۔ کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے۔ کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے۔ ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچے مسلمان کا دل تپ جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ خدا تعالیٰ کا کلام نہ ہوتا اور اس نے یہ نہ فرمایا ہوتا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ تو بے شک آج وہ حالت اسلام کی ہوگئی تھی کہ اس کے مٹنے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدہ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپ کی نبوت کو نئے سرے سے زندہ کر کے دکھا دے۔ چنانچہ اسی نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا۔

آج دو قسم کے شرک پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے اسلام کو نابود کرنے کی بے حد سعی کی ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل نہ ہوتا تو قریب تھا کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ دین کا نام و نشان مٹ جاتا۔ مگر چونکہ اس نے وعدہ کیا ہوا تھا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یہ وعدہ حفاظت بھی چاہتا تھا کہ جب غارتگری کا موقع ہو تو وہ خبر لے۔ چوکیدار کا کام ہے کہ وہ نقب دینے والوں کو پوچھتے ہیں اور دوسرے جرائم والوں کو دیکھ کر اپنے منصبی فرائض عمل میں لاتے ہیں۔ اسی طرح آج چونکہ فتن جمع ہو گئے ہیں اور اسلام کے قلعہ پر ہر قسم کے مخالف ہتھیار باندھ کر حملہ کرنے کو تیار ہو گئے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ منہاج نبوت قائم کرے۔ یہ مواد اسلام کی مخالفت کے دراصل ایک عرصہ دراز سے پک رہے تھے اور آخر اب پھوٹ نکلے۔ جیسے ابتدا میں نطفہ ہوتا ہے اور پھر ایک عرصہ مقررہ کے بعد بچہ بن کر نکلتا ہے۔ اسی طرح پر اسلام کی مخالفت کے بچہ کا خروج ہو چکا ہے اور اب وہ بالغ ہو کر پورے جوش اور قوت میں ہے۔ اس لئے اس کو تباہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آسمان سے ایک حربہ نازل کیا اور مکروہ شرک کو جو اندرونی اور بیرونی طور پر پیدا ہو گیا تھا دور کرنے کیلئے اور پھر خدا تعالیٰ کی توحید اور جلال قائم کرنے کے واسطے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں بڑے دعویٰ اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ بے شک یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس نے اپنے ہاتھ سے اس کو قائم کیا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 64،65،66)

عقیدہ ختم نبوت کے نام پر مفتی محمد شفیع صاحب کی علمی "النّسِیءُ"

جمیل احمد بٹ

ختم نبوت کے حق میں پیش کردہ سو قرآنی آیات کا ہندسہ اور اسکی ضروری وضاحت

انعام نبوت کو ختم قرار دینے والے اکثر لٹریچر میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ 100 سے زائد قرآنی آیات سے ثابت ہے۔ جیسے کتاب ختم نبوت مصنفہ مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی ایڈیشن 2012ء میں آیت خاتم النبیین کی بحث کے بعد 74 صفحات (155-233) میں مزید آیات کا ذکر کر کے مصنف نے لکھا ہے کہ "یہ ننانوے آیاتِ قرآنیہ ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا اختتام بوضاحت ثابت کرتی ہیں۔" اس مضمون کا موضوع ختمِ نبوت کے حق میں گنی جانے والی ان سب آیاتِ قرآنیہ کی وضاحت ہے۔

1۔ آیات کی تعداد کے نام پر پہلی چالاکی:

تفصیل میں جانے سے قبل ایک مجموعی جائزہ مفید ہوگا۔

صرف بعض صریح آیات: ننانوے آیات کے حوالے سے اوپر مذکور بیان کے بعد مفتی صاحب نے اگلے صفحہ پر جلی حروف میں "ایک ضروری تنبیہ" کے زیر عنوان یہ وضاحت بھی تحریر ہے کہ "یاد رکھنا چاہئے کہ مذکورہ الصدر ننانوے آیتیں جو ختم نبوت کے ثبوت میں پیش کی گئی ہیں ان میں سے بعض اس مقصد میں بالکل صریح اور عبارت النص ہیں اور بعض اشارۃ النص یا دلالۃ النص اور اقتضاء النص کے طور پر ہیں۔۔۔ اور بعض وہ آیات ہیں جن میں بطریق استنباط یا نکات کے طور پر ختم نبوت کا ثبوت نکلتا ہے جو اصل مسئلہ کی تائید کے لئے پیش کی گئی ہیں۔"

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 234 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

تاہم آیات کے بیان میں کہیں یہ مذکور نہیں کہ ان میں سے کون سی بطور عبارت النص ہیں اور کون سی صرف تائیدی۔ اور جو بطور نص ہیں ان میں سے کون سی صریح ہیں اور کون سی محض اشارہ، استدلال یا تقاضا۔ یہ وضاحت نہ کرنے کی وجہ بظاہر سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ ان 99 آیات میں سے بشمول آیت خاتم النبیین کے ایک بھی ایسی نہیں جو اس طرح صریح اور بطور نص کے ہو کہ اس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ اللہ نے نبوت ختم کر دی ہے یا یہ کہ اللہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں کرے گا یا یہ کہ آنحضرت ﷺ مطلق آخری نبی ہیں۔ بلکہ ان تمام کی تمام آیات میں بیان کردہ مختلف

مضامین سے تفسیر بالرائے کے طور پر ختم نبوت کے حق میں اپنی مرضی کا استدلال کیا گیا ہے۔

دوسری چالا کی سیاق وسباق سے لاتعلق:

مزید یہ کہ ان آیات کا انتخاب بظاہر اس معیار پر کیا گیا ہے کہ ان میں وہ الفاظ موجود ہوں جن کی بنیاد پر دلیل قائم کی گئی ہے اور اس امر سے بالکل صرفِ نظر کر دیا گیا ہے کہ ان آیات کا سیاق وسباق کیا ہے۔ مخاطب یہود ہیں یا منافقین۔ یہود کی گزشتہ حرکات پر سرزنش کی جارہی ہے یا مومنوں کو ایمان اور اطاعت کے مثبت نتائج کی خوشخبری دی جارہی ہے۔ کفار کے مقابلہ میں مومنوں کی صفات کا ذکر ہے یا گزشتہ تاریخ کے حوالے سے نصیحت۔ ظاہر ہے کہ اگر اس بنیادی بات کا خیال رکھا جاتا تو بہت سی آیات غیر متعلق ہو جاتیں لیکن پھر سو آیات کا ہدف بھی پورا نہ ہوتا۔

تیسری چالا کی ایک نبی کی آمد کی راہ کھلی رکھنا:

مزید یہ کہ کم وبیش تمام آیات سے استدلال کرتے ہوئے جہاں ختم نبوت کے اپنے مطلوب معنوں پر زور دیا گیا ہے وہیں ایک نبی حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول کی راہ کھلی رکھی گئی ہے۔ اور بجائے یہ کہنے کے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا آیات کی تشریح میں کہیں یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا یا کوئی نبی مبعوث نہ کیا جائے گا یا کوئی جدید نبی نہیں ہوگا یا کسی قسم کا منصب نبوت عطا نہیں ہوگا یا آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی (جس پر پہلے سے ایمان نہ رکھتے ہوں) پیدا نہ ہوگا۔ اور کہیں ختم نبوت کے بزور بیان کے بعد حضرت عیسیٰ ؑ کے بطور نبی نزول کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ وضاحت کی گئی ہے کہ جن معنوں میں ان آیات سے ختمِ نبوت ثابت ہے اس کا اطلاق حضرت عیسیٰ ؑ پر نہیں ہوتا اور آنحضرت ﷺ کے بعد ان کے بطور نبی آنے کے باوجود ختم نبوت قائم رہتی ہے۔

23 استدلال اور ان کے جواب: آیات گو 99 ہیں لیکن بنیادی استدلال صرف 23 ہیں اور بیشتر دلائل کے حق میں کئی کئی آیات درج کی گئی ہیں۔ ان کی وضاحت میں ہر دلیل کے تحت مفتی صاحب کی بیان کردہ تمام آیات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ (بسم اللہ کو شمار نہ کرنے کے سبب آیات کے یہ حوالے ایک ایک نمبر کم ہیں)۔

2۔ آخرالانبیاء

استدلال 1: بحوالہ آیت احزاب:40۔ اس آیت کے پہلے حصّہ میں ابّوت کی نفی کی گئی اور پھر رسول کہہ کر ابّوت کا اثبات کیا گیا اور پھر لفظ خاتم النبیین بڑھا کر گویا یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہی نہیں کہ آپؐ کثیر الاولاد ہیں بلکہ کوئی اور ہستی اس کثرت میں آپؐ کے ہم پلہ نہیں ہوسکتی کیونکہ آپؐ کا سلسلہ ٔ ابّوت تا قیامت چلنے والا ہے اور کوئی نبی آپؐ کے بعد پیدا ہونے والا نہیں۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب مخلص صفحہ نمبر 61۔68، ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: مفتی صاحب نے خاتم النبیین کا پہلا ترجمہ یہ کیا ہے کہ "تمام انبیاء کے ختم کرنے والے" جبکہ لفظ خاتم کے جو 6 ممکنہ تراجم انہوں نے خود لکھے ہیں ان میں کوئی ترجمہ "ختم کرنے والا نہیں ہے۔ ہاں ایک اور لفظ خاتم (ت کی زیر سے) کے ذیل میں یہ معنی شامل ہیں۔ (صفحہ 75)۔ اور قرآن میں خاتَم آیا ہے نہ کہ لفظ خاتم اس لئے مفتی صاحب کا ترجمہ قرآنی متن کا ترجمہ نہ ہونے کے سبب درست نہیں ہے۔

دوسرا جواب: دوسرا ترجمہ "آخرالانبیاء" لفظ خاتم کے ایک مجازی معنوں کے ساتھ ہے۔

لفظ خاتم کے حقیقی معنی مہر ہیں اور اس کے مطابق آنحضرت ﷺ نبیوں کی مہر ہیں جو ایک مقام مدح ہے اور قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق ہے جس میں آپ ﷺ کو رسولوں کا مصدق فرمایا گیا ہے:

بَلۡ جَآءَ بِالۡحَقِّ وَ صَدَّقَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ (صٰفّٰت 37:38) ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ وہ توحق لے کر آیا تھا اور سب رسولوں کی تصدیق کرتا تھا۔
چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر حقیقی معنی استعمال ہو رہے ہوں تو مجازی معنوں کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس لئے یہ ترجمہ بھی درست نہیں ٹھہرتا۔ پھر ان معنوں میں مدح کا پہلو بھی نہیں کیونکہ آخری ہونا اپنی ذات میں کوئی فضیلت نہیں۔ جیسے بہادر شاہ ظفر کے بارے میں یہ قول کہ وہ آخری مغل بادشاہ تھا کوئی تعریف کا کلمہ نہیں۔ ہاں تعریف کے اس پہلو کو شامل کر کے کہ آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے۔ اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ آپ ﷺ آخری صاحبِ شریعت نبی ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ یا اگر آخری معنوی طور پر سمجھا جائے یعنی سب سے افضل جیسا کہ اقبال کا اپنے استاد کی وفات پر یہ کہنا کہ آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے تو آخر الانبیاء بمعنی افضل الانبیاء درست ہو سکتا ہے۔ پس جب قرآنی لفظ کے معنی ہی درست نہیں تو ان معنوں کی بنیاد پر قائم استدلال خود بخود باطل ہو جاتا ہے۔

تیسرا جواب: آخری نتیجہ مفتی صاحب نے یہ نکالا ہے کہ اور کوئی نبی آنحضرت کے بعد پیدا ہونے والا نہیں۔ الفاظ کا یہ انتخاب یہ راہ کھلی رکھنے کے لئے ہے کہ پہلے پیدا شدہ نبی آنحضرت ﷺ کے بعد بھی آ سکتا ہے۔ جبکہ ایسا آنے والا زمانی اعتبار سے خود بخود آخری ہو جائے گا۔ اور چونکہ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا تو خاتم النبیین کے یہ معنی کہ ''نبیوں کو ختم کرنے والا' درست طور پر اس آنے والے پر اطلاق پائیں گے۔ اور وہی خاتم النبیین ٹھہرے گا۔ یہ نتیجہ آنحضرت ﷺ کی شان پر حرف ہے اس لئے درست نہیں۔

چوتھا جواب: گزشتہ باب میں کی گئی وضاحت سے ظاہر ہے کہ لفظ خاتَم کے حقیقی معنوں کی رو سے یہ آیت بجائے ختم نبوت کے آنحضرت ﷺ کے فیضِ روحانی کی برکت سے انعام نبوت کے بطور امتی نبوت کے جاری رہنے پر دلیل ہے اور وہاں درج بیسیوں دیگر آیات، احادیث اور بزرگان امت کی تحریرات ان معنوں پر گواہ ہیں۔ ہمارے جواب کا خلاصہ یہ ہے:

1۔ یہ آیت آنحضرت ﷺ کی مدح میں ہے اور خود آپ ﷺ نے بھی مقام خاتم النبیین کو دیگر انبیاء پر اپنی فضیلت کی چھ وجوہات میں شامل فرمایا ہے۔ اس لئے اس کے وہی معنی درست ہوں گے جو مدح میں ہوں۔

2۔ اس آیت میں یہ اظہار کہ آپ ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں بظاہر اس حوالہ سے کئے جانے والے اس مخالف اعتراض کی تائید ہے کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ ابتر ہیں جس کا ازالہ لٰکِن کے بعد آیت کے اگلے حصہ میں اس مثبت بیان سے کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اس ناطے سے مومنوں کے لئے بجائے روحانی باپ ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ آپ ﷺ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ہیں اور اس حیثیت سے انبیاء کے بھی روحانی باپ ہیں۔ جو آپ ﷺ کی مہر تصدیق کے محتاج ہو کر آپ ﷺ کی روحانی ابوّت کے تحت ہیں۔

3۔ قرآن میں آپ ﷺ کو تمام انبیاء کا مصدق فرمایا گیا ہے (صٰفّٰت 38:37) اور آپ ﷺ کے ماننے والوں کو کسی تفریق کے بغیر سب نبیوں پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ آپ ﷺ کے انبیاء کا مہر تصدیق یعنی خاتم النبیین ہونے کا عملی اظہار ہے۔

4۔ لفظ خاتَم کے حقیقی معنی کیونکہ نقش پیدا کرنے والی مہر ہیں اور اس کے ساتھ خاتَم النبیین کے معنی بالکل درست اور برمحل ہو جاتے ہیں اس لئے اس لفظ کے مجازی معنوں کے استعمال کی کوئی حاجت نہیں۔

5۔ اس آیت کے علاوہ قرآن کریم میں لفظ خَتَمَ مختلف شکلوں میں سات بار استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ اپنے مہر کے حقیقی معنوں میں۔

6۔ اس آیت میں خاتَم کا لفظ بطور noun آیا ہے نہ کہ بطور verb۔ اس لئے اس کا ترجمہ ''نبیوں کی مہر'' ہے نہ کہ ''نبیوں پر مہر لگانا''۔

7۔ پھر مہر لگانے کے معنی صرف بند کرنا قرار دینا درست نہیں۔ بمطابق فیروز اللغات اردو جدید اس کے ایک معنٰے ''تصدیق کرنا'' بھی ہیں۔

8۔مہر ہزار ہا سالوں سے تصدیق کے لئے استعمال ہو رہی ہے جس کی سب سے اعلیٰ مثال وہ مہر ہے جو اس غرض سے آنحضرت ﷺ نے ایک انگوٹھی کی شکل میں تیار کروائی تھی۔

9۔اردو لفظ آخری کے معنوں میں قرآن کریم میں 28 جگہ جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ خاتم نہیں بلکہ اٰخِر ہے۔اس قرآنی اسلوب کے مطابق اگر آخری نبی کہنا مقصود ہوتا تو اس کے لئے صاف اور واضح الفاظ نبی الاٰخر ہوتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔

10۔لفظ خاتم کے ایک مجازی معنی آخِرِ قوم ضرور ہیں جسے اختیار نہ کرنے کی ایک اضافی وجہ اس کا مدح میں نہ ہونا ہے کہ زمانی اعتبار سے آخری ہونے میں مدح کی کوئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے بھی صراحت کی ہے۔(تحذیر الناس صفحہ 7)

11۔آخِرِ قوم کے مجازی معنی اسی وقت اختیار کیے جا سکتے ہیں جب مدح کا یہ پہلو اختیار کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی شریعت دائمی ہے اور آپ ﷺ آخری صاحب شریعت نبی ہیں۔

12۔خاتم النبیین کے معنی نبیوں میں آخری کرنے کے باوجود آنحضرت ﷺ کے بعد چونکہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کا عقیدہ رکھا جاتا ہے اس لئے ان معنوں سے بہر حال ایسا مطلق آخری مراد نہیں ہو سکتا جس کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ آسکے۔

13۔لفظ خاتَم کے کوئی معنی ''ختم کرنے والا'' نہیں ہیں۔ہاں ''ت'' کی زیر کے ساتھ لفظ خاتِم کے ایک مجازی معنی یہ ضرور ہیں۔چونکہ قرآن کریم میں یہ لفظ ''ت'' کی زبر کے ساتھ ہے اس لئے خاتَم النبیین کا ترجمہ ''نبیوں کو ختم کرنے والا کرنا'' قرآنی متن کے مطابق درست نہیں ہے

14۔ویسے بھی ''ختم کرنے والا'' کے یہ معنی منفی،مقامِ رحمۃ للعالمین سے متصادم،خیرِ امت ہونے کے مقام کے برخلاف،مدح میں نہ ہونے اور خلافِ واقعہ ہونے کے سبب قابل قبول نہیں۔

15۔قرآن میں کہیں بھی یہ نہیں فرمایا گیا ہے کہ آپ ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی ہے بلکہ ماضی میں ایسا عقیدہ رکھنے والوں کا دو جگہ ذکر کر کے ان کی مذمت کی گئی ہے۔

16۔اگر آخری کا لفظ معنوی طور پر کسی گروہ کے کامل اور بہترین فرد کے معنوں میں استعمال کیا جائے تو یہ معنی مدح میں ہونے کے سبب درست سمجھے جا سکتے ہیں۔اس لئے بعض بزرگان نے افضل النبیین کے معنوں میں آپ ﷺ کو آخری نبی کہا ہے۔اردو زبان میں بھی یہ مضمون مستعمل ہے اور اقبال نے اپنے استاد داغ کو انہی معنوں میں ''جہاں آباد کا آخری شاعر'' کہا ہے۔

17۔عربی زبان میں ایک گروہ کے مضاف الیہ کے ساتھ لفظ خاتَم کا اکٹھا استعمال اس گروہ کے بہترین فرد کے لئے بھی ہوتا ہے۔ان معنوں میں کئی افراد کو خاتَم المفسرین،خاتَم الشعراء وغیرہ کہا گیا ہے۔خود آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو خاتم الاولیاء فرمایا ہے اس لحاظ سے بھی خاتم النبیین کے ایک معنی افضل النبیین ہی ہیں۔

18۔پس خاتَم النبیین کے معنی خاتَم کے مجازی معنوں کے ساتھ'' آخری شرعی نبی'' اور ''سب نبیوں سے اعلیٰ اور افضل'' ہیں۔اور

19۔حقیقی معنوں کے ساتھ'' نبیوں کی مہر'' ہیں یعنی گزشتہ انبیاء کی تصدیق کرنے والے اور آئندہ اپنے فیض روحانی سے نبی تراش۔آنحضرت ﷺ کا یہ مقامِ عظمت بے مثل ہے کیونکہ کبھی پہلے کوئی امتی نبی نہیں ہوا۔نبوت کی یہ قسم نبوت محمد یہ ﷺ کے غیر منقطع اور دائمی ہونے کا ایک عظیم الشان اظہار ہے۔

20۔قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے کئی مقام بیان ہوئے ہیں جیسے صاحب خُلقِ عظیم،رحمۃ للعالمین،صاحبِ قابِ قوسین،صاحبِ مقامِ محمود،

سراج منیر اور خاتم النبیین۔ قرآن میں ان میں سے کسی ایک مقام کو کسی دوسرے پر فوقیت نہیں دی گئی ہے۔

21۔ یہ آیت نبوت کے 18 ویں سال سن 5 ہجری میں نازل ہوئی۔ اگر یہ بنیادی ارکانِ دین میں شامل ہوتا تو اس کے نزول میں اتنی تاخیر نہ ہوتی۔

3۔ دین کامل:

استدلال 2: بحوالہ آیت مائدہ:3۔ دین کامل ہو گیا اس لئے نہ کسی نئے نبی کی ضرورت ہے نہ کسی نئے دین کی۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 155۔165 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: اکمال دین کا یہ تقاضا کہ کوئی اور دین نہ آئے درست ہے اور اس پر یہ قرینہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شریعت کی حفاظت اور اسے برقرار رکھنا خود اپنے ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (سورۃ حجر 15:10) ترجمہ: اور ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن شریف) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ لیکن اس سے یہ استنباط کرنا کہ نبوت بھی ختم ہو گئی ہے۔ درج ذیل تین وجوہات سے درست نہیں:

پہلی وجہ: قرآن سے پہلے نازل ہونے والی شریعت تورات تھی۔ اس کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

ثُمَّ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ وَ تَفۡصِیۡلًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ (انعام 6:155)

ترجمہ: پھر موسیٰ کو بھی ہم نے کتاب دی جو ہر اس شخص کی ضرورت پر پوری اترتی تھی جو احسان سے کام لیتا اور ہر چیز کی تفصیل پر مشتمل تھی۔

اس تکمیل کتاب کے باوجود حضرت موسیٰؑ کے بعد ہزارہا انبیاء بھیجے گئے جن کا کام تورات کی تعلیمات کو قائم کرنا تھا۔ جیسا کہ فرمایا:

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ قَفَّیۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ بِالرُّسُلِ (بقرہ 2:88)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد مسلسل رسول بھیجتے رہے۔

اس لئے دین کے کامل ہو جانے کے بعد اس کی تازگی اور قیام کے لئے انبیاء کے بھیجے جانے میں کوئی روک نہیں اور سنت اللہ یہی ہے۔

دوسری وجہ: دین کی غرض بندوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس روحانی تعلق کے مختلف مدارج ہیں۔ وہ دین زیادہ کامل ہے جو ان تمام مدارج کا حصول ممکن بناتا ہو۔ پہلے انبیاء کے ذریعہ ان کے ماننے والے روحانی طور پر ترقی کر کے صالح، شہید اور صدیق ہوئے۔ جیسا کہ فرمایا:

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیۡقُوۡنَ ٭ۖ وَ الشُّہَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ (حدید 57:20)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ربّ کے حضور صدیق اور شہید ہیں۔

چونکہ قرآن کریم سب سے بڑھ کر کامل دین ہے اور کیونکہ یہ شریعت قیامت تک ہے اس لئے ضروری تھا کہ ہر روحانی مرتبہ کا حصول اس کے ذریعہ ممکن ہو جائے۔ اسی لئے قرآن کریم نے اس کامل دین میں آنحضرت ﷺ کی اطاعت کے نتیجہ میں ان مدارج پر نبوت کا اضافہ فرمادیا:

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ (نساء 4:70)

ترجمہ: اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا (یعنی) نبیوں میں سے۔

پس اتمام حجت اور اکمال دین کا تقاضا نبوت کا اجراء ہے نہ کہ اس کا اختتام۔

تیسری وجہ: اکمال دین کی تشریح خود قرآن کریم میں یوں فرمائی گئی:

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ ۔ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّہَا (ابراھیم 14:25-26)

ترجمہ: کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمہ طیبہ کی ایک شجرہ طیبہ سے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔ وہ ہر گھڑی اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں کلام پاک کا کمال تین باتوں پر موقوف قرار دیتا ہے۔ اوّل اس کے اصول ثابت شدہ اور یقین کامل کے درجہ پر اور فطرتِ انسانی کے مطابق ہوں دوسرے قانون قدرت کے مطابق ہوں اور تمام تفاصیلِ تعلیم کمال کے درجہ کی ہوں اور تیسرے یہ کہ ہر ایک وقت اور ہمیشہ وہ اپنا پھل دیتا رہے۔ پھل سے مراد برکات سماوی اور مکالمات الٰہیہ میں جیسا کہ ایک اور جگہ بیان ہوا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ (حم سجدہ: 41:31)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے پھر استقامت اختیار کی ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

فرشتوں اور وحی کا یہ اترنا اجرائے نبوت ہے۔

نوٹ: اس مضمون کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب جنگ مقدس روحانی خزائن جلد نمبر 6، صفحہ نمبر 123-126۔

شبہ: ایک مخالف کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس آیت کو ختم نبوت کے لئے پیش کیا ہے اور لکھا ہے ''اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ اور آیت وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ جلد 17 صفحہ 174)''۔

(قادیانی شبہات کے جوابات (مکمل) از مولوی اللہ وسایا صفحہ 90، ناشر مجلس ختم نبوت ملتان جنوری 2017ء)

جواب: حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر کا مبحث مختلف ہے۔ آپ نے یہ جملہ اس حقیقت کے اثبات میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا عقیدہ قرآن کے منافی ہے اور یہ بالکل درست ہے۔ کسی گزشتہ نبی کی امت محمدیہ میں آمد آنحضرت ﷺ کے مقام خاتم النبیین کی نفی ہے جس کا تقاضا امت میں آپ کے افاضہ سے مقام نبوت پا سکنے کی خبر ہے۔ اور دعویٰ تکمیل دین کی بھی جو دینی معاملات میں خود کفالت کا متقاضی ہے۔

4۔ سب کے بعد تشریف آوری:

استدلال 3: بحوالہ آل عمران: 81۔ اس آیت میں نبی کریم ﷺ کے سب انبیاء کے بعد تشریف لانے کو لفظ ثُمَّ کے ساتھ ادا کیا گیا جو لغت عرب میں تراخی یعنی مہلت کے لئے آیا ہے۔ اس سے آنحضرت ﷺ کا آخری نبی ہونا متعین ہو گیا۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 165-167 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: تمام انبیاء سے آنحضرت ﷺ کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ اس میثاق النبیین میں کوئی شبہ نہیں۔ لفظ ثُمَّ سے عربی قواعد کے مطابق مفتی صاحب نے جو دلیل پیش فرمائی ہے اس کو درست مان کر بھی اس آیت کا مضمون'' آنحضور ﷺ سے قبل آنے والے انبیاء کا احاطہ کرتا ہے اور دلیل قائم نہیں رہتی۔ کیونکہ خود آنحضرت ﷺ سے بھی یہ عہد لیا گیا۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں فرمایا گیا:

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَہُمۡ وَمِنۡکَ (احزاب 33:8) ترجمہ: اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے بھی۔

پس آنحضرت ﷺ سے اس عہد کا لیا جانا اس امر کو مستلزم ہے کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا تھا۔ غالباً یہی عہد تھا جس کے تحت آنحضرت ﷺ نے کم از کم ستّر احادیث مبارکہ میں آنے والے مہدی اور مسیح کی بشارت دی، اس کی شناخت کی علامات بتائیں اور اس عہد کے مطابق اس پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کی یوں تاکید فرمائی:

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیّ

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب خروج المہدی، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 1367 شائع کردہ عیسیٰ البابی الحلبی شرکاء)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیُقْرِئْہُ مِنِّی السَّلَامَ

(درِمنثور فی تفسیر الماثور از حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ سورۃ النساء زیر آیت وإن من اھل الکتاب۔۔۔جلد 2 صفحہ 433، دارلکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو بھی تم میں سے عیسیٰ بن مریم کو پائے تو اس کو میرا اسلام پہنچا دے۔

5۔عمومی بعثت:

استدلال 4: بحوالہ آیات اعراف:158، الفرقان:1، النساء:79، القلم:52، الانعام:19، ہود 11:17، النساء 4:170، سباء 34:28، ص 38:87۔88۔ آنحضرت ﷺ کا عموم بعثت یعنی آپؐ تمام انسانوں کی طرف رسول ہو کر آئے۔ اس لئے اگر آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی آتا ہے تو آپ کی امتیازی فضیلت باقی نہیں رہتی۔ آپ کی امت پھر اس نبی کی امت کہلائے گی جو بعد میں مبعوث ہوا۔ عیسیٰ علیہ السلام چونکہ ان کو نبوت پہلے مل چکی ہے اس لئے ان کا آخر زمانے میں بحیثیت امام کے آنا اس کے منافی نہیں۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 167۔171، 227۔228 اور 231 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

پہلا جواب: آنحضرت ﷺ تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول تھے اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت قرآن کریم قیامت تک آخری کتاب شریعت ہے۔ یہ دونوں امر شک وشبہ سے بالا ہیں۔ تاہم اس سے نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ ﷺ مطلق آخری نبی ہیں کیونکہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے اور پھر آپ کے بعد بنی اسرائیل میں ہزار ہا نبی آئے اور حضرت عیسیٰؑ کے لئے کہا بھی گیا کہ:

رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ (آل عمران 3:50) ترجمہ: وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہیں۔

ان سب انبیاء کے مبعوث ہونے کے باوجود حضرت موسیٰؑ کی یہ امتیازی فضیلت برقرار رہی کہ آپ بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کی امت ہی میں سے کسی کو تکمیل اشاعتِ دین کے لئے بھیجنے سے بھی یہ حقیقت اور امتیاز کہ آپ ﷺ تمام دنیا کے لئے رسول ہیں برقرار رہتا ہے۔

دوسرا جواب: بنی اسرائیل میں ہزار ہا انبیاء کی آمد اور ان پر ایمان لانے کے باوجود یہود بدستور حضرت موسیٰؑ کی امت رہے اور ان انبیاء کی علیحدہ علیحدہ امتیں نہیں بن گئیں۔ ایسا اس لئے ہوا کہ امت نبیوں سے نہیں بلکہ شریعت سے ہے۔

چونکہ آنحضرت ﷺ کے بعد صرف وہی نبی آسکتے ہیں جو قرآن کو شریعت قرار دیں اس لئے ان کے ماننے والے بدستور آنحضرت ﷺ کی امت رہیں گے اور ان انبیاء کی امتیں نہیں کہلائیں گی۔ آنے والے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں خود مفتی صاحب نے یہ استثناء فرمایا ہے کہ ان کے ماننے والے ان کی امت نہ ہوں گے بلکہ بدستور امت محمدیہ ﷺ کا حصہ ہوں گے۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 169 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

تیسرا جواب: آنحضرت ﷺ کا تمام انسانوں کی طرف بھیجا جانا اس بات کا متقاضی تھا کہ آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی کامل اشاعت بھی تمام انسانوں میں ہو۔ چونکہ آپ ﷺ کے وقت ابھی دنیا کی کئی آبادیوں کا پتہ بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفر کے ذرائع میسر نہ تھے نیز زبانوں کی

اجنبیت سخت روک تھی۔اس لئے عملی طور پر تمام دنیا کو تبلیغ نہ ہوسکتی تھی۔اس عام دعوت کا آغاز آنحضرت ﷺ نے دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کے نام دعوت اسلام کے خط لکھ کر فرما دیا۔لیکن تکمیل اشاعتِ دین اس قرآنی پیش خبری کے پورا ہونے سے وابستہ رہی۔جس کے لئے آنحضرت ﷺ کی دوسری بعثت مقدر تھی۔جیسا کہ فرمایا:

وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (جمعہ 4:62) ترجمہ:اورانہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اُسے معبوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔

نوٹ:اس مضمون کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو،حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب تحفہ گولڑویہ،روحانی خزائن جلد نمبر 17،صفحہ نمبر 258۔263اور کتاب چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلدنمبر 23 صفحہ نمبر 76۔77۔پس ایک امتی نبی کی آمد کی خبر ہوتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی بعثت عموم کے ذکر کی ان آیات سے یہ نتیجہ نکالنا کہ گویا آپ ﷺ مطلق آخری نبی ہیں درست نہیں ٹھہرتا۔

6۔رحمۃ للعالمین:

استدلال 5: بحوالہ آیت انبیاء 108:21۔آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں پس اگر آپ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہو تو آپ ﷺ کی امت کے لئے آپ ﷺ پر ایمان نجات کے لئے کافی نہ ہوگا جب تک اس نبی پر ایمان نہ لائے۔کیونکہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک خدائے تعالیٰ کے تمام انبیاء پر بلاتفریق ایمان نہ لائے۔(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 171۔174 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

پہلا جواب: آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں اور تمام مخلوقات آپ ﷺ کی رحمت سے فیض پا رہے ہیں۔انسانوں میں سے جو آپ پر ایمان لاتے ہیں وہ اس رحمت سے زائد حصہ پاتے ہیں۔آنحضرت ﷺ پر ایمان کا تقاضا آپ ﷺ کے احکامات،ارشادات اور سنت پر عمل ہے اور ہر شخص جو ایسا کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی نجات کا سامان کرے گا کہ نجات بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔اور جو بدقسمتی سے ایسا نہ کرے گا اس کا بظاہر ایمان اسے کوئی فائدہ نہ دے گا۔

آپ ﷺ نے امت میں کے دین کی تازگی اور شریعت کے قیام کے لئے ایک امتی نبی کی آمد کی خبر دی اور خصوصی احکامات دئے کہ اس کی بیعت کی جائے اور اسے آپ ﷺ کا سلام پہنچایا جائے۔ان واضح احکامات کی خلاف ورزی اپنے بدنتائج کی سزاوار ہوگی جس کا ذمہ دار خود وہ نافرمان ہوگا۔اس لئے اس پیش خبری کے مطابق کسی موعود کی آمد پر ایسے نتیجہ کا نکلنا آنحضرت ﷺ کے عظیم مقام رحمۃ للعالمین پر کیسے اثر انداز ہوسکتا ہے؟

دوسرا جواب: جو افراد حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد پر ان پر ایمان نہ لائیں گے تو ان کی نجات کا سوال بھی ضرور اٹھے گا لیکن مفتی صاحب نے اس امکان کی نفی کرتے ہوئے یہ پیش بندی فرمائی ہے:

''آپ ﷺ کی امت اُن (حضرت عیسیٰؑ) پر پہلے ہی ایمان لا چکی ہے اور قرآن کریم ان کی نبوت و رسالت کا اعلان کر چکا ہے تو اب ان کے نزول کے بعد امت محمدیہ کی نجات کے لئے کسی جدید شرط کا اضافہ نہ ہوگا''۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 174 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

یہ تحریر اوپر مذکور ان احادیث رسول ﷺ کے برخلاف ہے جن میں رحمتِ عالم ﷺ نے خود آنے والے موعود کی بیعت کرنے اور انہیں سلامتی کا پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے اور جو نجات کیلئے شرط جدید کے مترادف ہے۔

تیسرا جواب: امت میں آنے والا موعود خود آنحضرت ﷺ کے مقام رحمۃ للعالمین کا ایک اظہار ہے۔یہ لطیف مضمون حضرت مسیح موعودؑ کی درج ذیل تحریر سے خوب عیاں ہے:

''جیسا کہ خدا تعالیٰ کے دو ہاتھ جلالی اور جمالی ہیں اسی نمونہ پر ہمارے نبی ﷺ اللہ جل شانہٗ کے مظہر اتم ہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی وہ دونوں ہاتھ رحمت وشوکت کے عطا فرمائے۔ جمالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرآن شریف میں ہے وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (انبیاء:108) یعنی ہم نے تمام دنیا پر رحمت کر کے تجھے بھیجا ہے اور جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (انفال 8:18) اور چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ یہ دونوں صفتیں آنحضرت ﷺ کی اپنے وقتوں میں ظہور پذیر ہوں اس لئے خدا تعالیٰ نے صفتِ جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ ظاہر فرمایا اور صفتِ جمالی کو مسیح موعود اور اس گروہ کے ذریعہ سے کمال تک پہنچایا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ (جمعہ 4:62)''۔(اربعین، روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 421 حاشیہ)

7۔طریقِ مومنین کی اتباع:

استدلال 6: بحوالہ آیت نساء 115:4۔طریق مومنین کی اتباع نہ کرنا معصیت ہے۔اگر کوئی نبی آ کر طریق مومنین کی اتباع کرے گا تو اس کا وجود محض بے فائدہ اور بے کار ہے۔ (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 174۔178)

پہلا جواب: قرآنی سیاق کے مطابق اس آیت میں منافقین کا ذکر ہے اور ارشاد ہے کہ اگر وہ رسول کی مخالفت کریں گے اور مومنوں کے طریق کے سوا اور طریق اختیار کریں گے تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

اس واضح مضمون کو ذاتی رائے سے بطور دلیل پیش کرنے کے باوجود اس سے کچھ حاصل نہیں کیونکہ امتی نبی رسول اللہ ﷺ کے برخلاف نہیں بلکہ بہرصورت آنحضرت ﷺ کی اطاعت ہی کرے گا اور چونکہ اس کا آنا ایسے وقت میں ہوگا جب بیشتر ایمان کے مدعی آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کے مطابق حقیقی طریق رسول یعنی اطاعتِ رسول کو چھوڑ چکے ہوں گے۔اور یہ وقت مفتی صاحب کے اس اصول کے مطابق عین ضرورت کا ہوگا:

''بعثت نبی کی ضرورت جب ہوتی ہے کہ خدا کے بندے اس کی صراۃ مستقیم کو چھوڑ دیں تا کہ یہ نبی ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دے''۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 175 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

اور چونکہ وہ موعود اسی راہ محمدی ﷺ کی طرف سب کو دعوت دے گا۔اور ثریا تک پہنچے ہوئے ایمان کو دوبارہ دلوں میں قائم کرے گا۔اس لئے کوئی وجہ اعتراض باقی نہیں رہتی۔

دوسرا جواب: مفتی صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کو اپنے اس اعتراض سے بچانے کے لئے فرمایا ہے کہ

''وہ (حضرت عیسیٰ) بعد نزول اسی امت کی طرف بحیثیت نبوت (نبی چاہئے تھا۔ناقل) مبعوث ہو کر نہ آئیں گے بلکہ بحیثیت امامت تشریف لائیں گے۔۔۔تو اب اس آیت سے آپ کے نزول پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا''۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 175۔176 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

گویا امام آکر ان مومنوں کے طریق کے مطابق عمل کرے جن کی اصلاح کے لئے وہ آیا ہے تو کوئی حرج نہیں؟ اگر یہی بات ہے تو مفتی صاحب کے الفاظ میں معمولی تصرف کے ساتھ ''امام کا وجود محض بے فائدہ اور اس کی بعثت محض بے کار'' کیوں نہ ہوں گے؟

8۔آخری امت:

آیت نمبر 13: ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۔ وَقَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ (واقعہ 14:56)

ترجمہ: خدا کے مقرب بڑی جماعت ہے پہلوں میں سے اور تھوڑی پچھلوں میں سے۔

آیت نمبر 14: ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۔ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ (واقعہ 56: 39-40)

ترجمہ: اصحاب الیمین (یعنی جنتی) جماعت کثیر ہیں پہلوں میں سے اور جماعت کثیر ہیں پچھلوں میں سے۔

آیت نمبر 15: اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِیۡنَ ۔ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِیۡنَ (مرسلات 77: 16)

ترجمہ: کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا، پھر ان کے پیچھے چلاتے ہیں پچھلوں کو۔

استدلال 7: بحوالہ آیات واقعہ 56: 14-15، واقعہ 56: 39-40، مرسلات 77: 16-17۔ پہلوں اور پچھلوں میں سے نیک اور کافر۔ اس میں آخرین سے مراد امت محمدیہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ امت آخری امت ہے اور آئندہ نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی جدید امت۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 176-179 ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: آیت واقعہ 14-15 میں آخرین سے امت محمدیہ مراد لینا اس لحاظ سے درست نہیں معلوم ہوتا کہ یہاں مقربین کو قلیل فرمایا گیا ہے۔ جبکہ گزشتہ امتوں کے مقابلہ میں امت محمدیہ میں مقربین کی تعداد اس کے برعکس ہونی چاہئے۔ جبکہ آیت واقعہ 39-40 میں دونوں گروہوں کا ایک جیسا ذکر امت کے اوّلین اور آخرین کا ہم رنگ ہونا ظاہر کرتا ہے اور یہی وہ مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ کی آخرین کے بارے میں فرمودہ اس خبر کا ہے کہ وَمَا اَنَا عَلَیۡهِ وَ اَصۡحَابِیۡ کہ وہ میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوں گے اور جو حضرت مسیح موعودؑ کے اس مصرع میں بیان ہوا لگتا ہے کہ

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

اگر اس سے گزشتہ امتوں اور امت محمدیہ کا درجہ میں مساوی ہونا قرار دیا جائے تو اس پر بھی یہی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اس کے مقربین گزشتہ امتوں سے بڑھ کر ہونے چاہئیں نہ کہ مساوی یا کم۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ قرآن کریم نے امت محمدیہ کو بہترین امت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّةٍ (آل عمران 3:111) ترجمہ: تم بہترین امت ہو۔ درحقیقت یہاں مذکور اوّلین اور آخرین دونوں گروہ امت محمدیہ کے ہی ہیں اور ان سے مراد اسلام کے دور اوّل اور دورِ آخر کے قربانی کرنے والے ہیں۔ اور فرمایا گیا ہے کہ ان کی قربانیاں باہم مشابہ ہوں گی اور انہیں ایک جیسے درجات عطا کئے جائیں گے۔ گو اوّل دور کے ان قربانیاں کرنے والوں کو اپنی قربانیوں اور ایثار میں بعد میں آنے والوں پر عدد اور رتبہ کے لحاظ سے فوقیت حاصل ہوگی۔ (با ستفادہ قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ نمبر 983 جولائی 2002ء)

دوسرا جواب: آیت مرسلات: 16-17 سے چند آیات قبل مستقبل کی پیش خبریوں کے ذیل میں یہ عظیم خبر ہے:

وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتۡ (مرسلات 77:12) ترجمہ: اور جب رسول مقررہ وقت پر لائے جائیں گے۔

رسول تو اس دنیا میں معبوث کئے جاتے ہیں پس اس سے مراد لازماً یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی غلامی اور اطاعت کے نتیجہ میں ایک ایسا نبی معبوث ہوگا جس کا آنا گزشتہ سب رسولوں کا آنا ہوگا یعنی اس کی سعی سے تمام گزشتہ امتیں، امت محمدیہ میں داخل ہوں گی۔

(با ستفادہ قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صفحہ نمبر 1111، جولائی 2002ء)

اس سیاق کلام کے مطابق ان آیات میں پہلے ہلاک ہونے والوں کے پیچھے آنے والوں کا ذکر اس موعود رسول کے حوالے سے ہے نہ کہ کسی اور معنوں میں۔

تیسرا جواب: امت محمدیہ کے بعد کسی جدید امت کے نہ ہونے پر تو کوئی اختلاف نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کے شان خاتم النبیین کے تحت ایسے نبی کی آمد جو ایک پہلو سے امتی ہو اور ایک پہلو سے نبی۔ اور جس کا مقصد دین کی تازگی اور شریعت قرآن کا قیام ہو۔ محض آنحضور ﷺ کے خادم ہوں گے۔ جب کہ وہ خود آں حضور ﷺ کے امتی ہوں گے ان کو ماننے والے بھی بدستور امت محمدیہ ہی رہیں گے۔ یوں کوئی امت نہ بنے گی اور امت محمدیہ ہی آخری امت رہے گی۔ ویسے بھی امت شریعت سے ہوتی ہے اور جب شریعت قرآن ہی رہے گی تو نئی امت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس یہ استنباط

اسی حد تک درست ہے کہ کوئی جدید امت نہ ہوگی ورنہ ایک امتی نبی کی آمد کی پیشگوئی پر مشتمل احادیث تو واضح ہیں۔

9۔انقطاعِ وحی

آیت نمبر 16: وَاِنۡ تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡهَا حِيۡنَ يُنَزَّلُ الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَـكُمۡ (المائدہ 102)

ترجمہ: اور اگر تم ان اشیاء کا سوال کرو گے (جن کے سوال سے منع کیا گیا ہے) نزول قرآن کے زمانے میں ان اشیاء کا ذکر کر دیا جائے گا۔

استدلال 8 : بحوالہ آیت مائدہ 101:5۔یہ آیت نزول قرآن کے زمانہ کے بعد انقطاعِ وحی کا اعلان کرتی ہے اور وہ انقطاع نبوت کو مستلزم ہے۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 179۔180 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید)

جواب: آیت میں احکام شریعت میں غیر ضروری سوالات سے روکا گیا ہے تا کہ مزید حدود وقیود سے مشکلات نہ پیدا ہوں۔اس بیان سے یہ استنباط کہ'' آیت مذکورہ نزولِ قرآن کے بعد انقطاع وحی کا اعلان کرتی ہے''۔(صفحہ 180) بظاہر غیر موجود ہے۔قرآن کریم آخری کتاب شریعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا اس لئے نزول قرآن کے بعد تشریعی وحی کا انقطاع تو لازم ہے تاہم اس شریعت کے قیام کے لئے آنحضرت ﷺ کی شانِ خاتم النبیین کے تابع ایسے نبی جو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہوں۔اپنی آمد پر جو وحی نبوت پائیں گے وہ قرآنی احکامات کے تابع ہوگی۔اور اس میں کوئی امر مانع نہیں۔مفتی صاحب کا یہ جملہ کہ'' انقطاع وحی انقطاع نبوت کو مستلزم ہے'' (صفحہ 180)

ان قرآنی آیات کے مطابق نہیں جن میں مومنین پر فرشتوں کے نزول اور ان کے ذریعہ بشارت پانے کا ذکر ہے اور جن کا پہلے حصہ میں ذکر ہو چکا ہے۔پھر نزول قرآن کے بعد انقطاع وحی کا ان کا یہ بیان ان کی درج ذیل تحریر سے بھی متصادم ہے جس میں انہوں نے نزولِ قرآن کے بعد نزولِ وحی تسلیم کی ہے:'' حضرت عیسیٰؑ پر اگر بعد نزول وحی ہوگی تو وہ اس آیت کے مخالف نہیں''۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 222 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

10۔تمام ادیان پر غالب :

آیت نمبر 17: هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ (توبہ آیت 33)

ترجمہ: وہ ہے جس نے بھیجا اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر۔

آیت نمبر 18: هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا (فتح آیت 28)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اپنے رسول (محمد ﷺ) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام اَدیان وملل پر غالب کر دے، اور اللہ تعالیٰ شہادت کے لئے کافی ہے۔

آیت نمبر 19: هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ (الصّف 10)

ترجمہ : وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول (محمد ﷺ) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ اس کو تمام اَدیان وملل پر غالب کر دے، اگر چہ مشرکین بُرا مانیں۔

استدلال 9: بحوالہ آیات توبہ 33:9، فتح 28:48، صف 9:61۔نبی کریم ﷺ کو اس لئے بھیجا گیا کہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔تمام مذاہب پر غلبہ جب ہی ثابت ہوتا ہے جبکہ یہ شخص تمام ادیان کے عالم میں آجانے کے بعد پیدا ہو تو ثابت ہوا کہ آپؐ کے بعد کوئی نیا آسمانی دین اس دنیا میں نہ آئے گا۔ (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 180۔181 ادارۃ المعارف کراچی ستمبر 2012ء)

جواب: دین حق کا دیگر تمام ادیان کے بعد آنا اور اس کے بعد کسی آسمانی دین کا نہ آنا امر واقعہ ہے۔ یہ قرآنی شریعت کا آخری زمانہ تک قائم رہنے کا مضمون ہے۔اوراس دین کے قیام کے لئے امتی نبی کے آنے سے اس حقیقت پر کوئی حرف نہیں آتا۔

بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ غلبہ اس موعود مسیح اور مہدی کے وقت میں ہونا مقدر تھا جیسا کہ اکثر مفسرین نے لکھا کہ ادیان باطلہ پر دین اسلام کا کامل غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ہوگا۔(تفسیر ابن جریر جلد نمبر 28 صفحہ نمبر 53)

حضرت سعد ابنِ جریرؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت مہدی کے لئے ہے۔سعید ابن منذر اور بیہقی نے جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ یہاں مہدی مراد ہیں۔(بحوالہ مناہل العرفان از کفیلہ خاتم جلد دوئم صفحہ نمبر 24)

اور یوں یہ آیات امت میں ایک نبی کے حق میں ہیں نہ کہ اس کے خلاف۔

11۔اطاعتِ رسول :

استدلال 10: بحوالہ آیت نساء 59:4۔صرف آپ ﷺ کی اطاعت کو مدار نجات قرار دینا کھلا اعلان ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ خدا کا کوئی نبی دنیا میں بھیجا جائے اور لوگ اس کی اطاعت کے لئے مکلف نہ کئے جائیں۔دوسرے اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا تھا تو کیا یہ ضروری نہ تھا کہ آپ ﷺ کے بعد بجائے اولی الامر کے اس نبی کی اطاعت کا سبق دیا جاتا۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 181۔184 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: اللہ کے رسول کی اطاعت آپ ﷺ کے تمام احکامات کی اطاعت کو مستلزم ہے۔خود مفتی صاحب نے اس پر یہ حاشیہ لکھا ہے:

"یہ یاد رہے کہ تمام انبیاء سابقین پر ایمان لانا بھی آپ ﷺ کی اطاعت میں داخل ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ان پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی ہے"۔(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر حاشیہ 181 ادارۃ المعارف کراچی ستمبر 2012ء)

اس درست اصول کے مطابق جب آنحضرت ﷺ نے امت میں ایک نبی کی آمد کی خبر دی (صحیح مسلم) اور حکم دیا کہ امام مہدی کی بیعت کی جائے خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے،تو اس تاکید کے سبب اس امتی نبی پر ایمان لانا بھی آپ ﷺ کی اطاعت میں داخل سمجھا جائے گا اور اس پر ایمان لانے کے لئے کسی علیحدہ قرآنی حکم کی ضرورت نہیں ہے۔

12۔نجات اطاعتِ رسول سے:

استدلال 11: بحوالہ آیات فتح 17:48،نساء 80:4،نساء 70:4،انفال 20:8،انفال 24:8،انفال 46:8،انفال 64:8،توبہ 9: 71۔نجات اور دخول جنت کے لیے صرف آنحضرت پر ایمان اور آپ کی اطاعت کافی ہے سوائے انبیاء سابقین کے اور کسی نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔اگر کوئی اور نبی آنے والا ہوتا تو خدا کا مطیع اور مقربین کے ساتھ ہونے کے لئے اس نبی کی اطاعت بھی لازمی ہوتی۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 184۔189،197 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

پہلا جواب: آں حضرت ﷺ کے مقام خاتم النبیین کے فیض سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امتی نبوت کا مقام پانا اس دین کی تازگی اور اس شریعت کے قیام کے لئے ہوگا۔جو آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے لے کر آئے اس لئے ان کی تعلیم اور احکام اسی شریعت کے مطابق ہوں گے اور کوئی نئے نہ ہوں گے کہ ان کی اطاعت کے لئے علیحدہ قرآنی ارشاد کی ضرورت ہوتی۔اصل اطاعت تو آنحضرت ﷺ کی ہی ہے۔جو آنحضور ﷺ کی اطاعت میں امتی نبی کو مانے گا اور اس کی قوت قدسیہ سے برکت پا کر تمام احکامات دینی پر عمل پیرا ہوگا۔وہ ان انعامات کا وارث ہو جائے گا جو ان آیات میں اللہ

اور رسول کی اطاعت کا نتیجہ فرمائے گئے ہیں۔

دوسرا جواب: مفتی صاحب نے ان آیات میں سے آیت نمبر 23 یعنی آیت نساء 4:70 سے بھی یہی استدلال کیا ہے جبکہ یہ آیت واضح طور پر اطاعت رسول کے نتیجہ میں انعاماتِ الٰہی بشمول نبوت عطا کئے جانے پر دال ہے۔ جس کی گزشتہ بزرگان نے بھی تائید کی ہے۔ چنانچہ حضرت امام راغبؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے: مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْفِرَقِ الْاَرْبَعِ فِي الْمَنْزِلَةِ و الثَّوَابِ: اَلنَّبِيُّ بِالنَّبِيِّ وَالصِّدِّيْقُ بِالصِّدِّيْقِ وَالشَّهِيْدُ بِالشَّهِيْدِ، وَالصَّالِحُ بِالصَّالِحِ

(تفسیر بحر المحیط از حضرت ابن حیان اُندلسیؒ (المتوفی 754ھ) جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 699 شائع کردہ دار الفکر الطباعۃ والنشر والتوزیع)

ترجمہ: (اللہ ان کو) ان چار گروہوں میں شامل کرلے گا۔ مقام اور ثواب کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔

اسی طرح آیت استخلاف (سورۃ نور کی آیت 56) میں امت میں جن خلفاء کے آنے کا وعدہ ہے ان کا انکار کرنے والوں کو فاسق اور نافرمان قرار دیا ہے۔

13۔ صرف رسول پر ایمان کا حکم:

استدلال 12: بحوالہ آیات الحدید 57:28، النساء 4:136، نساء 4:170، نساء 4:174-175، مائدہ 5:15-16، اعراف 7:156-157، اعراف 7:157، اعراف 7:158، تغابن 64:8، صف 61:11، حدید 57:7۔ صرف آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ اگر آپ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہونے والا ہوتا تو اس پر ایمان لانے کا حکم ہوتا۔ اور اس پر ایمان کو بھی شرط بنایا جاتا جس سے لازم آتا ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی (جس پر پہلے سے ایمان نہ رکھتے ہوں) پیدا نہ ہوگا۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 190-191,194-196,198-199 ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: آنحضرت ﷺ کے مقام خاتم النبیین کے تحت آپ کی متابعت میں آنے والا ایسا نبی جو ایک پہلو سے امتی ہو اور ایک پہلو سے نبی، دراصل آپ ﷺ کا ظل اور بروز ہونا تھا۔ اور اس کی غرض دینِ حق کی تازگی اور قرآنی شریعت کا قیام ہونا تھا۔ اس لئے اس کی اپنی کوئی حیثیت نہ تھی اور اس کے علیحدہ ذکر کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس کو ماننا آں حضور ﷺ کی پیش خبریوں کو درست مان کر آپ ﷺ پر کامل ایمان کا اظہار ہی تھا۔

قرآن کریم کا اس موعود کو آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانی فرمانا: وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (جمعہ 62:4) اور احادیث میں اس موعود کی آنحضرت ﷺ کے نام اور اس کے والد کے نام میں موافقت کی خبریں، حتیٰ کہ بعد وفات آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی قبر میں تدفین کی خبر اُس کی علیحدہ روحانی حیثیت کی نفی کی خبر ہی تھی۔

دوسرا جواب: ان آیات میں سے آیت الحدید 57:28 کا تخاطب ایمان لانے والوں سے ہے جسے مفتی صاحب نے یہ الفاظ زائد کرکے کہ "پہلے انبیاء پر" اس کا رخ "اہل کتاب" کی طرف موڑ دیا ہے جو سیاق کلام سے درست نہیں ٹھہرتا کیونکہ اگلی آیت کے الفاظ ہیں:

لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ (حدید 57:30)

ترجمہ: تاکہ اہل کتاب کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ان (مومنوں) کو اللہ کے فضل کے حصول پر کچھ قدرت نہیں۔

پس مومنوں کو رسول پر ایمان لانے کا حکم زائد معنی رکھتا ہے اور یہ اسی موعود مسیح اور مہدی پر ایمان کا حکم ہے جسے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا اور جس نے آپ ﷺ کی مطابعت میں امتی نبی کا درجہ پانا تھا۔ اس اگلی آیت کا آخری حصہ کا مضمون بھی ویسا ہی ہے جیسا سورۃ جمعہ میں مذکور آں حضور

ﷺ کی بعثت ثانیہ کی خبر سے اگلی آیت کا۔اس سے بھی اس مضمون کا ہم رنگ ہونا ظاہر ہے۔

تیسرا جواب: ان آیات میں سے آیت الحدید 28:57 کے ایک حصہ یعنی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ (حدید 57:29)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے۔

میں اطاعت کے نتیجہ میں جس نور دئے جانے کا ذکر ہے وہ ہے ہی نورِ الہام جیسا کہ درج ذیل ارشادات سے واضح ہے۔اور یوں بجائے بند کرنے کے یہ آیت نبوت کے اجراء کی خوش خبری ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اس مقام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت جو اولیاء اللہ کو دی جاتی ہے جن کو تقویٰ میں کمال ہوتا ہے وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوتِ کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی کر لیتی ہے جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی''۔(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 178)

اس نور کی مزید وضاحت آپ نے یوں فرمائی ہے:

الف۔''یعنی نورِ الہام اور نورِ اجابتِ دعا اور نور کرامت اصطفاء''۔(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 296)

ب۔ فَالنُّوْرُ الَّذِیْ ھُوَ الْاَمْرُ الْفَارِقُ بَیْنَ خَوَاصِ عِبَادِ اللّٰہِ وَبَیْنَ عِبَادٍ آخَرِیْنَ ھُوَ الْاِلْھَامُ وَالْکَشْفُ وَالتَّحْدِیْثُ

(حمامة البشریٰ، روحانی خزائن جلد نمبر 7، صفحہ نمبر 298)

ترجمہ: ایسا نور جو اللہ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں کے درمیان امرِ فارق ہے وہ الہام اور کشف اور مکالمہ مخاطبہ ہے۔

(اردو ترجمہ حمامة البشریٰ صفحہ 294، نظارت اشاعت ربوہ)

چوتھا جواب: آیت مائدہ 5:15۔16 میں اہل کتاب مخاطب ہیں۔آیت کا ابتدائی حصہ ہے:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (مائدہ 5:16)

ترجمہ: اے اہل کتاب یقیناً تمہارے پاس ہمارا وہ رسول آچکا ہے جو تمہارے سامنے بہت سی باتیں جو تم (اپنی) کتاب میں چھپایا کرتے تھے خوب کھول کر بیان کر رہا ہے۔

اس سیاق کے ساتھ اہل کتاب کو بائبل کی ان پیشگوئیوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جن میں آنحضرت ﷺ کی خبر تھی۔یوں اس آیت سے وہ استنباط نہیں ہو رہا جو مفتی صاحب نے کیا ہے۔

پانچواں جواب: آیات اعراف 7:157 اور 158 بھی اہل کتاب کے بارے میں ہیں۔جیسا کہ آخری حصہ میں تورات اور انجیل کے حوالے سے ظاہر ہے اور یوں ان آیات سے بھی وہ استنباط نہیں ہو رہا جو مفتی صاحب نے کیا ہے۔

14۔صرف آپ ﷺ کی وحی پر ایمان کا حکم:

استدلال 13: بحوالہ آیات بقرہ 2:285، بقرہ 2:42، آل عمران 3:84، النساء 4:60، محمدؐ 47:2، نساء 4:162، نور 24:51، نور 24:52، نور 24:54، نور 24:54، نور 24:56، نور 24:62، یٰس 36:11، حجرات 49:15، احزاب 33:71 اور اعراف 7:3۔صرف اس وحی پر ایمان لانے کا حکم ہے جو آپ ﷺ پر اور آپ سے پہلے نازل ہوئی اور اسی پر جنت و مغفرت کے وعدہ ہیں۔اگر بعد میں بھی سلسلہ وحی جاری ہوتا تو

اس وحی پر بھی ایمان لانے کی تاکید ہوتی۔لیکن کسی اور وحی پر ایمان لانے کا حکم نہیں اور اس کے بغیر ہی نجات ہے جو اس کا اعلان ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی وحی نازل نہ کی جائے گی اور نہ کوئی نبی پیدا ہوگا۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 191-194،202-204،205 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

پہلا جواب: آنحضرت ﷺ پر اور آپ سے پہلے نازل ہونے والی وحی پر ایمان کا حکم جہاں اس وحی کی حقانیت پر ایمان ہے وہیں اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر بھی ایمان کا حکم ہے کہ وحی کا سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے اور چونکہ اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی اس لئے ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور اللہ کی رضا اور اس کے عطا کردہ انعام جس طرح پہلے ان لوگوں کے لئے مقدر رہے جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی پر ایمان لائے اسی طرح آئندہ بھی ایمان لانے والے ان انعامات کے وارث ہوں گے۔

تاہم چونکہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت آئندہ آنے والے تمام انسانوں کے لئے ہمیشہ ہدایت کا راستہ رہنی تھی اور آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسی وحی نازل نہ ہونی تھی جو کسی شریعت کی حامل ہو بلکہ صرف ایسی وحی نبوت کا نزول ہونا تھا جو تبشیر و انذار پر مشتمل ہو اس لئے بعض جگہ اس پر ایمان لانے کا علیحدہ سے حکم نہ دیا گیا اور مِنۡ قَبۡلِکُمۡ کی قید بھی لگائی۔ جیسا کہ مفتی صاحب کی منتخبہ بعض آیات۔ لیکن قرآن کریم میں ہر وحی پر ایمان کا حکم مِنۡ قَبۡلِکُمۡ کی شرط کے بغیر بھی ہے اور آئندہ زمانہ کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ جیسے کہ آیت وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ (بقرہ 2:5) میں رسالتِ آخرہ یعنی آخری وحی پر ایمان کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح یہ آیت

کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ (بقرہ 2:286)

ترجمہ: (اُن میں سے) ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ کتاب کا لفظ وحی الٰہی کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا یہاں مومنوں کی یہ علامت بتلائی گئی ہے وہ ہر رسول اور ہر وحی پر ایمان لاتے ہیں اور یہ کہ ان کا شعار سننا اور ماننا ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا (بقرہ 2:286) ترجمہ: اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔

دوسرا جواب: آیت بقرہ: 41 کے مخاطب اہل کتاب ہیں۔ آیت نساء: 60 منافقین کے بارہ میں ہے اور آیت نساء: 162 یہود کے بارے میں ہے اور اس طرح ان تینوں آیات سے وہ استنباط نہیں ہو رہا جو مفتی صاحب نے کیا ہے۔

تیسرا جواب: آیت یٰسٓ: 11 میں آنحضور ﷺ کی وحی اور آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کی وحی پر ایمان کا کوئی ذکر نہیں ہے اور اس طرح اس آیت سے وہ استنباط نہیں ہو رہا جو مفتی صاحب نے کیا ہے۔

15۔ آپ ﷺ کی نبوت سب نسلوں پر محیط:

آیت نمبر 45: ھُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡھِمۡ وَ یُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ وَ ھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (سورہ جمعہ آیت 3و4)

ترجمہ: وہی ہے جس نے بھیجا اَن پڑھوں میں ایک رسول انہی میں کا، پڑھتا ہے ان کے پاس اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا ہے اور سکھاتا ہے عقل مندی، اور اس سے پہلے پڑے تھے یہ صریح گمراہی میں، اور ایک اوروں کے واسطے انہی میں سے جو ابھی اُن میں نہیں ملے اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔

استدلال14: بحوالہ جمعہ 2:62۔3۔یعنی آپ ﷺ کی نبوت تمام نسلوں کے بھی محیط اور شامل ہے جو آپ کے عہد مبارک میں پیدا نہ ہوئے تھے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔اس لئے آپ کے بعد نہ کسی اور نبی کی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 199۔201 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی ایک اور بعثت کی واضح خبر ہے جو مفتی صاحب کے اس ترجمہ سے بھی مترشح ہے''اوروں کے واسطے انہی میں سے جو ان سے ابھی ملے نہیں''۔یعنی وہ لوگ جو ابھی آنحضرت ﷺ اور ان کے اصحاب سے نہیں ملے اللہ تعالیٰ''انہی میں سے''آنحضور ﷺ کو پھر مبعوث کرے گا۔

اس آیت کے نزول پر اس کی تشریح خود آنحضرت ﷺ نے فرمائی اور صحیح بخاری (جزو ثالث باب تفسیر القرآن زیر آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم ۔۔۔جلد3 صفحہ 1560 مکتبۃ العصریہ بیروت) میں بیان ہوئی:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۔حضور ﷺ سے یہ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے ۔آنحضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔حتیٰ کہ حضور ﷺ سے تین دفعہ پوچھا گیا۔اسی مجلس میں سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے۔آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ پر رکھ کر فرمایا! کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص اس کو پالیں گے۔

یہ حدیث بعد کے زمانہ میں اہل فارس میں سے ایک وجود کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کی مکمل پیش خبری ہے۔

واضح خبر: اس آیت میں اوّل امیّین میں اور پھر ان آخرین میں جو آپ ﷺ سے ابھی ملے نہیں آپ ﷺ کی بعثت ثانیہ کی واضح خبر ہے۔یہ تشریح بہت سارے بزرگوں نے فرمائی ہے۔اور یوں یہ آیت ختم نبوت کے ان معنوں کو رد کرتی ہے جو انعامِ نبوت کو ختم کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے مقام خاتم النبیین کے ان معنوں کی تصدیق کرتی ہے جس کے مطابق آپ ﷺ کے تابع امتی نبوت کا راستہ کھلا ہے۔

16: آپ ﷺ داعی ہیں:

استدلال15: بحوالہ آیت یوسف 108:12۔اس آیت میں ارشاد ہے کہ دعوتِ حق دینے والے آنحضرت ﷺ ہیں اور وہ صحابہ کرامؓ اور علمائے امت جو آپ کے اسوۂ حسنہ کے متبع اور پیرو ہیں۔اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی اور نبی دنیا میں پیدا ہونے والا تھا تو مناسب تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد پہلے ان انبیاء کا ذکر ہوتا جو آپ ﷺ کے بعد آنے والے تھے۔پھر ان کے بعد صحابہ کرامؓ اور علماء کا تذکرہ درجہ بدرجہ ہوتا۔ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی مبعوث ہونے والا نہیں۔(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب ملخص صفحہ نمبر 201۔202 ادارۃ المعارف کراچی)

جواب: آنحضرت ﷺ کی متابعت میں امت میں آنے والے رسول بدرجہ اولیٰ آپ ﷺ کے ساتھی ہیں۔جیسا کہ آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (نساء 70:4) سے ظاہر ہے۔بلکہ ان پر ایمان لانے والوں کو بھی ایک حدیث میں آں حضور ﷺ نے اپنے اصحاب کے طریق پر ہونے والا فرمایا ہے۔پس اس آیت میں ان سب کا مجموعی ذکر ہے کہ وہ دلیل پر قائم ہوں گے اور جو بات کریں گے دلیل سے کریں گے اور فصاحتِ کلام کے لحاظ سے علیحدہ ذکر کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

17۔آپ ﷺ سے میثاق:

استدلال 16: بحوالہ آیت احزاب 7:33۔ اس آیت میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کا ذکر فرمایا گیا۔ ایک حدیث کے مطابق آپ نے فرمایا کہ میں پیدائش میں تمام انبیاء سے پہلے تھا اور اس عالم بعث میں سب کے آخر میں اسی لئے سب سے پہلے میرا نام لیا گیا۔ (ابن کثیر جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 48) اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں بھی آنحضرت کے سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب، ملخص صفحہ نمبر 204۔205 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: آنحضرت ﷺ سے بھی وہ عہد لیا جانا جو پہلے تمام انبیاء سے لیا گیا جس کا آل عمران 3:82 میں ذکر ہے کہ جو نبی بعد میں آئے اس پر ایمان لایا جائے اور اس کی مدد کی جائے درحقیقت آپ ﷺ کے بعد سلسلہ وحی و نبوت جاری رہنے کی خبر ہے۔ ورنہ آپ ﷺ سے یہ عہد لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے سب سے پہلے نبی بنائے جانے کا خود بھی ذکر فرمایا ہے جو کہ آپ ﷺ کا اعزاز ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ ﷺ ہر لحاظ سے اول تھے کہ یہ کائنات پیدا ہی آپ کے لئے کی گئی ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ترجمہ: اگر آپ ﷺ کی پیدائش مقصود نہ ہوتی تو یہ کائنات پیدا نہ کی جاتی۔

اس تناظر میں اس آیت میں آپ ﷺ کے ذکر کے بعد دیگر انبیاء کا ذکر تو اس عہد کے عام ہونے کا مضمون ہے اور بطور مثال ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مثال کے طور پر دیگر انبیاء کا ذکر آپ ﷺ کے بعد ہی ہونا تھا۔ اصل بات آپ ﷺ سے عہد لیا جانا تھا جو آپ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت جاری رہنے پر دلیل ہے اور جس کے تحت آنحضرت ﷺ نے ستر کے قریب احادیث میں اپنے بعد آنے والے مہدی اور مسیح کی خبر دی اور اس کی اتباع اور مدد کرنے کی تاکید فرمائی۔

18۔ امت آخر الامم ہے:

استدلال 17: بحوالہ آیات یونس 10:13۔14، انعام 6:165، فاطر 35:39۔ ان آیات کے مطابق ''یہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام امتوں کی خلیفہ اور زمین میں سب کی قائم مقام ہے جس کا حاصل صاف یہ ہے کہ یہ امت آخر الامم ہے، اس کے بعد نہ کوئی جدید نبی آئے گا اور نہ اس کی کوئی نئی امت پیدا ہوگی''۔ (صفحہ 206) (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 205۔209 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

پہلا جواب: امت محمدیہ آخری امت ہے اس امر میں کوئی اختلاف نہیں۔ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی شریعت قرآن کریم قیامت تک بنی نوع انسان کی شریعت رہے گی اور چونکہ اب کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی اس لئے کوئی نئی امت بھی نہیں ہوگی کیونکہ امت شریعت سے ہے نہ کہ نبی سے۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ کے بعد ہزارہا نبی آئے۔ یہ نبی براہ راست منتخب ہوتے تھے لیکن پھر بھی کوئی نئی امت نہ بنی اور بنی اسرائیل بدستور حضرت موسیٰؑ کی امت رہے۔

امت محمدیہ جو خیر امت ہے اس میں آنے والے نبی تو امتی ہوں گے اور جو خود امتی ہو اس کی نئی امت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ پس امت محمدیہ ﷺ پھر بھی آخر الامم رہے گی اور باوجود امتی نبی کی آمد کے کوئی نئی امت نہ پیدا ہوگی اور یہی مضمون ان سب آیات کا ہے۔

دوسرا جواب: ان آیات میں سے آیت یونس 10:15 کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ

ہم دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ایسے ہی الفاظ یہود کے لئے بھی ان کے زمین میں خلیفہ بنائے جانے کے وقت استعمال ہوئے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا:

وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ (اعراف 7:130)

ترجمہ: اور تمہیں زمین میں جانشین بنادے پھر وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

یہ ایک جیسے الفاظ ان دونوں اقوام کے ایک جیسا ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یہود کا بڑا گناہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب تھا۔ گویا یہاں یہ اشارہ ہے کہ امتِ محمدیہ میں بھی ایک عیسیٰ پیدا ہونے والا ہے۔

نوٹ: اس مضمون کی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب حضرت مسیح موعودؑ۔ تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 13۔14۔

19۔ قیامت قریب ہے:

استدلال 18: بحوالہ آیات قمر 1:54، انبیاء 1:21، نحل 1:16، سبا 46:34، محمد 18:47۔ ''اتنی طویل اور عریض مدت کے ہوتے ہوئے اگر قیامت کو قریب کہا جا سکتا ہے تو صرف اس اعتبار سے کہ آپ ﷺ کے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں''۔ (صفحہ 229)

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 209۔210، 228۔229، 231 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

پہلا جواب: آیت قمر 1:54 میں مذکور ساعت، ساعت وسطیٰ ہے نہ کہ ساعت قیامت جیسا کہ اسی سورۃ میں ساعت کا ایک اور ذکر یوں بھی ہے کہ:

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ (قمر 54:47) ترجمہ: بلکہ ان سے انقلاب کی گھڑی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

صحیح بخاری سے یہ بھی ثابت ہے کی آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو غزوہ بدر کے دن پڑھا۔

آیت انبیاء: 1 میں حساب کی گھڑی کے قریب آجانے اور آیت نحل: 1 میں اللہ کے حکم کے آپہنچنے کا ماضی میں ذکر قیامت کے یقینی ہونے کا اظہار ہیں

آیت سباء 46 میں آنحضرت ﷺ کے نذیر ہونے کا ذکر ہے اور قیامت کا یہ انذار سب انبیاء کرتے رہے ہیں۔

آیت محمد: 17 میں ساعت سے مراد قیامت وسطیٰ یعنی آپ ﷺ کے مخالفین کی تباہی کی گھڑی ہے جس کی علامات میں شق القمر (قمر: 2) اور آنحضرت ﷺ کی ہجرت مدینہ (انفال: 34) میں بتائی گئی تھیں اور جو کہ پہلے ہی ظاہر ہو چکی ہیں۔

اور یوں ان پانچوں آیات سے وہ استنباط نہیں ہو رہا جو مفتی صاحب نے کیا ہے۔

دوسرا جواب: اگر ان آیات کے یہی معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ علاماتِ قیامت میں سے ہیں اور یہ کہ:

'' آپ ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی جدید نبی نہیں''۔ (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 210 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی صاحب شریعت نبی نہ ہوگا۔ جیسا کہ اس حدیث رسول ﷺ سے ظاہر ہے جو مفتی صاحب نے اسی صفحہ پر بیہقی جلد 9 صفحہ نمبر 369 کے حوالے سے درج کی ہے اور جس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''وہ ناقہ جس کو تم نے دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس کو چلا رہا ہوں وہ قیامت ہے جو ہم پر قائم ہوگی نہ میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت''۔

کیوں کہ امت شریعت سے ہے اس لئے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد سے یہی مراد ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی صاحب شریعت نبی ہوگا اور نہ کوئی نئی امت۔ اور چونکہ یہ حدیثِ رسول ﷺ قیامت کے حوالے سے ہے اس لئے مفتی صاحب کی پیش کردہ آیات میں بھی یہی مراد ہے۔

20۔ نبوت زمانہ ماقبل محدود ہے:

استدلال 19: بحوالہ آیات شوریٰ 3:، انعام 42:6، آل عمران 183:3، انعام 184:3، انعام 10:6، انعام 34:6، یوسف 109:12، رعد 32:13، رعد 38:13، نحل 43:16، نحل 63:16، فاطر 31:35، بنی اسرائیل 77:17، انبیاء 25:21، حج 52:22، فرقان 20:25،

فاطر 4:35،زمر 65:39،حٰم سجدہ 43:41،شوریٰ 3:42، زخرف 23:43،

زخرف 45:43،زخرف 6:43،بقرہ 97:2،بقرہ 101:2،بقرہ 91:2۔مِن قَبْلِكَ، مِنْ قَبْلُ اور اُمَمٍ اَوَّلِيْنَ کی قید کے ساتھ نبوت و رسالت ووحی کے سلسلہ کا صرف زمانہ ماقبل محدود ہونے سے ظاہر ہے کہ بعد میں نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ سلسلہ وحی جاری رہے گا۔اگر یہ سلسلہ جاری تھا تو مناسب بلکہ ضروری تھا کہ قرآن انبیاء سابقین کی طرح آنے والے انبیاء کا بھی مسلسل ومکمل تذکرہ کرتا،ان کے نام،ان کے مولد،حلیہ،اخلاق وعادات اور حالات بیان کردیتا۔یہ تذکرہ نہ ہونا یہ حکم کررہا ہے کہ آئندہ سلسلہ نبوت باقی نہیں۔خلاصہ یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کے سوا اس امت میں کسی نبی یا رسول کے پیدا ہونے کا قطعاً کوئی تذکرہ بلکہ اشارہ تک کسی حدیث میں نہیں۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب،ملخص صفحہ نمبر 210۔224، 231۔233 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

پہلا جواب: اس استدلال کے حق میں کہ قرآن نبوت ورسالت اور وحی کا نزول صرف زمانہ ماقبل میں کرتا ہے پیش کردہ 26 آیات اصل میں 25 ہیں کیونکہ آیت 65 اور آیت 84 دونوں ایک ہی ہیں یعنی شوریٰ:3 اور شائد غلطی سے علیحدہ نمبروں کے ساتھ دہرادی گئی ہیں۔ان 25 میں سے درج ذیل 22 میں ماقبل کا ذکر صرف بطور مثال ہے اور یہ اظہار مقصود ہے کہ آں حضور ﷺ کے حالات گزشتہ انبیاء جیسے ہیں۔

آیت 66(انعام:42)میں گزشتہ انبیاء پر سختیاں گزرنے کا ذکر ہے۔

آیت 67(آل عمران:183)میں یہود کے مطالبہ پر ذکر ہے کہ گزشتہ انبیاء کھلے کھلے نشان لائے۔

آیت 68(آل عمران:184)میں گزشتہ انبیاء کو جھٹلائے جانے کا ذکر ہے

آیت 69(انعام:10)میں گزشتہ انبیاء سے تمسخر کئے جانے کا ذکر ہے

آیت 70(انعام:34)میں گزشتہ انبیاء کے جھٹلائے جانے کا ذکر ہے

آیت 71(یوسف:109)میں گزشتہ انبیاء کے مرد ہونے کا ذکر ہے۔

آیت 72(رعد:32)میں گزشتہ انبیاء سے تمسخر کئے جانے کا ذکر ہے۔

آیت 73(رعد:38)میں ذکر ہے کہ گزشتہ انبیاء کی بیویاں اور ذریت تھی۔

آیت 74(نحل:43)میں گزشتہ انبیاء کے مرد ہونے کا ذکر ہے۔

آیت 75(نحل:63)میں ذکر ہے کہ گزشتہ انبیاء کے مخالفین شیطان کے پیرو تھے۔

آیت 76(فاطر:31)میں ذکر ہے کہ قرآن کریم گزشتہ وحی کی تصدیق کرتا ہے۔

آیت 78(انبیاء:25)میں ذکر ہے کہ گزشتہ انبیاء کی طرف وحی ہوئی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

آیت 79(حج:52)میں ذکر ہے کہ گزشتہ انبیاء کی تمناؤں میں شیطان کچھ ملا دیتا تھا۔

آیت 80(فرقان:20)میں گزشتہ انبیاء کے بازاروں میں چلنے پھرنے کا ذکر ہے۔

آیت 81(فاطر:4)میں گزشتہ انبیاء کے جھٹلائے جانے کا ذکر ہے۔

آیت 82(زمر:65)میں ذکر ہے کہ گزشتہ انبیاء کا کام بھی شرک سے روکنا تھا۔

آیت 83(حٰم سجدہ:43)میں ذکر ہے کہ آپؐ سے وہی کہا جاتا ہے جو گزشتہ انبیاء سے کہا گیا۔

آیت 85(زخرف:23)میں ذکر ہے کہ آپؐ کے مخالفین گزشتہ انبیاء کے مخالفین کے ہم رنگ تھے۔

آیت 86 (زخرف:45) میں ذکر ہے کہ رحمان ہی گزشتہ انبیاء کا بھی معبود تھا۔

آیت 87 (زخرف:6) اگلی آیت کے مضمون کے مطابق اس میں گزشتہ انبیاء سے تمسخر کئے جانے کا ذکر ہے۔

آیت 98 (بقرۃ:101) میں گزشتہ انبیاء کے مخالفین کے کتاب کو پس پشت ڈالنے کا ذکر ہے۔

آیت 99 (بقرۃ:91) میں ذکر ہے کہ قرآن کریم اہل کتاب پر نازل شدہ کی تصدیق کرتا ہے۔

ماضی کے ذکر پر مشتمل ان سب آیات سے وہ استنباط نہیں ہوتا جو مفتی صاحب نے کیا ہے۔

دوسرا جواب: مشکلات کے وقت آنحضرت ﷺ کی تسلی کی خاطر اللہ تعالیٰ نے بار بار گزشتہ انبیاء پر گزرنے والے ایسے وقتوں کا ذکر فرمایا ہے۔

آیت 77 کا سیاق بھی ایسا ہی ہے۔ یہ پوری آیت اور اس کا مکمل اور واضح ترجمہ یوں ہے

سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيۡلًا (بنی اسرائیل 17:78)

ترجمہ: یہ سنت ہمارے ان رسولوں کے متعلق تھی جو ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے اور تو ہماری سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا۔

اس سیاق کے ساتھ یہ آیت بھی دیگر آیات کی طرح اس استنباط کو نہیں پہنچتی جو مفتی صاحب نے کیا ہے۔ تاہم اس آیت کا اگلا مسلسل حصہ کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کی یہ سنت برقرار رہے گی اس استدلال کے بالکل برعکس ہے، کیونکہ رسولوں کے حوالے سے سنت میں آئندہ کسی تبدیلی نہ ہونے کا اعلان، واضح طور پر آپ ﷺ کے بعد رسولوں کی آمد کا امکان لئے ہوئے ہے اور یوں یہ آیت امکانِ نبوت کا مضمون ہے نہ کہ ختمِ نبوت کا۔

تیسرا جواب: اس دلیل کے تحت دہرائی گئی ان سب آیات میں سے صرف آیت نمبر 65 (شوریٰ:3) میں مِنۡ قَبۡلِكَ کے الفاظ ماضی کے کسی واقعہ کے بغیر ہیں لیکن یہ تاثر کہ نبوت و رسالت اور وحی کا ذکر کہیں بھی اس قید کے بغیر نہیں ہوا، پھر بھی درست نہیں ہے۔ جیسا کہ درج ذیل آیت سے ظاہر ہے: اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ (بقرہ 2:286)

ترجمہ: رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے ربّ کی طرف سے اس کی طرف اتارا گیا اور مومن بھی۔ (ان میں سے) ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔

پس قرآنی تعلیم یہی ہے کہ زمانہ سے قطع نظر، بلاتفریق تمام رسولوں پر ایمان لایا جائے۔ بلکہ اسی تعلیم میں آیندہ زمانے میں آنے والوں کا بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ يَقُصُّوۡنَ عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِيۡ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ (اعراف 36:7)

ترجمہ: اے ابنائے آدم! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں جو تم پر میری آیات پڑھتے ہوں تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے تو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور:

اَللّٰهُ يَصۡطَفِيۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (حج 76:22) ترجمہ: اللہ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔

چوتھا جواب: آیت البقرۃ 2:98 کے ترجمہ میں لکھے گئے یہ الفاظ "اس وحی کی جو آپ سے پہلے نازل ہو چکی ہے" کے متبادل عربی الفاظ آیت میں نہیں ہیں۔ درست ترجمہ یہ ہے:

اس (جبرائیل) نے اللہ کے اذن سے اس (کلام) کو تیرے دل پر اتارا ہے جو اس کی تصدیق کر رہا ہے جو اس کے سامنے موجود ہے۔

اس درست ترجمہ کے ساتھ یہ آیت اس استنباط کو نہیں پہنچتی جو مفتی صاحب نے کیا ہے۔

پانچواں جواب: دلیل کا دوسرا حصّہ یہ ہے کہ:

''ہم کتب سابقہ کو انبیاء مابعد کے مفصل اور مکمل حالات اور ان کے تذکروں سے بھرا دیکھتے ہیں اور اس کے خلاف قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے بعد کسی جدید نبی کا نام تک نہیں پاتے''۔(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 215 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

یہ بیان حقائق کے برعکس ہے۔کتب سابقہ تورات،انجیل اور زبور میں ہمارے سامنے ہیں۔''مفصل اور مکمل'' حالات تو ان کتب میں گزشتہ انبیاء کے بھی مذکور نہیں۔قرآن کریم نے بھی ان انبیاء کے صرف ایسے واقعات کا ہی ذکر فرمایا ہے جو آں حضور ﷺ کے فوری مخاطبین کے لئے کارآمد ہو سکتے تھے یا جن سے بعد میں فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا۔گزشتہ کتب میں بعد میں آنے والے انبیاء کا ذکر ضرور ہے مگر اشارتاً اور اخفاء کا پہلو لئے ہوئے۔ اگر تورات میں آنے والے انبیاء کے آنے کے بارے میں مفصل اور مکمل حالات بیان کئے گئے ہوتے تو یہود اوّل حضرت عیسیٰ ؑ اور پھر آنحضرت ﷺ کا انکار نہ کرتے اور نہ دشمنی کہ حضرت عیسیٰ ؑ کو صلیب پر لٹکا دیا اور آنحضرت ﷺ کے خلاف سازشوں اور مکر و فریب کا جال پھیلائے رکھا۔ اگر پیش گوئیاں اتنی صاف اور واضح ہوں کہ کوئی شبہ نہ رہے تو ایمان کوئی قابل قدر چیز نہیں رہ جاتی۔ چمکتے سورج کو سورج مان لینا ایک عام سی بات ہے اور یہ کسی انعام کا مستحق نہیں بناتی۔اسی طریق کے مطابق قرآن کریم آنے والے کا ذکر بھی نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار کرتا ہے لیکن اجمالاً اور اشارتاً۔ امت محمدیہ میں آنے والے ایک موعود کے بارے میں ایسی دس خبریں چوتھے باب میں درج کی گئی ہیں۔پس دلیل کا یہ حصّہ بھی خلاف واقعہ ہے۔

21۔کتاب کے تین وارث گروہ:

استدلال 20: بحوالہ آیت فاطر 32:35 کتاب کے وارث تین گروہوں کا ذکر۔قرآن کے ان تین وارثوں میں کسی نبی کا ذکر نہیں۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب،ملخص صفحہ نمبر 224۔226 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: قرآن کے وارث سابقین بالخیرات وہ مومن ہیں جو نفسِ مطمئنّہ اور رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً کے حامل ہوتے ہیں اور بلا شبہ امت کے نبی ایسے گروہ میں شامل ہیں۔ابن کثیر نے بھی اس گروہ میں روحانی راہنماؤں کو شامل کیا ہے۔

اگر اس سے صرف صحابہ کرامؓ مراد لئے جائیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امت کے وہ ہزار ہا اولیاء، بزرگ اور مجددین بھی اس گروہ سے باہر ہو جائیں گے جن کا نیکیوں میں آگے بڑھا ہونا ہر شک و شبہ سے بالا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت کسی روحانی افاضہ کو روکنے کے لئے نہیں بلکہ اس اعلان کے لئے ہے کہ قرآن ایک جامع اور کامل نظام حیات ہے اور اس کے ذریعہ قیامت تک آنے والے تمام بنی نوع انسان کے لئے خواہ وہ اپنے نفس پر ظلم کر کے اپنے نفس امارہ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں چلانے والے ہوں۔خواہ وہ درمیانہ درجہ کے ہوں اور بعض نیکیوں کو جبر سے اور بعض شوق سے بجالاتے ہوں یا خواہ اعلیٰ درجہ کے ہوں اور نیکیوں میں آگے نکل جانے والے۔

22۔صرف آپ ﷺ کی نافرمانی پر سزا:

استدلال 21: بحوالہ آیات احزاب 66:33، فرقان 27:25۔صرف آنحضرت ﷺ کی نافرمانی پر سزا ہے۔اگر آنحضرت ﷺ کے بعد اور انبیاء پیدا ہونے والے تھے تو ان کی اطاعت کے ترک پر بھی عذاب ہونا چاہئے تھا۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب،ملخص صفحہ نمبر 227 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: آنے والے موعود نبی نے آں حضور ﷺ کے تابع اور خود آں حضور ﷺ کا مطیع ہونا تھا۔اور اسے ماننا اور قبول کرنا بھی خود آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے تھا کہ اس کی بیعت کی جائے:

فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب خروج المہدی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 1367 شائع کردہ عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاۃ)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

پس ایسے مطیعِ رسول ﷺ کے قرآن وسنت کے تابع احکامات کی اطاعت تو خود آنحضرت ﷺ کی اطاعت ہی ہے اور اس کے ترک کے نتائج کے علیحدہ ذکر کی کوئی حاجت نہ تھی۔

23۔قولِ ثابت:

آیت نمبر 93: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (سورۃ ابراھیم آیت 27)

ترجمہ: مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات سے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

استدلال 22: بحوالہ آیت ابراہیم 14: 27۔قولِ ثابت قبر میں سوال ہے اور جس کا جواب ہے کہ میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ یہ آیت ختم نبوت کے لئے ایک قوی دلیل ہے۔ (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب، ملخص صفحہ 229-230 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: اس آیت میں قول الثابت یعنی مضبوط بات کو مفتی صاحب نے ایک حدیث کے حوالے سے کلمہ طیّبہ قرار دیا ہے اور قرآن فرماتا ہے کہ اللہ قولِ ثابت سے ایمان والوں کو ثبات عطا فرماتا ہے پس کلمہ طیّبہ سے ثبات کا ملنا توحید اور رسالت کی برکات کا ذکر ہے۔کلمہ طیبہ چونکہ ہمیشہ یہی رہنا تھا اور امت میں آنے والے نبی سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی تھی۔ اس لئے اسی کلمہ کا باعث ثبات ہونا ظاہر ہے۔پھر چونکہ امتی نبی نے خود آنحضرت ﷺ کو اپنا نبی کہنا تھا۔اور یہی تعلیم دینی تھی اس لئے کوئی اعتراض نہیں رہتا۔

قول ثابت کے دیگر معنوں کی رو سے اس میں دلائل وبراہین، کشوف والہام اور فرشتوں کا نازل ہونا سب شامل ہیں جو بار بار مومنوں کے ثبات کا باعث بنتے ہیں اور ان کے ایمان کو غیر متزلزل کرتے ہیں اور آخرت میں بھی سکون واطمینان کا ذریعہ ہوں گے۔پس یہ آیت مومنوں کو کلمہ طیبہ سے ملنے والے ان روحانی انعامات کے حصول کی طرف متوجہ کرتی ہے اور کسی انعام کا راستہ بند نہیں کرتی۔

24۔صرف اتباعِ رسول پر وعدہ محبت:

آیت نمبر 94: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت 31)

ترجمہ: اے محمد فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو، اگر تم میرا اتباع کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

استدلال 23: بحوالہ آیت آل عمران 3:31۔اتباع رسول پر محبت خداوندی کا وعدہ ہے اور کسی نبی کے اتباع یا اس پر ایمان لانے پر موقوف نہیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ آپ ہی آخری نبی ہیں۔(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب، ملخص صفحہ نمبر 230-231 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

جواب: محبتِ خداوندی کا وعدہ بلاشبہ آنحضرت ﷺ کی اتباع سے وابستہ ہے۔امت میں آنے والے نبی کو خود بھی یہ انعام اسی اتباع کے نتیجہ میں ملنا تھا، اور اس نے اسی عشق رسول ﷺ کی تعلیم دینی تھی۔پس محبتِ خداوندی کا انعام آنحضور ﷺ کی اطاعت سے ہی وابستہ رہتا ہے اور موعود امتی نبی کو ماننا بھی اطاعت رسول ﷺ کی خاطر ہی ہے۔

25۔خلاصہ مضمون:

مندرجہ بالا وضاحتوں کی روشنی میں ختم نبوت کے حق میں پیش کردہ ان 99 آیاتِ قرآنیہ کا ماحصل یہی ٹھہرتا ہے کہ ان آیات سے ختمِ نبوت کے حق میں کسی بھی استدلال سے یہ بہر حال ثابت نہیں ہوتا کہ نبوت کلیتاً ختم ہوگئی ہے۔ بلکہ مفتی صاحب کی پیش کردہ شرائط کے اندر درج ذیل ایک نئی قسم کی نبوت اور ایک ایسے نبی کی آمد کا راستہ بہر حال کھلا ہے۔

* ۔جو حضرت محمد ﷺ سے کسی روحانی فیض پائے بغیر ایک مستقل اور بعض کے نزدیک ایک صاحب شریعت نبی ہو۔
* ۔جس نے دو ہزار سال پہلے وصف نبوت پایا ہو اور وہ بنی اسرائیل کے لئے آیا ہو۔
* ۔جو باوجود اولوالعزم اور صاحب شریعت ہونے کے آنحضرت ﷺ کے بعد جب دوبارہ آئے تو نبوت سے معزول تو نہ ہو لیکن بطور نبی نہ ہو۔
* ۔قرآن کے بعد اسے وحی بھی ہو۔
* ۔جو منصب نبوت پر قائم رہتے ہوئے اور نئی وحی پاتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے ایک خلیفہ کی حیثیت میں امت محمدیہ کا امام ہو۔اور
* ۔جس پر ایمان لانے والے بدستور آنحضرت ﷺ کی امت رہیں۔

حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول کا عقیدہ:

ختم نبوت کے ان معنوں پر اصرار کے ساتھ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا اختتام ہے اور ’’آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی تشریعی نبی پیدا ہوسکتا ہے اور نہ غیر تشریعی یا ظلی بروزی‘‘۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 233 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

مفتی صاحب آنحضرت ﷺ کے بعد نبی اللہ حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول کا عقیدہ رکھتے ہیں۔اس بارے میں ان کے چند ارشادات درج ذیل ہیں:

1۔’’اگر چہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ناقل) بعد نزول بھی خدا کے اولوالعزم نبی ہوں گے جیسا قبل رفع اور قبل نزول تھے۔لیکن چونکہ ان کی بعثت اپنے زمانے میں بھی صرف بنی اسرائیل کی طرف تھی نہ کہ تمام عالم کی طرف جیسا کہ آیت کریمہ ’’’رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ‘‘‘ سے معلوم ہوتا ہے اس لئے وہ بعد نزول بھی اس امت کی طرف بحیثیت نبوت مبعوث ہو کر نہ آئیں گے بلکہ بحیثیت امامت (امام چاہئے تھا۔ناقل) تشریف لائیں گے‘‘۔(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 175۔176 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

2۔’’قیامت تک دنیا میں پیدا ہونے والے انسان سارے آپ ہی کی امت ہیں تو ان حالات میں اگر آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی یا رسول آتا ہے تو آپ کی امتیازی فضیلت باقی نہیں رہتی۔آپ ﷺ کی امت پھر اس نبی کی امت کہلائے گی جو بعد میں مبعوث ہوا اور عیسیٰ علیہ السلام چونکہ ان کو نبوت پہلے مل چکی ہے اس لئے ان کا آخر زمانے میں بحیثیت امام کے آنا اس کے منافی نہیں‘‘۔(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 169 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید)

3۔’’وحی بھیجنے میں صرف آنحضرت ﷺ اور آپ سے پہلے انبیاء کی تخصیص کیا یہ نہیں بتلاتی کہ انبیاء ماقبل کے علاوہ اور کسی پر وحی نہ بھیجی جائے گی؟ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اگر بعد نزول وحی ہوگی تو وہ اس کے مخالف نہیں کیونکہ وہ انبیائے سابقین میں داخل ہیں‘‘۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 222 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید)

گویا صرف نئے اور پرانے کا فرق: نبوت کے جاری رہنے کی یہ شکل گزشتہ باب میں بیان کئے گئے مقام خاتم النبیین کی احمدی تشریح سے صرف اس حد تک مختلف ہے کہ اُس میں یہ امکان اس شرط کے ساتھ تھا کہ امتی نبوت کے اس مقام کا حامل آنحضرت ﷺ کا امتی، فرمانبردار اور آپ ﷺ سے محبت کرنے والا ہوگا تو یہ انعام پائے گا جب کہ مفتی صاحب کی رائے میں ایسی کوئی شرط نہیں اور بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہونے والے نبی بھی آنحضرت ﷺ کے خلیفہ ہو سکتے ہیں۔

ان شرائط کے ساتھ نبوت کی راہ کھلی رکھنے پر وہ کوئی قرآنی دلیل پیش نہیں کرتے بلکہ قرآن میں بار بار مذکور اس حقیقت کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں کہ قرآنِ کریم کے مطابق حضرت عیسیٰؑ اپنی عمر طبعی پوری کر کے دو ہزار سال قبل فوت ہو چکے ہیں اور تاریخی طور پر ان کی قبر بھی موجود ہے۔ اور یہ کہ فوت شدہ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے۔ اور یہ بھی کہ آنحضرت ﷺ نے جب بوجوہ اس نام کے ساتھ ایک موعود کی آمد کی پیش خبری فرمائی تو اس کا حلیہ اس متوفی حضرت عیسیٰؑ سے مختلف بتایا۔

گزشتہ باب میں مقام خاتم النبیین کی وضاحت میں ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ اس کے حقیقی معنی آنحضرت ﷺ کی روحانی فیض رسانی سے نبوت کی ایک ایسی قسم کا جاری رہنا ہے جو ایک لحاظ سے امتی اور ایک لحاظ سے نبی ہو۔ اور آنحضرت ﷺ کی عظیم روحانیت کا ظل اور بروز ہو۔ مفتی صاحب گو اس رفیع الشان مقام کی تعبیر ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ کرتے ہیں۔ نبوت کی تفصیل میں اس اختلاف سے قطع نظر ہماری اور ان کی تشریح میں یہ امر مشترک رہتا ہے کہ نبوت کلیۃً ختم نہیں ہوئی۔

وصف نبوت پانے میں آخری؟ دونوں تشریحات میں نبوت کی ایک قسم کا جاری رہنا مشترک ہے۔ جس کے توڑ کے لئے مفتی صاحب نے ''وصفِ نبوت پانے میں آخری ہونے'' کا سہارا لیا ہے اور یہ فرق کیا ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰؑ پہلے سے نبی ہو چکے ہیں اور آنحضرت ﷺ بعد میں۔ اس لئے حضرت عیسیٰؑ کے آنے کے باوجود آنحضرت ﷺ آخری رہتے ہیں۔ یہ نظریہ دو وجہ سے محل نظر ہے۔

اول: اگر خاتم النبیین کے معنی مطلق آخری نبی ہیں تو کسی گزشتہ نبی کے بھی آنحضرت ﷺ کے بعد آنے سے واقعاتی طور پر وہی آنے والا آخری نبی کہلائے گا اور بطور خاص اس لئے بھی کہ اس کے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پس اس طرح یہ نبی حقیقی طور پر خاتم النبیین ہو جائے گا۔ جبکہ آنحضرت ﷺ اس محدود معنوں میں اس منصب کے حامل قرار پائیں گے کہ آپ ﷺ وصف نبوت پانے کے لحاظ سے آخری ہوں گے۔

دوسرے: خود آنحضرت ﷺ کو وصفِ نبوت میں آخری قرار دینا درج ذیل احادیث رسول ﷺ کے مطابق درست نہیں ہے کہ:

كُنْتُ نَبِيًّا وَ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ (التفسیر الکبیر لامام رازی جزء 6 صفحہ 169 تفسیر سورۃ البقرۃ زیر آیت 254، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء باستفادہ الحق المبین از قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری صفحہ نمبر 45 ربوہ 1971ء)

ترجمہ: میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدمؑ ابھی مٹی اور پانی میں تھا۔

اَنَا اَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ خَلْقًا ترجمہ کہ میں سب سے پہلا نبی ہوں جو پیدا کیا گیا

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ از علامہ قسطلانی جلد 1 صفحہ 69 المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء باستفادہ الحق المبین از قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری صفحہ نمبر 45 ربوہ 1971ء)

اور: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ ترجمہ کہ سب سے پہلے خدا نے میرا نور پیدا کیا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ جلد 1 صفحہ 169، کتاب الایمان باب الایمان بالقدر باستفادہ الحق المبین از قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری صفحہ نمبر 45 ربوہ 1971ء)

پس آنحضرت ﷺ نے خود اپنے آپ کو نبوت پانے والا آخری نہیں بلکہ پہلا نبی فرمایا ہے۔ ان احادیث سے اپنے موقف کو رد ہونے سے بچانے

کے لئے مفتی صاحب اپنے آخری نبی کے تصور پر دوسری حد بندی یہ کی ہے کہ اس میں ''اُس دنیا میں'' کے الفاظ زائد کر دئے ہیں یعنی آپ ﷺ کے سب سے پہلے نبی ہونے کو عالم بالا سے متعلق کر کے اس دنیا میں آپ ﷺ کو وصف نبوت پانے والا آخری نبی قرار دیا ہے حالانکہ جس وصف کا تعلق خلق سے ہو وہ زمانوں میں کیسے منقسم ہو سکتا ہے؟

حضرت عیسیٰ ؑ کی دوبارہ آمد کی اس تاویل پر اُٹھنے والے چار اہم سوال

اس تاویل پر بجا طور پر یہ سوال اٹھتے ہیں:

سوال نمبر 1۔۔حضرت عیسیٰ ؑ کے آپ ﷺ کے بعد آنے سے آنحضرت ﷺ مطلق آخری نبی نہیں رہتے۔

سوال نمبر 2۔۔حضرت عیسیٰ ؑ کی دوبارہ اس حال میں آمد پر کہ باوجود اولوالعزم نبی رہنے کے اور معزول نہ ہونے کے آپ نبی نہ رہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے خلیفہ اور امام ہو جائیں، کوئی قرآنی دلیل نہیں۔ بلکہ خود قرآن وحدیث کے برخلاف بھی ہے۔اور آپ کی اسی طرح کی آمد پر اس وقت ایکنا قبل حل صورتحال کو جنم دے گی جب آپ اپنی تشریف آوری کے بعد قرآن سے یہ درس دیں گے:

اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (نساء: 4:172)

ترجمہ: یقیناً عیسیٰ ابن مریم محض اللہ کا رسول ہے۔

اور ساتھ ہی اس منصب کا انکار اور امت محمدیہ کے مصلح ہونے کا دعویٰ بھی کریں گے۔

اور جب آپ خود کو صحیح مسلم کی اس حدیث کا مصداق قرار دیں گے جس میں آنحضرت ﷺ نے انہیں چار بار نبی اللہ کہا ہے اور ساتھ ہی نبی ہونے سے انکار کر کے اس کی تردید بھی کریں گے۔

سوال نمبر 3۔۔نبوت کی یہ ایک جدید قسم ہو گی۔جس میں ایک نبی دو ہزار سال سے زائد عرصہ تک نبی رہنے کے بعد بطور نبی مبعوث نہ ہوتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے خلیفہ اور امت محمدیہ کے امام کے منصب پر فائز ہو جائیں گے۔

اس قسم کی نبوت کی قرآن وحدیث میں کوئی سند نہیں اور اس لئے یہ بے حقیقت ہے۔

سوال نمبر 4۔۔مفتی صاحب کی تحریر کی روشنی میں حضرت عیسیٰ ؑ کی اس طرح دوسری آمد میں ایک اور عجیب صورت حال یہ متوقع ہے کہ وہ آئیں گے تو امت کی اصلاح کے لئے اور ہوں گے آنحضرت ﷺ کے خلیفہ اور امت محمدیہ کے امام۔لیکن قرآن میں مذکور اپنے اس قول کی پابندی میں کہ:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا (مریم 19:31-32)

ترجمہ: اس نے کہا یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں۔اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔نیز مجھے مبارک بنا دیا ہے جہاں کہیں میں ہوں۔اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ ہوں۔

یعنی نماز روزہ میں اپنی شریعت کی پابندی کریں گے۔ اور یوں معاذ اللہ قرآن کریم کے برخلاف اظہار ہوگا۔

اور جب قرآن کا درس دیں گے تو پڑھائیں گے تو یہ کہ ''رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ'' (آل عمران 13:50) کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہیں۔لیکن ساتھ ہی اپنے آپ کو بخاری اور مسلم کی ان احادیث کا مصداق بھی قرار دیں گے کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور اَمَّکُمْ مِنْکُمْ کہ آنے

والا موعود امت میں سے ہی ہوگا۔اور یوں معاذ اللہ آیت خاتم النبیین اور حدیث صحیح کے برخلاف اظہار ہوگا۔اور اگر کہو کہ نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے تو یہ کس جرم کی سزا ہوگی اور کس اصول کے تحت۔قرآنی اصول تو یہ ہے کہ:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (انفال 8:54)

ترجمہ:اللہ کبھی وہ نعمت تبدیل نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو تبدیل کر دیں۔

مسائل کا حل:ان تمام مسائل کا سادہ سا حل خاتم النبیین کے حقیقی معنوں کو اختیار کرنا اور قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو وفات یافتہ مان کر ان کی دوبارہ آمد کی پیش خبری کو ایک امتی نبی کے ذریعہ پورا ہونے پر یقین کرنا ہے۔اس سے جہاں آنحضرت ﷺ کے عالی شان مقام اور مرتبہ کا اظہار ہوتا ہے وہیں امت محمدیہ بھی دوسروں سے بہتر ثابت ہوتی ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

جو معنی آپ اس مسجد والی حدیث کے کریں گے وہی معنی ہم لَا نَبِیَّ والی حدیث کے کریں گے

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں کہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام عصر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد مبارک میں ہی تشریف فرما ہوئے تو ایک نئے دوست نے عرض کی کہ حضور ہمارے گاؤں میں ایک مولوی صاحب آئے اور رات کو کوٹھے پر کھڑا کر کے غیر احمدیوں نے اُن سے وعظ کرایا۔ہم بھی گئے تو اُس مولوی نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ والی حدیث پڑھ کر اُس میں لوگوں کو خوب جوش دلایا اور بار بار کہا دیکھو لوگو! آنحضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور مرزا صاحب قادیان والے کہتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور رسول ہوں۔پھر پنجابی میں کہنے لگا ''دسّو اسی کی کریئے'' تو کہتے ہیں کس طرح مرزا صاحب کو نبی رسول مان لیں؟ کہتے ہیں مَیں کھڑا ہو گیا اور اُس سے کہا مولوی صاحب! آپ یہ بتائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے بارے میں بھی یہ فرمایا ہے کہ اس کے بعد کوئی مسجد نہیں ہوگی۔اس کے کیا معنی کریں گے۔جو معنی آپ اس مسجد والی حدیث کے کریں گے وہی معنی ہم لَا نَبِیَّ والی حدیث کے کریں گے اور آپ کو یہ بتلا دیں گے کہ جو نبی آپ کی لائی ہوئی شریعت کو منسوخ کرے گا یعنی آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو منسوخ کرے گا، وہ نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ ﷺ کی شریعت تو آخری شریعت ہے۔اس لئے اس کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آ سکتا۔خیر وہ مولوی صاحب کہتے ہیں اس بات پر بھونچکا سا ہو گیا اور گالیاں دینے لگ گیا۔جب جواب نہ ہو تو یہی ہوتا ہے۔پھر مَیں نے کہا مولوی صاحب! آپ کی گالیوں کا جواب ہم نہیں دیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس دوست کی یہ باتیں سن کر بہت خوش ہوئے اور بڑے مسکرائے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 90-91 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

حضرت عیسیٰؑ کی نبوت اور عقیدہ ختم نبوت

(تحریر نافلہ حضرت رانا نعمت اللہ خان مانسہروی)

*ختم نبوت کا مطلب مطلقاً نبوت بند ہے یہ کس فرقہ کا عقیدہ تھا؟

*کیا حضرت عیسیٰؑ نزول کے وقت نبی ہوں گے؟

*علماء کی حضرت عیسیٰؑ کی نبوت اور ختم نبوت کے نظریہ میں تطبیق کی لامحدود پریشانیاں

*حضرت عیسیٰ قرآن کریم کا علم کیسے حاصل کریں گے؟

* امتی کی تعریف کیا ہے اور آپ ﷺ کا امتی کون اور کیسے بن سکتا ہے؟

موسوی امت کے نبی حضرت عیسیٰ کو آسمانوں میں زندہ ماننے اور پھر امت محمدیہ میں ختم نبوت کے باوجود اتارنے والے علماء کی اگر مگر پر مبنی کہہ مکرنیوں کی داستان

ختم نبوت کی بحث میں حضرت عیسیٰؑ کے عندالنزول نبی ہونے کا مسئلہ نہایت اہم اور دلچسپ ہے

خاکسار اس مضمون میں مندرجہ ذیل امور پر بحث کرے گا

* ۔حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کے بعد حقیقی طور پر ہر قسم کی تعریف کی رو سے مطلقا نبوت کے بند ہونے کا نظریہ کس فرقہ کا تھا؟ نیز علمائے اہل سنت کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟

* ۔کیا حضرت عیسیٰؑ نزول کے وقت نبی ہوں گے؟ علماء حضرت عیسیٰؑ کی نبوت اور ختم نبوت کے نظریہ میں کیسے تطبیق کرتے ہیں؟

* ۔علماء کی دی گئی تطبیق میں سقم کی نشاندہی۔

* ۔جماعتِ احمدیہ اور دیگر علماء کے درمیان محلِ خلاف کی تعیین۔

* ۔کیا حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کے بعد ہر قسم کی تعریف کی رو سے نبوت بند ہے؟

حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کے بعد مطلقاً نبوت کے بند ہونے کا نظریہ معتزلہ اور جہمیہ کا تھا۔ چنانچہ قاضی عیاض (544ھ) لکھتے ہیں:

"نُزولُ عیسی الْمَسیحِ وقَتْلُه الدَّجّالَ حَقٌّ صَحیحٌ عِندَ أهلِ السُّنةِ؛ لصَحیحِ الآثارِ الوارِدةِ فی ذلك، ولأنَّه لَم یَرِدْ ما یُبْطِلُه ویُضعِفُه، خِلافًا لبَعضِ الْمُعتزِلةِ والجَهْمیَّةِ، ومَن رَأی رَأیَهم من إنكارِ ذلك، وزَعْمِهم أنَّ قَولَ اللهِ تعالی عَن مُحَمَّدٍ صلَّی اللهُ علیه

وسلَّم: خَاتَمَ النَّبِيِّين، وقوله صلَّى اللهُ عليه وسلَّم لا نَبِيَّ بَعْدِي وإجماعَ الْمُسْلِمينَ على ذلك، وعلى أنَّ شريعةَ الإسلامِ باقيةٌ غيرُ مَنسوخةٍ إلى يومِ القيامةِ؛ يَرُدُّ هَذِهِ الأحاديث"۔

(إكمال المعلم بفوائد مسلم (8/-493492)

یعنی معتزلہ اور جہمیہ کا یہ مذہب ہے کہ نزول مسیح کی روایات آیت خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے خلاف ہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ شریعت اسلامی قیامت تک رہنے والی غیر منسوخ شریعت ہے۔یہ امورِ ثلاثہ (خاتم النبیین ،لا نبی بعدی اور شریعت اسلامی کا غیر منسوخ ہونا) نزول مسیح کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث کو رد کرتے ہیں۔قاضی عیاض (544ھ) اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ولَيسَ كما زَعَمُوه؛ فإنَّه لَم يَرِد في هَذِهِ الأحاديثِ أنَّه يَأتي بنَسْخِ شَريعةٍ ولا تجديدِ أمرِ نُبُوَّةٍ ورِسالةٍ، بَل جاءت بأنَّه حَكَمٌ مُقْسِطٌ، يَجيءُ بما يُجَدِّدُ ما تَغَيَّرَ مِنَ الإسلامِ، وبِصَلاحِ الأمورِ والعَدْلِ، وكَسرِ الصَّليبِ، وقَتْلِ الخِنزيرِ"۔

(إكمال المعلم بفوائد مسلم (8/493)

یعنی معتزلہ اور جہمیہ کی یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ احادیث میں یہ وارد نہیں ہوا کہ حضرت مسیح شریعت کے نسخ یا نبوت/ رسالت کی تجدید کی غرض سے مبعوث ہوں گے بلکہ وہ حکم عدل کے طور پر اصلاحِ امر، کسر صلیب اور قتل خنزیر کے لئے تشریف لائیں گے۔

امام الرازی (606ھ) نے اس نظریہ کی نسبت متکلمین کے ایک گروہ کی طرف کی ہے جس سے غالبا معتزلہ وغیرہ ہی مراد ہیں۔چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"قال بَعْضُ الْمُتَكَلِّمِينَ: إِنَّهُ لَا يَمْتَنِعُ نُزُولُهُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا أَنَّهُ إِنَّمَا يَنْزِلُ عِنْدَ ارْتِفَاعِ التَّكَالِيفِ أَوْ بِحَيْثُ لَا يُعْرَفُ، إِذْ لَوْ نَزَلَ مَعَ بَقَاءِ التَّكَالِيفِ عَلَى وَجْهٍ يُعْرَفُ أَنَّهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَكَانَ إِمَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَلَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، أَوْ غَيْرَ نَبِيٍّ وَذَلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ"

(مفاتيح الغيب (106/11) ط دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع)

یعنی حضرت عیسیٰ کا نزول صرف اسی صورت میں ممکن ہے اگر دنیا سے تکلیف شرعی اٹھا دی جائے یا وہ ایسی صورت میں نازل ہوں کہ پہچانے نہ جا سکیں کیونکہ اگر وہ تکالیف شرعیہ کے ساتھ ایسی صورت میں نازل ہونگے کہ پہچانے بھی جاسکیں تو یا تو وہ نبی ہوں گے (یہ ممکن نہیں کیوں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں) یا پھر نبی نہیں ہونگے اور یہ صورت انبیاء کے حق میں جائز نہیں۔اس وہم کا جواب دیتے ہوئے علامہ الرازی (606ھ) لکھتے ہیں:

"وَهَذَا الْإِشْكَالُ عِنْدِي ضَعِيفٌ لِأَنَّ انْتِهَاءَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَى مَبْعَثِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعِنْدَ مَبْعَثِهِ انْتَهَتْ تِلْكَ الْمُدَّةُ، فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يَصِيرَ بَعْدَ نُزُولِهِ تَبَعًا لِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ."۔

(مفاتيح الغيب (106/11) ط دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع)

یعنی انبیاء علیہم السلام کا دور حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک تھا۔آپ ﷺ کی بعثت کے بعد وہ مدت ختم ہوگئی ہے پس حضرت مسیح کا نزول کے وقت حضور ﷺ کا تابع ہونا ممکن ہے۔دوسرے لفظوں میں ایسا نبی جو آزاد نبوت نہ رکھتا ہو بلکہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کا تابع ہو آسکتا ہے۔کیونکہ اب قیامت تک حضور ﷺ کا ہی دورِ نبوت ہے کسی کی آزاد نبوت چل نہیں سکتی۔

پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد مطلقا کسی بھی قسم کے نبی کے آنے کا نظریہ معتزلہ/ جہمیہ/ اور بعض متکلمین کا ہے جس کو علماء نے قبول نہیں کیا۔

کیا حضرت عیسیٰؑ نزول کے وقت نبی ہونگے؟

اس بات کی علماء نے صراحت کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نزول کے وقت یقینی طور پر نبی ہوں گے:

1) علامہ تقی الدین السبکی (756ھ) لکھتے ہیں:

لهذا يَأْتِي عِيسَى فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى شَرِيعَتِهِ وَهُوَ نَبِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى حَالَتِهِ، لَا كَمَا ظَنَّ بَعْضُ النَّاسِ أَنَّهُ يَأْتِي وَاحِدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔۔۔وَهُوَ نَبِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى حَالِهِ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ"۔

(فتاوى السبكي (1/-4140) ط دار المعرفة بيروت)

یعنی حضرت عیسیٰؑ آخری زمانہ میں حضور ﷺ کی شریعت پر آئیں گے اور وہ نبی ہونگے نہ کہ جیسا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ ایک عام امتی ہونگے۔۔۔۔وہ نبی کریم ہونگے اور ان کے مرتبہ میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔

2) علامہ السیوطی (911ھ) لکھتے ہیں:

"فَإِنْ تَخَيَّلَ فِي نَفْسِهِ أَنَّ عِيسَى قَدْ ذَهَبَ وَصْفُ النُّبُوَّةِ عَنْهُ وَانْسَلَخَ مِنْهُ فَهَذَا قَوْلٌ يُقَارِبُ الْكُفْرَ"۔

(الحاوي للفتاوي (156/2) ط دار الكتب العلمية بيروت)

یعنی کوئی اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہے کہ عیسیٰؑ سے عند نزول وصفِ نبوت جاتا رہے گا تو یہ قول کفر کے قریب ہے۔

3) علامہ ابن حجر الھیتمی (974ھ) لکھتے ہیں:

"وَعِيسَى نَبِي كريم بَاقٍ على نبوته ورسالته، لَا كَمَا زَعمه مَنْ لَا يُعتَدّ بِهِ أَنه وَاحِد من هَذِه الْأمة"۔

(الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي (ص: 181) ط دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع)

یعنی عیسیٰؑ اپنی نبوت اور رسالت پر باقی رہیں گے نہ کہ جیسے بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ محض ایک امتی ہوں گے۔

4) شاہ ولی اللہ صاحب (1176) لکھتے ہیں:

"ولا شكّ قطعا أنّه رسولُ اللهِ و نَبِيّه و هو مُنَزّل فَلَه عليه الصلوة و السالم مَرتبةُ النبوةِ بِلا شَكّ عندَ اللهِ سُبحانَه و تعالىٰ۔۔۔يَنزِل فينا حَكَما مِن غَيرِ تَشرِيع وهُوَ نبي بلا شك"۔

قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین (319-320) ط مجتبائی دھلی (روح المعاني (213/8) ط دار الكتب العلمية)

یعنی اس میں قطعا کوئی شک نہیں کہ وہ اللہ کے رسول اور نبی ہیں اور اس حال میں نازل ہونگے کہ بلا شبہ اللہ کے حضور ان کا مرتبہ نبوت ہی ہو گا۔۔۔۔وہ ہم میں بغیر شریعت کے بطور حکم نازل ہونگے اور بلا شبہ نبی ہونگے۔

5) علامہ الآلوسی (1270ھ) لکھتے ہیں:

"فهو عليه السلام نبي رسول قبلَ الرَّفعِ وفي السَّماءِ وبعدَ النُّزولِ وبعدَ المَوتِ أيضاً"۔

(احتساب قادیانیت (6/ 49-50 عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان)

یعنی حضرت عیسیٰؑ رفع سے قبل، آسمان میں، بعد نزول اور موت کے بعد بھی نبی ہی ہوں گے۔

6) قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے جابجا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا ہے وہاں عیسیٰ بن مریم رسول اللہ اور عیسیٰ بن مریم نبی اللہ فرمایا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باوجود یکہ وہ خلعت نبوت سے سرفراز ہوں گے۔ مگر پھر مجدد دینِ محمدیہ بھی ہوں گے اور یہ امت کے لئے نہایت شرف کا مقام ہے''۔

7) مولوی عبد الرشید صاحب لکھتے ہیں:

''اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اصل صاحب شریعت اور امام جناب رسول اللہ ﷺ ہی ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کے خلیفہ، وزیر اور تابع ہوں گے اور نبی بھی ہوں گے''۔ (احتساب قادیانیت (36/27) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان)

نیز لکھتے ہیں: ''اجماع امت ہے کہ مسیح موعود باوجود رسول ہونے کے حضرت محمد ﷺ کی امت میں شمار ہوگا''۔

(احتساب قادیانیت (36/29) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان)

پھر لکھتے ہیں: ''اگر شبہ ہو کہ بعد نزول عیسیٰ ان کے امتی ہونے سے رسالت چھن جائے گی تو جواب یہ ہے کہ یہ کہاں سے سمجھ لیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد نزول اپنی نبوت اور رسالت چھن جائے گی اور وہ معزول ہوں گے''۔

(احتساب قادیانیت (36/30) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان)

8) مولوی محمد بدر عالم صاحب میرٹھی لکھتے ہیں:

''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو ان کا تعلق آپ کی شریعت کے ساتھ وہی ہوگا جو تمام امت کا ہے اور اسی لئے اس اتباع سے ان کی نبوت میں کوئی ادنیٰ شائبہ نقصان بھی لازم نہ آئے گا''۔ (احتساب قادیانیت (4/369) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان)

9) مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی لکھتے ہیں:

''انبیائے کرام اپنے منصب نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوتے اس لئے کہ حق تعالیٰ علیم وخبیر ہے۔۔۔عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد منصب نبوت کے ساتھ موصوف ہوں گے۔۔۔۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد نبی ہوں گے مگر شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے اور کتاب وسنت کی متابعت کریں گے''۔(عقائد الاسلام (ص:80۔81))

10) معاصر علماء کا ادارہ اللجنۃ الدائمۃ سے سوال ہوا کہ

وهل وَرَدَ في القرآن نَص صَريح بِرجوع النّبي عيسى ابن مريم عليه السلام، وإن عَادَ فَهَل يَعُودُ كَنَبِيّ أو رَسُول؟ بھی لکھتے ھیں: "وَرَدَ في القرآن نُصوص في رفع عيسى ابن مريم حيًّا إلى السماء ونُزُولِه نبيًّا رسولاً "۔

(فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (237/3)فتوى:2982)

یعنی کیا قرآنِ کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے رجوع کی صریح نص موجود ہے؟ اور کیا جب وہ تشریف لائیں گے تو نبی ہوں گے؟ اس کا جواب دیتے ہیں کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر زندہ جانے نیز بطور نبی ورسول نازل ہونے کی نصوص موجود ہیں۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا:

I. حضرت عیسیٰؑ نزول کے وقت نبی ہوں گے۔

II. ان سے وصف نبوت کے سلب ہونے کا خیال کفر ہے۔

نزول عیسیٰؑ اور عقیدہ ختم نبوت میں تطبیق

علماء کو یہ بات مسلم ہے کہ لا نبی بعدی میں عموم کا احتمال ہمیں معتزلہ وجہمیہ کے عقیدہ انکار نزول عیسیٰؑ کی طرف لے جاتا ہے۔ مثلاً مخالف احمدیت مولوی محمد ادریس کاندہلوی لکھتے ہیں: ''احسن وجہ یہ ہے کہ لا نبی بعدہ میں عموم کی وجہ سے بظاہر عوام کے لئے ابہام کا اندیشہ تھا کہ کوئی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار نہ کر دے''۔ (احتساب قادیانیت (2/52) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان)

نیز لکھتے ہیں: ''مبادا اس ظاہری عموم کی وجہ سے حدیث لا نبی بعدی کو نزول عیسیٰ بن مریم کے منافی اور معارض نہ سمجھ جائیں''۔

(احتساب قادیانیت (2/51) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان)

اس لئے وہ جابجا ان روایات کی نزول عیسیٰؑ کے نظریہ کے ساتھ تطبیق دیتے ہیں ۔ ذیل بعض حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں مثلاً:

1) ابن قتیبۃ (276ھ)

قول عائشہ رضی اللہ عنہا (قُولُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ)

اور نزول عیسیٰؑ کے نظریہ میں تطبیق دینے کے لئے کہتے ہیں:

''أَمَّا قَوْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: " وَلَيْسَ هَذَا مِنْ قَوْلِهَا، نَاقِضًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا نَبِيَّ بَعْدِي" لِأَنَّهُ أَرَادَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي، يَنْسَخُ مَا جِئْتُ بِهِ، كَمَا كَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ تُبْعَثُ بِالنَّسْخِ، وَأَرَادَتْ هِيَ: "لَا تَقُولُوا إِنَّ الْمَسِيحَ لَا يَنْزِلُ بعدَه"''۔ (تأويل مختلف الحديث (ص: 272) ط المكتب الاسلامي بيروت)

یعنی حضرت عائشہؓ کا فرمان لا نبی بعدی کے مخالف نہیں ہے اور نہ ہی نزول مسیح کے مخالف ہے کیونکہ حضور ﷺ کے فرمان کا یہ مطلب ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو شریعت اسلامیہ کو منسوخ کرنے والا ہوگا جیسے پہلے انبیاء سابقہ شرائع کے نسخ کے ساتھ مبعوث ہوتے تھے۔ دوسرے الفاظ میں حضرت عائشہؓ کے کہنے کا مطلب ہے کہ یہ نہ کہو کہ حضرت عیسیٰؑ آپ ﷺ کے بعد نازل نہیں ہونگے۔

2) علامہ تقی الدین السبکی (756ھ) لکھتے ہیں

نَعَمْ هُوَ وَاحِدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِمَا قُلْنَاهُ أَنَّ إتْبَاعَهُ لِلنَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَإِنَّمَا يَحْكُمُ بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ، وَكُلُّ مَا فِيهَا مِنْ أَمْرٍ أَوْ نَهْيٍ، فَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِهِ كَمَا يَتَعَلَّقُ بِسَائِرِ الْأُمَّةِ، وَهُوَ نَبِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى حَالِهِ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ''۔ (فتاوى السبكي (1/-4140) ط دار المعرفة بيروت)

یعنی حضرت عیسیٰؑ امتی تو ہونگے کیونکہ وہ حضور ﷺ کی شریعت کی اتباع کریں گے اور قرآن وسنت سے فیصلے کریں گے اور شریعت میں جو اوامر ونواہی ہیں وہ ان سے ویسے ہی متعلق ہونگے جیسے باقی ساری امت کے ساتھ متعلق ہیں یعنی وہ ان کے مخاطب ہونگے البتہ وہ نبی کریم ہونگے اور اس مقام میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔

3) علامہ القرطبی (671ھ) لکھتے ہیں:

''لا يَجُوزُ أن يُتَوَهَّمُ أنّ عيسى يَنزِلُ نبياً بِشَرِيعَة مُتَجَدِّدَة غيرَ شريعة محمد نبينا ﷺ، بل إذا نَزَلَ فإنَّه يَكونُ يومئذٍ مِن أتباعِ محمد ﷺ...... فعيسى عليه السلام إنّما يَنزِلُ مُقَرِّراً لِهذه الشَّرِيعةِ ومُجَدِّداً لها إذ هي آخِرُ الشَّرائع''۔

(التذكرة للقرطبي (ص: 1301-1302) ط دار المنهاج للنشر والتوزيع بالرياض)

پس یہ وہم جائز نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ شریعت محمدیہ کے علاوہ کوئی نئی شریعت لے کر آئیں گے بلکہ وہ محمد ﷺ کے تابع کی حیثیت سے تشریف لائیں

گے۔۔۔اسی شریعت کی تقریر وتجدید کی غرض سے آئیں گے کیونکہ یہ آخری شریعت ہے۔

4) علامہ ابوحیان (745ھ) لکھتے ہیں:

"وَيَنْزِلُ عَامِلًا عَلَى شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم مُصَلِّيًا إِلَى قِبْلَتِهِ كَأَنَّهُ بَعْضُ أُمَّتِهِ.

(البحر المحيط في التفسير (228/7) ط دار الكتب العلمية)

یعنی حضرت عیسیٰؑ اس حال میں نازل ہونگے کہ ایک امتی کی طرح شریعت محمدیہ پر عامل اور قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے ہونگے۔

5) ابن المُلَقِّن (804ھ) لکھتے ہیں:

"أنه خَاتم النَّبِيين وَلَا يُعَارضهُ مَا وَرَدَ من نزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام آخِرَ الزَّمَان فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي بِشَرِيعة ناسِخَة بَل مُقرِّرا لَهَا عَاملا بهَا" (غاية السول في خصائص الرسول (ص:256) ط دار البشائر الاسلامية)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے معارض نہیں کیونکہ وہ شریعتِ ناسخہ کے ساتھ نہیں تشریف لائیں گے بلکہ شریعت محمدیہ کی ہی تقریر کی غرض سے اس پر عمل کرنے والے کی حیثیت سے آئیں گے۔

6) علامہ السیوطی (911ھ) لا نبی بعدی کو ظاہر پر محمول کرنے کا نتیجہ لکھتے ہیں:

"ثُمَّ يُقَالُ لِهَذَا الزَّاعِمِ: هَلْ أَنْتَ آخِذٌ بِظَاهِرِ الْحَدِيثِ مِنْ غَيْرِ حَمْلٍ عَلَى الْمَعْنَى الْمَذْكُورِ، فَيَلْزَمُكَ عَلَيْهِ أَحَدُ أَمْرَيْنِ: إِمَّا نَفْيُ نُزُولِ عِيسَى، أَوْ نَفْيُ النُّبُوَّةِ عَنْهُ وَكِلَاهُمَا كُفْرٌ"۔ (الحاوي للفتاوي (157/2) ط دار الكتب العلمية بيروت)

یعنی: مذکورہ معنی (جن کو آگے نقل کیا جائے گا۔ناقل) کو تسلیم نہ کرنے اور حدیث کے الفاظ کو ظاہر پر حمل کرنے کا نتیجہ یہ ہے یا تو نزول عیسیٰؑ کا انکار کر دیا جائے یا پھر ان کی نبوت پر انکار کر دیا جائے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سے ایسے معنی ہیں جن کو تسلیم کرنے سے نہ نزول مسیح کا انکار کرنا پڑتا ہے اور نہ ان کی نبوت بعد از نزول کا؟ علامہ السیوطی لکھتے ہیں:

"انَّ الْمُرَادَ لَا يَحْدُثُ بَعْدَهُ بَعْثُ نَبِيٍّ بِشَرْعٍ يَنْسَخُ شَرْعَهُ كَمَا فَسَّرَهُ بِذَلِكَ الْعُلَمَاءُ"۔

(الحاوي للفتاوي (157/2) ط دار الكتب العلمية بيروت)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے جیسا کہ علماء نے یہ وضاحت کی ہے۔نیز لکھتے ہیں:

"لَا تَنَافِيَ بَيْنَ كَوْنِهِ يَنْزِلُ مُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كَوْنِهِ بَاقِيًا عَلَى نُبُوَّتِهِ"۔

(الحاوي للفتاوي (157/2) ط دار الكتب العلمية بيروت)

یعنی حضرت عیسیٰؑ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع ہونے میں اور نبوت پر باقی رہنے میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

7) علامہ الزکریا الانصاری (926ھ) لکھتے ہیں:

"وَلَا يُعَارِضُهُ مَا ثَبَتَ مِنْ نُزُولِ عِيسَى - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - آخِرِ الزَّمَانِ؛ لِأَنَّهُ لَا يَأْتِي بِشَرِيعَةٍ نَاسِخَةٍ بَلْ مُقَرِّرَةٌ لِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِهَا" (أسنى المطالب في شرح روض الطالب (252/6) ط دار الكتب العلمية بيروت)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی نزول عیسیٰؑ سے کوئی معارضت نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ شریعت ناسخہ کے ساتھ تشریع نہیں لائیں گے بلکہ شریعت محمدیہ کی ہی تجدید اور اس پر عمل کرنے والے ہونگے۔

8) علامہ ابوالسعود (982ھ) لکھتے ہیں:

''إنَّما ینزل عملاً علی شریعۃِ محمدٍ صلّی اللہ علیہ وسلم مُصلّیاً إلی قبلتِہ کأنّہ بعضُ اُمّتِہٖ''۔

(إرشاد العقل السلیم إلی مزایا الکتاب الکریم (106/7) ط دار احیاء التراث العربی بیروت)

یعنی وہ اس حال میں نازل ہونگے کہ تو ایک امتی کی طرح شریعت محمدیہ پر عامل اور قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے ہونگے۔

9) علامہ ابن حجر الھیتمی (974ھ) لکھتے ہیں:

"وَعِیسَی نَبِی کریم بَاقٍ علی نبوتہ ورسالتہ, لَا کَمَا زَعمہ مَنْ لَا یعتدُّ بِهِ أَنه وَاحِد من هَذِهِ الْأمة, لِأَن كَونه وَاحِدًا مِنْهُم يَحْكُمُ بِشَرِيعَتِهِم لَا يُنَافِي بَقَاءَهُ على نبوته ورسالته"

(الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي (ص: 181) ط دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع)

۔یعنی حضرت عیسیٰؑ کا امت میں سے ہی ہونا اور شریعت محمدیہ کے حوالہ سے ہی فیصلہ کرنا ان کی نبوت ورسالت کے منافی نہیں ہے۔

10) علامہ محمد طاہر الفتنی (986ھ) لکھتے ہیں:

وهذا أيضًا لا ينافي لا نبي بعدي, لأنه أراد لا نبي يَنسخُ شَرعَه.''۔

(مجمع بحار الأنوار (464/5) ط مطبع مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد دكن الهند)

یعنی نزول عیسیٰؑ لا نبی بعدی کے منافی نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ ﷺ کی شریعت منسوخ کرے۔

11) علامہ اسماعیل حقی (1127ھ) امام مہدی اور مسیح موعود کے منصب کا فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"والمَهدی الذی مِن عترة النبی علیه السلام امام عادل لیس بِنَبِیّ ولا رسول والفرق بینهما اَنّ عیسی هو المَهدِیّ المُرسَل المُوحی اِلیه والمَهدِیُّ لیس بِنَبِیّ مُوحی الیه وایضا اَنّ عیسی خاتَم الولایة المُطلَقة والمَهدی خاتَم الخِلافة المطلقة"۔

(روح البیان (3/437) ط دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یعنی مہدی حضرت رسول اللہ ﷺ کی نسل سے ہوگا آل امام ہوگا نبی اور رسول نہیں ہوگا ان دونوں میں فرق یہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰؑ ایسے مبعوث مہدی ہیں جن کی طرف وحی کہ جائے گی جبکہ امام مہدی ایسے نہیں ہونگے اور حضرت عیسیٰ ولایتِ مطلقہ کے خاتم ہونگے اور مہدی خلافتِ مطلقہ کے خاتم ہونگے۔

12) علامہ السفارینی (1188ھ) لکھتے ہیں:

"اَنَّهُ یَنْزِلُ وَیَحْکُمُ بِهَذِهِ الشَّرِیعَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَلَیْسَ یَنْزِلُ بِشَرِیعَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ عِنْدَ نُزُولِهِ مِنَ السَّمَاءِ وَإِنْ کَانَتِ النُّبُوَّةُ قَائِمَةً بِهِ وَهُوَ مُتَّصِفٌ بِهَا"۔ (لوامع الأنوار البهية (95/2)

یعنی حضرت عیسیٰؑ شریعت محمدیہ کے ساتھ ہی فیصلہ کریں گے اور آسمان سے نزول کے وقت شریعت مستقلہ کے حامل نہیں ہونگے اگرچہ ان کی نبوت قائم ہوگی اور وہ وصف نبوت سے متصف ہونگے۔

13) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

فعَلِمنا بِقولِه علیه الصلوة والسلام لا نبی بعدی ولا رسول انّ النبوة قد انقطعت والرسالة اِنّما یُرِیدُ بها التَّشرِیع

......علِمنا أنَّ التشريعَ امر عارِض بِكونِ عيسىٰ عليه الصلاة والسلام يَنزِل فينا حَكَماً مِن غَيرِ تَشرِيع وهُوَ نبي بلا شك۔
(قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین (319-320) ط مجتبائی دھلی)

پس ہم نے احادیث لا نبی بعدی اور ان النبوۃ و الرسالۃ قد انقطعت کے یہ معنی جان لئے کہ آپ ﷺ کی اس سے مراد تشریعی نبوت ہے ....ہم نے حضرت عیسیٰؑ کے بطور حکم بغیر شریعت کے نبی کی حیثیت کے آنے سے یہ جان لیا کہ شریعت نبوت پر ایک زائد امر ہے (نبوت کی ماہیت میں شامل نہیں)۔

14) معاصر علماء کا ادارہ اللجنۃ الدائمۃ اس سے متعلق جواب دیتے ہوئے فتویٰ دیتے ہیں:

"دلَّت الأحاديثُ على نُزُولِه آخِر الزمان، وعلى أنه يحكُم بشَريعةِ نبيّنا محمد ﷺ....وعلى ذلك لا تكونُ هُناكَ مُنافاة بَينَ نُزُولِه وبَينَ خَتمِ النُّبُوَّةِ بِنَبِيّنا محمد ﷺ؛ حَيثُ لَم يَأتِ عيسى بِرِسالة جديدة"۔

(فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (220/3)

یعنی احادیث حضرت عیسیٰؑ کے نزول پر آگاہی دے رہی ہیں نیز بتا رہی ہیں کہ وہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت سے فیصلے فرمائیں گے۔۔ یہ سب دلالت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت میں کوئی منافات نہیں ہیں کیونکہ وہ کسی نئی شریعت کے ساتھ نہیں تشریف لائیں گے۔

15) بعض علماء اسی تطبیق کے ساتھ حضرت خضر اور حضرت الیاس کی قیامت تک حیات کے قائل ہیں چنانچہ علامہ الزرقانی لکھتے ہیں:

"ولا يَقدَحُ نزولَ عيسى بعدَه؛ لِأنّه يكونُ على دينِه.... و كذا الخضر و الياس على بقاءِهما إلى آخرِ الزَّمانِ تابِعان لأحكامِ هذه المِلَّةِ."(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية (236/7) ط دار الكتب العلمية بيروت)

یعنی حضرت عیسیٰؑ کا حضور ﷺ کے بعد نزول مذموم نہیں کیونکہ وہ آپ ﷺ کے دین پر ہونگے ...اسی طرح حضرت خضر و الیاس آخری زمانہ تک ملت محمدیہ کے احکامات کی پیروی کریں گے۔16)

ان تمام حوالہ جات سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:

I. تمام علماء کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ بطور نبی کے تشریف لائیں گے۔اور تاویل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
II. نبی کی نبوت کے وصف سے معزولی تصور کرنا کفر ہے۔
III. حضرت عیسیٰؑ کا امتی ہوتے ہوئے نبوت پر فائز رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ختم نبوت کے بعد عیسیٰؑ کو نبوت کیسے switch ہوگی؟ علماء کی تطبیق اور اس پر چند ملاحظات

تطبیق نمبر 1) کہ چونکہ حضرت عیسیٰؑ کو نبوت پہلے دی گئی اس لئے ان کا آنا خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی صراحت کے خلاف نہیں ہے

بعض علماء نے تطبیق کرتے ہوئے یہ بات بھی زائد کی ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰؑ کو نبوت پہلے دی گئی اس لئے ان کا آنا خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی صراحت کے خلاف نہیں ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ کو سب سے آخر میں نبی بنایا گیا۔مثلاً دیکھیں:

I. وَالْمَعْنَى أَنْ لَا يَتَنَبَّأَ أَحَدٌ بَعْدَهُ، وَلَا يَرِدُ نُزُولُ عِيسَى آخِرَ الزَّمَانِ، لِأَنَّهُ مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَهُ۔ البحر المحيط في التفسير 485/8
II. ولا يقدحُ فيه نزولُ عيسىٰ بعدَهُ عليهما السَّلامُ لانَّ معنى كونِه خاتمَ النبيّينَ أنَّه لا ينبأ احد بعده وعيسى ممَّن نُبِّيء قبلَه وحين ينزلُ۔ إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم (106/7)

III. ولا يَقْدَحُ نزولَ عيسى بعدَه؛ لِأنّه يكونُ على دينِه مع أن المراد أنه آخر من نبئ. شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية (236/7)

IV. فلا ينافيه نزول عيسى بعده؛ لأنه كان موجودًا قبل وجود محمد. منحة الباري بشرح صحيح البخاري (598/6)

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں: ''حضرت عیسیٰؑ کو اس عالم میں آپ ﷺ سے پہلے عہدۂ نبوت مل چکا ہے تو ان کا آپ ﷺ کے بعد میں تشریف لا نا ہرگز لا نبی بعدی کے خلاف نہیں۔۔۔۔۔لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو عہدۂ نبوت نہ دیا جائے گا''۔(ختم نبوت (ص:214) ط ادارۃ المعارف کراچی)

یہ تطبیق بہ وجوہِ ذیل قابلِ اعتناء نہیں

1) اس تاویل کے نتیجہ میں آپ خود لا نبی بعدی کی عمومیت کو ختم کر دیتے ہیں۔یعنی آپ کے نزدیک لا نبی بعدی اور ختم نبوت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک قسم کا نبی آ سکتا ہے جس کو پہلے سے نبوت ملی ہو۔اگر ہر قسم کی نبوت کا انکار کیا جائے تو معترلہ کے نظریہ کے مطابق نزول مسیح کا انکار کرنا پڑتا ہے۔جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

2) آپ کے مسلمہ علماء خود صراحت کرتے ہیں کہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے نبوت دی گئی۔حدیث

"كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ" (الطبقات الكبرى العلمية (118/1))

کی تفصیلی تحقیق یہاں درج کرنا ممکن نہیں۔البتہ ذیل میں کچھ علماء کے حوالہ جات اور علماء کا اقرار درج کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے:

I. علامہ السبکی لکھتے ہیں:

"وَإِنَّ مَنْ فَسَّرَهُ بِعِلْمِ اللَّهِ بِأَنَّهُ سَيَصِيرُ نَبِيًّا لَمْ يَصِلْ إلَى هَذَا الْمَعْنَى لِأَنَّ عِلْمَ اللَّهِ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَوَصْفُ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- بِالنُّبُوَّةِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ يَنْبَغِي أَنْ يُفْهَمَ مِنْهُ أَنَّهُ أَمْرٌ ثَابِتٌ لَهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ۔۔۔۔۔لَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مَعْنًى ثَابِتًا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ وَلَوْ كَانَ الْمُرَادُ بِذَلِكَ مُجَرَّدَ الْعِلْمِ بِمَا سَيَصِيرُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ لَمْ يَكُنْ لَهُ خُصُوصِيَّةٌ بِأَنَّهُ نَبِيٌّ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ لِأَنَّ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ يَعْلَمُ اللَّهُ نُبُوَّتَهُمْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ وَقَبْلَهُ فَلَا بُدَّ مِنْ خُصُوصِيَّةٍ لِلنَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔

(فتاوى السبكى (1-/3938) ط دار المعرفة بيروت)

یعنی جس نے اس حدیث کا یہ مطلب کیا ہے کہ اس حدیث سے مراد اللہ کا علم ہے یعنی اللہ کے علم میں تھا کہ آپ ﷺ نبی بنیں گے تو وہ حقیقی مطلب تک نہ پہنچ سکا کیونکہ اللہ کے علم میں تو تمام چیزیں ہیں (اس سے ایک کی تخصیص کرنا جائز نہیں) بلکہ مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کا وصف نبوت اس وقت ثابت تھا۔۔۔۔۔اگر یہ معنی نہ تسلیم کریں اور علم اللہ کے حوالہ سے ہی تعبیر پر اصرار کریں تو حضور ﷺ کی کوئی خصوصیت باقی نہیں رہتی کیونکہ تمام انبیاء کی نبوت علم الٰہی میں تھی۔پس وصف نبوت کا ثبوت ماننا پڑے گا تب یہ خصوصیت حضور ﷺ کی ثابت ہوگی۔

II. علامہ ابن حجر الھیتمی، علامہ السبکی کا حوالہ درج کر کے اس سے ابراھیمؑ کی نبوت پر استدلال کرتے ہیں۔چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"وَبِه يُعلَم تَحْقِيقُ نبوّةِ سيّدِنَا إِبْرَاهِيم فِي حَالِ صِغَرِه"۔

(الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي (ص:310) ط دار الكتب العلمية)

یعنی اس سے حضرت ابراہیمؑ کے صغرسنی میں نبوت ثابت ہوتی ہے۔دلچسپ امر یہ ہے کہ ان کے بارے میں تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ان کو پہلے سے نبوت ملی ہوئی تھی۔

III. مخالفین بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ مولوی بدر عالم صاحب میرٹھی لکھتے ہیں:

''اس تحقیق کی بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام میں نفخِ روح سے پہلے نبوت سے نوازا جا چکا تھا''۔
(احتساب قادیانیت جلد 4 صفحہ 370 عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان)

مولوی صاحب یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہی تشریح علامہ السبکی اور ابن حجر الھیتمی کے علاوہ ابونعیم اصفہانی، امام الرازی، ابن عربی، علامہ الزرقانی وغیرہ نے بھی کی ہے۔ یہ یاد رہے کہ یہی تشریح الآجری، علی القاری، الخفاجی وغیرہ بہت سے علماء سے ثابت ہے۔

دیکھیں (احتساب قادیانیت جلد 4 صفحہ 371۔372) الشریعۃ (2/259) ط مؤسسۃ قرطبۃ۔ شرح فقہ الاکبر (107) ط مکتبۃ محمودیہ نسیم الریاض فی شرح الشفاء لقاضی عیاض (3/130) ط دار الکتب العلمیۃ

پس جب آپ کے مسلمہ علماء کے نزدیک حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کو نبوت سب سے پہلے دی گئی تو یہ استدلال کرنا کہ ''حضرت عیسیٰؑ کا تشریف لانا اس لئے جائز ہے کیونکہ ان کو حضور ﷺ سے پہلے نبوت دی جا چکی ہے'' کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ بلکہ آپ حضرات کی تشریح کا نتیجہ تو یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰؑ کو سب سے آخر میں نبوت دی گئی کیونکہ حضور ﷺ سے قبل آخری نبی حضرت عیسیٰؑ تھے اور آپ کے مسلمات کی رو سے حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے نبوت دی گئی۔ پس اگر خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی جس کو سب سے آخر میں نبوت دی گئی تو آپ کی بیان کردی مندرجہ بالا تشریح کی رو سے حضرت عیسیٰؑ معاذ اللہ خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں!!!!!

اگر یہ کہا جائے کہ اگرچہ حضور ﷺ کو نبوت پہلے دی گئی مگر بعثت سب سے آخر میں ہوگی تو اس کا مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ تشریف لائیں گے نبوت کے حامل بھی ہونگے مگر مبعوث نہیں ہونگے۔ حالانکہ شریعتِ محمدیہ کے حوالہ سے جو کام وہ بطور حکم عدل کریں گے۔ وہ انبیاء کا ہی کام ہے پھر ان کا انکار کرنا کفر ہوگا اور ان کی نبوت کا انکار کفر ہوگا۔ بعثت اس کے علاوہ اور کسے کہتے ہیں؟

علماء کے عقیدہ کے مطابق نبوت ان کی موسوی ہوگی اور کام وہ محمدی شریعت کا کریں گے۔ پس علماء کے عقیدہ کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ بعثت کے لحاظ سے بھی حضرت عیسیٰؑ ہی (معاذ اللہ) آخری نبی ہونگے خواہ وہ اس کو زبان سے اقرار کریں یا نہ کریں۔

تطبیق نمبر 2۔ حضرت عیسیٰؑ کا امت محمدیہ میں آنا ایسا ہی ہے جیسا کسی صوبہ کا گورنر کسی دوسرے صوبہ میں جاتا ہے

بعض علماء نے ایک مثال سے اپنے موقف کی یوں تائید کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا امت محمدیہ میں آنا ایسا ہی ہے جیسا کسی صوبہ کا گورنر کسی دوسرے صوبہ میں جاتا ہے۔ دوسرے صوبہ میں جانے سے وہ اپنی گورنری سے معزول نہیں ہوجاتا۔ مگر یہ قیاس مع الفارق ہے۔ مخالفین یہ سوچتے نہیں کہ ان کی دی گئی مثال انہی کے مسلمات کے خلاف ایک بڑی دلیل ہے۔ وہ ایسے کہ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت محدود تھی یعنی صرف نبی اسرائیل کے نبی تھے۔ جبکہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی نبوت ساری دنیا اور ساری اقوام کے لئے ہے۔ پس حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد ان کا کسی صوبہ پر اختیار ہی نہیں رہا۔ آپ کی بیان کی ہوئی مثال تو تب صحیح ہوتی جب حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ معاذ اللہ بنی اسرائیل کو چھوڑ کر باقی تمام دنیا کے نبی ہوتے۔ مگر یہاں تو صورت حال یہ ہے کہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ تمام دنیا کے رسول ہیں۔ گویا نبی اسرائیل و بنی اسماعیل اور تمام اقوام کے گورنر ہیں۔ پس اگر اب حضرت عیسیٰؑ کی آمد تسلیم کی جائے تو یہ ختم نبوت کے صریحا منافی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کا لازمی نتیجہ ہے کہ آپ کی گورنری (نبوت) حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد بھی جاری و ساری ہے حالانکہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی نبوت سے تمام نبوتیں ختم ہو گئی ہیں صرف ایک ہی نبوت ہے اور وہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی نبوت ہے جو قیامت تک قائم رہے گی۔

تطبیق نمبر 3** حضرت عیسیٰؑ کو نزول کے وقت (معاذ اللہ) وصف نبوت سے معزول ہونگے

بعض علماء نے تطبیق میں یہ تساہل بھی کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو نزول کے وقت (معاذ اللہ) وصف نبوت سے معزول مانتے ہے۔مثلاً علامہ الخفاجی (1069ھ) تفسیر بیضاوی پر اپنے مشہور حاشیہ میں لکھتے ہیں:

الظاهرُ أنَّ المرادَ من كونه على دينِ نبيِّنا ﷺ انسلاخُه عن وصفِ النُّبُوَّةِ والرِّسالةِ ۔

(عناية القاضى و كفاية الراضى(495/7)ط دار الكتب العلمية)

یعنی حضرت عیسیٰؑ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر نازل ہونے کا مطلب ہے کہ آپؑ (معاذ اللہ) وصف نبوت سے الگ کردئے جائیں گے۔قاضی عیاض لکھتے ہیں:

أنّ عيسى حِينَ نُزُولِه لا يكونُ رسولاً لهذه الأمة ولا مجدداً شريعة، وإنما يأتي بالحُكمِ بشرِيعة محمد-عليه الصلاة والسلام

(إكمال المعلم بفوائد مسلم (405/7) ط دار الكتب العلمية)

یعنی حضرت عیسیٰؑ اپنے نزول کے وقت اس امت کے رسول ہیں ہونگے اور نہ کہ شریعت کی تجدید کرنے والے ہونگے بلکہ وہ اس شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے لئے تشریف لائیں گے۔لیکن یہ تطبیق نہایت کمزور ہے :

1) مضمون کے ابتائی حصہ میں علماء کی ایک بڑی تعداد کے حوالی جات موجود ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کے نزول کو بہ حیثیت نبی مانتے ہیں بلکہ اس کے انکار کو کفر سمجھتے ہیں جیسے علامہ البرزنجی (1103ھ)، امام السیوطی (911ھ) کے حوالہ سے لکھتے ہیں: مَن قال بسلبِ نُبُوّتِہ فقد کفرَ ۔یعنی جس نے حضرت عیسیٰؑ کے نبوت سے معزول ہونے کا نظریہ رکھا تو اس نے کفر کیا۔

(الاشاعة لاشراط الساعة (ص:139) ط دار الكتب العلمية)

2) بعض علماء نے خاص ان اقوال کو درج کرکے ان کا رد کیا ہے مثلاً ملا علی القاری لکھتے ہیں:

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ فِي قَوْلِهِ: " »إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي« " دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِذَا نَزَلَ حَكَمًا مِنْ حُكَّامِ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَدْعُو بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَلَا يَنْزِلُ نَبِيًّا أَقُولُ: وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَ أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَيَكُونَ مُتَابِعًا لِنَبِيِّنَا -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فِي بَيَانِ أَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ، وَإِتْقَانِ طَرِيقَتِهِ، وَلَوْ بِالْوَحْيِ إِلَيْهِ كَمَا يُشِيرُ إِلَيْهِ قَوْلُهُ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: " »لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي« " أَيْ مَعَ وَصْفِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ، وَإِلَّا فَمَعَ سَلْبِهِمَا لَا يُفِيدُ زِيَادَةَ الْمَزِيَّةِ ۔

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (11/240-241) ط دار الكتب العلمية)

یعنی بعض علماء حدیث کی یہ شرح کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ایک حاکم کے طور پر نازل ہوں گے اور نبی نہیں ہوں گے۔اس پر علامہ علی القاری کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے نبی ہونے میں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہونے میں کوئی تضاد نہیں ہے اگرچہ ہمیں یہ بھی ماننا پڑے تو بھی اس میں کچھ مانع نہیں ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو میرے متبع ہوتے۔اس مقام پر یقینی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد حضرت موسیٰؑ کا وصفِ نبوت کے ساتھ ہونا تھا ورنہ فضیلت باقی نہیں رہتی۔اسی طرح علامہ آلوسی خفاجی کا قول درج کرکے لکھتے ہیں:

فمعاذَ اللهِ أن يُعزَلَ رسول أو نبي عن الرسالةِ أو النبوةِ بل أكادُ لا أتعقّل ذلك، ولعلّه أرادَ أنه لا يَبقى له وصف تبليغِ الأحكامِ عن وحي. (روح المعاني (213/11)ط دار الكتب العلمية)

یعنی اللہ کی پناہ اس بات سے کہ یہ مانا جائے کہ ایک نبی یا رسول اپنی نبوت یا رسالت سے معزول کیا جائے گا۔ میری عقل میں تو یہ بات بالکل نہیں آتی۔ شاید علامہ خفاجی کی مراد یہ ہو کہ آپؑ کا وحی کے ذریعہ تبلیغ احکام کرنے کا وصف باقی نہیں رہے گا۔

3) یہ بات یقینی طور پر ممکن ہے کہ خفاجی یا قاضی عیاض وغیرہ کی مراد مطلق نبوت کی نفی نہ ہو جیسا علامہ آلوسی نے اشارہ کیا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے بعض علماء نے لا ینزل نبیا کے ساتھ ایسی شرائط لگا دی ہیں جن سے لگتا ہے کہ علامہ خفاجی وغیرہ کی بھی یہی مراد تھی۔ مثلا علامہ النووی لکھتے ہیں:

"أَيْ يَنْزِلُ حَاكِمًا بِهٰذِهِ الشريعة لا ينزل نبيا بِرِسَالَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ وَشَرِيعَةٍ نَاسِخَةٍ بَلْ هُوَ حَاكِمٌ مِنْ حُكَّامِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ"۔

(المنهاج في شرح صحيح مسلم بن الحجاج (2/190) ط المصریۃ بالازھر)

یعنی آپؑ شریعت محمدیہ کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کی حیثیت سے نازل ہونے نہ کہ کسی مستقل ناسخ شریعت کے ساتھ۔ علامہ العراقی (804ھ) نے بھی اس مفہوم کو بیان کرنے کے لئے تقریبا یہی لفظ استعمال کئے ہیں:

"وَالْمُرَادُ أَنَّهُ يَنْزِلُ حَاكِمًا بِهٰذِهِ الشَّرِيعَةِ لَا نَبِيًّا بِرِسَالَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ وَشَرِيعَةٍ نَاسِخَةٍ فَإِنَّ هٰذِهِ الشَّرِيعَةَ بَاقِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْسَخُ"۔ (طرح التثريب في شرح التقريب (7/255) ط العلمية)

یہ خیال بھی درست نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کا امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھنا ان کی نبوت کے منافی ہے۔ علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

وَيُشْبِهُ هٰذَا مَا بَلَغَنِي عَنْ بَعْضِ الْمُنْكِرِينَ أَنَّهُ أَنْكَرَ مَا وَرَدَ مِنْ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا نَزَلَ يُصَلِّي خَلْفَ المهدي صَلَاةَ الصُّبْحِ، وَأَنَّهُ صَنَّفَ فِي إِنْكَارِ ذٰلِكَ كِتَابًا... وَقَوْلُ هٰذَا الْمُنْكِرِ: إِنَّ النَّبِيَّ أَجَلُّ مَقَامًا مِنْ أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَ غَيْرِ نَبِيٍّ - جَوَابُهُ: أَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُّ الْأَنْبِيَاءِ مَقَامًا وَأَرْفَعُهُمْ دَرَجَةً، وَقَدْ صَلَّى خَلْفَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مَرَّةً، وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أُخْرَى۔ (الحاوي للفتاوي (573-574) ط مكتبة رشيدية)

یعنی بعض منکرین نے حضرت عیسیٰؑ کے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا انکار کیا ہے بلکہ اس پر کتاب بھی لکھی ہے۔۔۔۔۔ انکار کرنے والے کی یہ دلیل کہ نبی کا مقام اس سے بڑا ہے کہ وہ غیر نبی کے پیچھے نماز پڑے، کا جواب یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ تمام انبیاء سے مقام اور مرتبہ میں بلند تھے مگر آپ ﷺ نے بھی حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ غیر نبی کے پیچھے نماز پڑھنا نبوت کو باطل نہیں کرتا۔

جماعت احمدیہ اور دیگر علماء کے درمیان محلِ اختلاف یعنی ایک نبی سابقہ نبوت مستقلہ کے ساتھ آئے گا اور امتی بن جائے گا

مذکورہ بالا بحث سے یہ ثابت ہوا کہ علماء:

1) اس بات پر متفق ہیں کہ لا نبی بعدی اور خاتم النبیین میں مطلق نفی نہیں ہے جیسا کہ معتزلہ یا جہمیہ کا نظریہ ہے۔
2) اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ بطور نبی تشریف لائیں گے۔
3) اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اپنی سابقہ نبوت مستقلہ کے ساتھ تشریف لائیں گے اور امتی بن جائیں گے۔

ہمارے نزدیک یہ تیسری شق خاص طور پر محلِ نظر ہے اور یہ ختم نبوت کے خلاف ہے کیونکہ:

I. اس کے معنی ہیں کہ ایک مستقل نبی جس کی نبوت کے حصول میں حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا بالکل بھی دخل نہیں، آپ ﷺ کے بعد آ جائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’علاوہ ان باتوں کے مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کو یہ آیت بھی روکتی ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور ایسا ہی یہ حدیث بھی کہ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ یہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ باوجودیکہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں پھر کسی وقت دوسرا نبی آجائے اور وحیٔ نبوت شروع ہوجائے؟ کیا یہ سب امور حکم نہیں کرتے کہ اس حدیث کے معنے کرنے کے وقت ضرور ہے کہ الفاظ کو ظاہر سے پھیرا جائے‘‘۔(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 279)

II. حضرت عیسیٰؑ مستقل نبی امتِ موسویہ کے حامل ہونے کے باوجود فیصلہ امتِ محمدیہ کے حکم عدل ہو کر آئیں گے؟ یعنی عہدۂ نبوت کا دائرہ گزشتہ امت ہے لیکن اس کا نفاذ امتِ محمدیہ پر ہوگا؟؟

III. پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان کو وحی نبوت ہوگی؟ اگر کہا جائے کہ نہیں تو یہ غیر معقول بات ہے کہ نبی تو ہو مگر وحیٔ نبوت نہ ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:: ’’ہر یک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔لیکن اگر ہم فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ مسیح ابن مریم زندہ ہو کر پھر دنیا میں آئے گا تو ہمیں کسی طرح اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وہ رسول ہے اور بحیثیت رسالت آئے گا اور جبرئیل کے نزول اور کلام الٰہی کے اُترنے کا پھر سلسلہ شروع ہوجائے گا۔جس طرح یہ بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو۔اسی طرح ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصلاح خلق اللہ کے لئے آوے اور اس کے ساتھ وحی الٰہی اور جبرائیل نہ ہو۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412)

IV. علامہ الھیتمی اس کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: نَعَمْ يُوحَى إِلَيْهِ وَحْيٌ حَقِيقِيٌّ كَمَا فِي حَدِيثِ صحیح مسلم ۔

(الفتاویٰ الحدیثیۃ ص 181 ط دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع)

V. علامہ آلوسی ہر دو فریق کے موقف (یعنی ایک جو کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو وحی نہیں ہوگی اور دوسرا جو کہتا ہے کہ وحی ہوگی) میں تطبیق دیتے ہوتے لکھتے ہیں:

ولعَلَّ مَن نَفَى الوحی عنه علیه السّلام بعد نُزُلِه أرادَ وحی التَّشریع وما ذُكِر وحی لا تشریعَ فیه فتأمَّل ۔

(روح المعانی (219/8) ط دار الکتب العلمیۃ)

یعنی جس نے حضرت عیسیٰؑ سے وحی کی نفی کی اس کی مراد تشریعی وحی تھی اور جس نے اثبات کیا اس کی مراد ایسی وحی ہے جس میں تشریع نہیں۔علامہ السیوطی صحیح مسلم کی حدیث کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَهَذَا صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ بَعْدَ النُّزُولِ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْجَائِيَ إِلَيْهِ بِالْوَحْيِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، بَلْ هُوَ الَّذِي يُقْطَعُ بِهِ وَلَا يُتَرَدَّدُ فِيهِ؛ لِأَنَّ ذَلِكَ وَظِيفَتُهُ، وَهُوَ السَّفِيرُ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ أَنْبِيَائِهِ، لَا يُعْرَفُ ذَلِكَ لِغَيْرِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ .... وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِذَا نَزَلَ لَا يُوحَى إِلَيْهِ وَحْيًا حَقِيقِيًّا، بَلْ وَحْيَ إِلْهَامٍ، وَهَذَا الْقَوْلُ سَاقِطٌ مُهْمَلٌ؛ لِأَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا: مُنَابَذَتُهُ لِلْحَدِيثِ الثَّابِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا تَقَدَّمَ مِنْ صَحِيحِ مُسْلِمٍ... وَذَلِكَ صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ وَحْيٌ حَقِيقِيٌّ لَا وَحْيُ إِلْهَامٍ، وَالثَّانِي: أَنَّ مَا تَوَهَّمَهُ هَذَا الزَّاعِمُ مِنْ تَعَذُّرِ الْوَحْيِ الْحَقِيقِيِّ فَاسِدٌ؛ لِأَنَّ عِيسَى نَبِيٌّ، فَأَيُّ مَانِعٍ مِنْ نُزُولِ الْوَحْيِ إِلَيْهِ، فَإِنْ تَخَيَّلَ فِي نَفْسِهِ أَنَّ عِيسَى قَدْ ذَهَبَ وَصْفُ النُّبُوَّةِ عَنْهُ وَانْسَلَخَ مِنْهُ فَهَذَا قَوْلٌ يُقَارِبُ الْكُفْرَ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ لَا يَذْهَبُ عَنْهُ وَصْفُ النُّبُوَّةِ أَبَدًا وَلَا بَعْدَ مَوْتِهِ....... فَعُرِفَ بِذَلِكَ أَنَّهُ لَا تَنَافِيَ بَيْنَ كَوْنِهِ يَنْزِلُ مُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كَوْنِهِ بَاقِيًا عَلَى نُبُوَّتِهِ، وَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ بِمَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ الْوَحْيِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ ۔

(الحاوی للفتاوی (571_573) ط مکتبۃ رشیدیۃ)

یعنی یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ پر وحی ہوگی اور ظاہر ہے کہ وحی حضرت جبریل ہی لے کر آتے ہیں اور یہ بات قطعی ہے اور اس میں کوئی تردد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ انہی کا کام ہے۔ وہ اللہ اور اس کے انبیاء کے درمیان سفیر ہیں۔ یہ کسی اور فرشتہ کا کام نہیں ہے۔ (علامہ سیوطی دلائل ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں)۔۔۔۔ہوسکتا ہے کہ گمان کرنے والا گمان کرے کہ حضرت عیسیٰؑ جب نازل ہونگے ان پر وحی حقیقی نہیں ہوگی بلکہ وحی الہام ہوگی۔ یہ موقف دو وجوہ سے مرجوح ہے۔ اول یہ کہ صحیح مسلم کی صریح حدیث کے خلاف ہے دوسرا یہ کہ ایسا گمان کرنے والے کا یہ وہم کہ وحی حقیقی نہیں آ سکتی باطل ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ نبی ہیں تو ان پر وحی ماننے میں کیا مانع ہے؟ اور اگر کہو کہ ان سے وصف نبوت جاتا رہے گا تو یہ قول کفر کے قریب ہے کیونکہ نبی سے وصف نبوت کبھی نہیں جاتا اس کی موت کے بعد بھی نہیں۔۔۔۔پس ثابت ہوا کہ ان کا حضور ﷺ کا تابع ہو کر آنا اور نبوت پر باقی رہنا ایک دوسرے کے منافی نہیں اور ان پر جبریل وحی لائیں گے جیسے اللہ چاہے گا۔

خلاصہ یہ کہ علماء کا اضطراب واضح ہے وحی ہوگی یا نہیں ہوگی؟ کیا ایک مستقل نبی کی وحی کو صرف الہام تک محدود رکھنا جائز ہے؟ وغیرہ

ختم نبوت کے بعد پھر حضرت عیسیٰ پیدا نبی اللہ پر قرآن کیسے نازل ہوگا ہے

اب وہ ضروری سوال سامنے آتا ہے جو اس سارے قضیہ کی جان ہے وہ ہے ختم نبوت اور حضرت عیسیٰ نبی اللہ پر قرآن کیسے نازل ہوگا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کو قرآن شریف کا علم کیسے ہوگا؟ کیا قرآن کریم ان پر نازل ہوگا؟ علماء کے دیئے گئے جواب بہت دلچسپ ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اس بارے میں علماء کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: علاوہ اس کے ہر یک عاقل معلوم کر سکتا ہے کہ اگر سلسلہ نزول جبرائیل اور کلام الٰہی کے اُترنے کا حضرت مسیح کے نزول کے وقت بکلّی منقطع ہوگا تو پھر وہ قرآن شریف کو جو عربی زبان میں ہے کیوں کر پڑھ سکیں گے۔ کیا نزول فرما کر دو چار سال تک مکتب میں بیٹھیں گے اور کسی مُلّا سے قرآن شریف پڑھ لیں گے۔ اگر فرض کر لیں کہ وہ ایسا ہی کریں گے تو پھر وہ بغیر وحی نبوت کے تفصیلات مسائل دینیہ مثلاً نماز ظہر کی سُنت جو اتنی رکعت ہیں اور نماز مغرب کی نسبت جو اتنی رکعات ہیں اور یہ کہ زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے۔ اور نصاب کیا ہے کیوں کر قرآن شریف سے استنباط کر سکیں گے۔ اور یہ تو ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ حدیثوں کی طرف رجوع بھی نہیں کریں گے۔ اور اگر وحی نبوت سے ان کو یہ تمام علم دیا جائے گا تو بلاشبہ جس کلام کے ذریعہ سے یہ تمام تفصیلات اُن کو معلوم ہوں گی وہ بوجہ وحی رسالت ہونے کے کتاب اللہ کہلائے گی۔

خاکسار اختصار کی غرض سے صرف 2 حوالے پیش کرتا ہے۔ علامہ ابن حجر کے حوالہ سے علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

فَهَلْ يَنْزِلُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَافِظًا لِكِتَابِ اللَّهِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَلِسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ يَتَلَقَّى الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ عَنْ عُلَمَاءِ ذَلِكَ الزَّمَانِ وَيَجْتَهِدُ فِيهِمَا؟ وَمَا الْحُكْمُ فِي ذَلِكَ؟ فَأَجَابَ بِمَا نَصُّهُ وَمِنْ خَطِّهِ نَقَلْتُ: لَمْ يُنْقَلْ لَنَا فِي ذَلِكَ شَيْءٌ صَرِيحٌ، وَالَّذِي يَلِيقُ بِمَقَامِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّهُ يَتَلَقَّى ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَحْكُمُ فِي أُمَّتِهِ بِمَا تَلَقَّاهُ عَنْهُ؛ لِأَنَّهُ فِي الْحَقِيقَةِ خَلِيفَةٌ عَنْهُ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ (الحاوی للفتاوی (573) ط مکتبۃ رشیدیۃ)

یعنی علامہ ابن حجر سے سوال کیا گیا کہ کیا حضرت عیسیٰؑ حافظ قرآن وسنت کی حیثیت سے نال ہونگے یا قرآن وسنت علمائے زمانہ سے سیکھیں گے پھر اجتہاد کریں گے؟ ابن حجر نے جواب دیا کہ اس بارے میں ہمیں نصوص میں کوئی صریح جواب نہیں ملتا۔ البتہ حضرت عیسیٰؑ کے شایانِ شان ہے کہ وہ یہ سب حضرت رسول اللہ ﷺ سے حاصل کریں اور پھر آپ ﷺ کی امت میں اس کے مطابق فیصلے کریں کیونکہ اصل میں وہ آپ ﷺ کے خلیفہ ہیں۔ اسی طرح علامہ سیوطی نے اس سوال کے جواب میں کہ

بَيِّنْ لَنَا طَرِيقَ مَعْرِفَةِ عِيسَى بِأَحْكَامِ هَذِهِ الشَّرِيعَةِ (یعنی حضرت عیسیٰؑ احکام شریعت کیسے حاصل کریں گے؟)

4 طرق وضع کئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

الطَّرِيقُ الْأَوَّلُ: أَنَّ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَدْ كَانُوا يَعْلَمُونَ فِي زَمَانِهِمْ بِجَمِيعِ شَرَائِعِ مَنْ قَبْلَهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ بِالْوَحْيِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ... الطَّرِيقُ الثَّانِي: أَنَّ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْكِنُ أَنْ يَنْظُرَ فِي الْقُرْآنِ فَيَفْهَمَ مِنْهُ جَمِيعَ الْأَحْكَامِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِهَذِهِ الشَّرِيعَةِ مِنْ غَيْرِ احْتِيَاجٍ إِلَى مُرَاجَعَةِ الْأَحَادِيثِ كَمَا فَهِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ مِنَ الْقُرْآنِ..... الطَّرِيقُ الثَّالِثُ: مَا أَشَارَ إِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْهُمُ السبكى وَغَيْرُهُ، أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ - مَعَ بَقَائِهِ عَلَى نُبُوَّتِهِ - مَعْدُودٌ فِي أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَاخِلٌ فِي زُمْرَةِ الصَّحَابَةِ، فَإِنَّهُ اجْتَمَعَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَيٌّ مُؤْمِنًا بِهِ وَمُصَدِّقًا...... وَقَدْ رَأَيْتُ فِي عِبَارَةِ السبكى فِي تَصْنِيفٍ لَهُ مَا نَصُّهُ: إِنَّمَا يَحْكُمُ عِيسَى بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ، وَحِينَئِذٍ فَيَتَرَجَّحُ أَنَّ أَخْذَهُ لِلسُّنَّةِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقِ الْمُشَافَهَةِ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ، وَقَدْ عَدَّهُ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ فِي جُمْلَةِ الصَّحَابَةِ هُوَ والخضر وَإِلْيَاسُ. قَالَ الذهبى فِي " تَجْرِيدِ الصَّحَابَةِ ": عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ وَصَحَابِيٌّ، فَإِنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَهُوَ آخِرُ الصَّحَابَةِ مَوْتًا... ثُمَّ ظَهَرَ لِي طَرِيقٌ رَابِعٌ وَهُوَ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا نَزَلَ يَجْتَمِعُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ فَلَا مَانِعَ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَنْهُ مَا احْتَاجَ إِلَيْهِ مِنْ أَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ... أَنَّ جَمَاعَةَ أَئِمَّةِ الشَّرِيعَةِ نَصُّوا عَلَى أَنَّ مِنْ كَرَامَةِ الْوَلِيِّ أَنْ يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجْتَمِعُ بِهِ فِي الْيَقَظَةِ، وَيَأْخُذُ عَنْهُ مَا قُسِمَ لَهُ مِنْ مَعَارِفَ وَمَوَاهِبَ... فَإِذَا كَانَ هَذَا حَالَ الْأَوْلِيَاءِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعِيسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى بِذَلِكَ أَنْ يَجْتَمِعَ بِهِ فِي أَيِّ وَقْتٍ شَاءَ، وَيَأْخُذَ عَنْهُ مَا أَرَادَ مِنْ أَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ احْتِيَاجٍ إِلَى اجْتِهَادٍ، وَلَا تَقْلِيدٍ لِحُفَّاظِ الْحَدِيثِ. (الحاوی للفتاوی (564-570) ط مکتبۃ رشیدیۃ)

یعنی پہلا طریق تطبیق کا یہ ہے کہ یہ مانا جائے کہ تمام انبیاء بذریعہ جبریل نازل شدہ وحی کے توسط سے تمام شرائع جو ان سے قبل گزری ہیں یا جو بعد میں آئیں گے، کا علم اپنے زمانہ میں رکھتے ہیں۔۔۔دوسرا یہ مانا جائے کہ حضرت عیسیٰؑ بغیر احادیث کی طرف جائے براہِ راست قرآن کریم پر نظر کر کے شریعت محمدیہ کے تمام متعلقہ احکام کا فہم حاصل کر لیں گے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حاصل کیا۔۔۔۔۔تیسرا طریق جس کی طرف علماء کی ایک جماعت علامہ سبکی سمیت گئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی (موسوی مستقل) نبوت پر قائم رہتے ہوئے امتِ محمدیہ میں شمار ہونگے اور وہ صحابہ میں سمجھے جائیں گے کیونکہ ان کا حضور ﷺ کی زندگی میں مومن اور مصدق ہونے کی حالت میں آپ سے ملنا ثابت ہے (اور یہی تعریف صحابی کی ہے)۔۔۔۔میں نے علامہ سبکی کی تصنیف میں یہ عبارت دیکھی۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت کے فیصلے قرآن وسنت کی روشنی میں کریں گے۔ پس معلوم یہی ہوتا ہے انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے بالمشافہ سنت کا علم اخذ کیا ہے۔ اسی وجہ سے بعض محدثین نے آپؑ کو اور حضرت خضر والیاس کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور علامہ ذہبی نے اپنی کتاب تجرید الصحابہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نبی اور صحابی بھی ہیں کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے پس وہ وفات کے لحاظ سے آخری صحابی ہونگے۔۔۔۔۔پھر مجھ پر ایک چوتھا طریق ظاہر ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ جب نازل ہونگے تو وہ زمین پر آپ ﷺ سے ملاقات کر کے احکام شریعت اخذ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔آئمہ شریعت کی ایک جماعت نے اس بات پر نص کی ہے کہ ولی کی کرامت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو جاگتے ہوئے دیکھ سکتا ہے اور معارف حاصل کر سکتا ہے۔۔۔۔تو اگر اولیاء کا یہ حال ہے تو حضرت عیسیٰؑ تو نبی ہیں ان کے

بارے میں یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ وہ جب چاہیں آپ ﷺ سے احکام شریعت حاصل کر لیں۔ ان کو نہ ہی اجتہاد کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی حفاظِ حدیث کی تقلید کرنے کی۔

خلاصہ یہ کہ علماء کی جانب سے یہ سب تکلفات کی ضرورت اس لئے ہے کہ بناء ہی غلط ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور وہی تشریف لائیں گے۔ اگر قرآنی نصوص جو کہ وفاتِ مسیح پر دلالت کر رہی ہیں، کی روشنی میں احادیث کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی تو اس قسم کے تکلفات کی بالکل ضرورت نہ تھی۔

سوال نمبر 1۔۔۔امتی کی حقیقت کیا ہے اور ایک انسان جو خود صاحب شریعت نبی ہے وہ کسی دوسرے نبی کا امتی کیسے بنے گا؟

VI. علماء امتی ہونے کی حقیقت کو نہیں سمجھے۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ امتی بن کر آئیں گے تو سوال یہ ہے کہ امتی کی حقیقت کیا ہے؟ کیا صرف ایمان لانا امتی بناتا ہے تو وہ تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل ہی ان پر ایمان لائے ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے ہی بشارت دی کہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔ یہی نہیں بلکہ اگر امتی کا صرف یہی سرسری مطلب کیا جائے تو آیت میثاق النبیین کی روشنی میں ماننا پڑے گا کہ ہر نبی ہی دوسرے کا امتی ہے کیونکہ ان سب نے ایک دوسرے پر ایمان کا اقرار کیا ہے۔ یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے۔

VII حضرت مسیح موعودؑ نے بار ہا وضاحت فرمائی کہ امتی وہ ہوتا ہے جس کو تمام روحانی کمالات نبی متبوع کی پیروی سے حاصل ہوں۔ جبکہ حضرت عیسیٰؑ کو سب سے بڑا روحانی کمال یعنی نبوت پہلے سے مستقل طور پر حاصل ہے پس وہ کیسے امتی بن سکتے ہیں؟ پس ان کا آنا خاتم النبیین کے بعد ایک مستقل نبی کا آنا ہے:"جب تک کوئی اُمّتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمد ﷺ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت ﷺ کے بعد ظاہر نہیں ہوسکتا تو اس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اُتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا کہ وہ اُمّتی ہیں اور اُن کی نبوت آنحضرت ﷺ کے چراغِ نبوّت محمدیہؐ سے مکتسب اور مستفاض ہے کس قدر بناوٹ اور تکلّف ہے۔ جو شخص پہلے ہی نبی قرار پاچکا ہے۔ اُس کی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہرے گا کہ اس کی نبوت آنحضرت ﷺ کے چراغِ نبوّت سے مستفاد ہے۔ اور اگر اس کی نبوّت چراغِ نبوت محمدیہ سے مستفاد نہیں ہے تو پھر وہ کن معنوں سے اُمّتی کہلائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اُمّت کے معنے کسی پر صادق نہیں آسکتے جب تک ہر ایک کمال اُس کا نبی متبوع کے ذریعہ سے اس کو حاصل نہ ہو۔ پھر جو شخص اتنا بڑا کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے وہ اُمّتی کیونکر ہوا بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا جس کے لئے بعد آنحضرت ﷺ قدم رکھنے کی جگہ نہیں"۔ (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 215)

نیز: حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"وليس مِنَ الأمّةِ إلا الّذِي وَجَدَ كَمَالَهُ مِن فُيُوضِ المُصطفٰى، ولا يُوجَدُ هذا الشَّرطُ في عيسٰى، فإنَّه وَجَدَ مَرتَبَةَ النُّبُوَّةِ قَبلَ ظُهُورِ سَيِّدِنا خاتَمِ الأنبياءِ، فَكمالُه لَيس بِمُستَفادٍ مِن نَبِيِّنا ﷺ وهذا أمر ليس فيه شيء مِنَ الخفاءِ فَجَعلُه فَردا مِن الأمَّةِ جَهلٌ بِحَقيقةِ لَفظِ "الامّةِ""۔ (مواھب الرحمٰن روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 294)

یعنی امتی تو وہ ہے جس کو حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے کمال حاصل ہوا۔ حضرت عیسیٰؑ میں یہ شرط موجود نہیں وہ حضور ﷺ کے ظہور سے قبل ہی نبی تھے۔ پس ان کا کمال ہمارے نبی کریم ﷺ سے حاصل شدہ نہیں ہے اور یہ بات واضح ہے۔ پس ان کو امتی بنانا لفظ امت کو نا سمجھنے پر دلالت کرتا ہے۔

سوال نمبر 2۔۔۔اگر کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت امتی ہو جائے گی تو؟

اگر کہو کہ ان کی نبوت امتی ہو جائے گی تو دوسرے الفاظ میں گزشتہ مستقل نبوت ان سے لے لی جائے گی اور امتی نبوت دے دی جائے گی۔ فھو المراد! حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ونَعتَقِدُ بِأنّه لا نبيَّ بَعدَه إلّا الّذِی هُوَ مِن أمَّتِه ومِن أكمَلِ أتباعِه. الّذى وَجَدَ الفَيضَ كلَّه مِن رُوحانيتِه وأضاءَ بضِيائِه. فهُناكَ لا غَيرَ ولا مقامَ الغَيرَةِ وليسَت بِنُبُوَّةٍ أخرى ولا مَحَلَّ للحَيرَةِ. بل هو أحمَدُ تَجَلّى في مَجْنَجَلٍ آخرَ. ولا يَغارُ رَجل على صُورَتِه الّتى أراه اللهُ في مِرْآةٍ وأظهَرَ فإنَّ الغَيرةَ لا تَهيجُ على التِّلامِذَةِ والأبناءِ، فمَن كان مِنَ النّبى وفى النّبى فإنّما هُوَ هُوَ، لِأنّه في أتَمِّ مقامِ الفَناءِ..... ولا يَدخُلُ الحضرةَ أبدا إلّا الّذى مَعَه نَقشُ خاتِمِه. وآثارُ سُنَّتِه. ولَن يُقبَلَ عَمَل ولا عِبادة إلا بَعدَ الإقرارِ برسالتِه. والثّباتِ على دِينِه ومِلَّتِه. ....مَنِ ادَّعى النُّبُوَّةَ مِن هذه الأمةِ. وما اعتَقَدَ بأنّه رُبّيَ مِن سَيّدِنا محمّدٍ خيرِ البَرِيَّة، وبأنَّه لَيسَ هُوَ شيئا مِن دُونِ هَذِهِ الأسوَةِ، وأنَّ القُرآنَ خاتِمُ الشَّريعةِ، فقَدهَلَكَ وألحَقَ نَفسَه بالكَفَرَةِ الفَجَرَةِ. ومَنِ ادَّعى النُّبُوَّةَ ولَم يَعتَقِد بِأنّه مِنَ أمَّتِه، وبِأنّه إنّما وَجَدَ كُلَّ ما وَجَدَ مِن فَيضَانِه، وأنَّه ثَمَرَةٌ مِن بُستَانِه، وقَطرَة مِن تَهْتَانِه، وشَعْشَعٌ مِن لُمعانِه، فَهُوَ مَلعُون ولعنةُ اللهِ عَلَيهِ وعَلى أنصارِه وأتباعِه وأعوانِه. لا نبيَّ لَنَا تَحتَ السَّماءِ مِن دُونِ نَبِيِّنا المُجتَبى، ولا كِتابَ لَنَا مِن دُونِ القُرآنِ، وكُلُّ مَن خَالَفَه فقَد جَرَّ نَفسَه إلى اللظى ـ(مواهب الرحمٰن روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 285ـ287)

یعنی ہمارا اعتقاد ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر جو آپ ﷺ کی امت میں سے ہو اور آپ ﷺ کے سب سے کامل متبعین میں سے ہو۔جس نے اپنا تمام فیض حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی روحانیت سے حاصل کیا ہو اور وہ آپ ﷺ کے نور سے منور ہوا ہو۔اس مقام میں نہ کوئی اجنبیت ہے اور نہ غیرت کی جگہ ہے اور نہ ہی یہ کوئی الگ نبوت ہے اور نہ ہی حیرت کا مقام ہے بلکہ یہ احمد ہی ہے جو دوسرے آئینہ میں ظاہر ہوا۔اور کوئی شخص اپنی ہی صورت پر جو اللہ نے آئینہ میں دکھائی اور ظاہر کی ،غیرت نہیں کھاتا کیونکہ غیرت شاگردوں اور بیٹوں پر جوش نہیں مارتی۔پس جو نبی سے (فیض یافتہ) ہے اور نبی میں (فنا) ہے وہ درحقیقت وہی ہے کیونکہ وہ کامل فنا کے مقام پر ہے۔۔۔۔اب ذات باری تعالیٰ کی درگاہ میں وہی داخل ہوسکتا ہے جس کے پاس آپ ﷺ کی مہر کا نقش ہے اور آپ ﷺ کی سنت کے آثار ہوں۔اور اب کوئی عمل یا عبادت قابل قبول نہیں جب تک آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار نہ ہو اور آپ ﷺ کے دین پر ثابت قدم نہ ہو۔۔۔۔۔جس نے اس امت میں سے نبوت کا دعویٰ کیا لیکن یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کا تربیت یافتہ ہے ،اور وہ آپ ﷺ کے اسوہ کے بغیر کچھ نہیں اور یہ کہ قرآن آخری شریعت ہے،تو وہ ہلاک ہوگیا اور اس نے خود کو کافروں اور فاجروں سے جا ملایا۔اور جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آپ ﷺ کی امت میں سے ہے اور جو کچھ اسے ملا ہے وہ آپ ﷺ کا فیضان ہے اور یہ کہ وہ آپ ﷺ کے ہی باغ کا پھل ہے اور آپ ﷺ ہی کی موسلا دھار بارش کا ایک قطرہ ہے آپ ﷺ کی ہی روشنی کی ایک کرن ہے،تو وہ ملعون ہے اور اس پر اور اس کے انصار و متبعین پر اللہ کی لعنت ہو۔آسمان کے نیچے ہمارے نبی مجتبیٰ ﷺ کے علاوہ ہمارا کوئی نبی نہیں اور قرآن کے علاوہ اور کوئی کتاب نہیں اور جس نے بھی اس کی مخالفت کی تو وہ خود کو آگ کی طرف کھینچ کر طرف لے گیا۔

خلاصہ کلام یہ کہ:

1. علماء کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کا نبوت مستقلہ موسویہ کے ساتھ آنا اور ان پر وحی نبوت ہونا نیز امت میں باہمی نزاعات میں فیصلہ کرنا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے جبکہ ہمارے نزدیک یہ ختم نبوت کے صریح منافی ہے۔

2. حضرت عیسیٰؑ پر امتی ہونے کی حقیقت صادق نہیں آتی کیونکہ امتی وہ ہے جس نے تمام مدارج روحانیہ نبی متبوع کی پیروی سے حاصل کئے ہوں جبکہ حضرت عیسیٰؑ ،حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل ہی مستقل نبی تھے۔

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞
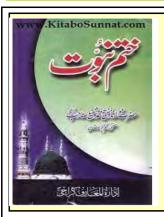
عقیدہ ختم نبوت کے نام پر جناب مفتی محمد شفیع صاحب کی احادیث میں مزید علمی ''النّسِیءُ''

جمیل احمد بٹ

اس مضمون کا موضوع مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب ''ختم نبوت'' کے دوسرے حصہ ختم نبوت فی الحدیث کا جواب ہے۔مفتی صاحب نے اس میں 210 احادیث جمع کی ہیں۔ان سب کو یکساں مضامین کے 37 عناوین کے تحت کر کے ان کا جواب لکھا گیا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کا مجموعی جائزہ

ان احادیث کی وضاحت سے قبل چند پہلوؤں سے ایک مجموعی جائزہ مفید ہوگا۔انقطاع نبوت کی تائید میں پیش کردہ احادیث: احادیث صحیحہ آنحضور ﷺ کے ارشادات مبارکہ ہیں اور ان کے بارے میں ایک اصولی بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کوئی ایسی بات نہ فرما سکتے تھے جو قرآن کریم سے متصادم ہو۔اس پس منظر میں جب بعض ایسی احادیث پیش کی جائیں اور ان کے ایسے معنی اور تشریح کی جائے جو قرآنی مفہوم سے متصادم ہو تو بجا طور پر یہ سوال پیدا ہوتے ہیں کہ:

1۔کیا آنحضرت ﷺ قرآن کے خلاف فرما سکتے ہیں؟

2۔کیا آنحضرت ﷺ کے ارشادات میں تضاد ہو سکتا ہے؟ اور

3۔کیا آپ ﷺ ایک ہی مضمون پر دو متضاد اظہار فرما سکتے ہیں؟

یقیناً ان سب سوالوں کا جواب نفی میں ہے۔اس تناظر میں یہ لازم ٹھہرتا ہے کہ ایسی سب احادیث کی جن سے قرآن کریم اور دیگر احادیث صحیحہ سے ثابت مقام خاتم النبیین کے ان معنوں اور تشریح سے بظاہر برخلاف معنی نکلتے ہوں ایسی تشریح و توضیح کی جائے کہ وہ ان ثابت شدہ معنوں کے مطابق ہو جائیں اور یہ ظاہرا تضاد دور ہو جائے۔اور ایسی احادیث کے وہی معنی درست سمجھے جائیں گے جن سے یہ تضاد نہ ہو۔آنحضرت ﷺ سے محبت کا یہی تقاضا ہے۔

210 احادیث مبارکہ کی تعداد کے نام پر پہلی چالاکی

210 احادیث: مخالف کتب میں درج احادیث خواہ چند ہی ہوں اکثر میں ایسی احادیث کی کل تعداد 210 بیان کی جاتی ہے۔1925ء میں اوّل بار شائع ہونے والی مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب آنحضرت ''ختم نبوت'' میں یہ احادیث یک جا طور پر درج کی گئی ہیں۔بعد میں طاہر القادری صاحب نے اپنی کتاب ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' مطبوعہ 1999ء میں بھی ان کو نقل کیا ہے۔

تحقیق و تنقیح احادیث اور اصل وزن: اس بظاہر بڑی تعداد کا اصل وزن مفتی صاحب نے خود ان کی درج ذیل درجہ بندی کر کے ظاہر کر دیا ہے:

i۔صحیح حضرت امام بخاریؒ و صحیح حضرت امام مسلمؒ کی احادیث۔ نمبر 1 تا نمبر 20 (20 احادیث)

ii۔وہ احادیث جو صحیحین میں سے نہیں لیکن آئمہ حدیث نے ان کو صحیح کہا ہے۔نمبر 21 تا نمبر 36 (16 احادیث)

iii۔صحاح ستہ کی باقی کتب کی احادیث۔نمبر 37 تا نمبر 45(9احادیث)

iv۔مسند حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی احادیث۔نمبر 46 تا نمبر 56(9احادیث)

v۔باقی مستند کتب کی احادیث جن کے متعلق محدثین نے خاص طور پر کوئی حکم تجویز نہیں کیا۔(یعنی ان کو صحیح یا غیر صحیح نہیں کہا ہے)۔ نمبر 57 تا نمبر 143(87احادیث)

vi۔وہ احادیث جن سے بطور استنباط ختم نبوت سمجھا جاتا ہے۔(یعنی ان میں ختم نبوت کی تائید پہلے بیان شدہ احادیث جتنی بھی نہیں ہے)۔ نمبر 144 تا نمبر 210(67احادیث)(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 241۔363 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف 2012ء کراچی)

یعنی صرف ایک چوتھائی: احادیث کی اس درجہ بندی سے ظاہر ہے کہ چار ابتدائی اقسام میں بٹی وہ احادیث جو درجہ اسناد میں مقدم ہیں ان کی مجموعی تعداد صرف 56 ہے۔یعنی کل تعداد کا صرف ایک چوتھائی۔جن میں درجہ اسناد سے کم پانچویں اور چھٹی قسم کی 153 یعنی تین گنا احادیث ملا کر تعداد 210 تک پہنچائی گئی ہے اور اس غرض سے تکرار سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ایک ہی مضمون کی متعدد احایث کو مختلف راویوں اور کتب احادیث کے حوالہ سے علیحدہ نمبروں کے ساتھ دہرایا ہے۔

کل وضاحت طلب: اول چار اقسام کی احادیث کی تعداد گو 56 بنتی ہے لیکن ان میں بھی ایک جیسے الفاظ یا مفہوم والی احادیث کو چھوڑ کر ایسے ارشادات کی تعداد صرف 19 رہ جاتی ہے جن کے معنوں کو درست طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔جبکہ پانچویں اور چھٹی قسم کی احادیث کو ملا کر بھی ان 210 احادیث میں سے وضاحت طلب ارشادات کی کل تعداد 37 سے زاید نہیں ہے۔

فنّی اعتبار سے نا قابل حجت ضعیف احادیث: مزید یہ کہ پہلے دو درجوں کی ان 36 احادیث میں 5 اور ان کے ہم رنگ دیگر 8 یعنی کل 13 وہ احادیث بھی شامل ہیں جن کو مفتی صاحب کے قول کے برخلاف گزشتہ آئمّہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔اور یوں اس صحیح حصہ میں بھی ایک تہائی سے زائد احادیث غیر صحیح ہوجاتی ہیں۔

نوٹ: کتابچہ ختم نبوت از مولوی ابوالاعلیٰ مودودی مطبوعہ اسلامک پبلیکشنز لیمیٹڈ 1962ء میں ختم نبوت کے حق میں جو 14 احادیث لکھی گئی ہیں ان میں بھی مندرجہ بالا 6 احادیث شامل ہیں یعنی کل کا 43 فی صد حصہ ضعیف احادیث پر مشتمل ہے۔

فنی اعتبار سے ان نا قابل حجت ضعیف احادیث اور ان کی تفصیل

i۔قصر نبوت والی حدیث: یہ حدیث دو طریق پر روایت ہوئی ہے۔

ایک میں اس کے راوی زہیر بن محمد تمیمی کو امام یحییٰؒ، ابوزرعہؒ اور نسائیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ عثمان الدارمیؒ کہتے ہیں کہ اس کی غلط روایات کثرت سے ہیں۔(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 301 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

دوسرے طریق میں عبداللہ بن دینار، مولیٰ عمر، ابوصالح الخوزی ضعیف ہیں۔

(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد 5 صفحہ 177 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

ii۔عاقب کے بعد کوئی نبی نہیں والی حدیث: اس کے ایک راوی سفیان بن عیینہ کو تدلیس کرنے والا، غلطی کرنے والا اور ایک وقت کے بعد حواس بجا

نہ رہنے والا بتایا گیا ہے۔(میزان الاعتدال از حضرت امام ذہبیؒ جلد 2 صفحہ نمبر 170 دار الفکر العربی)

اس روایت کے دوسرے راوی زہری کے متعلق بھی لکھا ہے:

''یہ کبھی کبھی تدلیس کر لیا کرتا تھا''۔(میزان الاعتدال از حضرت امام ذہبیؒ جلد نمبر 4 زیر نام محمد بن مسلم زہری۔ دار الفکر العربی وانوار محمدیؒ جلد 2 صفحہ نمبر 448)

iii۔30 دجالوں والی حدیث: بخاری میں اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ابوالزناد کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''نہ یہ ثقہ ہے اور نہ پسندیدہ''۔(میزان الاعتدال از حضرت امام ذہبیؒ جلد 3 صفحہ نمبر 132 مطبوعہ دار الفکر العربی)

ترمذی میں اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ابوقلابہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''وہ فقہاء میں سے نہ تھا بلکہ ابلہ مشہور تھا اور تدلیس کیا کرتا تھا۔''(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 99 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

دوسرے راوی ثوبان کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''اس کی صحت میں اہل علم کو کلام تھا۔'' (میزان الاعتدال از حضرت امام ذہبیؒ جلد 1 صفحہ نمبر 373 مطبوعہ دار الفکر العربی)

ترمذی ہی میں دوسرے طریق پر روایت کے دو راوی ضعیف ہیں جن میں سے ایک عبدالرزاق بن ھمام کے بارے میں لکھا ہے کہ

''وہ قابل اعتبار نہیں، وہ کذاب تھا اور واقدی سے زیادہ جھوٹا تھا۔''(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 278 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

ابوداؤد اور ابن ماجہ میں بھی دو راوی تو ابوقلابہ اور ثوبان ہی ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ دو دیگر راوی بھی ضعیف ہیں۔ سلیمان بن حرب کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''یہ روایت کے الفاظ میں تبدیلی کر دیا کرتا تھا۔''(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 157 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

اور محمد بن عیسیٰ کے بارے میں خود ابوداؤدؒ کہتے ہیں کہ:

''کبھی کبھی تدلیس کر لیا کرتا تھا۔''(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 348 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

ابوداؤد میں دوسرے طریق پر روایت کے دو راوی ضعیف ہیں۔ عبدالعزیز بن محمد کو حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے خطا کار، نسائی نے غیر قوی اور ابن سعد نے کثیر الغلط کہا ہے۔(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 315 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

اور دوسرے راوی العلاء بن عبدالرحمن کے بارے میں لکھا ہے کہ:''اس کی حدیث حجت نہیں۔''

(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 14 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

iv۔رسالت و نبوت کے انقطاع والی حدیث: اس کے چاروں راوی حسن بن محمد عنبر، عفان بن مسلم، عبدالواحد بن زیاد اور المختار بن فلفل ضعیف ہیں۔ پہلے تین ناموں کے لئے ملاحظہ ہو میزان الاعتدال از حضرت امام ذہبیؒ دار الفکر العربی۔(متعلقہ ناموں کے تحت) اور چوتھے نام کے لئے تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 62 عبدالتواب اکیڈمی ملتان۔ گویا کہ سوائے صحابی راوی کے دیگر تمام سلسلہ اسناد ضعیف راویوں پر مشتمل ہے۔ اور حضرت انسؓ کی درایت اہل علم کے نزدیک محل نظر ہے۔

v۔آخری نبی اور آخری امت والی حدیث: اس حدیث کے ایک راوی عبدالرحمن بن محمد المحاربی کو مجہول راویوں سے بیان کرنے والا، تدلیس کرنے والا، غلط روایات کرنے والا اور غلط روایات کرنے والا اور دوسرے راوی ابورافع اسمٰعیل بن رافع کو مشکوک روایات کرنے والا لکھا گیا ہے۔(میزان

الاعتدال جلدنمبر 2 صفحہ نمبر 585 اور جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 237 از حضرت امام ذھبی ؒ ۔ دارالفکر العربی ۔ نیز تہذیب التہذیب جلدنمبر 6 صفحہ نمبر 238 عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

vi۔ اگر کوئی نبی ہوتے تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے والی حدیث: ترمذی میں اس حدیث کے ساتھ ہی یہ درج ہے کہ یہ غریب ہے (جامع ترمذی ابواب المناقب باب مناقبِ عمرؓ) پھر یہ حدیث ضعیف بھی ہے کیونکہ اس کے منفرد راوی مشرح بن ھاعان کو ابن حیان نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن داؤد کے مطابق یہ راوی حجاج بن یوسف کے اس لشکر میں شامل تھا جس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا محاصرہ کیا اور گھمانیوں سے کعبہ پر پتھر برسائے تھے۔

(تہذیب التہذیب از حضرت امام ابن حجرؒ جلدنمبر 10 صفحہ نمبر 141 عبدالتواب اکیڈمی ملتان نیز میزان الاعتدال از حضرت امام ذھبیؒ جلد 4 صفحہ نمبر 117 مطبوعہ دارالفکر العربی)

حضرت امام جلال الدین سیوطی ؒ نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(جامع الصغیر مصری جلدنمبر 2، صفحہ نمبر 131 بحوالہ احمد یہ پاکٹ بک از ملک عبدالرحمن صاحب خادم صفحہ نمبر 310)

نوٹ 1: کتب اسماء الرجال ''تہذیب التہذیب'' اور ''میزان الاعتدال'' کے مندرجہ بالا حوالے کتاب ''القول المبین'' از حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری، صفحات 67۔69 جدید ایڈیشن مطبوعہ سلور لنکس لاہور سے لئے گئے ہیں۔

نوٹ 2: آگے آنے والی تفصیلی بحث میں ان احادیث کے موضوع ہونے کا سوال نہیں اٹھایا گیا ہے اور اس بنیاد پر کہ بفرض محال اگر درست ہوں ان کی وضاحت کی کوشش کی گئی ہے۔

2۔ قصرِ نبوت کی آخری اینٹ:

ترجمہ حدیث نمبر 1 از مفتی صاحب ''میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا، مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس لوگ اس کو دیکھنے کو آتے اور خوش ہوتے اور کہتے جاتے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی چنانچہ مَیں نے اس جگہ کو پر کیا اور مَیں خاتم النبیین ہوں۔''

نوٹ: ترجمہ کے الفاظ ''چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا'' کے متبادل عربی الفاظ حدیث میں نہیں ہیں اور انہیں مفتی صاحب نے اپنی طرف سے شامل کر دیا ہے۔

استدلال: قصرِ نبوت میں صرف ایک اینٹ کی جگہ تھی۔ جو آنحضرت ﷺ سے پُر ہو گئی اور چونکہ اب کسی اور اینٹ کی جگہ نہیں اس لئے کسی نبی کی گنجائش نہیں۔ (ملخص) (صحیح حضرت امام بخاریؒ و صحیح حضرت امام مسلمؒ بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 242۔243 نیا ایڈیشن)

پہلا جواب: حدیث کی یہ تشریح آنحضرت ﷺ کو محض دوسری اینٹوں کے برابر ایک اینٹ قرار دیتی ہے جو آپ ﷺ کے اس عدیم المثال مقام سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی ہے جس کے مطابق آپ ﷺ تمام انبیاء سے برتر اور بزرگ ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار گزشتہ انبیاء حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے نام لے کر فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کرنا ہوتی۔ (تفسیر ابن کثیرؒ اردو مترجم علامہ محمد میمن جونا گڑھی۔ شائع کردہ۔ نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی)۔ پھر ایک حدیث قدسی میں فرمایا گیا کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کہ یہ تمام کائنات آپ ﷺ کے لئے پیدا کی گئی۔ پس آپ ﷺ کو سلسلۂ انبیاء میں دیگر نبیوں کی مانند محض ایک اینٹ قرار دینا آپ ﷺ کے اس بلند ترین مقام کی کسرشان ہے اور یہ مراد لینا ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔

دوسرا جواب: اصل میں یہ عمارت شریعت کا محل ہے جس کی انبیاء ماقبل احکام شریعت لا کر تعمیر کرتے رہے لیکن عمارت نامکمل رہی اور اس کی تکمیل قرآن کریم کے ذریعہ ہوئی۔ جس میں پہلی شریعتوں کے قابلِ عمل احکام کو شامل کیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا:

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (بیّنہ 98:4)

ترجمہ: اس میں ہیں قائم رہنے والی تعلیمات۔

انسانی عقل کی ارتقائی مراحل کو پیش نظر رکھ کر جو ضروریات تھیں یا پڑنی تھیں ان کے لئے قرآن کریم میں اضافی احکام اتارے گئے اور یوں شریعت کے محل کو مکمل کر دیا گیا۔

اس تشریح پر حدیث کے الفاظ اَلْاَنْبِيَاءُ مِنْ قَبْلُ یعنی آپ ﷺ سے قبل کے انبیاء ایک اضافی دلیل ہے کیونکہ شریعت کا سلسلہ گزشتہ انبیاء کے ساتھ ہی مخصوص تھا اور نزول قرآن کے بعد اب کوئی اور شریعت آنے والی نہیں اور قیامت تک یہی کتاب رہے گی۔

محل سے شریعت مراد لینے کی معقول تشریح نئی نہیں ہے۔ پہلے بزرگ بھی یہی سمجھتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام ابن حجر عسقلانیؒ نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے:

'فَالْمُرَادُ هُنَا النَّظَرُ إِلَى الْأَكْمَلِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الشَّرِيعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مَعَ مَا مَضٰى مِنَ الشَّرَائِعِ الْكَامِلَةِ'

(فتح الباری شرح صحیح بخاری از حضرت امام ابن حجرؒ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 559 دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور)

ترجمہ: یہاں شریعت محمدیہ کے پہلی گزری ہوئی شریعتوں کے مقابلہ میں کامل ہونے کا ذکر مراد ہے۔

اسی طرح علامہ ابن خلدونؒ نے لکھا ہے:

'يُفَسِّرُوْنَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ بِاللَّبِنَةِ حَتّٰى أُكْمِلَتِ الْبُنْيَانُ وَمَعْنَاهُ النَّبِيُّ الَّذِيْ حَصَلَتْ لَهُ النُّبُوَّةُ الْكَامِلَةُ'

ترجمہ: خاتم النبیین کی تفسیر اس امت سے کرنا جس سے عمارت مکمل ہوگئی ہے سے مراد یہ ہے کہ وہ نبی آگیا جس کے وجود میں نبوت اپنی تمام تر نعمتوں اور رفعتوں کے ساتھ مکمل ہوگئی۔ (مقدمہ ابن خلدون از حضرت عبدالرحمن ابن خلدونؒ صفحہ نمبر 324 بحوالہ کلید دعوت از جمال الدین شمس صفحہ نمبر 59-60)

تیسرا جواب: یہ معنی اس لئے بھی درست نہیں ہیں کہ احادیث میں حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کی پیش خبری موجود ہے۔ اگر عمارت میں جگہ صرف ایک اینٹ کی تھی جو پُر ہوگئی تو اب حضرت عیسیٰؑ کی دوسری آمد کے لئے جگہ کہاں ہے؟

نوٹ: مزید 3 احادیث نمبر 2، 3 اور 36 کا یہی مضمون ہے اس لئے ان کا جواب بھی مندرجہ بالا ہے۔

3۔ میرے بعد خلفاء ہوں گے:

ترجمہ حدیث نمبر 4: بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے'

استدلال: یہ حدیث۔۔۔ ہر قسم کی نبوت کے اختتام کا اعلان ہے۔ (صفحہ 246)

(بخاریؒ جلد 1 صفحہ 491، مسند امام احمدؒ جلد 2 صفحہ 297 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 245-246 نیا ایڈیشن 2012)

جواب اول: اس ارشاد میں آپ ﷺ کے معاً بعد نظم حکومت کا بمقابلہ بنی اسرائیل مختلف ہونے کا ذکر ہے یعنی بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ کے بعد سیاست والی قیادت رہی۔ ایک لمبے عرصہ تک ہر نبی بادشاہ بھی ہوا۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی صاحبِ سیاست نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ خلفاء ہی صاحبان سیاست ہوں۔ پس یہاں اپنے سیاق کے مطابق الفاظ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، سے مراد یہی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی صاحب سیاست نبی نہیں ہوگا۔ یہ معنی اس حدیث کے مطابق بھی ہیں جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں بادشاہت اور نبوت جمع نہیں ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح از حضرت امام خطیب تبریزیؒ کتاب الرقاق باب الانذار والتحذیر بحوالہ پاکٹ بک از ملک عبدالرحمن صاحب خادم صفحہ نمبر 311)

چنانچہ اس پیش گوئی کے مطابق خلفاء راشدین نبی نہ ہوئے اور جس نبی کے آنے کی خبر دی گئی اسے بھی انہی خبروں کے تحت بادشاہ نہ ہونا تھا جیسا کہ صحیح بخاری میں اس کے لئے "یَضَعُ الْحَرْب" کے الفاظ فرمائے گئے کہ وہ لڑائی روک دے گا اور صحیح مسلم کی ایک حدیث کے مطابق اس نے یاجوج ماجوج سے بذریعہ دعا مقابلہ کرنا تھا نہ کہ جنگ کے ذریعہ

جواب دوم: اپنے بعد خلفاء ہونے کی خبر کے لئے آپ ﷺ نے لفظ 'سَیَکُوْنُ' کا استعمال فرمایا ہے۔ حرف 'س' مستقبل قریب کے لئے آتا ہے اور اس لحاظ سے یہ خبر صرف آپ ﷺ کے بعد کے قریبی مستقبل کے لئے ہے جس میں کوئی نبی نہ ہوگا اور صرف صاحبان سیاست خلفاء ہوں گے۔
یہ خبر مستقبل بعید کا احاطہ نہیں کرتی جس میں آپ ﷺ نے خود صحیح مسلم کی ایک حدیث کے مطابق مسیح موعود کو چار دفعہ نبی اللہ قرار دیا ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی دو حدیثوں میں آنے والے اس موعود کو امت کا امام قرار دیا ہے۔

ترجمہ حدیث نمبر 100: میرے لئے نبوت ہے اور تمہارے لئے خلافت۔"

مزید استدلال: اس امت میں بجائے نبوت کے محض خلافت ہے۔ نبوت صرف آں حضرت ﷺ پر ختم ہوگئی۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 180 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 316 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب: یہ استدلال اوپر جیسا ہے اس لئے اس کا جواب بھی مندرجہ بالا ہی ہے۔

4۔ عاقب:

ترجمہ حدیث نمبر 5: مَیں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔

(بخاری، مسلم جلد 2 صفحہ 261، دلائل ابونعیم صفحہ 12 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 257 نیا ایڈیشن 2012ء)

پہلا جواب: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے اپنے آپ کو عاقب فرمایا ہے جس کے درست معنی نیک کاموں میں پہلوں کا قائم مقام ہونا ہے ۔جیسا کہ ابن الاعرابی نے کہا ہے اور جسے حضرت ملّا علی قاری نے دہرایا ہے کہ:

'اَلْعَاقِبُ الَّذِیْ یَخْلُفُ فِی الْخَیْرِ مَنْ کَانَ قَبْلَہٗ

ترجمہ: عاقب وہ ہے جو نیک کاموں میں اپنے سے پہلوں کا قائم مقام ہو۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ از حضرت ملا علی قاریؒ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 276 بحوالہ تتمہ علمی تبصرہ از حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری صفحہ نمبر 101، 1972ء ربوہ)

ان معنوں میں کوئی کلام نہیں اور ان سے ختم نبوت کے حق میں کوئی استدلال نہیں ہوتا۔

دوسرا جواب: اس لفظ کی تشریح میں حدیث کے آخری الفاظ اپنی بناوٹ کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ کے الفاظ نہیں لگتے کیونکہ ان میں بجائے 'بعدی' یعنی میرے بعد کے 'بَعْدَہٗ' یعنی اس کے بعد کا لفظ استعمال ہوا ہے جو کوئی دوسرا ہی کہہ سکتا ہے۔ حضرت ملّا علی قاریؒ کی رائے بھی یہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے:

ترجمہ: ظاہر ہے کہ اَلعَاقِبُ الَّذِیْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کسی صحابی یا بعد میں آنے والے کی تفسیر ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ از حضرت ملا علی قاریؒ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 276 بحوالہ تتمہ علمی تبصرہ از حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری صفحہ نمبر 101 رقیم پریس یوکے)

تیسرا جواب: حدیث کے ساتھ شارح صاحب کا یہ اضافی قول کہ آپ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں، ان معنوں میں ہی درست سمجھا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی تشریعی نبی نہیں۔ اس حدیث کی تشریح میں مفتی شفیع صاحب نے حافظ ابن حجرؒ کی جو تحریر درج کی ہے اس کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ 'اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَلَا شَرِیْعَۃَ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی شریعت۔

(فتح الباری جلد 6 صفحہ 406 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 257۔258 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

یہ الفاظ بھی آپ کے بعد شریعت والے نبی ہی کی نفی کرتے ہیں۔یہ مضمون پہلے بیان ہو چکا ہے کہ قرآن کریم اوراحادیث صحیحہ امت میں نبوت کو جاری رکھتے ہیں اوردین کے کامل ہونے کے سبب اب کوئی نئی شریعت والا نبی نہیں آ سکتا۔

5۔اگر کوئی محدث ہوتا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے:

ترجمہ حدیث نمبر 6:تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے پس میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔اوراسی حدیث کے دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ:تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ مکلّم ہوا کرتے تھے بغیر اس بات کے کہ وہ نبی ہوں پس اگر ان میں سے کوئی میری امت میں بھی ہوسکتا ہے تو وہ عمرؓ ہے ۔

استدلال:حدیث کے مضمون پر غور فرمائیے کہ نبی کریم ﷺ نے اس امت کے سب سے بہتر افراد یعنی صحابہ کرامؓ اوران میں سے بھی منتخب حضرت عمرؓ کے لئے اگر کوئی بڑے سے بڑا درجہ تجویز فرمایا ہے تو وہ صرف محدثیت کا درجہ ہے۔نبوت کا درجہ ان کے لئے بھی تجویز نہیں فرمایا بلکہ صراحتاً اس کی نفی فرمائی ہے۔(صفحہ 259)(بخاریؒ جلد 1 صفحہ 521،مسلمؒ بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 258۔259 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف)

جواب:استدلال کی یہ بنیاد کہ 'نبوت کا درجہ بھی تجویز نہیں فرمایا' درست نہیں۔کیونکہ دیگر ایسی احادیث موجود ہیں جن میں حضرت عمرؓ کے ساتھ نبوت کا ذکر ملتا ہے۔جیسے خود اسی کتاب میں نمبر 37، نمبر 77 اورنمبر 90 پر جو 3 احادیث درج ہیں ان میں حضرت عمرؓ کے لئے امکانِ نبوت کا اظہار فرمایا گیا ہے۔(ان احادیث کی وضاحت اگلے پیرا میں درج ہے)۔

پس بنیاد کے غلط ہوجانے سے اس حدیث سے یہ استنباط بھی درست نہیں رہتا کہ نبوت خارج از امکان ہے ۔

نوٹ:مزید 3 احادیث نمبر 18، 81 اور 123 کا مضمون بھی ایسا ہی ہے س لئے مندرجہ بالا ان کا جواب بھی ہے۔

6۔اگر کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے:

ترجمہ حدیث نمبر 37:اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتے۔

استدلال:بحوالہ مندرجہ بالا اورحدیث نمبر 77، 90۔حضرت عمرؓ میں کمالاتِ نبوت موجود تھے،مگر بایں ہمہ ان کو عہدۂ نبوت نہیں دیا گیا،کیونکہ سلسلۂ نبوت ختم کردیا گیا ہے۔ (جامع ترمذی بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 283 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب:یہاں بعدی سے مراد معاً بعد نبی نہ ہونا ہے۔جیسا کہ بخاری کی حدیث لا نبی بعدی سیکون خلفاء سے ثابت ہے کہ معاً بعد خلیفے ہوں گے اس لئے حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔

دوسرا جواب:امام ترمذیؒ کے اپنے ارشاد کے مطابق یہ حدیث غریب ہے۔

تیسرا جواب:درج ذیل صحیح احادیث سے اس غریب حدیث کے اصل معنوں کی وضاحت ہوسکتی ہے۔

i۔لَوْ لَمْ اُبْعَثْ لَبُعِثْتَ یَا عُمَرُ ترجمہ:آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر مَیں مبعوث نہ کیا جاتا تو اے عمر تو مبعوث کیا جاتا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح از حضرت ملاعلی قاریؒ جلد 5 صفحہ نمبر 539 وحاشیہ مشکوٰۃ مجتبائی باب مناقب بحوالہ احمدیہ پاکٹ بک از ملک عبدالرحمان خادم صفحہ 310)

ii۔لَوْ لَمْ اُبْعَثْ فِیْکُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ فِیْکُمْ ترجمہ:اگر مَیں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر تم میں مبعوث ہوتا۔

(کنوز الحقائق از امام عبدالروف المناویؒ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 73 حاشیہ،المکتبۃ الاسلام لائل پور،بحوالہ 'القول المبین' از حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری صفحہ 62 مصنفہ 1963ء جدید ایڈیشن مطبوعہ سلور لنکس لاہور)۔

پس حدیث زیر بحث کا بھی یہی مفہوم بنتا ہے کہ اگر میری جگہ کوئی نبی ہوتے وہ حضرت عمرؓ ہوتے کہ ان کے دماغی قویٰ میں صلاحیتِ الہام ثابت تھی۔ پس جس طرح آنحضرت ﷺ تشریعی نبی تھے حضرت عمرؓ امکاناً یہ منصب پا سکتے تھے۔ یوں یہ حدیث صرف ایک گزشتہ امکان کے ذکر پر مشتمل ہے نہ کہ آئندہ کی خبر پر۔

نوٹ: مزید 2 احادیث نمبر 77 اور 90 کا مضمون بھی ایسا ہی ہے س لئے مندرجہ بالا ان کا جواب بھی ہے۔

7۔30 دجال:

ترجمہ حدیث نمبر 8: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تقریباً تیس دجال کاذب دنیا میں نہ آ چکیں جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

استدلال: اس حدیث میں آپ ﷺ کے بعد مدعیٔ نبوت کو دجال و کذاب فرمایا گیا ہے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 261۔262 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ استدلال کے برخلاف یہ قیامت سے پہلے 30 ایسے افراد کے ظاہر ہونے کی خبر ہے جو نبوت کے جھوٹے دعویدار ہوں گے۔ یہ پیش خبری ایک زمانے پہلے پوری ہو چکی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل تحریرات سے ظاہر ہے:

i۔صحیح مسلم کی شرح اکمال الاکمال کے مصنف نے جو 828ھ میں فوت ہوئے لکھا ہے کہ:

هٰذَا الحَدِيْثُ ظَهَرَ صِدْقُهُ فَاِنَّهُ لَوْعُدَّ مَنْ تَنَبَّأَ مِنْ زَمَنِهٖ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاٰنَ لَبَلَغَ هٰذَا الْعَدَدَ وَ يَعْرِفُ ذالكَ مَنْ يُّطَالِعُ التَّارِيْخُ

(اکمال الاکمال جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 258 مصری بحوالہ پاکٹ بک از ملک عبدالرحمن صاحب خادم صفحہ نمبر 313)

ترجمہ: اس حدیث کی سچائی ثابت ہو گئی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ سے لے کر آج تک نبوت کے جھوٹے مدعیوں کو گنا جائے تو یہ تعداد پوری ہو چکی ہے اور اس بات کو ہر وہ شخص جانتا ہے جو تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے۔

ii۔نواب صدیق حسن خان صاحب (متوفی 1890ء) نے لکھا ہے:

بالجملہ آنچہ حضرت ﷺ اخبار بوجود دجالین کذابین درایں امت فرمودہ واقع شد۔

ترجمہ: آں حضرت ﷺ نے جو اس امت میں کذاب دجالوں کی آمد کی خبر دی تھی وہ تعداد مکمل ہو چکی ہے۔

(حجج الکرامہ صفحہ نمبر 239 بحوالہ ’القول المبین‘ از حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری صفحہ 69 مصنفہ 1963ء جدید ایڈیشن مطبوعہ سلور لنکس لاہور)

دوسرا جواب: نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی تعداد کا معین فرمانا خود سچے کے آنے کی گنجائش رکھتا ہے۔ اگر آپ ﷺ کے بعد نبوت کا ہر دعویدار جھوٹا ہوتا تو بجائے کسی تعداد کے بیان کے یہی فرمایا جاتا کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا جھوٹا ہوگا۔ لیکن ایسا نہیں فرمایا گیا۔

تیسرا جواب: اس مضمون کی ایک اور حدیث بھی ہے جس میں لا نبی بعدی کے بعد الا ماشاء اللہ یعنی سوائے اس کے کہ اللہ چاہے کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث نبراس صفحہ 445 پر درج ہے اور حدیث کی تشریح میں حاشیہ میں لکھا ہے:

وَالْمَعْنٰى لَا نَبِيَّ بِنُبُوَّةِ التَّشْرِيْعِ بَعْدِيْ اِلَّا مَا شَآءَ اللهُ مِنْ اَنْبِيَاءِ الْاَوْلِيَاءِ

ترجمہ: یعنی حدیث کے فقرہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد نئی شریعت والی نبوت کے ساتھ کوئی نبی نہیں ہوگا اور الا ماشاء اللہ کے استثناء سے

مراد انبیاء و اولیاء ہیں۔ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی حاشیہ صفحہ 445 بحوالہ تحقیق عارفانہ از حضرت قاضی محمد نذیر صاحب صفحہ 63_64)

چوتھا جواب: اس حدیث کے واضح مضمون کے برخلاف اسے کسی سچے دعویدار کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کرنے والوں سے حضرت مسیح موعودؑ نے یوں خطاب فرمایا ہے:

i۔ ''کیا تمہاری قسمت میں تیس دجّال ہی لکھے ہوئے تھے۔ چودھویں صدی کا خمس بھی گزرنے پر ہے۔۔۔مگر تم لوگوں کے دجّال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے شاید تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو! وہ دجّال جو شیطان کہلاتا ہے وہ خود تمہارے اندر ہے۔ اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے۔ آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے''۔ (ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 215 حاشیہ)

ii۔ ''کیا اس امّت کی ایسی ہی پھوٹی ہوئی قسمت اور ایسے ہی بدطالع ہیں کہ ان کے حصّہ میں تیس دجّال ہی رہ گئے۔۔۔ خدا نے پہلی امّتوں کے لئے تو پے در پے نبی اور رسول بھیجے''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 411)

نوٹ: مزید 4 احادیث نمبر 9، 62، 63 اور 134 کا مضمون بھی ایسا ہی ہے اس لئے مندرجہ بالا ان کا جواب بھی ہے۔

8۔ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ:

ترجمہ حدیث نمبر 10: 'قریب ہے کہ میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں'۔ (رواہ مسلم ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 263_264 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: اس حدیث کے الفاظ پہلی مذکور احادیث سے اس طرح مختلف ہیں کہ اس میں تیس جھوٹے دعویداروں کی پیش خبری کے ساتھ ان کے جھوٹا ہونے کی وجہ بھی بیان فرمائی گئی ہے یعنی آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا۔ آپ ﷺ کا نبیوں کے لئے مہر تصدیق ہونا اس امر کا متقاضی ہے کہ آنے والے نبی آپ ﷺ کی مہر تصدیق رکھتے ہوں لیکن یہ مہر کسی ایسے دعویدار کے ساتھ نہیں ہوسکتی جو آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر اور آپ ﷺ کے بالمقابل نبوت کا دعویدار ہو۔ اس لئے ایسے مدعیان کا جھوٹا ہونا ظاہر ہے۔ اس حدیث میں ایسا ہی ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی دیگر پیش خبریوں کے مطابق آپ ﷺ کے تابع امتی نبی ہونے پر یہ حدیث لاگو نہیں ہوتی اور شاید ان جھوٹے مدعیان کی تعداد کو معین کرنے کی بھی یہی وجہ ہے ورنہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کے ہر دعویدار کو جھوٹا قرار دیا جاتا۔

دوسرا جواب: خاتم النبیین کے ذکر کے بعد دوسرا اظہار لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اسی امر کی مزید وضاحت ہے یعنی اگر لا کو بمعنی نفی کمال صفت لیا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ جیسا یعنی صاحبِ شریعت مستقل نبی کوئی اور نہیں ہوگا۔

لا بمعنی نفی کمال صفت دیگر احادیث سے: لا کا یہ استعمال کہ اس سے موصوف کی صفت کے کمال کی نفی مراد ہو، عام ہے۔ خود آنحضرت ﷺ کا ایسا استعمال فرمانا درج ذیل احادیث سے ظاہر ہے:

i۔ إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

(صحیح بخاری کتاب الایمان والنذ در باب کیف کانت یمین النبی ﷺ)

ترجمہ: جب یہ قیصر مرے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور جب کسریٰ مرے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔

ii۔ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ (صحیح بخاری کتاب المناقب۔ مناقبِ انصار باب ہجرت النبی ﷺ واصحابہؓ الی المدینہ)

ترجمہ: کوئی ہجرت نہیں بعد فتح مکہ۔

iii۔ لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اِمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ

ترجمہ: جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں وفائے عہد و پیمان نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

(سنن بیہقی بحوالہ جذبۃ الحق از حضرت مولانا سیّد عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ صفحہ نمبر 31 شائع کردہ حکیم عبداللطیف شاہد نمبر 14، مین بازار گوالمنڈی لاہور 1966ء)

iv۔ لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ (مستدرک از حضرت امام حاکمؒ کتاب الصلوٰۃ لاصلوٰۃ لجار المسجد مطبوعہ دارالفکر بیروت)

ترجمہ: نماز نہیں ہوتی مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی مگر مسجد میں (یعنی کامل نماز)۔

ان سب مثالوں میں نفیٔ جنس نہیں بلکہ نفیٔ کمال ہے یعنی قیصر و کسریٰ جیسے بڑے بادشاہ، کامل ایمان، کامل نماز اور مکہ سے مدینہ جیسی ہجرت کا نہ ہونا۔ ورنہ ہجرت کا سلسلہ تو عام ہے، امانت کے بغیر مومنوں کی کوئی کمی نہیں، اور گھر کے نمازیوں کا کوئی شمار نہیں۔ قیصر و کسریٰ کے بعد اور قیصر و کسریٰ بھی ہوئے۔ ہرمز کسریٰ ایران کو اس کے بیٹے شیرویہ نے مارا اور اس کے بعد کسریٰ ہوا۔ ہرقل قیصرِ روم کے بعد اس کا بیٹا ہرقلوس قیصر روم ہوا۔ حدیث کے ظاہر الفاظ کے برخلاف اور بھی قیصر و کسریٰ ہونے کی وضاحت خود حضرت امام بخاریؒ نے اس حدیث کے تحت حاشیہ میں یوں فرمائی ہے

ترجمہ: ''اگر تو کہے کسریٰ اور قیصر کے بعد اور کسریٰ اور قیصر بھی ہوئے تو میں کہتا ہوں کہ ان کی وہ شان و شوکت نہ تھی جیسے کہ پہلے تھی''۔ (بخاری کتاب الجہاد)

مختصر یہ کہ لَا کے معنی مطلق نفی کے بجائے نفیٔ کمال بھی ہوتے ہیں۔

تیسرا جواب: اسی طرح اگر بعدی کو بمعنی مخالف لیا جائے تو لَا نَبِیَّ بَعْدِی اس امر کا اظہار ہے کہ آپ ﷺ کو چھوڑ کر یا آپ ﷺ کے مخالف کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔

بَعْدِیْ بمعنی مغائرت اور مخالفت کی مثالیں: عربی میں لفظ ''بعد'' صرف ظرفِ زماں کے علاوہ خلاف کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً آیت قرآنی ہے:

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ (جاثیہ 45:7) ترجمہ: پس اللہ اور اس کی آیات کے بعد پھر وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے؟

ظاہر ہے کہ اللہ کے بعد کا کوئی تصور نہیں ہے اور یہاں بعد سے یہی مراد ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر۔

اسی طرح ایک اور آیت ہے: فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ (یونس 10:33) ترجمہ: پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے۔

حق کا بعد زمانی اعتبار سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے یہاں یہی معنی ہوں گے کہ حق کو چھوڑ کر۔

پھر آنحضرت ﷺ نے بھی لفظ ''بعد'' کو زمانہ کے علاوہ اور معنوں میں استعمال فرمایا ہے۔ جیسا کہ یہ حدیث:

مَیں نے خواب میں سونے کے دو کنگن دیکھے اور ان کو پھونک مار کر اڑا دیا تو اس کی تعبیر مَیں نے یہ کی:

فَاَوَّلْتُھُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَسْوَدُ الْعَنَسِیُّ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَۃُ (صحیح بخاری کتاب المغازی)

ترجمہ: اس سے مراد دو کذاب ہیں جو میرے برخلاف نکلیں گے پہلا اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ۔

یہاں بھی بَعْدِیْ سے زمانی بعد مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ ان دونوں نے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا تھا۔ مسیلمہ کا تو اس دعویٰ کے ساتھ مدینہ میں آ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری اور خط کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اسی طرح اسود عنسی کے بارے میں آپ ﷺ کی طرف سے عمّال یمن کو ہدایت بھجوانے کا بھی تاریخ میں ذکر ہے۔

(حیات محمدؐ از محمد حسین ہیکل صفحہ نمبر 777 مترجم محمد سعید عبدہ، الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور)

نتیجہ: ان وضاحتوں سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِی کے معنی حدیث میں موجود مقام خاتم النبیین کے قرینہ سے یہی درست

ٹھہرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد آپ کو چھوڑ کر اور آپ ﷺ کے مخالف کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور سچا وہی ہوگا جس پر آپ ﷺ کی مہر تصدیق ہوگی یعنی وہ جس کی آپ ﷺ نے خود خبر دی، جسے بار بار نبی اللہ فرمایا۔ نیز یہ خبر بھی دی کہ آپ ﷺ اور اس آنے والے کے درمیانی عرصہ میں کوئی اور نبی نہ ہوگا اور جس کی بیعت کرنے اور جس کی مدد کرنے کی آپ ﷺ نے تاکید فرمائی۔

چوتھا جواب: بظاہر لا نبی سے نفی جنس کے یہ معنی کہ کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا ان حضرات کو بھی قبول نہیں جو ختم نبوت کا ادعا رکھتے ہیں اور پھر اس کے باوجود آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰؑ نبی اللہ کی آمد کے بھی قائل ہیں۔ اسی لئے اس حدیث کے معنی کرتے وقت وہ ایک آنے والے نبی کی گنجائش ضرور رکھتے ہیں۔ جیسا کہ مفتی صاحب کی درج ذیل تحریریں:

i۔ ''لَا نَبِیَّ بَعْدِی کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس پر لفظ ''نبی'' بولا جائے آپ ﷺ کے بعد پیدا نہیں ہوسکتا۔''

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 246 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

ii۔ '' الغرض حدیث مذکور اس امر کا صاف اعلان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوسکتا جس پر کسی طرح لفظ ''نبی'' بولا جائے''۔ (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 247 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف)

iii۔ ''لَا نَبِیَّ بَعْدِی کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کسی کو عہدہ نبوت نہ دیا جائے اور جن لوگوں کو آپؐ سے پہلے اس عالم میں نبوت مل چکی ہے ۔۔۔ ان کا ۔۔۔ آپؐ کے بعد دوبارہ دنیا میں نہ آسکنا کسی طرح اس حدیث کے مفہوم میں داخل نہیں۔''

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 252 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

گویا ایک نبی کا دنیا میں آنا، اس کا اپنے کمالاتِ نبوت دکھانا، لوگوں کا اس کی نبوت پر ایمان لانا یہ سب کچھ جائز رہتا ہے اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے مطابق ہے بشرطیکہ وہ کوئی گزشتہ نبی ہو۔

لا نبی کو نفی مطلق کہنے کے باوجود بفرضِ محال ایک گزشتہ اسرائیلی نبی کے لئے مذکورہ بالا گنجائش موجود ہے تو بدرجہ اولیٰ یہی گنجائش ایک امّتی کے لئے کیوں نہیں ہے کہ قرآن وحدیث کی واضح خبروں کے مطابق آپ ﷺ کے ایک خادم کو اللہ تعالیٰ یہ خدمت سپرد کرے اور اسے امتی نبی بنادے۔

پانچواں جواب: لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں لا کی تخصیص کرکے اس سے تشریعی نبی مراد لینا پہلے بھی بزرگان امت بیان کرتے رہے ہیں۔ ایسے تین ارشاد درج ذیل ہیں:

i۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ (متوفی 1566ء) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ اَیْ مَا ثَمَّ مَنْ یُّشَرِّعُ بَعْدِیْ شَرِیْعَةً خَاصَّةً

(الیواقیت والجواہر جزو 2 صفحہ نمبر 39 شائع کردہ شرکہ مکتبۃ المصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر۔ الطبعۃ الاخیرہ 1909ء)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ کے قول لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نئی شریعت لانے والا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ii۔ حضرت امام محمد طاہر گجراتیؒ نے بھی اپنی کتاب میں یہی لکھا ہے کہ

وَ هٰذَا اَیْضًا لَا یُنَافِیْ حَدِیْثَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَنَّهٗ اَرَادَ لَا نَبِیَّ یَنْسَخُ شَرْعَهٗ

(تکملہ مجمع البحار جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 85 مکتبہ العالی لمنشی نولکشور آگرہ)

ترجمہ: اور یہ قول حدیث لا نبی بعدی کے بھی خلاف نہیں کیونکہ اس سے مراد آپ ﷺ کی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

iii۔ نواب نورالحسن خان صاحب نے لکھا ہے: لَا نَبِیَّ بَعْدِی آیا ہے جس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ لے کر نہیں آئے گا۔(اقتراب الساعۃ صفحہ نمبر 162 مطبع سعید المطابع کا ئنات)

نوٹ: مزید 4 احادیث نمبر 21، 22، 47 اور 128 میں بھی یہ الفاظ آئے ہیں۔اس لئے مندرجہ بالا ان کا بھی جواب ہے۔

9۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطاب:

ترجمہ حدیث نمبر 7: تم (حضرت علیؓ) میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(بخاری باب غزوہ تبوک بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 260 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: حدیث کے یہ الفاظ آنحضور ﷺ کا حضرت علیؓ سے مکالمہ ہے۔اس میں بیان شدہ الفاظ 'لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کی واضح تشریح صحیح مسلم کی ایک اور حدیث کے ان الفاظ سے ہو جاتی ہے کہ "تم نبی نہیں ہو"۔اس حدیث کو مفتی صاحب نے خود بھی یوں درج کیا ہے:

"مسلم شریف کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں اِلَّا اَنَّكَ لَسْتَ نَبِيًّا (مگر تم نبی نہیں ہو)۔"

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 261 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ ارشاد کوئی عام خطاب نہیں بلکہ خاص حضرت علیؓ سے ہے اور اس وضاحت کے لئے ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت علیؓ مدینہ میں اسی طرح قائم مقام ہوں گے جیسے حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد تھے لیکن اس فرق کے ساتھ کہ حضرت ہارونؑ نبی تھے۔جبکہ حضرت علیؓ نبی نہیں ہیں۔

دوسرا جواب: یہ ارشاد آنحضرت ﷺ کی مدینہ سے غزوہ تبوک کے لئے عرصۂ غیر حاضری کے عرصہ پر محیط ہے۔کیونکہ یہ تصریح فرمائی گئی ہے کہ حضرت علیؓ اس غیر حاضری میں آپ ﷺ کے قائم مقام ضرور ہوں گے لیکن آپ ﷺ کے بعد (یعنی اس غیر حاضری میں) نبی نہیں ہوں گے بلکہ اس عرصہ میں بھی نبی آنحضرت ﷺ ہی ہوں گے۔اس لئے یہاں بَعْدِیْ سے یہ معین دورانیہ ہی مراد ہو سکتا ہے۔

اس وضاحت سے لَا نَبِیَّ بَعْدِی والی وہ تمام احادیث جو حضرت علیؓ کے حوالے سے ہیں واضح ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ سب اسی مضمون کی ہیں اور ان میں "بعدی" سے مراد آپ ﷺ کی مدینہ میں غیر موجودگی کا مختصر دورانیہ ہی ہے نہ کہ بعد کا تمام زمانہ۔اور یوں اسے کسی مستقل اصول اور قاعدہ کا بیان قرار دینا اس ارشاد کے محل اور منشاء کے مطابق نہیں ہے۔یہ تصریح نئی نہیں ہے۔بارھویں صدی کے مجدد حضرت ولی اللہ محدث دہلویؒ کی بھی یہی رائے تھی۔جیسا کہ فرمایا:

- معنی بعد یا ایں جا غیری است چنانچہ در آیت فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ گفتہ اند نہ بعدیت زمانی'۔(قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین صفحہ 206) ترجمہ: بعدی کے معنی اس جگہ غیری (میرے بغیر) کے ہیں نہ کہ بعدیت زمانی۔جیسا کہ آیت فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ میں کہتے ہیں۔

(بحوالہ ضرورت نبوّت کا ثبوت مصنفہ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب صفحہ 123 مکتبۂ جدید پریس، لاہور)

نوٹ: مزید 12 احادیث نمبر 24، 38، 51، 52، 69، 72، 73، 74، 75، 76، 82، 130۔میں بھی حضرت علیؓ کے حوالے سے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے الفاظ آئے ہیں۔اس لئے مذکورہ بالا ان کا جواب بھی ہے۔

10۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اور آخری امت:

ترجمہ حدیث نمبر 61: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔

(کنز العمال بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 299 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: امت محمدیہ کے آخری امت ہونے میں کوئی بھی اختلاف نہیں۔ امت شریعت سے ہوتی ہے اور آنحضرت ﷺ آخری تشریعی نبی ہیں اور قرآن کریم روز حشر تک آخری شریعت۔ اب چونکہ کوئی شریعت نہیں آنی اس لئے کوئی اور امت بھی نہیں ہونی۔ اس شریعت کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے ہی امت میں تجدید دین کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ اوّل سلسلہ مجددین پھر مسیح موعود و مہدی اور پھر دوبارہ خلافت علیٰ منہاج النبوت سب اسی غرض سے ہیں۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے بعد آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان کہ آپ کے بعد امت نہیں ہوگی، خود پہلے حصہ کلام کی وضاحت کر دیتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا، اس لئے کوئی امت بھی نہیں ہوگی۔ یہ تخصیص لا نبی کے صرف نفی صفت موصوف ہونے پر اور نفی جنس نہ ہونے پر مزید دلیل ہے۔

دوسرا جواب: ان معنوں کی مزید وضاحت حدیث نمبر 19 سے ہوتی ہے جس کے الفاظ ہیں:

نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ

’’ہم سب سے آخر ہیں اور قیامت میں سب سے سابق ہوں گے صرف اتنی بات ہے کہ امم سابقہ کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں اس کے بعد ملی‘‘۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم وسنن نسائی بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 272-273 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

اس حدیث سے امت اور کتاب کا تعلق روز روشن کی طرح نمایاں ہے اور اس طرح آخری امت ہونے کی یہ وضاحت بہت ہی خوب ہے کہ ’’صرف اتنی بات ہے‘‘۔

نوٹ: مزید 18 احادیث نمبر 65، 80، 112، 142، 20، 27، 28، 41، 42، 43، 53، 92، 93، 96، 118، 122، 127 اور 129 میں سے ابتدائی 4 میں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے سیاق میں لَا اُمَّۃَ بَعْدِیْ کے الفاظ یا مفہوم بھی مذکور ہے۔ پہلے حصہ کا جواب گزشتہ پیرا نمبر 7 میں بیان ہو چکا جبکہ دوسرے حصہ کا جواب اوپر درج ہے۔ اگلی 14 احادیث میں بھی امت محمدیہ کو آخری امت فرمایا گیا ہے اور مذکورہ بالا ان کا جواب بھی ہی ہے۔

11۔ وجہ فضیلت:

ترجمہ حدیث نمبر 11: ’’مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔۔۔ (چھٹے یہ کہ) مجھ پر انبیاء ختم کر دئے گئے ہیں‘‘۔
(صحیح مسلم بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 264-265 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد میں بیان کردہ ساری باتیں ایسی ہیں جو آپ ﷺ میں منفرد ہیں اور جن کے باعث آپ ﷺ کو دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا ہوئی ہے۔ پس اس وجہ فضیلت کے معنی بھی ایسے ہونے چاہئیں جس سے فضیلت ظاہر ہو۔ صرف زمانی لحاظ سے آخری ہونا تو فضیلت کی کوئی وجہ نہیں۔ جیسا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحبؒ نے لکھا ہے:

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس از حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ صفحہ نمبر 7 مکتبہ قاسم العلوم، کورنگی، کراچی)

پس الفاظ ’’ختم بی النبیون‘‘ کے معنی یہی کرنے ہوں گے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی شریعت عطا فرمائی ہے جو رہتی دنیا تک قائم رہے گی اس لئے تشریعی نبیوں کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے بھی اس کی یہی تشریح کی ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

وَخُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ أَيْ لَا يُوْجَدُ بَعْدَهٗ مَنْ يَّأْمُرُهُ اللهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ

(تفہیمات الٰہیہ از حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ جزو2،صفحہ نمبر85 ادارۃ النشر اکادمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی،حیدرآباد)

ترجمہ: خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ سے یہ مراد ہے کہ آئندہ کوئی شخص ایسا نہیں پایا جائے گا جسے خدائی شریعت دے کر لوگوں پر مامور کرے۔

دوسرا جواب: یہ بات کہ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ سے مراد انبیاء کا مطلق اختتام نہیں ہے، آنحضرت ﷺ کے ایک اور ارشاد سے واضح ہو جاتی ہے جس میں آپ نے انہی الفاظ کے ساتھ انبیاء کے ختم ہونے کی مثال ہجرت کے ختم ہونے کے ساتھ دی ہے اور ظاہر ہے کہ ہجرت مطلقاً ختم نہیں ہوئی۔ یہ حدیث اسی کتاب میں یوں درج ہے:

ترجمہ حدیث نمبر 71: ''اللہ تعالیٰ نے تم (حضرت عباسؓ) پر ہجرت ختم کر دی جس طرح کہ مجھ پر انبیاء ختم کر دئے گئے''۔

(طبرانی،ابونعیم،ابویعلیٰ،ابن عساکر وابن نجار بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 304 نیا ایڈیشن۔کراچی۔2012ء)

12۔صرف مبشرات باقی:

ترجمہ حدیث نمبر 12: ''اے لوگو! نبوت کا کوئی جزو سوائے اچھے خوابوں کے باقی نہیں۔''

استدلال: اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نبوت بالکلیہ ختم ہو چکی ہے اور سلسلہ وحی نبوت منقطع ہو گیا ہے البتہ اجزائے نبوت میں سے ایک جزو مبشرات باقی ہے۔(صحیح بخاری وصحیح مسلم بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 265 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب اول: مبشرات نبوت کا حصہ بھی ہیں اور نبوت بھی۔ جیسے یہ کہا جائے کہ روٹی کے سوا کھانے میں کچھ باقی نہیں۔ تو روٹی کھانا بھی ہے اور کھانے کا حصہ بھی۔مبشرات کا نبوت ہونا تو خود قرآن کریم میں یوں بیان ہوا ہے کہ:

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ(انعام 6:49)

ترجمہ: ہم رسولوں کو مبشر اور منذر بنا کر ہی بھیجا کرتے ہیں۔

یعنی نبی مبشرات کے ساتھ ہی آتے ہیں۔ عام آدمی کے مبشرات محض خواب ہیں مگر علماء حق،اولیاء اور انبیاء کے مبشرات بذریعہ رویاء، کشف، الہام اور وحیِ نبوت کی صورت میں ہوتے ہیں۔ چونکہ اب تشریعی نبوت ختم ہو چکی اس لئے یہ وحیِ نبوت غیر تشریعی ہی ہو سکتی ہے اور یوں یہ حدیث بھی امت میں نبوت کے جاری رہنے کی نوید ہے۔

جواب دوم: علامہ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی درج ذیل ایک اور تشریح کی ہے وہ لکھتے ہیں:

'اَللَّامُ فِي النُّبُوَّةِ لِلْعَهْدِ وَالْمُرَادُ نُبُوَّتُه وَالْمَعْنٰى لَمْ يَبْقَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ الْمُخْتَصَّةِ بِيْ اِلَّا الْمُبَشِّرَات'

ترجمہ: یعنی اس حدیث میں جو النبوہ کا لفظ آیا ہے اس سے مخصوص طور پر آنحضرت ﷺ کی اپنی نبوت مراد ہے (نہ کہ عام نبوت) اور مطلب یہ ہے کہ میری مخصوص نبوت میں سے شریعت والا حصہ تو ختم ہو گیا ہے مگر مبشرات ابھی باقی ہیں۔

(فتح الباری جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 375 دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور بحوالہ القول المبین از حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری،مصنفہ 1963ء صفحہ 69،جدید ایڈیشن مطبوعہ سلور لنکس لاہور)

اس توجیہہ سے مکمل اتفاق نہ بھی کیا جائے تو بھی اس سے یہ تو ظاہر ہے کہ جو چیز ختم ہوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے۔

نوٹ: مزید 8 احادیث نمبر 13، 34، 40، 44، 50، 55، 56 اور 89 کا مضمون اس حدیث کے ہم رنگ ہے اس لئے مندرجہ بالا ان کا جواب بھی ہے۔

13۔آخر الانبیاء اور آخر المساجد:

ترجمہ حدیث نمبر 14: '' مَیں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

استدلال: نسائی کے الفاظ میں بجائے آخر الانبیاء اور آخر المساجد کے خاتم الانبیاء اور خاتم المساجد واقع ہوا ہے اور بہر دو صورت معنی واحد ہیں''حدیث میں خاتم المساجد سے مراد خاتم مساجد الانبیاء ہے، جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں خود یہی لفظ موجود ہے''۔
(صحیح مسلم بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 269 نیا ایڈیشن۔ادارۃ المعارف، کراچی)

یہ دوسری حدیث بھی علیحدہ طور پر یوں درج ہے۔

ترجمہ حدیث نمبر 78:''میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجدِ انبیاء کی خاتم ہے''۔
(رواہ حضرت دیلمیؒ، بزارؒ، ابن نجارؒ بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 306 نیا ایڈیشن۔ادارۃ المعارف، کراچی)

پہلا جواب: یہ حدیث آخر کے معنی واضح کر دیتی ہے، کیونکہ جو معنی آخر الانبیاء کے ہوں گے وہی آخر المساجد کے۔مسجدِ نبوی کے بعد مساجد تو بن رہی ہیں۔اس لئے آخر المساجد کے معنی مطلق آخری مسجد تو نہیں ہو سکتے۔اس لئے آخر الانبیاء کے معنی بھی مطلق آخری نبی نہیں ہو سکتے۔ہاں جس طرح مساجد وہی جائز ہیں جن کا قبلہ اور طریقِ عبادت وہی ہو جو مسجدِ نبوی کا تھا۔اسی طرح نبی بھی صرف آپ ﷺ کی شریعت کے تابع ہی ہو سکتا ہے۔

دوسرا جواب: اپنی صفت میں کمال والے وجودوں کے لئے محاورہ میں آخر کا استعمال عام ہے۔امام جلال الدین سیوطیؒ نے امام ابن تیمیہؒ کو آخِرُ الْمُجْتَھِدِیْن لکھا ہے۔(الاشباہ والنظائر جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 310 مطبوعہ حیدر آباد)

علامہ اقبال نے اپنے استاد داغ کی وفات پر کہا:

آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے (بانگ درا صفحہ نمبر 81 مطبع اظہار سنز لاہور)

پس آخر المساجد کے معنی یہی ہوں گے کہ مساجد میں افضل ترین۔

تیسرا جواب: محض زمانی لحاظ سے آخری ہونا افضلیت کو مستلزم نہیں۔جیسا کہ بانی دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے لکھا ہے
''اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخّر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں''۔(تحذیر الناس، صفحہ 7، مکتبہ قاسم العلوم، کراچی)

اسی رائے کا زیادہ مضبوط اور تنبیہی الفاظ میں اظہار حضرت صوفی حکیم ترمذیؒ (متوفی 255ھ) نے فرمایا ہے۔
(ختم الاولیاء صفحہ 341، مطبعہ الکاثولیکیہ، بیروت)

چوتھا جواب: دوسری حدیث میں لفظ آخر کی جگہ خاتم کا استعمال دونوں کو اظہارِ افضلیت میں برابر ظاہر کرتا ہے۔اور اس کے یہی معنی ہوں گے کہ جس طرح مسجدِ نبوی ﷺ دیگر دوسری مساجد سے افضل ہے اسی طرح یہ انبیاء کی بنائی ہوئی مسجد سے بھی افضل ہے۔

نوٹ: کتاب میں مذکور 2 احادیث نمبر 35 اور 66 میں آخر الانبیاء اور آخر النبیین کے الفاظ کے ساتھ امّت کا آخری اور آخر الامم ہونا بھی بیان ہوا ہے۔

جواب: نئی امت نئی شریعت سے ہی ممکن ہے اور چونکہ اب کوئی شریعت نہیں آنی اس لئے امت بھی کوئی نہیں ہونی اور یوں آپ ﷺ کی امت ہی آخری رہتی ہے۔ان احادیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ آخر النبیین اور آخر الانبیاء سے مراد آپ ﷺ کا آخری تشریعی نبی ہونا ہے۔

14۔رسالت اور نبوت منقطع:

ترجمہ حدیث نمبر 33:''رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔''
(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 281 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب: جو نبوت ختم ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی تشریعی نبی نہیں ہو سکتا۔نبوت مطلقاً ختم نہیں ہوئی ورنہ آپ ﷺ اپنے بعد ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر نہ دیتے (صحیح مسلم)۔اس حدیث سے بھی یہی مراد ہے جیسا کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے وضاحت فرمائی ہے:

فَاِنَّ النَّبُوَّۃَ الَّتِی انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھِیَ نَبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ لَا مُقَامَ لَھَا فَلَا شَرْعَ یَکُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسَلَّم وَلَا یَزِیْدُ فِیْ حُکْمِہٖ شَرْعًا آخَر وَھٰذَا مَعْنٰی قَوْلُہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرِّسَالَۃَ وَ النَّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِی بَلْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ

(فتوحات مکیہ از حضرت امام محی الدین ابن عربیؒ جلد نمبر 2، صفحہ 3 مطبع دار الکتب العربیہ مصر)

ترجمہ: وہ نبوت جو آنحضرت ﷺ پر منقطع ہوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ اب آں حضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آسکتی نہ اس میں کوئی حکم کم کر سکتی ہے نہ زیادہ۔ یہی معنی آپ ﷺ کے اس قول کے ہیں ''اَنَّ الرِّسَالَۃَ وَ النَّبُوَّۃَ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیّ'' یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو بلکہ اگر نبی آ سکتا ہے تو وہ میری شریعت کے ماتحت آئے گا۔

نوٹ: مزید 2 احادیث نمبر 70 اور 91 کا مضمون بھی یہی ہے اور مندرجہ بالا ان کا بھی جواب ہے۔

15۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

ترجمہ حدیث نمبر 16: یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا آخری حصہ ہے ''آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ۔''

(صحیح بخاری بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 271 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

پہلا جواب: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کا وہ قرآنی لقب بیان ہوا ہے۔ جو سورۃ احزاب کی آیت 41 میں مذکور ہے۔ کتاب کے پہلے باب میں آیت خاتم النبیین کی وضاحت میں یہ تفصیلی ذکر ہو چکا ہے کہ اس مقام کے معنی ''نبیوں کی مہر'' ہیں اور جہاں مجازی طور پر ''آخرِ قوم'' کے معنی لئے جائیں تو اس سے مراد ''افضل النبیین'' ہیں۔ اس لئے یہاں بھی قرآنی مضمون سے زائد اور ہٹ کر کوئی اور معنی مراد نہیں ہو سکتے۔

دوسرا جواب: یہ معنی درج ذیل ایک حدیث سے اور بھی واضح ہو جاتے ہیں۔

ترجمہ حدیث نمبر 46: ''مَیں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین اس وقت لکھا ہوا تھا جبکہ آدم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔''

(مسند احمد بن حنبل بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 289 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

آپ ﷺ کا تمام انبیاء سے پہلے خاتم النبیین ہونے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ ایک صفاتی مقام ہے اور سب انبیاء آپ ﷺ کی مہر تصدیق کے تابع ہیں اور اس کا زمانی طور پر آخری ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

تیسرا جواب: صفاتی طور پر خاتم کا استعمال درج ذیل حدیث سے بھی خوب واضح ہے جس میں آپ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے::

فَاِنَّکَ خَاتِمُ الْمُھَاجِرِیْنَ فِی الْھِجْرَۃِ کَمَا اَنَا خَاتِمُ النبیین فِی النُّبُوَّۃِ

ترجمہ حدیث نمبر 101: ''آپ ہجرت میں خاتم المہاجرین ہیں جیسے میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔''

(رویانیؒ اور ابن عساکرؒ، کنز جلد 6 صفحہ 178 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 316۔317 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

یہاں جن معنوں میں خاتم المہاجرین کا خطاب ہے انہی میں خاتم النبیین ہے۔ پس جس طرح ہجرت بند نہیں ہوئی اسی طرح نبوت بھی بند نہیں ہوئی۔

نوٹ: مزید 13 احادیث نمبر 30، 31، 45، 57، 58، 108، 109، 110، 111، 113، 119، 141 اور 143 میں بھی مقام خاتم النبیین کا ذکر ہے۔ گو بعض جگہ ترجمہ قرآنی مفہوم سے ہٹ کر آخری یا ختم کرنے والے کیا گیا ہے۔ ان کے جوابات بھی مذکورہ بالا ہی ہیں۔

16۔ قیامت کا ملا ہونا:

ترجمہ حدیث نمبر 17: میں اور قیامت دونوں اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

استدلال: ''اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے اور قیامت کے درمیان کوئی جدید نبی پیدا نہ ہوگا۔''

(صحیح بخاری بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 271 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: گو حدیث کے الفاظ، لی گئی مراد کے متحمل نہیں تاہم اگر ایسا کیا جانا ضروری ہو تو بھی کسی ''جدید نبی'' کے پیدا نہ ہونے پر کوئی اختلاف نہیں کیونکہ جدید وہی ہوسکتا ہے جو آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر اور آپ ﷺ کی شریعت کے علاوہ کسی قانون کو لانے کا مدعی ہو۔ایسا ممکن نہیں کیوں کہ قرآن کریم آخری شریعت ہے اور آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔اب اگر کوئی راہ کھلی ہے تو صرف امتی نبی کی۔جو ایک خادمانہ حیثیت رکھے گا اور آں حضرت ﷺ کے تابع ہونے کے سبب اور آپ ﷺ کے پیغام کو عام کرنے پر مامور ہونے کے سبب ''جدید'' شمار نہ ہوگا۔

دوسرا جواب: ظاہری طور پر آنحضرت ﷺ کو گزرے ہوئے پندرہ سو سال ہو چکے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کے مطابق اس آخری ہزار سال میں سے ابھی سو سال ہی گزرے ہیں اور نو صدیاں رہتی ہیں۔اس لئے اس حدیث سے یہی مراد لیا جانا چاہئے کہ آپ ﷺ نے اس روحانی قیامت کی آمد کا ذکر کیا ہے جو آپ ﷺ کے ظہور کے ساتھ وابستہ تھی اور جس کے نتیجہ میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا اور دنیا نے ایک بار پھر اپنے ربّ کی شناخت کی اور اللہ سے تعلق کی روشن مثالیں قائم ہوئیں۔

تیسرا جواب: آنحضور ﷺ کا قیامت کا ساتھ ملا ہونا اشارتی ہے نہ کہ واقعاتی اس پر ایک مضبوط قرینہ درج ذیل حدیث ہے۔

ترجمہ حدیث نمبر 54: میں اور قیامت دونوں ساتھ بھیجے گئے ہیں، وہ تو قریب تھی کہ مجھ سے بھی آگے جائے۔

(تفسیر ابن کثیرؒ جلد 6 صفحہ 156 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 294۔295 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

مفتی محمد شفیع صاحب نے اس حدیث کے بارے میں یہ رائے بھی ظاہر کی ہے کہ:

اس حدیث میں مبالغے کے ساتھ قربِ قیامت کو بیان کیا گیا ہے۔(صفحہ نمبر 295)

17۔آنحضرت ﷺ کے اسم ہائے گرامی: مقفّیٰ، حاشر، خاتم

ترجمہ حدیث نمبر 15: ''مَیں محمد ہوں اور احمد اور مقفّیٰ بھی ہوں''۔

استدلال ''مقفّیٰ بمعنی عاقب ہے اور عاقب کے معنی خود نص حدیث میں آخر الانبیاء بیان فرمائے ہیں جیسا کہ حدیث نمبر 5 میں گزرا ہے۔

(مسلم جلد 2 صفحہ 261 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 270 نیا ایڈیشن۔کراچی 2012)

پہلا جواب: اوپر پیرا نمبر 4 میں حدیث نمبر 5 کی وضاحت میں یہ ذکر ہو چکا ہے کہ فقرہ لیس بعدہ نبی۔ارشاد رسول ﷺ نہیں بلکہ بیان کرنے والے کی رائے ہے۔اس لئے اس کو بنیاد بنا کر مزید دلیل حجت نہیں ہے۔

دوسرا جواب: خود لفظ مقفّیٰ کے معنی آخری نہیں۔جیسا کہ لکھا ہے:

'مَعْنَاهُ الْمُتَّبِعُ لِلنَّبِيِّيْنَ'۔(اکمال الاکمال شرح مسلم از حضرت علامہ ابن الانباری ؒ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 143)

ترجمہ: اس کے معنی ہیں وہ شخص جس کی نبی بھی پیروی کریں۔

حضرت ملّا علی قاریؒ نے عاقب کے بھی یہی معنی کئے ہیں اور ابن اعرابیؒ کے الفاظ دہرائے ہیں کہ:

قَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِي الْعَاقِبُ الَّذِيْ يَخْلِفُ فِي الْخَيْرِ مَنْ كَانَ قَبْلَه (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد 5 صفحہ 376)

ترجمہ: ابن اعرابی نے کہا ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جو کسی اچھی بات میں اپنے سے پہلے کا قائم مقام ہو۔

(بحوالہ القول المبین از حضرت مولانا ابو العطاء جالندھری، مصنفہ 1963ء، صفحہ 59، جدید ایڈیشن مطبوعہ سلور لنکس لاہور)

یہ معنی واضح ہیں اور آنحضرت ﷺ کی پیروی میں انبیاء کے آنے پر دلیل ہیں نہ کہ نبوت ختم ہونے پر۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی ابن اعرابیؒ کے عربی الفاظ کو دہرایا ہے لیکن ان کے معنی اپنی مرضی کے لکھے ہیں کہ:

ابن الاعرابی نے مقفّٰی کا ترجمہ ''هُوَ الْمُتَّبِعُ لِلْاَنْبِيَاءِ'' کیا ہے جس کے معنی بھی یہی آخر الانبیاء ہوتے ہیں۔

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 270 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

تیسرا جواب: اگر بفرضِ محال اس نام کے معنے آخر ہی سمجھے جائیں تو پھر یہ ''آخر'' صفاتی ہی ہونا چاہیئے کیونکہ اس کا ذکر آپ ﷺ کے صفاتی نام احمد کے ساتھ ہوا ہے اور اس سے مراد درجہ کمال میں آخر یعنی افضل النبیین ہوگا، کیونکہ زمانی طور پر آخری ہونا کوئی وجہ مدح نہیں۔

ترجمہ حدیث نمبر 25: ''میں محمد ہوں اور احمد، مقفّٰی، حاشر، ماحی، خاتم اور عاقب۔''

استدلال: حاشر کے معنی بھی یہی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد ہی حشر و قیامت قائم ہو جائے گی، کوئی نبی اور نہ پیدا ہوگا۔

(مسند حضرت امام احمد بن حنبلؒ بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 276 نیا ایڈیشن۔ ادارۃ المعارف، کراچی،)

جواب: آنحضرت ﷺ اور قرب قیامت کا مضمون پیرا نمبر 16 کے تحت حدیث نمبر 17 کی وضاحت میں اوپر درج ہو چکا ہے کہ اس سے مراد وہ روحانی قیامت ہے جو آپ ﷺ کے ظہور کے ساتھ وابستہ تھی نہ کہ مستقبل بعید میں آنے والی اصل قیامت۔ یہی اس استدلال کا جواب بھی ہے۔

ترجمہ حدیث نمبر 95: ''مَیں فاتح اور خاتم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

استدلال: یعنی اصل خلقت میں سب سے پہلے اور بعثتِ نبوت میں سب سے آخر۔''

(سنن بیہقی بحوالہ ختمِ نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 314 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب: قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے لئے خاتم کا لفظ صرف ایک بار آیت خاتم النبیین میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس مقامِ مدح کے یہی معنی ہیں کہ آپ ﷺ نبیوں کی مہر تصدیق ہیں اور مجازی معنوں میں آخر سے مراد ''افضل النبیین'' ہیں۔ پس حدیث میں مذکور اس لفظ کے معنی بعثت نبوت میں سب سے آخر کرنا قرآنی منشاء کے مطابق نہیں۔ جبکہ ایسی احادیث کا ذکر بھی ہو چکا ہے جس میں آپ ﷺ نے اپنا خاتم النبیین ہونا سب انبیاء سے پہلے بیان فرمایا ہے۔ پس یہاں خاتم کے معنی آخر اسی صورت میں درست قرار پا سکتے ہیں کہ اس سے ''آخری تشریعی نبی'' مراد لیا جائے۔

نوٹ: مزید 10 احادیث نمبر 26، 83، 84، 85، 86، 99، 121، 131، 132 اور 138 میں سے 5 میں مقفّٰی نام ذکر ہوا ہے۔ جن میں سے دو جگہ اس کا ترجمہ ''وہ شخص جس کی نبی بھی پیروی کریں'' کے بجائے آخری رسول کیا گیا ہے۔ سب میں حاشر نام آیا ہے اور 3 میں خاتم۔ ان تینوں ناموں مقفّٰی حاشر اور خاتَم کی اوپر درج شدہ وضاحت ان کے لئے بھی ہے۔ اسی طرح ان احادیث میں سے 3 میں ''عاقب'' نام آیا ہے اور اگرچہ ان میں العاقب الذی لا نبی بعدہ کے اضافی الفاظ نہیں ہیں لیکن پھر بھی از خود یہی معنی مراد لے کر انہیں دہرایا گیا ہے۔ پیرا نمبر 4 میں کی گئی حدیث نمبر 5 کی وضاحت ان کا جواب بھی ہے۔

18۔ آخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ترجمہ حدیث نمبر 23: ''سب انبیاء میں پہلے آدمؑ اور سب سے آخر محمد (ﷺ) ہیں۔''

(صحیح حضرت امام ابن حبانؒ بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 275 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب: چند احادیث میں مذکور آپ ﷺ کی بحیثیت ''خاتم النبیین'' اوّلیت کا بیان ہو چکا ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی پیدائش سے بھی پہلے خاتم النبیین

تھے۔جبکہ درج ذیل ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کو بیک وقت اول وآخر فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ حدیث نمبر 59: وہی سب سے پہلے نبی ہیں اور وہی سب سے آخر ہیں ۔

(ابن عساکر بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 297 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف،کراچی)

جواب: ایک ہی انسانی وجود زمانی اعتبار سے بیک وقت اوّل اور آخر نہیں ہوسکتا۔پس خاتم النبیین کی حیثیت میں اولیت کے ساتھ ساتھ آخری ہونے کا مطلب ''آخری شرعی نبی'' ہی ہوسکتا ہے۔

اس تناظر میں حدیث زیرِ نظر میں آپ ﷺ کو آخر کہنے کا بھی یہی مطلب درست ٹھہرتا ہے کہ آپ آخری شرعی نبی ہیں۔

نوٹ: مزید 5 احادیث نمبر 60، 67، 68، 114 اور 115 کا مضمون یہی ہے اور ان کا جواب بھی مندرجہ بالا ہے۔

19۔ نبی اور امت ایک دوسرے کا حصہ:

ترجمہ حدیث نمبر 32: تم تمام امتوں میں سے صرف میرا حصہ ہو اور تمام انبیاء میں سے صرف مَیں تمہارا حصہ ہوں۔

استدلال: نہ اس امت کے لئے اور کوئی نبی ہوسکتا ہے، اور نہ یہ امت کسی اور نبی کی امت ہوسکتی ہے۔

(مسند حضرت امام احمد بن حنبلؒ بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 280 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف،کراچی)

پہلا جواب: اس میں کوئی کلام نہیں۔امتی نبی کا مفہوم یہی ہے کہ وہ خود امت کا حصہ ہے اور اس کی اپنی کوئی امت نہیں ہے۔اور چونکہ اس کا مقامِ نبوت پانا بھی آنحضرت ﷺ کے طفیل اور آپ ﷺ کی اطاعت کے نتیجہ میں ہے اس لئے وہ کوئی غیر نہیں بلکہ ایک خادم ہے اور اس کو ماننے کے ساتھ اور اللہ کے تازہ بتازہ نشانات دیکھ کر حضرت محمد مصطفی ﷺ سے تعلق اور رشتہ محبت اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

دوسرا جواب: امت شریعت سے بنتی ہے۔چونکہ قرآن کریم قیامت تک آخری شریعت ہے اور اب کوئی تشریعی نبی نہیں آسکتا اس لئے یہ امت کسی اور نبی کی امت بھی نہیں بن سکتی۔یہ تاثر کہ ایک کے بعد دوسرے نبی کو ماننے سے ماننے والوں کی امت بدل جاتی ہے اس لحاظ سے درست نہیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں مذکور انبیاء کے کئی سلسلے ایسے ہوئے ہیں جن میں باپ بیٹا اور پوتا بھی نبی ہوئے۔اگر ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کو ماننے والے کی امت بدل جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان نبیوں پر ایمان لانے والوں کی امت بار بار بدلتی رہی۔حقیقت یہ ہے کہ ایک نبی کو ماننے والے ضرور اس کے امتی ہوتے ہیں۔لیکن ایسا صرف ان رسولوں کے لئے ہے جو شریعت کے ساتھ نازل ہوئے۔حضرت موسیٰؑ کے بعد آں حضرت ﷺ کے ظہور تک کے 1900 سالوں میں آنے والے بے شمار انبیاء کو ماننے والے بنی اسرائیل بدستور حضرت موسیٰؑ کی امت رہے اور باوجود فرقہ فرقہ ہوجانے کے یہودی ہی کہلائے۔

امّت کا شریعت سے بننا درج ذیل آیت قرانی سے بھی ظاہر ہوتا ہے جس میں روزِ قیامت کتاب کی طرف بلایا جانا مذکور ہے۔یہاں کتاب سے مراد کتابِ شریعت ہی لگتی ہے کہ پوچھ گچھ دیئے گئے احکامات کے تحت ہوتی ہے۔:

كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا (جاثیہ 45:29)

ترجمہ: ہر امت اپنی کتاب کی طرف بلائی جائے گی۔

پس امتیں شریعت سے ہوتی ہیں اور غیر تشریعی اور امتی نبیوں کے ماننے والے بدستور صاحبِ شریعت نبی کی امت رہتے ہیں۔

تیسرا جواب: یہ مضمون کتاب میں مذکور درج ذیل حدیث سے اور بھی واضح ہوجاتا ہے

ترجمہ حدیث نمبر 116: ''تم میں خود موسیٰ علیہ السلام بھی آجاویں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو تو البتہ تم گمراہ ہوجاؤ،انبیاء میں سے تمہارا حصہ صرف میں

ہی ہوں اور امتوں میں سے میرا حصہ صرف تم ہی ہو۔"

(شعب الایمان بیہقی ، کنز العمال بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 325 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر حضرت موسیٰؑ کی اتباع بھی گمراہی ہے۔ اس ارشاد کے مطابق گزشتہ نبی حضرت عیسیٰؑ کی اتباع کی بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور یوں ان کی دوبارہ آمد کی پیش گوئی پوری ہونے کی ممکنہ صورت یہی ہے کہ آپ ﷺ کا امّتی آنحضور ﷺ کے ظل اور سایہ کے رنگ میں بطور امّتی نبی آئے اور امت کے اصل نبی آپ ﷺ ہی رہیں۔

نوٹ: حدیث نمبر 117 کا مضمون بھی یہی بیان کیا گیا ہے اس لئے مندرجہ بالا اس کا جواب بھی ہے۔

20۔ خلافت اوّل 30 سال اور پھر دوبارہ:

ترجمہ حدیث نمبر 39: 'نبوت کی خلافت تیس برس تک رہے گی اور پھر ملک وسلطنت ہو جائے گی'۔

استدلال: اس حدیث میں بالوضاحت بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد صرف خلافتِ نبوت باقی رہے گی۔ نبوت بالکل نہیں ہوگی۔'

(جامع ترمذی ، سنن ابوداود بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 286 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

پہلا جواب: خلافت نبی کی وفات کے معاً بعد قائم ہوتی ہے اس لئے یہاں بعد سے لازماً آپ ﷺ کی وفات کا معاً بعد مراد ہے اور اس سے کلیتاً بعد کا زمانہ لینا مقصدِ حدیث کے برخلاف ہے۔ یہ حدیث آنحضور ﷺ کے بعد معیّن عرصہ تک خلافت ِ نبوت کے قیام کی ایک پیش گوئی تھی جو پوری ہوئی۔

دوسرا جواب: اس محدود عرصہ قیامِ خلافت کی پیشگوئی کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے ایک بار پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی خبر بھی دی ہے جیسا کہ کتاب میں مذکور درج ذیل حدیث سے ظاہر ہے:

ترجمہ حدیث نمبر 48: ''تمہارے اندر نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا (یعنی جب تک آں حضرت ﷺ دنیا میں زندہ رہیں گے) پھر اللہ تعالیٰ نبوت کو اٹھا لے گا۔ اس کے بعد قوت کے زور پر بادشاہت رہے گی جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو اٹھا لے گا۔ پھر خلافت طریقۂ نبوت پر ہوگی۔ اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔''

(مسند حضرت امام احمد بن حنبلؒ وسنن حضرت امام بیہقیؒ بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 290۔291 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

اس پیش گوئی میں امت محمدیہ میں آنے والے مختلف ادوار کے آخر میں آنحضرت ﷺ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ایسے دور کا ذکر فرمایا ہے جس کے بعد اور کوئی دور نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد پہلا دور بھی خلافت کا ہے اور آخری بھی۔ جس طرح پہلی خلافت نبوت کے بعد ہوئی اسی طرح یہ آخری دور بھی نبوت کے بعد ہوگا۔ اور اس طرح یہ خبر صریحاً ایک نبی کی آمد اور پھر اس کے بعد خلافت کے قیام کی خبر ہے۔

مزید استدلال: ''اس حدیث میں سب سے آخر میں خلافت کا ذکر ہے اس سے وہ خلافت مراد ہے جو قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگی۔'' (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 291 نیا ایڈیشن۔ شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب: اس خلافت کو حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ قرار دینا آدھی بات ہے۔ کیوں کہ اس طرح نبی کی آمد کا ذکر تو ہو گیا لیکن خلافت کی بات نہ ہوئی۔ پیشگوئی میں خلافت علیٰ منہاج نبوت فرمایا گیا ہے۔ یعنی نبوت بھی اور خلافت بھی۔ یہ دو علیحدہ علیحدہ امر ہیں اور بیک وقت نہیں ہو سکتے۔ خلافت نبی کے بعد ہوتی ہے اور منہاجِ نبوت پر خلافت کا قیام نبی اللہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں نہیں بلکہ ان کے بعد ہونا ہے۔ اور یوں اس پوری بات کا اظہار کوئی وجۂ نزاع

باقی نہیں چھوڑتا۔مسیح موعود امتی نبی ہیں اور آپ کے بعد سلسلۂ خلافت کا قیام آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کا پورا ہونا ہے۔اس کے بعد اور کوئی دور نہیں اور یوں یہ سلسلۂ خلافت دنیا کے آخر تک جاری رہنا ہے۔اس سبب سے بھی حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے دور کو یہ خلافت قرار دینا درست نہیں ٹھہرتا کیونکہ مفتی صاحب کے نزدیک ان کا دورانیہ صرف چالیس سال ہوگا۔

مزید جواب:مفتی صاحب کے اس اظہار میں ''قربِ قیامت'' کا ٹانکہ بے جا ہے۔کیونکہ وہ کئی حدیثیں اس مضمون کی بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور قیامت باہم دو انگلیوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔یوں قربِ قیامت کا یہ زمانہ تو 1500 سال سے جاری ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق یہ آخری ہزار ہے اور ابھی قیامت کے آنے میں نو صدیاں ہیں۔

نوٹ:مزید 3 احادیث نمبر 49،87 اور 88 میں سے اول الذکر خلافتِ آخر کے بارے میں اور بعد الذکر دو حدیثیں خلافت اوّل کے متعلق ہیں اور ان کا جواب بھی مذکورہ بالا ہی ہیں۔

21۔بعد والوں کے بھی رسول:

:اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اُدْرِكَ حَيًّا وَمَنْ يُوْلَدُ بَعْدِيْ)

ترجمہ حدیث نمبر 79:مَیں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو مَیں زندگی میں پالوں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوگا۔

استدلال:''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک جو انسان پیدا ہوگا اس کے نبی صرف آپ ﷺ ہی ہیں اور کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔''

(کنز العمال بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 307 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب:اس میں کلام نہیں کہ کوئی ایسا نبی پیدا نہیں ہوگا جس کو مان کر کوئی اس کی امت ہو جائے۔امّتی نبی کوئی نئی شریعت نہیں لائے گا اور اس کو ماننے والوں کے نبی بھی آنحضرت ﷺ ہی ہوں گے۔اسی لئے اس امّتی نبی نے جس کے آنے کی خود آنحضرت ﷺ نے بشارت دی تھی یہی تعلیم دی کہ:

نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی ﷺ۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اِس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔۔آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔''(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ نمبر 13۔14)

22۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے قائم مقام پائیں گے:

ترجمہ حدیث نمبر 94:عیسیٰؑ (جب نزول فرمائیں گے تو) میری امت میں اپنے حوارین کے قائم مقام لوگ پائیں گے۔'

(کنز العمال بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 313 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب:اس حدیث سے ختم نبوت کے حق میں کوئی استدلال نہیں لکھا گیا۔البتہ ترجمہ میں بریکٹ کے تشریحی الفاظ 'جب نزول فرمائیں گے' چونکہ سورۃ انبیاء کی آیت 35 کے خلاف ہیں اس لئے سورۃ نور کی آیت 56 کے مطابق درست ترجمہ یہ ہوگا کہ ''مثیل عیسیٰ جب تشریف لائیں گے''۔

بظاہر حدیث میں ان 'آخرین' کا ذکر ہے جن میں درج ذیل آیتِ قرآنی کے مطابق آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ مقدر تھی:

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (جمعہ 62:4)

ترجمہ: اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔

اوران کے بارے میں ہی اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی مانند اوران کے قائم مقام ہوں گے۔اس خبر سے اس بات کی تائید بھی ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ اورحضرت عیسیٰؑ کی دوسری آمد کی خبر کا مدعا ایک ہی ہے اور امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی وجود ہیں۔قرآن کریم میں بھی آنحضرت ﷺ کے اصحاب کی مثال اول تورات سے دی گئی اور ساتھ ہی غالباً آپ ﷺ کی دوسری بعثت کے حوالہ سے انجیل سے بھی۔جیسا کہ فرمایا: وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ (فتح 48:30) ترجمہ: اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے۔

اس آیت کے تناظر میں حدیث زیر بحث سے آنے والے مسیح پر ایمان لانے والوں کا آنحضرت ﷺ کے اصحابؓ کے رنگ میں رنگا ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے۔انہی اخبار کو حضرت مسیح موعودؑ نے یوں بیان فرمایا ہے: صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

اس وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حدیث امت میں ایک نبی کی آمد کی خبر ہے نہ کہ اس کے برعکس۔

23۔امت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں:

ترجمہ حدیث نمبر 97:ان کی امت تمام امتوں پر افضل ہے اور پھر ساری امت میں ابوبکر افضل ہیں۔

استدلال: حدیث کی تصریح سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام امت محمدیہ سے افضل ترین فرد ہیں حالانکہ وہ نبی نہیں ہیں،جس سے صاف ثابت ہوا کہ اس امت میں کوئی نبی نہیں ہوسکتا،ورنہ لازم آئے گا کہ غیر نبی (ابوبکرؓ) نبی سے بڑھ جائے،حالانکہ یہ ناممکن ہے۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 138 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 314 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف،کراچی)

جواب: اس حدیث کو آنحضور ﷺ کے اس ارشاد مبارک کے مطابق دیکھنا چاہئے جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو افضیلت میں امت میں پیدا ہونے والے انبیاء کے سوا فرمایا گیا ہے۔یہ حدیث کئی طرح سے روایت ہے۔جیسے:

1۔'اَبُوْ بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ اِلَّا يَكُوْنَ نَبِيٌّ'۔

(معجم کبیر از طبرانیؒ،کامل از ابن عدیؒ اور کنز جلد 6 صفحہ 137 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 317 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف)

ترجمہ: ابوبکرؓ سب لوگوں سے بہتر ہیں سوائے اس کے کوئی نبی پیدا ہو(تو اس سے بہتر نہیں)

2:'اَبُوْ بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدِيْ اِلَّا يَكُوْنُ نَبِيٌّ'۔

(ابن عدی،معجم کبیر طبرانی،خطیبؒ اور دیلمیؒ،کنز جلد 6 صفحہ 138 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 317 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف)

ترجمہ: ابوبکرؓ میرے بعد سب لوگوں سے بہتر ہیں سوائے اس کہ کوئی نبی پیدا ہو۔

ان احادیث سے امت میں نبی کی پیدائش کا امکان ثابت ہے۔اور یہ وضاحت کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ان ممکنہ انبیاء کے علاوہ باقی سب لوگوں سے افضل ہیں۔دوسری حدیث میں تو بعد کا قرینہ بھی ہے جو اسے مستقبل کی خبر ظاہر کررہا ہے یعنی اس نبی کی پیدائش کی خبر بھی جو آپ ﷺ کے بعد ظاہر ہونا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ مفتی صاحب نے یہ دونوں احادیث بھی نمبر 102 اور 103 پر ختم نبوت کے حق میں درج کردی ہیں۔تاہم اس کے لئے انہیں آنحضرت ﷺ کے ارشاد مبارک کے برخلاف ترجمہ میں تبدیلی کرنا پڑی ہے۔چنانچہ پہلی حدیث کا ترجمہ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ:

''ابوبکر انبیاء کے سوا تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔''(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 317 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

اس میں لفظ ''یَکُوْنُ'' کا ترجمہ نہیں کیا گیا اور نبی (واحد) کا ترجمہ انبیاء (جمع) کردیا ہے جس سے اس ارشاد میں بجائے امت میں پیدا ہونے والے نبی کے استثناء کے گزشتہ انبیاء سے استثناء کا مفہوم پیدا ہوگیا ہے جو یقیناً حدیث کے مفاد کے خلاف ہے۔

دوسری حدیث کا ترجمہ انہوں نے یہ کیا ہے: ''ابوبکرؓ سوائے نبی کے میرے بعد سب انسانوں سے افضل ہیں۔''

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 317 نیا ایڈیشن۔شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

یہاں بھی 'یَکُوْنُ' کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے اور بات بدل دی ہے۔

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے اس بارے میں یہ وضاحت کی ہے:

ان حدیثوں میں یَکُوْنُ میں کَانَ تامّہ استعمال ہوا ہے اس لئے نبی کا لفظ مرفوع ہے۔جس کا استثناء کیا گیا ہے وہ آئندہ ہونے والا نبی ہے۔اگر یَکُوْنُ کا لفظ نہ ہوتا اور صرف اِلَّا الْاَنْبِیَاء کے الفاظ ہوتے تو مفتی صاحب کا ترجمہ صحیح ہوتا''۔

(الحق المبین از حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری صفحہ نمبر 93 ربوہ)

نوٹ: مزید 15 احادیث نمبر 104، 105، 175، 177، 106، 107، 125، 137، 138، 139، 140، 174، 196، 176 اور 197 میں سے اول الذکر 4 میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت بیان ہوئی ہے جبکہ اگلی 9 احادیث میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے ساتھ حضرت عمرؓ کا ذکر بھی ہے۔(ان میں سے ایک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صرف ان دونوں حضرات کے خلیفہ ہونے کا بیان تشریح طلب ہے)۔آخری سے پہلی حدیث میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کا ذکر ہے۔جبکہ آخری حدیث میں آپ کے ساتھ باقی تینوں خلفائے راشدینؓ کا بھی ذکر ہے۔یوں ان میں سے بیشتر میں ذکر فرمودہ فضائل میں ایک سے زیادہ حضرات شامل ہیں۔جبکہ مجموعی طور پر سب سے افضل ہونا انبیاء کے علاوہ بیان ہوا ہے۔بیشتر سے کوئی استدلال بھی نہیں کیا گیا ہے لیکن ان کا ذکر شاید اسی مفاد میں ہے۔اس لئے ان سب کا جواب مندرجہ بالا ہی ہے۔

24۔صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام امت سے افضل ہیں:

ترجمہ حدیث نمبر 126:''اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام اہل عالم میں پسند فرمایا، اور پھر صحابہ میں سے چار کو پسند فرمایا، یعنی ابوبکر، عمر، عثمان، علی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور ان چاروں کو تمام صحابہ میں بہترین قرار دیا۔''

استدلال: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام امت سے افضل ہیں اور بایں ہمہ جب وہ بھی نبی نہیں تو اور کوئی کیسے نبی ہوسکتا ہے؟ (خصائص الکبریٰ جلد 2، صفحہ 203، بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 331۔نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

پہلا جواب: بلا شک حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہ سے افضل ہونے کے سبب امت میں بزرگ ترین ہیں لیکن درج ذیل ایک اور حدیث کے مطابق یہ افضلیت آیندہ پیدا ہونے والے نبی کے استثناء کے ساتھ ہے

اَبُوْ بَکْرٍ اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ نمبر 6 و جامع الصغیر السیوطی بحوالہ الحق المبین از حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری صفحہ نمبر 91)

ترجمہ: ابوبکر اس امت میں افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔

اگر امت محمدیہ میں کوئی نبی پیدا نہ ہونا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد کافی ہوتا کہ حضرت ابوبکرؓ تمام امت میں افضل ہیں اور اس افضلیت سے آیندہ آنے والے نبی کے استثناء کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔

دوسرا جواب: یہی مضمون درج ذیل ایک اور حدیث میں بھی ملتا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی کے استثناء کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سب انسانوں سے افضل قرار دیا ہے:

اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ

(جامع الصغیر از امام جلال الدین سیوطیؒ، زیر عنوان حرف الھمزہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 6 ایڈیشن کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق از علامہ عبد الرؤف مناوی)

ترجمہ: ابوبکر سب لوگوں سے بہتر ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔

تیسرا جوب: مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنی کتاب میں ایک لفظ کے فرق کے ساتھ اس مضمون کی درج ذیل حدیث بھی درج کی ہے:

اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدِیْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ ۔ (طبرانی، ابن عدی، کنز بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صفحہ نمبر 317 ادارۃ المعارف کراچی طبع جدید ستمبر 2012ء)

ترجمہ: ابوبکر میرے بعد سب لوگوں سے بہتر ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔

اس حدیث میں 'بَعْدِیْ'' کا زائد لفظ بمعنی 'میرے بعد' اور پھر 'اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ' یعنی 'کوئی نبی پیدا ہو' کے الفاظ قابل غور ہیں جو واضح طور پر آپ ﷺ کے بعد امکان نبوت پر دلیل ہیں۔

چوتھا جواب: محض افضل ہونا انعام نبوت کا مورد نہیں بنا دیتا۔ نبوت ضرورت کے تابع ہے اور ضرورت کا تعین آں حضرت ﷺ نے خود یہ کہہ کر فرما دیا ہے کہ

لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ (بخاری کتاب بدء الخلق، جلد 2 صفحہ 158 مصری)

ترجمہ: کہ آپ ﷺ اور اس (آنے والے موعود) کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

پس ان اصحابؓ کا نبی نہ ہونا آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کا پورا ہونا ہے نہ کہ نبوت کے ختم ہونے پر دلیل۔

نوٹ: مزید 12 احادیث نمبر 204، 205، 206، 207، 208، 210، 198، 199، 200، 201، 202 اور 203 میں سے پہلی 6 میں مختلف صحابہؓ کے مناقب اور اگلی 6 میں بعض صحابہؓ کی عادات اختیار کرنے کی تعلیم بیان ہوئی ہے۔ ان سب سے کوئی استدلال نہیں کیا گیا ہے لیکن ان کا ذکر غالباً صحابہؓ کی فضیلت کی دلیل کے ذیل میں کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کے جواب بھی مندرجہ بالا ہی ہیں۔

25۔ قرآن کے سوا کوئی وحی نہیں:

ترجمہ حدیث نمبر 98: قرآن کے سوا کوئی وحی نہیں۔''

استدلال: ''مراد یہ ہے کہ قرآن کے بعد اور کوئی جدید آسمانی کتاب نہیں آسکتی۔''

(معتصر من مشکل الآثار صفحہ 452 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 315 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب: اس میں کوئی کلام نہیں۔ قرآن کریم آخری شریعت ہے اور اس کا دائرہ قیامت تک ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ آخری تشریعی نبی ہیں۔ خود مفتی صاحب نے اس مضمون کی کئی احادیث بیان کر کے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ

''ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم کے بعد نہ کوئی اور آسمانی کتاب نازل ہوگی اور نہ کوئی شریعتِ جدیدہ آئے گی، نہ قرآن کا کوئی حرف منسوخ ہوگا، یہ صرف نبوّتِ تشریعیہ کے انقطاع کی دلیلیں ہیں۔'' (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 342 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

یہ نتیجہ حضرت مسیح موعودؑ کی درج ذیل تعلیم کے عین مطابق ہے:

''اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفی ﷺ جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔۔۔ اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقّانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں''۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 557 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

نوٹ: مزید 17 احادیث نمبر 144، 145، 146، 147، ب148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159 اور 160 کا بھی یہی مضمون ہے اس لئے مندرجہ بالا ان کا بھی جواب ہے۔

26۔ امت کا نبی انہیں میں سے ہوگا:

ترجمہ: حدیث نمبر 120: ''موسیٰؑ نے اللہ سے دعا مانگی کہ مجھے اس امت (یعنی امت محمدیہ) کا نبی بنا دے تو ارشاد ہوا کہ اس امت کا نبی خود انہی میں سے ہوگا۔

استدلال: ''اس حدیث سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰؑ جیسا اولوالعزم پیغمبر بھی جب اس امت کا نبی نہیں بن سکتا تو پھر کوئی آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کی نبوت کا درجہ کیسے پا سکتا ہے؟''

(ابونعیم فی الحلیہ، الخصائص جلد 1 صفحہ 14 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 327 نیا ایڈیشن کراچی)

جواب: اس استدلال کے مطابق حضرت عیسیٰؑ بھی اس امت میں بطور نبی نہیں آسکتے۔ اور ان کی آمد کی پیش گوئی کے لئے لازم ٹھہرتا ہے کہ وہ ایک امتی کے ذریعہ پوری ہو۔ جس پر اس حدیث کے یہ الفاظ ایک مضبوط قرینہ ہیں کہ نَبِیُّھَا مِنْھَا یعنی امت کا نبی امت میں سے ہوگا۔ اس طرح یہ حدیث واضح طور پر امتی نبی کی خبر اور امتی نبوت کی شکل میں نبوت جاری رہنے کی ایک خوش خبری ہے۔

27۔ شانِ امتیاز سب سے بڑھا دی ہے:

ترجمہ حدیث نمبر 124: ''آپ کا پروردگار فرماتا کہ: اگر ہم نے آدم کو صفی اللہ ہونے کا تمغہ امتیازی دیا ہے تو آپ پر تمام انبیاء کو ختم کر کے آپ کی شانِ امتیاز سب سے بڑھا دی ہے۔'' (الخصائص جلد 2 صفحہ 193 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 329، نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

پہلا جواب: اس حدیث میں واضح طور پر آنحضرت ﷺ کے مقام خاتم النبیین کو آپ ﷺ کی شانِ امتیاز کو سب سے بڑھانے والا فرمایا گیا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو اس امر کی متقاضی ہے کہ اس مقام کی تشریح و توضیح ایسی کی جائے جو شان کو بڑھانے والی ہو۔ زمانی لحاظ سے آخری ہونا کیونکہ کوئی تعریف کا رنگ نہیں رکھتی۔ اس لئے اس کے درست معنی یہی ہیں کہ آپ نبیوں کی مہرِ تصدیق ہے اور سب انبیاء آپ ﷺ کی تصدیق کے محتاج ہیں اور یہ کہ آپ ﷺ افضل النبیین ہیں اور تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ پس یہ حدیث مقام خاتَم النبیین کے درست معنوں کو واضح کرنے والی ہے اور اس کے الفاظ خُتِمَتْ بِکَ الْاَنْبِیَاء کا ترجمہ اسی کے مطابق کرنا چاہیے۔

دوسرا جواب: اس حدیث میں شانِ امتیاز بڑھانے کی وجہ تمام انبیاء کا ختم کرنا اس لئے بھی درست نہیں ٹھہرتا کہ کتاب میں مذکور درج ذیل ایک اور حدیث کے مطابق آپ ﷺ ایک ہزار یا کچھ زائد انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں۔ جبکہ انبیاء کی کل تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان ہوئی ہے۔

ترجمہ حدیث نمبر 29: ''میں ایک ہزار انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں یا کچھ زیادہ کا۔''

(متدرک، حاکمؒ، کنز اجلد 6 صفحہ 121 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 329 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

28۔ تمام انسانوں کی طرف نبی:

ترجمہ حدیث نمبر 161: ''میں تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

استدلال: ''قیامت تک آپ ﷺ کی نبوت کا سلسلہ باقی ہے جب یہ ظاہر ہے تو آپ ﷺ کی نبوت کے ہوتے ہوئے کوئی نبی نہیں ہوسکتا، ورنہ اس میں آنحضرت ﷺ کی شانِ نبوت کی توہین ہوگی۔

(مسند احمد، ترمذی، کنز جلد 6، صفحہ 109، ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 349 نیا ایڈیشن کراچی)

جواب اول: اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا دور قیامت تک ہے اور ایسے نبی کا امکان جو کسی طرح اس میں حارج ہو جیسے بنی اسرائیل کے کسی نبی کا آنا آنحضرت ﷺ کی نبوت کے منافی ہے۔ تاہم وہ نبی جو آپ ﷺ کی اطاعت کا دم بھرے اور خود پر اس انعام کو آنحضرت ﷺ کی نبوت کا فیض قرار دے اور اپنی حیثیت ایک خادم سے زائد نہ جانے کسی بھی طرح اس شان سے متصادم نہیں بلکہ آپ ﷺ کی شانِ نبوت کو بڑھانے والی ہے جیسے کسی لائق استاد کے شاگرد کا ترقی کرنا۔

جواب دوم: اس مضمون کو بیان کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے بروز کی اصطلاح استعمال کی ہے اور فرمایا ہے:

i۔ ''مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہم رنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آں جنابؐ کے اسم سے مطابق ہوگا۔ یعنی اس کا نام بھی محمدؐ اور احمدؐ ہوگا اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا۔ یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کی رو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان کیا۔ یہاں تک کہ دونوں کے نام ایک کر دئے۔ ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے ہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 212)

ii۔ ''مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمدؐ اور احمد ہوا۔ پس نبوت و رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 216)

نوٹ: مزید 11 احادیث نمبر 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171 اور 173 کا بھی یہی مضمون ہے اس لئے مندرجہ بالا ان کے بھی جواب ہیں۔

29۔ اوّل و آخر طبقے بہترین:

ترجمہ حدیث نمبر 172: میری امت کا بہترین طبقہ اس کا پہلا اور آخری طبقہ ہے کیونکہ پہلے طبقہ میں اللہ کا رسول (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور آخری طبقہ میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)۔

(حلیہ ابو نعیمؒ مرسلاً، کنز جلد 6 صفحہ 132 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 353۔ نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف)

جواب: اس حدیث سے کوئی استدلال نہیں کیا گیا ہے تاہم اس کا مضمون واضح ہے اور پہلے درج شدہ قرآنی آیات (نور 56:24 اور جمعہ 4:62) کے مطابق ہے جس میں مثیلِ مسیح اور آخرین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی پیش گوئی ہے۔ لامحالہ اس آخری دور کو پہلے دور کی مانند بہترین ہونا تھا۔ مثیلِ مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کی اس قرآنی پیش گوئی کا احادیث میں ذکر مسیح موعود اور امام مہدی کے ناموں سے ہے اور یہ امتی نبوت کی خوش خبری ہے۔

30: اللہ کی کتاب اور عترت:

ترجمہ حدیث نمبر 178: مَیں نے تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جن کو اگر تم نے مضبوطی سے پکڑ لیا تو تم ہرگز کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔'

استدلال: اس حدیث میں نجات کے لئے قرآن کریم اور اہل بیت وصحابہ کی اتباع کو مدار ہدایت قرار دیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہوگا، ورنہ ضروری تھا کہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس نبی کا ذکر فرماتے جو بعد میں ہونے والا ہے۔

(نسائی و جامع ترمذی کنز جلد اصفحہ 44 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 353 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب: اللہ کی کتاب کو تھامنا ان سب باتوں کو اختیار کرنا ہے جو اس کتاب میں مذکور ہیں۔ جن میں منجملہ رسول کی اطاعت کا حکم ہے اور رسول کی اطاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات پر حاوی ہے۔ جن میں امت میں ایک موعود مصلح کی پیش گوئی اور اس کی بیعت کرنے کا حکم شامل ہے۔ یہ اعجازی کلام ہے کہ بلا تفصیل میں گئے ایسی بنیادی بات بیان فرمائی دی ہے جس میں سارا مضمون آ گیا۔ پس اس موقع پر علیحدہ سے اس پیش گوئی کا ذکر نہ

ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور استدلال درست نہیں ٹھہرتا۔

نوٹ: مزید 3 احادیث نمبر 179، 180 اور 181 کا بھی یہی مضمون ہے اور مذکورہ بالا ان کا بھی جواب ہے۔

31۔ میری اور خلفائے راشدین کی سنت کی اتّباع:

ترجمہ حدیث نمبر 182: تم میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کی اتباع کو لازم سمجھو۔

(ابوداؤد، ترمذی، کنزالعمال جلد 4 صفحہ 147 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 354۔355 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف)

ترجمہ حدیث نمبر 183: میں تمہارے اندر ایسی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم نے ان کو لازم پکڑا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے نبی کی سنت۔ (مستدرک بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 355 نیا ایڈیشن ادارۃ المعارف)

استدلال: ان سب احادیث میں۔۔کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ بعد میں کوئی نبی مبعوث ہوگا جو تمہاری ہدایت کا کفیل ہوگا۔''

(ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 356 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب: ان احادیث میں بھی اللہ کی کتاب کے ساتھ سنت رسول ﷺ اور سنت خلفائے راشدین کو پکڑنے کا حکم ہے اور اللہ کی کتاب میں تمام باتیں آجاتی ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔قرآن کریم میں آنے والے موعود کی پیشگوئی کئی طرح بیان ہوئی ہے جس کی تفصیل ایک گزشتہ باب میں بیان ہو چکی ہے۔اس لئے ان سے وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو مفتی صاحب نے نکالا ہے۔

نوٹ: مزید 5 احادیث نمبر 184، 185، 186، 187 اور 189 کا یہی مضمون ہے اس لئے مذکورہ بالا ان کا بھی جواب ہے۔

32۔ نبوت کے لئے محمد ﷺ پر راضی:

ترجمہ حدیث نمبر 188: میں عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ پر نبوت کے لئے محمد ﷺ اور دین کے لئے اسلام پر راضی ہوں'

استدلال: یعنی ان کے سوا ہر معبود اور آپؐ کے بعد ہر مدعیٔ نبوت اور ہر دین سے بیزار ہوں۔

(رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 356۔357 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب: دین شریعت سے ہے۔اس حدیث میں نبوت کے ساتھ دین کا ذکر ہے جو صاحبِ شریعت نبی کو مستلزم ہے۔تشریعی نبی اب نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی ایسا دعویدار ہو تو اس سے بیزاری بجا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی جماعت کو یہی سکھایا ہے جیسا کہ فرمایا:

'صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی محمد مصطفی ﷺ جو اعلیٰ اور افضل سب نبیوں سے اور اتم اور اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں'۔(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 557 حاشیہ درحاشیہ)

33۔ اللہ کے حاکم کی اہانت:

ترجمہ حدیث نمبر 190: 'جو شخص اللہ کے حاکم کی اہانت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا، اور جو اس کی عزت کرے گا، اللہ اسے عزت دے گا۔(طبرانی و کنز جلد 1 صفحہ 557 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 357 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب: اس حدیث سے کوئی استدلال نہیں کیا گیا ہے کیونکہ اس کے الفاظ سے ایسا ممکن بھی نہیں۔تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس حدیث میں مومنوں کو دیا گیا حکم 'اللہ کے حاکم' کے بارے میں ہے کہ جو اس کی اہانت کرے گا اللہ اسے ذلیل کرے گا اور جو اس کی عزت کرے گا، اللہ اسے عزت دے گا۔اللہ کا یہ حاکم وہی موعود امتی نبی ہے جس کے آنے کی بطور حکم وعدل بشارت دی گئی تھی (بخاری کتاب الانبیاء)۔اور جسے اللہ تعالیٰ نے کئی

بار یہ الہام فرمایا کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَكَ وَاِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ

ترجمہ: جو تیری اہانت چاہے گا میں اسے ذلیل ورسوا کروں گا اور جو شخص تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا اس کا میں مددگار رہوں گا۔

(تذکرہ صفحہ نمبر 162، نیا ایڈیشن چہارم 2004ء بحوالہ آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 11)

نوٹ: مزید 2 احادیث نمبر 191 اور 192 کا یہی مضمون ہے اس لئے ان کا جواب بھی یہی ہے۔

34۔ بعد میں اہل علم کی طرف رجوع کا حکم:

ترجمہ حدیث نمبر 193: اور اس (قرآن) کی جو آیت تم پر مشتبہ ہو جائے اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف اور میرے بعد اہل علم کی طرف رجوع کرو تا کہ وہ تمہیں صحیح تفسیر بتلائیں۔

اس حدیث سے کوئی استدلال نہیں کیا گیا ہے تاہم حاشیہ میں لکھا ہے:

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اختلاف واشتباہ کے موقعوں پر اہل علم کی تقلید کرنی چاہیے اور یہ تقلید عین حکم نبوی کی اطاعت ہے۔

(مستدرک حاکم، معجم الکبیر للطبرانی، کنز جلد 1 صفحہ 49 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ 358 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب: آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ان علماء امت کے لیے جو کانبیاء بنی اسرائیل تھے۔ یعنی بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح۔ بعد میں علماء کا بے نور ہو جانا بھی مقدر تھا جیسا کہ آپ ﷺ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ ایک وقت آئے گا جب

عُلَمَاءُھُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ

(مشکوۃ المصابیح از حضرت امام خطیب تبریزیؒ کتاب العلم الفصل الثالث جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 91 الجزالاول المکتب الاسلامی، کنز العمال جلد 6 صفحہ 43)

یعنی اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہیں سے فتنے اٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ جائیں گے نیز یہ کہ:

فَیَصِیْرُ النَّاسُ اِلٰی عُلَمَاءِھِمْ فَاِذَا ھُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِیْرَ

(کنز العمال جلد 7 صفحہ نمبر 190 حدیث نمبر 2013 مطبع دائرہ معارف نظامیہ حیدر آباد دکن 1314ھ)

ترجمہ: لوگ ہدایت اور راہنمائی کے لئے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے۔

اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر ہدایت کا سرچشمہ اس موعود کو بننا تھا جس کے لئے فرمایا گیا کہ وہ علم کے خزانے تقسیم کرے گا۔ اور جس کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ ایمان کو ثریا ستارے سے بھی لوٹا لائے گا اور جسے اسلام پر عیسائیت کے حملہ کا نہ صرف دفاع کرنا تھا بلکہ اپنے علم کلام سے صلیب کو توڑ ہی دینا تھا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے ان احکام کی اطاعت لازم ہونی تھی کہ تم میں سے جو مسیح کو دیکھے اسے میرا اسلام پہنچائے یعنی اس کی تائید و نصرت کرکے اس کے لئے امن وسلامتی کی راہیں ہموار کرے اور یہ کہ امام مہدی کی بیعت کرے خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے یعنی خواہ کتنی ہی مشکلات ومصائب ہوں، مخالفت ہو، قانونی روکیں ہوں، حق تلفیاں ہوں، جان کو خطرات ہوں، غرضیکہ ہر حال میں اس کی بیعت کی جائے۔

35۔ امت میں ہر صدی کے لئے مجدد:

ترجمہ حدیث نمبر 194: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے (سر پر۔ ناقل) ایک مجدد بھیجے گا جو اس کے دین کو درست کرے گا۔''

(ابوداؤد، کنز العمال جلد 2 صفحہ 338 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 359 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف)

جواب: اس حدیث سے کوئی استدلال نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا مضمون واضح ہے خاص طور پر درج ذیل نکات۔

1۔ ضرورت: دین کو ہر کچھ عرصہ بعد تجدید کی ضرورت ہوگی۔ یہی ضرورت امکان نبوت کی ضرورت کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

2۔اللہ تعالیٰ مجدد بھیجے گا۔یعنی تجدید دین کا کام زمینی عالم،فقیہہ یا مفتی نہیں کر سکیں گے بلکہ اس کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہوگی جنھیں اللہ اپنے امر سے اس کام کے لئے مقرر فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقرری امکان نبوت کو ظاہر کرتی ہے۔

پس چونکہ خدا تعالیٰ کے امر سے ضرورت کے وقت مجددین کے بھیجے جانے کی خوش خبری موجود ہے اس لئے اسی کے تحت مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد کے وقت مقررہ پر اس موعود کا امت میں نبی ہو کر آنا بھی کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

اس وجود کو صحیح مسلم کی ایک حدیث میں چار بار نبی اللہ فرمایا گیا۔ایک دوسری حدیث کے مطابق آنحضرت ﷺ کے بعد اس موعود کے آنے تک کسی اور نبی کو نہ آنا تھا۔اس لئے درمیانی عرصہ میں آنے والے والے مجددین نبی نہ ہوئے اور وہی ایک نبی ہوا جسے پہلے ہی نبی کہا گیا اور جو چودھویں صدی کے سر پر الف آخر کے لئے مجدد اور امت کا خاتم الخلفاء ہو کر آیا اور اس کے بعد سلسلۂ مجددین خلافت علیٰ منہاجِ نبوت میں بدل گیا۔

36۔دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے:

ترجمہ حدیث نمبر 195: دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے۔ہم نے عرض کیا کسی کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتابوں اور مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کی۔(مسلم بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 359 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف)

جواب: اس حدیث سے کوئی استدلال نہیں کیا گیا ہے۔لیکن اس کا مضمون واضح ہے خیر خواہی کرنا بھلائی چاہتا ہے،تکلیف نہ دینا،مدد کرنا اور ساتھ دینا،سب اس کے تقاضے ہیں۔

اور آئمۃ المسلمین میں بدرجہ اولیٰ وہ امام شامل ہے جسے آپ ﷺ نے خود امام مہدی کا نام دیا اس کی ہر حال میں بیعت کرنے کا حکم دیا۔امام مہدی امّت میں آنے والے نبی کا ہی ایک نام ہے کہ قرآن کریم بھی انبیاء کو امام مہدی (ہدایت دینے والے امام) قرار دیتا ہے۔جیسا کہ فرمایا:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا (انبیاء 21:74)

ترجمہ: اور ہم نے انہیں (انبیاء کو) بنایا ایسے امام جو ہدایت دیتے تھے ہمارے حکم سے۔

پس اس حدیث کے مضمون میں امام مہدی کی خیر خواہی کی تعلیم شامل ہے۔

(حمد،مشکوٰۃ صفحہ 575 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 363 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف کراچی)

جواب: اس حدیث سے کوئی استدلال نہیں کیا گیا ہے اور بظاہر اس سے ختم نبوت کے حق میں کوئی بات نکلتی بھی نہیں۔یہ ایک پیش گوئی ہے جس کا آنحضرت ﷺ نے اظہار فرمایا۔یہ عجیب حسنِ توارد ہے کہ امت کے موعود نبی حضرت مسیح موعودؑ کو بھی شام کے مخلص مومنوں کی ایک جماعت ایک رویاء میں دکھائی گئی اور الہام الٰہی ہوا۔جیسا کہ فرمایا:

’’مَیں نے ایک مبشر خواب میں مخلص مومنوں۔۔۔کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اسی ملک (ہند) کے تھے۔۔۔اور بعض شام کے۔۔۔اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے۔۔۔یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علّام کی طرف سے مجھے ہوا۔‘‘

(تذکرہ صفحہ نمبر 9،چوتھا ایڈیشن 2004ء)(عربی عبارت اور فارسی ترجمہ لجۃ النور روحانی خزائن جلد نمبر 16 صفحہ نمبر 339۔340)

38۔بجائے احادیث دیگر اقوال:

درج ذیل دو ارشادات نفس مضمون کے مطابق احادیث نہیں ہیں۔

بعنوان ایک حیرت انگیز واقعہ۔ترجمہ حدیث نمبر 133: (فوت شدہ) زید بن خارجہ کی زبان سے یہ آواز نکل رہی ہے کہ۔۔۔یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں اور نبیٔ اُمّی ہیں، جو انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(طبرانیؒ معجم کبیر جلد 5 صفحہ 250 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 335۔336 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب: جیسا کہ ظاہر ہے کہ یہ ایک واقعہ ہے جس میں بیان کردہ الفاظ زید بن خارجہ انصاری کے ہیں اور وہ بھی بعد از وفات ۔ یہ حدیثِ رسول نہیں ہے۔ایک رویاء یا کشفی نظارہ ہے۔جس میں مذکور الفاظ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ کی وضاحت پہلے ہو چکی ہے کہ اس سے مراد صاحبِ شریعت نبی کی نفی ہے۔

ترجمہ حدیث نمبر 135: حضرت ابوبکر صدیقؓ (کے ابتدائی کلمات یہ ہیں کہ:) خداوند تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا اور آپؐ کے ذریعہ تمام متفرق اور مختلف لوگوں کا سر جوڑ دیا اور ان کو تا قیامت باقی رہنے والی درمیانی چال کی امت بنا دیا۔

(کنز العمال جلد 3 صفحہ 142 بحوالہ ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب صفحہ نمبر 336 نیا ایڈیشن شائع کردہ ادارۃ المعارف، کراچی)

جواب: یہ الفاظ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایک تقریر کا حصہ ہیں نہ کہ حدیث رسول ﷺ۔اس سے بظاہر استدلال یہ ہے کہ امت محمدیہ تا قیامت باقی رہنے والی امت ہے لیکن یہ کوئی مفید مطلب نہیں کیونکہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اس میں کوئی کلام نہیں کہ امت محمدیہ کے بعد اور کوئی امت نہیں کیوں کہ قرآن کے بعد کوئی اور شریعت نہیں اور نہ کوئی شریعت والا نبی آ سکتا ہے۔

39۔خلاصۂ مضمون:

ختم نبوت کے حق میں جمع کردہ ان 210 احادیث سے جو مذکورہ بالا 37 استدلال کئے گئے ہیں ان میں سے بھی چند ہی ہیں جو احادیث میں بیان فرمودہ الفاظ کے درست معنی نہ کرنے کے سبب یہ تاثر دیتے ہیں کہ گویا انعام نبوت کلی طور پر بند ہے۔عربی الفاظ ’لا بعد، ’ خاتم ‘کے قرآن کریم اور دیگر احادیث صحیحہ کے مطابق درست معنی اور تشریح سے یہ واضح ہو جاتا ہے ’لا‘ نفی جنس نہیں اور اس سے مطلق نبوت مراد نہیں ہے اور ’بعد‘ ہمیشہ کے معنوں میں نہیں بلکہ فوری بعد یا برخلاف کے معنوں میں ہے اور ’خاتم‘ کے حقیقی معنی مہر ہیں اور آخرِ قوم اس کے مجازی معنی ہیں جو مقام خاتم النبیین سے میل نہ کھانے کے سبب برمحل نہیں ہیں۔

مقام خاتم النبیین ایک اعلیٰ روحانی درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو عطا فرمایا اور اس کے وہی معنی درست ہو سکتے ہیں جس میں آپ ﷺ کی مدح اور فضیلت کا اظہار ہو یعنی تمام انبیاء کے لئے مہرِ تصدیق، افضل النبیین اور آخری صاحبِ شریعت نبی۔

ان مذکورہ بالا جوابات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ بہت سی احادیث جو ختم نبوت کے حق میں لکھی گئی ہیں درحقیقت اپنے مفہوم اور مطلب کے لحاظ سے اس کے برعکس ہیں۔اور امت میں نبوت کے جاری رہنے کی خوش خبریوں اور امکانات کے ذکر سے پُر ہیں، اور ان آیات قرآنی کے مطابق ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے بطور اصول نبوت کے جاری رہنے کا ذکر فرمایا ہے اور بطور خاص امت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کی دوسری بعثت (جمعہ 4:62) اور مومنین میں سے ابن مریم جیسے صفاتی وجود کی پیدائش (تحریم 66:13) کی پیش گوئی فرمائی ہے اور مومنوں کو ان یہود جیسا نہ ہونے کی دعائیں سکھائی ہیں جو پہلے مسیح کا انکار کر کے راندۂ درگاہ ہوئے تھے۔(فاتحہ 1:3)

اسی طرح یہ تشریحات ان احادیث کے بھی مطابق ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد نبی اللہ عیسیٰ کی آمد اور امام مہدی کے ظہور کی خبریں دیں اور مومنوں کو انہیں اپنا سلام پہنچانے اور ان کی بیعت کرنے کی تاکید فرمائی۔یہ وہ آسمانی پروگرام تھا جو دین حق کی نشاۃ ثانیہ کے لئے تقدیر الٰہی میں قرار یافتہ تھا تا کہ انجام کار غلبۂ اسلام کی وہ پیش گوئی پوری ہو جس کی خبر قرآن کریم نے ان الفاظ میں دی گئی ہے:

هُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ (صف 61:10)

ترجمہ: وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔

اہم اعلان

1) * معزز قارئین کرام! الحمدللہ ثم الحمدللہ قندیل حق اپنے تبلیغی سفر کے پانچ سال مکمل کرنے کے بعد چھٹے سال کے سفر پر روانہ ہو رہا ہے۔ قندیل حق کی پوری ٹیم کی طرف سے آپ سب کو بہت بہت مبارک ہو۔ ان پانچ سالوں میں ساتھ ساتھ چلنے، راہنمائی کرنے، حوصلہ افزائی کرنے، ہمت بڑھانے اور کندھے سے کندھا ملا کر اس سنگ میل کے پار اترنے کے لیے بہت بہت شکریہ

* ان پانچ سالوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک و مطہر علم کلام سے جلائی ہوئی قندیل سے کتنے ہی دجالی اندھیروں اور منافقانہ دھندلکوں کو بقعہ نور بنانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفائے کرام کی ولولہ انگیز قیادت میں کتنی ہی ظلم کی دوپہروں اور جور کی دلدلوں کو آسانی سے عبور کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق بنا دے اور ہماری زندگی کی آخری سانس تک ہمیں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں دجالیت کے ہر روپ کے خلاف جہاد کرنے والی فوجوں کی صف اول میں شمار رکھے (آمین)

2) * قارئین کرام آپ سب کی زبردست فرمائش پر قندیل حق اپنے چھٹے سال کے آغاز پر یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہے کہ آئیندہ سے آپ کو تین ماہ کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ اب سے انشاء اللہ قندیل حق ہر دو ماہ بعد نکلا کرے گا۔ چنانچہ پہلا دو ماہی شمارہ آپکے ہاتھ میں ہے۔

3) * نئے سفر پر نئی ٹیم، نئے ادارتی بورڈ، نئے پروگرام اور نئی انتظامیہ کے ساتھ آپ کے استقبال کے لئے جگہ سنبھال چکی ہے

4) * اس نئے سفر پر امریکی سرزمین سے معروف استاد، سکالر، محقق اور دانشور جناب بشیر احمد طاہر صاحب کو معاون خصوصی لیا گیا ہے۔ آپ جماعت کے معروف سائنس دانوں، مورخین، سکالرز اور روحانی ہستیوں کے انٹرویوز لے کر حاضر ہوا کریں گے، چنانچہ اس سلسلہ میں آپ مارچ کے شمارہ میں معروف احمدی سپوت اور انٹرنیشنل سطح پر انتہائی مقبول شخصیت شہرہ آفاق ماہر معاشیات جناب عاطف میاں کے انٹرویو کے ساتھ حاضر ہونگے۔

* اسی طرح سے علم کلام میں منفرد حیثیت رکھنے والے بہت ہی معروف مذہبی سکالر جناب نافلہ حضرت رانا نعمت اللہ خان صاحب مانسہروی اور ابن یونس صاحب کے محققانہ مضامین بھی شامل اشاعت ہونگے

* آرکیالوجی کی دنیا میں شہرت کی بلندیاں حاصل کرنے والے پاکستان کے معروف ماہر آثار قدیمہ جناب ڈاکٹر ایم ایم چوہدری صاحب کی انتہائی دقیق ریسرچ بھی اب نئے شماروں کی زینت بنے گی۔

اسی طرح سے ڈاکٹر سرافتخار ایاز صاحب، ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب، مولانا افضل ظفر صاحب، جناب حامد صحرائی، علی مانسہروی، شاہین سانگلوی، ظفر احمد تنولی، جمیل احمد بٹ، رانا اعظم خان، انجنیر محمود مجیب اصغر، چوہدری کولمبس خان صاحب جیسے علمائے کرام کے پرانے سلسلے بھی شامل قافلہ رہیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

والسلام

رانا عبدالرزاق خان مدیر اعلیٰ قندیل حق

یکم جنوری 2024

عقیدہ ختم نبوت پر 23 بنیادی سوال

(تحریر ابن صدیق سانگلوی)

* کیا قرآن کریم نے کہیں یہ دلیل پیش کی ہے کہ جو شخص کسی مَرد کا باپ نہ ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا؟

* کیا قرآن کریم سے پہلے کسی قوم کا یا کسی مذہب و دین کا یہ عقیدہ تھا جو کسی مَرد کا باپ نہ ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا؟

* اگر حضرت زیدؓ اپنی بیوی کو طلاق نہ دیتے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ان سے شادی نہ کرتے تو کیا ختم نبوت کا مسئلہ مخفی ہی رہ جاتا؟

* کیا حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش آپ ﷺ کے ہاں نعوذ باللہ غلطی سے ہوگئی تھی؟

* کیا نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیم کی پیدائش سے پہلے پتہ نہ تھا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر نبی بن سکتا ہے

کیا اللہ تعالیٰ معاذ اللہ اتنا کمزور تھا کہ اس کو یہ ڈر پیدا ہوگیا کہ اگر اس بچہ کو وفات نہ دی تو بڑا ہو کر اس نے نبوت پر قبضہ کر لینا ہے سو فوراً وفات دی جائے؟

*** کیا سچی نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ سے زبردستی چھینی جاسکتی ہیں؟**

فیضان ختم نبوت اک جاری فیضان تا قیامت

قرآن کریم میں نبی کریم ﷺ کی جو صفات بیان فرمائی گئی ہیں ان میں آپ ؐ کا مقام خاتم النبیین پر فائز کیا جانا ایسی بلند مرتبہ صفت ہے جو آپ ؐ کو دیگر تمام انبیاء علیہم السلام سے ممتاز کرتی ہے اور جس میں دوسرا کوئی نبی آپ ؐ کا شریک نہیں ہے۔ بدقسمتی سے اس عظیم الشان صفت کو نہ صرف یہ کہ درست طور پر سمجھا نہیں گیا اور اس کی عالی شان حیثیت کا کماحقہ ادراک نہیں کیا گیا بلکہ اس کے معانی و مطالب کو مسخ کر کے فیض رسانی کی بجائے نبی اکرم ﷺ کو ایک ایسے وجود کے طور پر پیش کیا جارہا ہے جس نے ضرورت زمانہ کے باوجود رسالت و نبوت کا، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی نعمت، رحمت، فضل اور احسان قرار دیا ہے، دروازہ بند کر کے نعوذ باللہ انسانیت کو مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں ہی نہیں بلکہ دہریت کے کنارے تک پہنچا دیا ہے۔

ختم نبوّت ان اہم ترین مسائل میں سے ایک ہے جس کی تشریح میں اختلاف کی بنا پر غیر احمدی علماء جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

غیر احمدی علماء کی کہہ مکرنیاں

غیر احمدی مسلمان علماء ایک طرف تو بڑی شد و مد سے اور متعدد احادیث پیش کر کے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قطعی طور پر آخری نبی ہیں اور آپ

ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور نہ ہی آئے گا۔لیکن اسی عقیدے کے برعکس نبی اکرم ﷺ کے بعد ایک نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کو مانتے ہیں۔

جماعت احمدیہ قرآن وحدیث کی بنیاد پر ختم نبوت کی یہ تشریح پیش کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ آخری صاحب شریعت نبی ہیں اور آپؐ کے بعد قیامت تک نہ ہی کوئی نیا اور نہ ہی کوئی پُرانا صاحب شریعت نبی آسکتا ہے۔

جوخود معنی تجویز کرتے ہوخود ہی اس کے منکر بن جاتے ہو

ختم نبوت کے متعدد معانی لغت ،قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں ،اور ہم تمام معانی پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں۔غیر از جماعت جو بھی معانی کرتے ہیں وہ اُس پر پورا نہیں اترتے بلکہ ان معانی سے روگردانی کرتے ہیں۔چاہے وہ معانی آخری نبی کے ہوں یا نبیوں کو ختم کرنے والے کے ہوں۔کچھ تفصیل سے ختم نبوت کے مفاہیم اور معانی درج کئے جاتے ہیں۔

مسئلہ ختم نبوت کو سمجھنے کے لئے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 41 (آیت ختم نبوت) پرغور کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ پورے قرآن کریم میں یہ وہ واحد آیت ہے جس میں لفظ خَاتَمَ النَّبِيّٖن واردہوا ہے۔سواس واحد آیت کو سمجھے بغیر جس میں ختم نبوت کالفظاً ذکرفرمایا گیا ہے خَاتَمَ النَّبِيّٖن کے معانی سمجھنا سعی لاحاصل ہے۔ذیل میں اس آیت کریمہ کے مضامین عالیہ کا ایک اجمالی جائزہ پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الأحزاب 41)

محمد تمہارے (جیسے) مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت کے پہلے حصہ میں یہ بیان ہے کہ محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن دوسرے حصہ کے شروع میں فرمایا گیا ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

محمد ﷺ تم میں سے کسی مَرد کے باپ نہیں لیکن رسول ہیں۔ اِس فقرہ کو لانے کی کیا وجہ ہے؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی مَرد کا باپ نہ ہونا اِس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ وہ انسان نبی اور سول نہیں ہے۔اگر قرآن کریم نے کہیں یہ دلیل پیش کی ہوتی کہ جو شخص کسی مَرد کا باپ نہ ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا یا قرآن کریم سے پہلے بعض قوموں کا یہ عقیدہ ہوتا تو ہم کہتے کہ قرآن کریم میں اس عقیدہ کا اِستثناء بیان کیا گیا ہے یا اِس عقیدہ کی تردید کی گئی ہے لیکن یہ تو کسی قوم کا ،کسی مذہب کا ،کسی دین کا عقیدہ ہے ہی نہیں کہ جو کسی مَرد کا باپ نہ ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔مسلمان اور عیسائی تو حضرت یحییٰؑ کی نبوت کے قائل ہیں اور یہودی ان کی بزرگی مانتے ہیں مگر یہ کوئی تسلیم نہیں کرتا کہ ان کے ہاں اَولاد تھی کیونکہ ان کی تو شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔پس اِس آیت کے معانی کیا ہوئے کہ محمد ﷺ تم میں سے کسی مَرد کے باپ نہیں لیکن رسول ہیں۔لازماً اِس فقرہ کی کوئی وجہ ہونی چاہئے۔

آیت ختم نبوت،سورۃ احزاب کی آیت نمبر 41 ہے۔اللہ تعالیٰ اسی سورۃ کی آیت نمبر 38 میں فرماتا ہے:

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا

اور جب تُو اُسے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے انعام کیا اور تُو نے بھی اُس پر انعام کیا کہ اپنی بیوی کو روکے رکھ (یعنی طلاق نہ دے) اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور تُو اپنے نفس میں وہ بات چھپا رہا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تُو لوگوں سے خائف تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تُو اس سے ڈرے پس جب زید نے اس (عورت) کے بارہ میں اپنی خواہش پوری کر لی (اور اسے طلاق دے دی)، ہم نے اسے تجھ سے بیاہ دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی تنگی اور تردّد نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) اُن سے اپنی احتیاج ختم کر چکے ہوں (یعنی انہیں طلاق دے چکے ہوں) اور اللہ کا فیصلہ بہرحال پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ (الأحزاب 38)

سو یہ بات بھی قابل غور ہے کہ

* سوال نمبر ا۔ ایک شخص جس کے متعلق لوگ غلطی سے یہ کہتے تھے کہ وہ رسول کریم ﷺ کا متبنّٰی ہے اس اظہار کے بعد کہ وہ متبنّٰی نہیں اِس امر کا کیا تعلق تھا کہ رسول کریم ﷺ کی نبوت کا ذکر کیا جاتا؟

* سوال نمبر 2۔ اور پھر اِس بات کا کیا تعلق تھا کہ آپ ﷺ کی ختمِ نبوت کا ذکر کیا جاتا؟

* سوال نمبر 3۔ اور کیا اگر زیدؓ اپنی بیوی کو طلاق نہ دیتے اور محمد رسول اللہ ﷺ ان سے شادی نہ کرتے تو ختم نبوت کا مسئلہ مخفی ہی رہ جاتا؟

* سوال نمبر 4۔ کیا اتنے اہم اور عظیم الشان مسائل یونہی ضمناً بیان کئے جاسکتے ہیں؟

* یا پھر اسی سیاق کلام کے ساتھ ختم نبوت کے بے شمار مضامین عالیہ کا بہت گہرا تعلق ہے اِس کے علاوہ جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ کسی مَرد کے باپ ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ نبوت کا کوئی تعلق نہیں۔

پس ہمیں قرآن کریم پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا کسی اَور جگہ کوئی ایسی بات بیان ہوئی ہے جس سے اگر آپ ﷺ بالغ مَردوں کے باپ ثابت نہ ہوں تو لفظ مُشتبہ ہو جاتا ہے کیونکہ لٰکِنْ کا لفظ عربی زبان میں اور اس کے ہم معنی الفاظ دُنیا کی ہر زبان میں کسی شُبہ اور وہم کے دُور کرنے کے لئے آتے ہیں۔

عربی زبان میں لٰکِنْ، حَرْفُ ابْتِدَاء اور اسْتِدْرَاك مخففة ہے۔ جو دو متضاد کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ اگر اس سے قبل واو عاطفہ آئے یعنی ''وَلٰکِن'' ہو یا اس کے بعد ایک جملہ ہو یا اس سے قبل کوئی نہی یا نفی کا لفظ نہ آیا ہو تو یہ حرف استدراک مخففہ وحرف ابتداء کہلائے گا۔ لیکن اگر اس سے قبل واو عطف نہ ہو یعنی 'لٰکِنْ' ہو تو یہ حرف خود بھی حرف عطف بن جاتا ہے۔ نیز اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا معطوف ایک مفرد لفظ ہو جملہ نہ ہو۔ نیز ''لٰکِنْ'' سے قبل کوئی حرف نفی یا حرف نہی ہونا چاہیے۔

لفظ لٰکِنْ جب دو جملوں کے درمیان آئے تو وہ استدراک کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے، جس کا معنی اہل لغت کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

رفع التَّوَهُّمِ النَّاشِئِ عَنِ الْكَلَامِ السَّابِقِ وَكَلِمَةُ لَكِنْ للاستدراك:

پہلے کلام سے پیدا ہونے والے شبہ اور وہم کو دور کرنا اور لکِن کا کلمہ استدراک کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(دستور العلماء = جامع العلوم في اصطلاحات الفنون، بَاب الأَلف مَعَ السِّين الْمُهْملَة، الجزء: 1، الصفحة: 77)

وہ عظیم الشان شک اور وہم کیا تھا؟

اِس معنوی اُلجھن کو دُور کرنے کے لئے جب ہم قرآن کریم پر تدبر کرتے ہیں اور غور کرتے کرتے سورۃ کوثر تک پہنچ جاتے ہیں تو خداوند ذوالجلال کا یہ فرمان واعلان دکھائی دیتا ہے کہ

إِنَّآ أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (الکوثر 2-4)

یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو اَبتر رہے گا۔(یقیناً تیرا دُشمن ہی نرینہ اولاد سے محروم ہے، تُو نہیں)۔

یہ آیت مکّی زندگی میں نازل ہوئی تھی اس میں ان مُشرکینِ مکّہ کا ردّ کیا گیا تھا جو رسول کریم ﷺ کے فرزند کی وفات ہو جانے پر طعنہ دیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ اس کی تو نرینہ اولاد نہیں۔آج نہیں تو کل آپ ﷺ کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

اِس سُورۃ کے نزول کے بعد مسلمان یہ سمجھ گئے تھے کہ رسول کریم ﷺ کی اولاد ہو گی اور زندہ رہے گی لیکن ہوا یہ کہ آنحضرت ﷺ کی زندہ رہنے والی اولادِ نرینہ تو ان کے خیال کے مطابق ہوئی نہیں اور جن دشمنوں کے متعلق إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ کہا گیا تھا ان کی اولادِ نرینہ زندہ رہی۔چنانچہ ابو جہل کی اولاد بھی زندہ رہی، عاص کی اولاد بھی زندہ رہی، ولید کی اولاد بھی زندہ رہی۔

جب حضرت زیدؓ کے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا واقعہ پیش آیا اور لوگوں کے دلوں میں شُبہات پیدا ہوئے کہ زیدؓ کی مطلّقہ سے جو آپ ﷺ کا متبنّٰی تھا آپ ﷺ نے شادی کر لی ہے اور یہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے کیونکہ بہو سے شادی جائز نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جو سمجھتے ہو کہ زیدؓ محمد رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں یہ غلط ہے۔محمد رسول اللہ ﷺ تو کسی بالغ مَرد کے باپ ہیں ہی نہیں۔

یاد رہے کہ مَا كَانَ کے الفاظ عربی زبان میں صرف یہی معنی نہیں دیتے کہ اِس وقت باپ نہیں بلکہ یہ معنی بھی دیتے ہیں کہ آئندہ بھی باپ نہیں ہوں گے جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے (النساء100) یعنی اللہ تعالیٰ عفواً وغفوراً تھا، ہے اور رہے گا۔اِس اعلان پر یقیناً لوگوں کے دلوں میں ایک اَور شُبہ پیدا ہونا تھا کہ مکّہ میں تو سورۃ کوثر کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے دُشمن تو اولادِ نرینہ سے محروم رہیں گے مگر آنحضرت ﷺ محروم نہیں رہیں گے لیکن اب سالہا سال کے بعد مدینہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نہ اب کسی بالغ مَرد کے باپ ہیں نہ آئندہ ہوں گے تو اس کے یہ معانی ہوئے کہ سُورۃ کوثر والی پیشگوئی معاذ اللہ، معاذ اللہ جھوٹی نکلی اور محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت مشکوک ہے۔

اِس شبہ کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ یعنی ہمارے اِس اعلان سے لوگوں کے دلوں میں یہ شُبہ پیدا ہوا ہے کہ یہ اعلان تو (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ﷺ کے جھوٹا ہونے پر دلالت کرتا ہے لیکن اس اعلان سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے۔باوجود اِس اِعلان کے محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسُول ہیں بلکہ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہیں۔اللہ کے رسول ہونے کے لحاظ سے تو تمام مومنین کے روحانی باپ ہیں اور خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہونے کے لحاظ سے تمام انبیاء کے روحانی باپ ہیں۔پس لفظ لٰكِنْ سے پہلے جس ابوت کا جسمانی طور پر انکار اور نفی فرمائی گئی ہے اسی ابوت کا روحانی طور پر اعلان و اثبات فرمایا گیا ہے۔

یہی وہ اعلیٰ ترین استدراک ہے جو خدائے اعلیٰ نے اس جگہ فرمایا ہے یعنی ایک طرف عام جسمانی ابوت کی مطلقاً نفی و انکار اور دوسری طرف روحانی ابوت کا عام مومنین کی نسبت بھی اور تمام کے تمام انبیاء کی نسبت بھی اثبات و اعلان۔

اور اگر جماعت احمدیہ کی تفسیر کو نہ مانا جائے تو۔۔

*سوال نمبر 5۔اگر مندرجہ بالا اس تفسیر کو نہ مانا جائے تو آیت کے دو حصوں میں کوئی ربط نہیں رہتا۔

*سوال نمبر 6۔لٰكِنْ کا کوئی عمل نظر نہیں آتا۔

*سوال نمبر 7۔واو عاطفہ کو بے معنی ماننا پڑتا ہے۔

*سوال نمبر 8۔رسول اللہ ﷺ کی ابوت کا مطلقاً انکار کرنا پڑتا ہے۔

*سوال نمبر 9۔اور آپ ﷺ کی تمام انبیاء پر کوئی فضیلت بھی ثابت نہیں ہوتی۔

*سوال نمبر 10۔اگر صرف رسول اللہ کے لفظ سے ہی ابوت کا مضمون نکالا جائے اور خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے لفظ سے ابوت کا مضمون نہ نکالا جائے تو ایک تو ان

دونوں الفاظ میں کوئی ربط نہیں رہتا۔ دوسرے عام انبیاءؑ بھی اپنی امت کے روحانی باپ تو ہوتے ہی ہیں سو اس دوسری ابوت کو نہ ماننے سے آپ ﷺ کو باقی سب انبیاءؑ کے برابر ماننا پڑتا ہے جو محال ہے اور جو بات مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ اور خَاتَم النَّبِیّٖن دونوں الفاظ سے ہی ابوّت روحانی کا اثبات ثابت ہوتا ہے۔ پس خَاتَم النَّبِیّٖن کا یہ مفہوم بنتا ہے کہ آئندہ کوئی شخص نبوت کے مقام پر فائز نہیں ہوسکتا جب تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی مُہر اس پر نہ لگی ہو۔ ایسا شخص آپ ﷺ کا رُوحانی بیٹا ہوگا۔

* اس آیت کریمہ میں بتایا جارہا ہے کہ ایک طرف سے ایسے رُوحانی بیٹوں کے محمد رسُول اللہ ﷺ کی اُمّت میں پیدا ہونے سے اور دوسری طرف اکابرِ ین مکّہ کی اولاد کے مسلمان ہوجانے سے یہ ثابت ہوجائے گا کہ سُورۃ کوثر میں جو کچھ بتایا گیا تھا وہ ٹھیک تھا۔ ابوجہل، عاص اور ولید کی اولاد ختم کی جائے گی اور وہ اولاد اپنے آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ سے منسوب کردے گی اور آپ ﷺ کی رُوحانی اولاد ہمیشہ جاری رہے گی اور قیامت تک ان میں ایسے مقام پر لوگ فائز ہوتے رہیں گے جس مقام پر کوئی عورت کبھی فائز نہیں ہوسکتی یعنی نبوت کا مقام۔ جو صرف مَردوں کے لئے مخصوص ہے۔

پس سورۃ کوثر کو سورہ احزاب کے سامنے رکھ کر ان معنوں کے سوا اور کوئی معنے ہو ہی نہیں سکتے۔

* اگر خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا یہ معنی کیا جائے کہ محمد رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور آئندہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو یہ آیت بالکل بے معنی ہوجاتی ہے اور سیاق وسباق سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہتا اور کفار کا وہ اعتراض جس کا سورۃ کوثر میں ذکر کیا گیا ہے پختہ ہوجاتا ہے۔

خاتم النبیین بمعنی ابوالانبیاء مفسرین اسلام کی نظر میں

آیت ختم نبوت میں لفظ وَلٰکِنۡ کے بعد رَسُولَ اللّٰہِ اور خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے الفاظ سے آپ ﷺ کی روحانی ابوت کا استدلال صرف جماعت احمدیہ ہی نہیں کرتی بلکہ بعض قدیم وجدید مقبول علماء امت بھی یہی نتیجہ نکال چکے ہیں۔

حضرت علی ابن احمد المہائمیؒ فرماتے ہیں:

وَلٰکِنۡ کان فیه معنی الابوۃ اذکان رَسُولَ اللّٰہِ فکان ناصحا لامته نصح الوالد لاولاده{وَ} کان فی هذا المعنی اتم من سائر الرسل لکونه{خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ}:{وَلٰکِنۡ}

میں ابوت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ پس جب آپ ﷺ {رَسُولَ اللّٰہِ} ہیں تو لازما آپ ﷺ اپنی امت پر ویسے ہی شفیق اور ناصح ہیں جیسا کہ باپ اپنے بیٹے کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ اور آپ ﷺ اپنے {خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ} ہونے سے اس (ابوت) کے معنی میں تمام رسولوں سے زیادہ کامل ہیں۔

(تبصیر الرحمٰن وتیسیر المنّان، الجزء الثانی، الصفحۃ:160)

دیوبندی فرقہ پاکستان کے مذہبی وسیاسی طور پر مقبول ترین فرقوں میں سے ہے۔ اس وقت زندہ موجود دیوبندی علماء میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب، الیاس گھمن صاحب اور طارق جمیل صاحب جیسے بڑے بڑے نام شامل ہیں۔ ان علماء کے بڑوں کی مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے بانی ابوالقاسم نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں تفصیل کے ساتھ آیت ختم نبوت سے بعینہ وہی استدلال کیا ہے جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔

مولانا ابوالقاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں: اول معنیٰ ''خَاتَم النَّبِیّٖن'' معلوم کرنے چاہئیں، تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد، اور آپ ﷺ سب میں آخری نبی ہیں؛ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخرِ زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ''وَلٰکِنۡ رَسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن'' فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے؟ ہاں! اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں نہ کہیے، اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجیے؛ تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخرِ زمانی صحیح ہوسکتی ہے؛ مگر میں جانتا

ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارانہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ! زیادہ گوئی کا وہم ہے، آخر اس وصف میں اور قدو قامت، وشکل ورنگ، وحسب ونسب، وسکونت وغیرہ اوصاف میں، جن کو نبوت، یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں، کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا، اوروں کو ذکر نہ کیا؟۔ دوسرے: رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال؛ کیوں کہ اہلِ کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں، اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو، تو تاریخوں کو دیکھ لیجیے۔

باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا؛ اس لیے سدِّ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے، جو کل جھوٹے دعویٰ کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے؛ البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے، پر جملہ: ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ''، اور جملہ: ''وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ'' میں کیا تناسب تھا، جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا؟ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں۔ اگر سدِّ بابِ مذکور منظور ہی تھا، تو اس کے لیے اور بیسیوں مواقع تھے؛ بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے، جس سے تأخرِ زمانی اور سدِّ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہوجاتی ہے۔ (تحذیر الناس صفحہ 2،3)

فرمایا: جیسے خاتم بفتح التاء کا اثر اور نقش، مختوم علیہ میں ہوتا ہے، ایسے ہی موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے۔ حاصلِ مطلبِ آیتِ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوتِ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں، پر ابوتِ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے، اور انبیاء علیہم السلام کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے؛ کیوں کہ اوصافِ معروض وموصوف بالعرض، موصوف بالذات کے فرع ہوتے ہیں، موصوف بالذات اوصافِ عرضیہ کی اصل ہوتا ہے، اور وہ اس کی نسل۔ اور ظاہر ہے کہ والد کو والد، اور اولاد کو اولاد اسی لحاظ سے کہتے ہیں کہ یہ اس سے پیدا ہوتے ہیں، وہ فاعل ہوتا ہے؛ چنانچہ والد کا اسم فاعل ہونا اس پر شاہد ہے، اور یہ مفعول ہوتے ہیں؛ چنانچہ اولاد کو مولود کہنا، اس کی دلیل ہے۔ سو جب ذات بابرکات محمدی ﷺ موصوف بالذات بالنبوت ہوئی اور انبیائے باقی موصوف بالعرض، تو یہ بات اب ثابت ہوگئی کہ آپ ﷺ والدِ معنوی ہیں، اور انبیائے باقی آپ ﷺ کے حق میں بمنزلہ اولادِ معنوی، اور امتیوں کی نسبت لفظ 'رسول اللہ' میں غور کیجیے، تو یہ بات واضح ہے۔ پر آیت: ''النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ'' ملانے کی ضرورت ہے۔ (تحذیر الناس صفحہ 11،12)

فرمایا: ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصافِ ذاتی بوصفِ نبوت لیجیے، جیسا اس ہیچ مداں نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افرادِ مقصود بالخلق میں سے مماثلِ نبوی ﷺ نہیں کہہ سکتے؛ بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افرادِ خارجی ہی پر آپ ﷺ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افرادِ مقدرہ پر بھی آپ ﷺ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی؛ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ نبوی ﷺ میں کچھ فرق نہ آئے گا، چہ جائے کہ آپ ﷺ کے معاصر کسی اور زمین میں، یا فرض کیجیے! اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔
(تحذیر الناس صفحہ 32،33)

ہمارا یہ استدلال کہ رسول اللہ ﷺ کا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ ہونا، نبوت کے دروازے کو مطلقاً بند نہیں کرتا نہ صرف اس آیت کریمہ کے سیاق وسباق، ربط کلام اور دیگر آیات کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کے متعدد فرامین کی سند بھی رکھتا ہے۔ ذیل میں صرف ایک حدیث نبویہ ﷺ اور اس سے ہمارا استدلال کسی قدر تفصیل سے درج کیا جاتا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ:

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے فرزند ابراہیم ؑ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھا اور فرمایا: اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی مقرر ہے اور اگر وہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر وہ زندہ رہتا تو اس کے ماموں قبطی آزاد ہو جاتے، پھر کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاتا۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرِ وَفَاتِهِ)

یاد رہے کہ یہ حدیث موقوفاً بھی وارد ہوئی ہے اور مرفوعاً بھی۔ یہ حدیث ایک صحابی سے ہی مروی نہیں بلکہ کم از تین صحابہ سے مروی ہے۔ اس کی تصحیح کے متعلق درج ذیل دو حوالہ جات کافی ہیں:

شهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر الخفاجي المصري الحنفي فرماتے ہیں:

(أقول) إمّا صحة الحديث فلا شبهة فيها لأنه رواه ابن ماجه وغيره كما ذكره ابن حجر: میں کہتا ہوں کہ جہاں تک اس حدیث کی صحت کا تعلق ہے تو اس میں تو کسی قسم کا کوئی شبہ ہے ہی نہیں کیونکہ اسے ابن ماجہ اور اس کے علاوہ بھی محدثین نے بیان کیا ہے جیسا کہ ابن حجر نے بھی ذکر فرمایا ہے۔

(حَاشِيةُ الشِّهَابِ عَلَى تفسيرِ البَيضَاوِي، الْمُسَمَّاة: عِنَايَةُ القَاضِي و كِفَايَةُ الرَّاضِي عَلَى تفسيرِ البَيضَاوي، الجزء: 7 الصفحة: 174)

علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري فرماتے ہیں:

أَنَّ فِي سَنَدِهِ أَبَا شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عُثْمَانَ الْوَاسِطِيَّ وَهُوَ ضَعِيفٌ لَكِنَّ لَهُ طُرُقٌ ثَلَاثَةٌ يُقَوِّي بَعْضُهَا بِبَعْضٍ

اس حدیث کی سند میں ایک ضعیف راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی موجود ہے لیکن اس حدیث کے تین الگ الگ طریق ہیں جو ایک دوسرے کو قوی کر دیتے ہیں۔ (الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى، الجزء: 1 الصفحة: 291)

پس اس حدیث نبوی ﷺ کی صحت تمام شکوک وشبہات سے بالا ہے۔

اس حدیث سے ہمارا استدلال یہ ہے کہ آیتِ {خَاتَمَ النَّبِيِّين} کا نزول 5 ہجری میں ہوا اور 9 ہجری میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم پیدا ہوئے اور فوت ہوئے۔ ان کی وفات پر آپ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا: اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی بن جاتا۔

(سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرِ وَفَاتِهِ)

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد چونکہ یقینی طور پر آیت {خَاتَمَ النَّبِيِّين} کے بعد ہے اس لئے اس سے مسئلہ ختم نبوت کی صحیح تشریح وتوضیح ہو جاتی ہے۔ اس قولِ رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آیت ختم نبوت ہرگز ہرگز امت محمدیہ میں کسی صدیق نبی کے پیدا ہوکر مبعوث ہونے میں روک نہیں ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ کے نزدیک خَاتَمَ النَّبِيِّين} کے معنی یہ ہوتے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا تو آپ ﷺ اس موقع پر یوں فرماتے کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ بھی رہتا تب بھی نبی نہ بن سکتا کیونکہ مَیں {خَاتَمَ النَّبِيِّين} مگر آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو وہ ضرور نبی بن جاتا۔ گویا صاحبزادہ ابراہیم کے نبی بننے میں روک محض ان کی موت تھی نہ کہ آیت {خَاتَمَ النَّبِيِّين}

اس طرز کلام کو اس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ کسی ہونہار طالبِ علم کے فوت ہو جانے پر کہا جائے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور پی ایچ ڈی (P.H.D.) کر لیتا۔ یہ فقرہ صرف اور صرف اسی صورت میں کہا جا سکتا ہے جب لوگوں کے لئے پی ایچ ڈی (P.H.D.) کرنا ممکن ہو۔ اگر پی ایچ ڈی (P.H.D.) کا درجہ ہی بند ہو چکا ہو اور کسی شخص کا پی ایچ ڈی (P.H.D.) بننا ممکن نہ ہو تو ہونہار طالبِ علم کی وفات پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر یہ زندہ رہتا

تو(P.H.D.)بن جاتا ۔ بلکہ یہ کہا جائے گا کہ چاہے جتنا بھی زور لگا تا کبھی بھی پی ایچ ڈی(P.H.D.) نہ کرسکتا کیونکہ پی ایچ ڈی(P.H.D.) کر نے کا سلسلہ ہی ختم ہوگیا ہے۔اب کوئی ہونہار طالب علم پی ایچ ڈی(P.H.D.) نہیں کرسکتا۔

یہاں اس شبہ کا ازالہ کرنا بھی ضروری ہے جو بعض علماء کہلانے والے لوگ،بعض صحابہؓ کے مزعومہ اقوال پیش کرکے پیدا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم بن محمد ﷺ کو اس لئے مار دیا کہ کہیں وہ بڑے ہوکر سچے نبی ہی نہ بن جائیں اور کہیں ان کی وجہ سے ختم نبوت کو کوئی خطرہ ہی پیش نہ آجائے۔

پہلی بات یہ کہ ایسے اقوال رسول اللہ ﷺ کے ہرگز نہیں ہیں بلکہ مزعومہ طور پر بعض صحابہؓ کے ہیں، جو ان کے ذاتی اجتہاد پر مبنی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ میرے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے موت ہی اس لئے دی کہ کہیں وہ نبی ہی نہ بن جائے کیونکہ میرے بعد کسی نے نبی نہیں بننا تھا۔

اس بات پر نہ تو عقل سلیم گواہی دیتی ہے اور نہ ہی قرآن کریم وفرامین رسول کریم ﷺ کہ اللہ تعالیٰ کسی بچے کو اس لئے ماردے کہ کہیں وہ بڑا ہوکر نبی ہی نہ بن جائے۔پھر بیٹا بھی وہ اس انسان کا ہو جو وجہ تخلیق کائنات اور سب سے زیادہ محبوب الٰہی ہو۔

کیا حضرت ابراہیمؓ کی پیدائش آپ ﷺ کے ہاں نعوذ باللہ غلطی سے ہوگئی تھی؟

اس بات کو ماننے سے اللہ تعالیٰ کے علم وحکمت اور غالب ہونے کی صفات پر بہت ہی بڑے اعتراض وارد ہوتے ہیں کیونکہ وہ خدا جو سب کچھ جانتا تھا، جانتا ہے اور جانتا رہے گا۔جس کا علم زمان ومکان کی حدود وقیود سے بالا ہے۔

* سوال نمبر 11۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ اسے پیدائش سے پہلے نہ پتا چلا ہو کہ یہ بچہ بڑا ہوکر نبی بن سکتا ہےلیکن پیدائش کے بعد علم ہوا کہ کہیں یہ نبی ہی نہ بن جائے۔

* سوال نمبر 12۔۔سو جب علم ہوا تو اس نے اس بچہ کو بہت چھوٹی عمر میں وفات دے دی کہ کہیں بڑا ہوکر سچا نبی ہی نہ بن جائے۔

* سوال نمبر 13۔کیا اللہ تعالیٰ معاذ اللہ اتنا کمزور تھا کہ اس کو یہ ڈر پیدا ہوگیا کہ اگر اس بچہ کو وفات نہ دی تو بڑا ہوکر اس نے نبوت پر قبضہ کرلینا ہے سو فوراً وفات دی جائے؟

* سوال نمبر 14۔۔کیا سچی نبوت ورسالت اللہ تعالیٰ سے زبردستی چھینی جاسکتی ہیں؟

* سوال نمبر 15۔کیا اللہ تعالیٰ کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ حضرت ابراہیم بن محمد ﷺ کو زندہ بھی رکھتا اور نبی بھی نہ بناتا؟

* سوال نمبر 16۔کیا خدائے حکیم کی طرف یہ بات منسوب کی جاسکتی ہے کہ وہ جھوٹے انبیاء کو تو دنیا میں عاقل وبالغ ہونے دےلیکن جس انسان کے سچا نبی بننے کا امکان نظر آئے،اسے بچپن میں ہی مار ڈالے؟

* سوال نمبر 17۔اگر اللہ تعالیٰ نے سچی نبوت کی مسند کو بچانے کے لئے معاذ اللہ،معاذ اللہ یہ کاروائی کی کہ ایک کمسن بچہ کو مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ اور ان بادشاہوں وغیرہ میں کیا فرق رہ گیا جو چھوٹے بچوں کو اس لئے مار ڈالتے تھے کہ کہیں وہ بڑے ہوکر حکومت پر قبضہ ہی نہ کرلیں۔

علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاريؒ فرماتے ہیں:

لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَ كَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَا مِنْ أَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَعِيسَى وَالْخَضِرِ وَإِلْيَاسَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهُ تَعَالَى {وَخَاتم النَّبِيين} إِذِ الْمَعْنَى أَنَّهُ لَا يَأْتِي نَبِيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ وَيُقَوِّيهِ حَدِيثُ لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا لِمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي:

(الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى الجزء:1 الصفحة:292)

اگر ابراہیم (بن محمد رسول اللہ ﷺ) زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسی طرح اگر حضرت عمر فاروقؓ بھی نبی بن جاتے تو وہ دونوں انبیاءؑ اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیرو ہوتے جیسے حضرت عیسیٰؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ، رسول اللہ ﷺ کے اَتباع ہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے فرمان {وَخَاتَم النَّبِيين} کے ہرگز متضاد نہیں ہوسکتی جب معنی یہ کیا جائے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو منسوخ کردے اور آپ ﷺ کی امت میں سے نہ ہو۔ اور اس (معنی) کو یہ حدیث اور مضبوط کردیتی ہے جو فرمایا لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي: اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کے پاس اس بات کے سوا کوئی چارہ نہ رہتا کہ وہ میری پیروی کرتے۔

یہ ہے وہ حوالہ، جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آیت ختم نبوت کی شرح اس حدیث نبوی ﷺ کی بنا پر بعینہ وہی ہے جو ہمارا استدلال ہے۔ ملا علی قاریؒ نے تو مفتی منیب الرحمٰن صاحب جیسے لوگوں کی ان تاویلات کا بھی جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے جو وہ پرانے اور نئے، پہلے سے پیدا شدہ اور بعد میں پیدا ہونے والے انبیاءؑ میں تفریق پیدا کر کے بیان کرتے ہیں کیونکہ ملا علی قاریؒ کے مطابق اگر تین پرانے اور دو نئے انبیاء بھی آجائیں تو بھی ختم نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا نیز ان کے نزدیک آیت ختم نبوت کے نزول کے بعد بھی اگر کوئی نیا نبی پیدا ہوجائے تو بھی آپ ﷺ کی ختم نبوت قائم دائم رہتی ہے۔

سوال نمبر 18۔ تو پھر سوال تو بنتا ہے کہ ملا علی قاریؒ کے مطابق اگر تین پرانے اور دو نئے انبیاء بھی آجائیں تو بھی ختم نبوت پر کوئی فرق کیوں نہیں پڑتا؟

خلاصہ کلام یہ کہ ملا علی قاریؒ ان پانچ کے آپ ﷺ کے بعد بطور نبی موجود ہونے کے باوجود ختم نبوت پر کوئی حرف آتا ہوا نہیں دیکھتے۔

(1) حضرت ابراہیم بن محمد ﷺ (2) حضرت عمر فاروقؓ (3) حضرت عیسیٰؑ
(4) حضرت خضرؑ (5) حضرت الیاسؑ

خاتمة الفقهاء والمحدثين أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس (جو ان علماء میں سے ہیں جو علم حدیث میں ایک سندِ عُظمیٰ کا درجہ رکھتے ہیں) نے تو اس دلیل کو اتنی مضبوطی اور تفصیل سے بیان کیا ہے گویا کہ اس بحث کا ہی خاتمہ کردیا ہے۔ سو ہم اس حدیث کی بحث کا خاتمہ، خاتمة الفقہاء والمحدثین کے ایک حوالہ پر کرتے ہیں۔

''خاتمة الفقہاء والمحدثین'' ابن حجرؒ کے فتاوی پر مشتمل انتہائی مشہور و معروف کتاب ''الفتاوى الحديثية'' میں لکھا ہے: اور (ابن حجرؒ سے) پوچھا گیا (اللہ ان کے اور ان کے علوم کے ذریعہ سے نفع رسانی فرمائے) اُس (قول) کے بارے میں جو تَهْذِيب النَّوَوِيّ نامی کتاب میں آیا ہے۔ اور اس کے متعلق سوال پوچھا گیا جسے بعض مقدمین نے روایت کیا ہے کہ لَو عَاشَ إِبْرَاهِيمُ لَكَانَ نَبِياً: اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو ضرور نبی ہوتے، یہ قول باطل ہے۔ اور یہ قول غیب کی باتوں کی بابت بہت بڑی جسارت ہے اور ناعاقبت اندیشی ہے اور ایک عظیم وجود پر (مغالطہ آمیز) حملہ ہے۔ سو کیا جو اس نے اِس حدیث کے بارے میں کہا (کہ یہ باطل ہے) صحیح ہے؟

اس پر (ابن حجرؒ) نے اس سوال کا جواب یہ فرماتے ہوئے دیا: شیخ الاسلام نے (اپنی کتاب) الْإِصَابَة میں اس پر تعجب کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ (قولِ رسول ﷺ) تین صحابہ سے وارد ہوا ہے اور ایک صحابی رسول ﷺ کی نسبت یہ گمان کیا ہی نہیں جاسکتا کہ وہ اپنے ہی ظن سے اس طرح کا کوئی (مغالطہ آمیز) حملہ کرے۔ اور حافظ سیوطی نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ یہ روایت حضرت انسؓ سے صحیح ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لَا أَدْرِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَى إِبْرَاهِيمَ لَوْ عَاشَ

لَكَانَ صدیقاً نَبیاً: میں نہیں جانتا، اللہ رحم کرے ابراہیم پر اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا۔ اور ایک اور روایت میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس قول کو مرفوع بیان کیا۔ اور ابنِ مندہ اور بیہقی نے اسی روایت کو حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور ابنِ عساکر نے حضرت جابرؓ سے بھی یہی روایت بیان کی ہے۔ (گویا یہ روایت تین الگ الگ اسناد سے، ان تین اصحاب سے مروی ہے (1) حضرت انسؓ (2) حضرت ابن عباسؓ (3) حضرت جابرؓ۔ ناقل)۔

ابن عساکر نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے ایک ایسی سند سے بھی (اسی مضمون سے متعلق) ایک ایسی روایت کی تخریج کی ہے، جس کا ایک راوی قوی نہیں ہے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں:

لما توفی إِبْرَاهِيم أرسل النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم إِلَى أمه مَارِيَة فَجَاءَتْهُ وغسّلته و كَفّنته وَخرج بِهِ وَخرج النَّاس مَعَه فدفنه،وَأدخل صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَده فِي قَبره فَقَالَ:أما وَالله إِنَّه لنَبِيّ ابْن نَبِي وَبكى وَبكى الْمُسلمُونَ حوله حَتَّى ارْتَفع الصَّوْت،ثمَّ قَالَ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: تَدْمَع الْعين ويحزن الْقلب وَلَا نقُول مَا يُغضب الرب وَإِنَّا عَلَيْك يَا إِبْرَاهِيم لَمَحْزُونُونَ:

جب ابراہیم کی وفات ہوئی تو نبی ﷺ نے آپؓ کو اس کی والدہ حضرت ماریہؓ کی طرف بھیجا۔ آپؓ اس کے پاس گئیں، اسے غسل دیا اور کفنایا۔ اور پھر آپ ﷺ اسے لے کر باہر نکلے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل نکلے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے دفن کیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی قبر میں داخل کیا اور فرمایا: أما وَالله إِنَّه لنَبِيّ ابْن نَبِي: خدا کی قسم! یقیناً یہ ضرور نبی ہے، نبی کا بیٹا ہے اور آپ ﷺ چشم پر آب ہو گئے اور وہ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے رو پڑے۔ یہاں تک کہ آواز بلند ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم ایسا کچھ نہیں کہیں گے جو ہمارے رب کو غضب دلائے اور اے ابراہیم ہم تجھ پر غمگین ہیں۔ اور ابوداؤد سے مروی ہے کہ اس نے اٹھارہ ماہ کی عمر میں وفات پائی اور آپ ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔ ابنِ حزم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

سوال نمبر 19۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟

الزَّرْكَشِيّ نے کہا ہے کہ اس نمازے جنازہ کے ترک کرنے کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں، (ایک یہ کہ) وہ نماز جنازہ سے اپنے والد کی فضیلت کی وجہ سے مستغنی تھا جیسا کہ شہید، شہادت کی وجہ سے مستغنی ہوتا ہے اور (یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے) کہ لَا يُصَلِّي نبيّ على نَبِي: ایک نبی، دوسرے نبی کی نماز جنازہ نہیں پڑھتا۔ اور جیسا کہ آیا ہے کہ اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ (الزَّرْكَشِيّ) بات ختم ہوئی۔

ان (حضرت ابراہیم بن محمد ﷺ) کی نبوت کے ثابت ہونے میں صغرسنی کے باوجود بھی کوئی بعد نہیں (کوئی مسئلہ نہیں) کیونکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح تھے جو اپنی پیدائش کے دن ہی یہ کہنے والے تھے، کہ {تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا} اور یا حضرت یحییٰؑ کی طرح تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ {فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحٰى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا} مفسرین نے کہا ہے کہ وہ نبی تھے جبکہ ان کی عمر تین سال تھی اور ان (یعنی حضرت ابراہیم بن محمد ﷺ پر) جبریل کے نزول و اجرائے وحی کا احتمال بھی، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کی طرح، موجود ہے۔ اور اس حقیقت کی طرف یہ بات بھی راجع ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے لئے، یوم عاشوراء کا روزہ رکھا۔ جبکہ ان کی عمر آٹھ ماہ تھی۔

اور السُّبْكِيّ نے اس حدیث (کی شرح) میں ذکر کیا ہے کہ كنت نَبيا وآدَم بَين الرّوح والجسد: میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدمؑ روح و جسم کے مابین تخلیق کے مراحل طے کر رہے تھے، کہ اس حدیث میں آپ ﷺ کی روح کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ارواح جسموں سے پہلے تخلیق کی گئی ہیں

یا اس حدیث میں آپ ﷺ کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔اور حقائق وہ ہیں کہ جن کی معرفت سے ہماری عقلیں قاصر ہیں۔پھر یہ وہ حقائق ہیں جن میں سے ہر حقیقت کو اللہ تعالیٰ جس قدر اور جس وقت چاہتا ہے، عطا فرماتا ہے۔

پس نبی کریم ﷺ کی حقیقت آدمؑ کی تخلیق سے بھی پہلے عطا کی گئی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی ہیئت پر پیدا کیا۔اور ان پر افاضہ کیا۔سو اس وقت وہ نبی بن گئے۔وَبِهِ يُعلم تَحْقِيق نبوّة سيدنَا إِبْرَاهِيم فِي حَال صغره:اور ان (تمام مجموعہ دلائل) سے سیدنا ابراہیمؑ کی نبوت، ان کی صغرسنی کے باوجود، قطعی علم کی بناء پر، حق ثابت ہوجاتی ہے۔(الفتاوى الحديثية، الجزء:1 الصفحة:126،125)

خاتم کے سب معنی قبول سوائے اُن کے جو سیاق وسباق کے خلاف ہوں۔

یادر ہے کہ لفظ خاتم کے بہت سے معانی کئے جاسکتے ہیں اور جماعت احمدیہ اُن تمام معانی کو مانتی ہے سوائے اُن معانی کے جو سیاق وسباق کے خلاف ہوں، جو آیت کے اندر کسی قسم کی بے ربطی پیدا کریں، جو قرآن کریم کی دیگر آیات کے خلاف ہوں، جو احادیث نبویہ ﷺ میں سے کسی حدیث کے خلاف ہوں، جو رسول اللہ ﷺ کی فضیلت ثابت نہ کرتے ہوں۔

خاتَم یا خاتِم کے الفاظ، خ ت م کی جذر سے ہیں۔اس جذر کے بنیادی معانی میں مہر، کسی شے کی تاثیر، تکمیل اور آخر پر پہنچ جانے کے معانی پائے جاتے ہیں۔خاتَم بفتح ت اسم آلہ ہےاور بکسرِ ت (خاتِم) اسم فاعل۔ایک قراءت بفتحِ ت ہے اور دوسری بکسرِ ت۔

لغات قرآن کے سب سے مستند و مقبول اماموں میں سے ایک امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں:

الخَتْمُ والطّبع يقال على وجهين: مصدر خَتَمْتُ وطبعت، وهو تأثير الشيء كنقش الخاتم والطّابع. والثاني: الأثر الحاصل عن النّقش، ويتجوّز بذلك تارة في الاستيثاق من الشيء، والمنع منه اعتبارا بما يحصل من المنع بالختم على الكتب والأبواب، نحو: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ، وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ، وتارة في تحصيل أثر عن شيء اعتبارا بالنقش الحاصل، وتارة يعتبر منه بلوغ الآخر، ومنه قيل: ختمت القرآن:

ختم اور طبع کی دو صورتیں بیان کی جاتی ہیں۔پہلی صورت یہ ہے کہ خَتَمْتُ اور طبعت کا مصدر، مہر کے نقش پیدا کرنے کی طرح تاثیر الشیء (دوسری شے میں کسی شے کا اپنے اثرات پیدا کرنا) ہے۔اور دوسری صورت ختم اور طبع کی اس نقش کی تاثیر کا اثر حاصل ہے اور یہ لفظ مجازاً کبھی تو کتابوں اور دروازوں پر مُہر لگنے کے لحاظ سے شے کی بندش اور روک کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ، وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ (میں) اس کا استعمال مجازی معنی میں ہوا ہے اور کبھی اس کے مجازی معنی نقشِ حاصل کے اعتبار سے کسی شے سے اثر پیدا کرانا ہوتے ہیں اور کبھی اس کا اعتباری مفہوم آخر کو پہنچنا ہوتا ہے اور انہی معانی میں خَتَمْتُ الْقُرْاٰنَ کہا گیا ہے کہ میں تلاوتِ قرآن میں اس کے آخر تک پہنچ گیا۔

(المفردات في غريب القرآن صفحة:274،275)

اس حوالے سے ثابت ہوا کہ خ ت م کے جذر کے بنیادی، مصدری اور حقیقی معانی ہیں، مہر کے نقش کی طرح کسی شے کی تاثیر پیدا کرنا۔اور اس لفظ کے مجازی و اعتباری معانی جو اس کے مصدری معنوں سے نکالے جاتے ہیں، منع کرنا، روکنا، باندھنا اور آخر پر پہنچ جانا ہیں۔

جماعت احمدیہ خاتم کے مصدری اور حقیقی معانی کو بھی مانتی ہے اور مجازی و اعتباری معانی کو بھی۔ہمارے نزدیک لفظ خاتم یہ تمام معانی رکھتا ہے۔

(1) افاضہ کمال و تاثیر پیدا کرنے والی مہر (2) مہر تصدیق (3) سب سے افضل و اعلیٰ
(4) انگوٹھی (5) زینت (6) آخری مقام پر پہنچنے والا

(7) ختم کرنے والا (8) روکنے والا (9) سیل بند کرنے والی مہر اختتام

(10) زمانی طور پر آخری (11) مطلقاً آخری

جب ہم حقیقی معانی بیان کرتے ہیں تو لفظ النَّبِیّٖین کی ''ال'' میں عمومیت کے معانی لیتے ہیں اور جب مجازی معانی کرتے ہیں تو اس ''ال'' سے خصوصیت کے معانی مراد لیتے ہیں۔اس طرح شرعی انبیاء کے آنے کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور غیر تشریعی انبیاء کے آنے کا راستہ کھلا رہتا ہے۔

بطور نمونہ چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم، اوپر بیان کئے گئے تمام وسیع معانی پر مشتمل ہے۔نیز نبوت جاری وساری ہے۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

بہر ایں ''خاتم'' شد است او کہ بجود مثل او نے بود نے خواہند بود

ترجمہ: آپؐ خاتم اس لئے ہوئے ہیں کہ فیضِ روحانی کی بخشش میں آپؐ کی مثل نہ کوئی نبی پہلے ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔

چونکہ دَر صنعت برد استاد دست تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو ہست

ترجمہ: جب کوئی استاد صنعت اور دستکاری میں دوسروں سے سبقت لے جاتا ہے تو کیا اے مخاطب! تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر صنعت ودستکاری ختم ہے؟ (تجھ جیسا کوئی صنعت گر اور دستکار نہیں۔) (مثنوی مولانا روم دفتر ششم صفحہ 30 مطبوعہ نولکشور 1896ء)

فرمایا: فکر کُن در راہ نیکو خدمتے تا نبوّت یابی اندر اُمتّے

(مثنوی مولوی معنوی دفتر پنجم صفحہ 57)

ترجمہ: اچھی خدمت کی راہ میں تدبیر کرتا کہ تو امت میں (رہ کر) نبوت (کا رتبہ) پالے۔

إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي المولى أبو الفداء فرماتے ہیں:

وفي المثنوی:

بہر این خاتم شدہ است او کہ بجود... مثل اونی بود ونی خواہند بود

چونکہ درصنعت بود استاد دست... نی تو گویی ختم صنعت بر تو است

قال في حل الرموز الختم إذا كان على الكتاب لا يقدر أحد على فكه كذلك لا يقدر أحد ان يحيط بحقيقة علوم القرآن دون الخاتم ومادام خاتم الملك على الخزانة لا يجسر أحد على فتحها ولا شك ان القرآن خزانة جميع الكتب الالهية المنزلة من عند الله ومجمع جواهر العلوم الالهية والحقائق اللدنية فلذلك خص به خاتم النبيين محمد عليه السلام ولهذا السر كان خاتم النبوة على ظهره بين كتفيه لان خزانة الملك تختم من خارج الباب لعصمة الباطن وما في داخل الخزانة. وفي الخبر القدسي (كنت كنزا مخفيا) فلا بد للكنز من المفتاح والخاتم فسمي عليه السلام بالخاتم لانه خاتمه على خزانة كنز الوجود وسمي بالفاتح لانه مفتاح الكنز الأزلي به فتح وبه ختم ولا يعرف ما في الكنز الا بالخاتم الذي هو المفتاح قال تعالى (فاحببت ان اعرف) فحصل العرفان بالفيض الحثي على لسان الحبيب ولذلك سمي الخاتم حبيب الله لان اثر الختم على كنز الملك صورة الحب:

مثنوی میں ہے کہ

بہر این خاتم شدہ است او کہ بجود.. 		مثل اونی بود ونی خواہند بود

چونکہ درصنعت بود استاد دست.. 		نی تو گوئی ختم صنعت بر تو است

یہ انہوں (مولانا رومؒ) نے ختم کے رموز کے حل میں فرمایا کہ مُہر جب خط پر ہو تو کسی کو اس کے توڑنے کی طاقت نہیں۔اس طرح کسی شخص کے لیے ممکن نہیں کہ وہ خاتم النبیین ﷺ کے سوا علوم قرآن کی حقیقت کا احاطہ کر سکے اور جب تک بادشاہ کی مُہر خزانہ پر موجود ہو کوئی شخص از خود اس کے کھولنے کی جرأت نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ خود بادشاہ اس خزانے میں سے کسی کو عطا کرے کیونکہ باوجود مُہر کے بادشاہ کے لیے اس خزانے کی طرف راہ پانا ممنوع نہیں اور نہ اسے فیض پہنچانا ممنوع ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تمام کتب الٰہیہ کا خزانہ اور علوم الٰہیہ اور حقائق لُدنیہ کے جواہرات کا مجموعہ ہے (اس لیے اس کے علوم آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کے بغیر جو آپ ﷺ کے خاتم ہونے کا فیض ہے۔کسی پر نہیں کھل سکتے کیونکہ فاتح بھی آپ ہیں) پس اس وجہ سے خاتم النبیین ﷺ کو مخصوص طور پر قرآن (یعنی تمام علوم قرآنیہ) کا خزانہ دیا گیا اور یہی بھید ہے جو مُہر نبوت آپ ﷺ کی پشت پر آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی کیونکہ شاہی خزانہ کو دروازہ کے باہر سے سر بمہر کیا جاتا ہے تاکہ جو کچھ اُس کے اندر موجود ہے اس کی حفاظت ہو سکے۔اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ کنت کنزاً مخفیاً: میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا۔پس لازمی ہے کہ خزانے کے لئے کوئی چابی بھی ہو اور کوئی مہر بھی ہو۔سو آپ ﷺ کو خاتم کا نام اس لئے دیا گیا کہ آپ ﷺ خزانہ وجود کی مہر ہیں اور آپ ﷺ کو فاتح کا نام اس لئے دیا گیا کیونکہ آپ ﷺ اس کے ازلی خزانہ کی چابی ہیں۔اور وہ خزانہ آپ ﷺ کے ذریعہ سے ہی کھولا گیا اور آپ ﷺ کے ذریعہ سے ہی مہر کیا گیا۔سو خزانہ میں کیا کچھ ہے سوائے اس خاتم کے ذریعہ جو اس خزانہ کی چابی بھی ہے ہرگز معلوم نہیں کیا جا سکتا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاحببت ان اعرف: پس میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پس اسی فیض سے، حبیب خدا ﷺ کی زبان مبارک کے ذریعہ، حصول عرفان ہو گیا۔اور اسی وجہ سے خاتم الانبیاء ﷺ کو حبیب اللہ کا نام دیا گیا کیونکہ مہر کا اثر بادشاہ کے خزانے پر محبت کی ایک صورت ہے۔

(روح البیان، الجزء:7، الصفحۃ:189)

أبوعبداللہ محمد بن عبدالباقي بن یوسف بن أحمد بن شہاب الدین بن محمد الزرقاني المالکيؒ لکھتے ہیں:

فأما بفتحها فمعناه أحسن الأنبياء خَلقا وخُلقا، لأنه صلى الله عليه وسلم جمال الأنبياء كالخاتم الذى يتجمل به وأما بالكسر، فهو اسم فاعل من ختمت الشيء أتممته وبلغت آخره، فمعناه آخر الأنبياء:

جہاں تک خاتم بفتح ت کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے {خَاتَمَ النَّبِيِّينَ} کا معنی ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی ظاہری اور روحانی بناوٹ اور اخلاق میں سب انبیاءؑ سے زیادہ خوبصورت ہیں کیونکہ آپ ﷺ تمام نبیوں کا حسن و جمال ہیں اس انگوٹھی کی مانند جس سے زینت اور حسن و جمال حاصل کیا جاتا ہے۔اور جہاں تک خاتم بکسرِ ت کا تعلق ہے تو اس کا معنی ہے نبیوں میں سے آخری۔

(شرح الزرقاني علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ الجزء:4 الصفحۃ:255)

محمد بن یوسف الصالحي الشاميؒ تحریر کرتے ہیں:

يصح أن يكون صلى الله عليه وسلم فاتحاً لأنه فتح الرّسل بمعنى أنه أولهم فى الخلق أو فاتح الشّفعاء بقرينة اقترانه باسمه الخاتم، فيكون كاسمه الأول والآخر:

یہ بھی صحیح ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس وجہ سے فاتح کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کہ آپؐ نے ہی رسولوں کا دروازہ کھولا ہے مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ ہی پیدائش میں سب سے اوّل تھے دوسرے معانی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے اسم خاتم کے قرینہ سے آئندہ آنے والے شفیعوں کے

لیے دروازہ کھولنے والے ہیں۔ سو آپؐ اسمائے الٰہی اوّل و آخر کی طرح ہو گئے۔ (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد الجزء:1 الصفحة:493)

محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمنيؒ فرماتے ہیں:

وَمَعْنَى الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ: أَنَّهُ صَارَ كَالْخَاتَمِ لَهُمُ الَّذِي يَتَخَتَّمُونَ بِهِ وَيَتَزَيَّنُونَ بِكَوْنِهِ مِنْهُمْ:

اور دوسری قراءت کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ نبیوں کے لیے انگوٹھی (انگشتری) کی مانند ہیں جسے وہ پہنتے اور اس سے زینت حاصل کرتے ہیں۔ (فتح القدیر، الجزء:4، الصفحة:329)

أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري فرماتے ہیں: فَعِنْدَ هَذِهِ الدَّرَجَةِ فَازُوا بِالْخِلَعِ الْأَرْبَعَةِ، الْوُجُودِ وَالْحَيَاةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْعَقْلِ، فَالْعَقْلُ خَاتَمُ الْكُلِّ وَالْخَاتَمُ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ أَفْضَلَ أَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ كَانَ أَفْضَلَ الْأَنْبِيَاءِ عليهم:

اس مقام پر پہنچ کر انسان چار خلعتوں سے ممتاز کیا جاتا ہے یعنی وجود حیات، قدرت اور عقل اور عقل ان سب کی خاتم ہے اور خاتم کے لئے ضروری ہے کہ "افضل" ہو۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہمارے رسول کریم ﷺ بوجہ خَاتَمَ النَّبِيِّين ہونے کے تمام انبیاءؑ سے افضل تھے اور اسی طرح انسان بوجہ خاتم المخلوقات ہونے کے تمام مخلوقات جسمانی سے افضل ہے اسی طرح عقل بھی بوجہ ان چاروں خلعتوں کی خاتم ہونے کے سب خلعتوں سے "افضل" اور اکمل ہے۔ (مفاتیح الغیب = التفسیر الکبیر الجزء:22 الصفحة:31)

محمد بن رسول البرزنجي الحسيني رقمطراز ہیں: وأما حديث:

"لا وحي بعدي" فباطلٌ لا أصل له. نعم، ورد: "لا نبي بعدي" ومعناه عند العلماء: أنه لا يحدث بعده نبي بشرع يَنْسَخُ شرعه: (الإشاعة لأشراط الساعة الجزء:1، الصفحة:278)

جہاں تک لا وحي بعدي والی حدیث کی بات ہے تو وہ باطل حدیث ہے اس کا کوئی اصل موجود نہیں ہاں حدیث میں لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے الفاظ آئے ہیں۔ اِس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی ایسی شریعت کو لے کر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرتی ہو۔

حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:

اِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِيْ اِنْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رُسُوْلِ اللهِ صَلْعَمْ اِنَّمَاهِيَ النُّبُوَّةُ التَّشْرِيْعُ لَا مُقَامَها فَلَا شَرْعَ يَكُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِهِ صَلْعَمْ وَلَا يَزِيْدُ فِيْ شَرْعِهٖ حُكْمًا اٰخرِ وهذا معْنٰى قَوْلِه صَلْعَمْ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اَيْ لَا نَبِيَّ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُّخَالِفُ شَرْعِيْ بَلْ اِذَا كَانَ يَكُوْنُ تَحْتَ حُكْمِ شَرِيْعَتِيْ: (فتوحات مکیہ جلد2 صفحہ3)

وہ نبوت جو وجود رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوئی ہے وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ اب کوئی ایسی شریعت نہیں آسکتی جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے یا اس میں کسی اور حکم کا اضافہ کر سکے۔ یہی معانی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اس قول کے کہ

اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ

یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو۔ بلکہ جب بھی کوئی نبی ہوگا، وہ میری شریعت کے ماتحت ہی ہوگا۔

تمام نبوت کے امور حضرت آدم سے لیکر آپ ﷺ پر ختم ہو گئے:

حضرت اقدس مسیح موعودؑ ایک جگہ خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ختمِ نبوت کے متعلق میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین

کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا۔ یہ موٹے اور ظاہر معنی ہیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 286 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

خاتم النبیین کا معنی ہے تمام نبوتوں کے کمالات آپ ﷺ پر اس طرح ختم ہوئے کہ وہ تمام کمالات آپ ﷺ کی ذات میں جمع ہو گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: دوسرے یہ معنی ہیں کہ کمالاتِ نبوت کا دائرہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا اور نبوت ختم ہو گئی۔ اس لئے اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ (المائدۃ:4) کا مصداق اسلام ہو گیا۔ غرض یہ نشاناتِ نبوت ہیں۔ ان کی کیفیت اور کُنہ پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصول صاف اور روشن ہیں اور وہ ثابت شدہ صداقتیں کہلاتی ہیں۔ ان باتوں میں پڑنا مومن کو ضروری نہیں۔ ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر کوئی مخالف اعتراض کرے تو ہم اس کو روک سکتے ہیں۔ اگر وہ بند نہ ہو تو ہم اس کو کہہ سکتے ہیں کہ پہلے اپنے جزوی مسائل کا ثبوت دے۔ مُہرِ نبوت آنحضرت ﷺ کے نشان نبوت میں سے ایک نشان ہے۔ جس پر ایمان لانا ہر مسلمان مومن کو ضروری ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 286۔287۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا: ''ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہو گئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی، وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 341۔342۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر نبوت کب واجب ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: {اِنِّیۡ عِنۡدَ اللّٰهِ مَکۡتُوۡبٌ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنۡجَدِلٌ فِیۡ طِیۡنَتِهٖ} میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب آدم اپنی مٹی میں گندھا ہوا پڑا تھا۔

(مشکوٰۃ، کتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سیّد المرسلین ﷺ)

یعنی میرے اندر ہی تمام انبیاء کے متفرق کمالات ختم اور جمع ہیں۔ اور یہ تمام تر کمالات نبوت آدم کی پیدائش سے قبل ہی میرے لئے مختص تھے۔ اور وہ متفرق کمالات جو دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ اپنی اعلیٰ شان میں میرے اندر جامع ہو گئے ہیں۔

پھر خاتم النبیین کا مطلب تمام نبیوں سے افضل کے بھی ہیں:

عربی زبان میں خَاتَم بفتحہ تاء جب کسی جمع کے صیغہ کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنے ہمیشہ بعد میں آنے والوں سے افضل کے ہوتے ہیں۔ مثلاً: خَاتَمُ الۡخُلَفَاءِ، خَاتَمُ الۡاَکَابِرِ، خَاتَمُ الۡمُحَدِّثِیۡن، خَاتَمُ الۡاَوۡلِیَاء، خَاتَمُ الۡمُهَاجِرِیۡنَ، وغیرہ۔ خود آنحضرت ﷺ نے بھی اسے استعمال فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

{اِطۡمَئِنَّ یَا عَمِّ فَاِنَّكَ خَاتَمُ الۡمُهَاجِرِیۡنَ فِی الۡهِجۡرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ فِی النُّبُوَّةِ}

اے چچا (عباسؓ) آپ مطمئن رہیئے کہ آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔

(کنز العمال، عبداللہ بن رواحۃ، عباس بن عبدالمطلب رضي اللہ عنہ)

اب کیا حضرت عباسؓ کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوا؟ پس معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت عباسؓ کو ان معنوں میں خاتم المہاجرین قرار دیا ہے

کہ ان کے بعد ان کی شان کا کوئی مہاجر نہیں ہوگا۔

اگر خاتم النبیین کے معنی یہ لے لیے جائیں کہ آپ ﷺ کے بعد کلی طور پر کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے تو ان معنوں میں آپ ﷺ کی کوئی فضیلت اور بڑائی ظاہر نہیں ہوتی اور یہ معنی آپ ﷺ کی شان کے بھی خلاف ہیں۔ دراصل زمانہ کے لحاظ سے اول و آخر ہونا کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ کا مقام خاتم النبیین، جو دراصل آپؐ کی مدح وفضیلت میں بیان کیا گیا ہے وہ دراصل مقامِ خاتمیتِ مرتبی ہے۔

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ صاحب اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' میں بیان فرمایا: اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی۔ (تحذیر الناس صفحہ 5،4)

خاتم النبیین کا معنی فیض رساں مہر کے ہیں:

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضور ﷺ کے مقام خاتم النبیین کی یہ تشریح فرمائی کہ آپؐ فیض رساں مُہر ہیں جن کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ فرمایا: اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اِسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 100 حاشیہ)

خاتم النبیین سے مراد آپ ﷺ کا تمام شرعی انبیاء اور تمام مستقل آزاد انبیاء کا دروازہ بند کرنا اور صرف ایک قسم کے انبیاء کا دروازہ کھولنا جو آپ ﷺ کی روحانی تربیت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہیں، جیسا کہ حضرت عائشہؓ اسی معنی کی تصدیق کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ

قُولُوا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بعده (الدر المنثور، الأحزاب 37، الجزء 6 ص 618)

یہ تو کہو کہ آپ ﷺ خاتم النبیین لیکن یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

سوال نمبر 20 جب آنحضرت ﷺ تو خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ نبی اللہ اسلام میں کیسے آسکتے ہیں جبکہ ان کی نبوت الگ ہے، رسالت الگ ہے، شریعت الگ اُمت کے لئے ہے ، ان کی نبوت کے امور الگ ہیں، ان کے معجزات الگ ہیں،؟

سوال نمبر 21۔ حضرت عیسیٰ پر چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا جو آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کیا یہ آپ ﷺ کی توہین نہیں؟

حضرت اقدس مسیح موعودؑ آیت خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

''سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت ﷺ تو خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اُس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پُرانا نہیں آسکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰؑ کو آخری زمانہ میں اُتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں اُن کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ

تو معصیت ہے اور آیت {وَلَكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّين} اور حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِي اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ {وَلَكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔

نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلّی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔

پس یہ آیت کہ {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} اس کے معنی یہ ہیں کہ لَيْسَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِ الدُّنْيَا وَلٰكِنْ هُوَ اَبٌ لِرِجَالِ الْاٰخِرَةِ لِاَنَّهٗ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَلَا سَبِيْلَ اِلٰى فُيُوْضِ اللهِ مِنْ غَيْرِ تَوَسُّطِهٖ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا لہٰذا {خَاتَمَ النَّبِيِّين} کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسیٰؑ کے اُترنے سے ضرور فرق آئے گا۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنی لغت کے رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا۔ پس جہاں یہ معنی صادق آئیں گے نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا۔ اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفّٰی کی خبر اس کو مل نہیں سکتی اور یہ آیت روکتی ہے {لَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ}۔

اب اگر آنحضرت ﷺ کے بعد ان معنوں کے رو سے نبی سے انکار کیا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ اُمت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ سے بے نصیب ہے کیونکہ جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے بالضرورت اس پر مطابق آیت {لَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهٖ} کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔ اسی طرح جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اسی کو ہم رسول کہیں گے۔ فرق درمیان یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو یا جس کو بغیر توسط آنجناب اور ایسی فنافی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اس کا نام محمد اور احمد رکھا جائے یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جائے وَمَنِ ادَّعٰى فَقَدْ كَفَرَ۔

اس میں اصل بھید یہی ہے کہ {خَاتَمَ النَّبِيِّين} کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغایرت کا باقی ہے اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو {خَاتَمَ النَّبِيِّين} پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اُسی {خَاتَمَ النَّبِيِّين} میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا لیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مُہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلّی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلّی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمد ﷺ {خَاتَمَ النَّبِيِّين} ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اُسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے مگر عیسیٰ بغیر مُہر توڑنے کے آ نہیں سکتا کیونکہ اس کی نبوت ایک الگ نبوت ہے اور اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ {اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

عَلَیۡہِمۡ} سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207،208)

سوال نمبر 22۔۔ حضرت عائشہ نے خاتم النبیین کہنے اور لا نبی بعدہ کہنے سے منع کیوں فرمایا اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابو ہریرہ کو لا الہ کہنے والے کو جنت کی بشارت دینے پر تھپڑ کیوں مارا؟

حضرت مصلح موعودؓ اس حدیث نبوی ﷺ اور ختم نبوت پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صحابہ کرامؓ میں سے ایک مقتدر ہستی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپؓ فرماتی ہیں: قُوۡلُوۡا خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لَا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ یعنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیّین تو ضرور کہو مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ان الفاظ سے صاف ثابت ہے کہ:

(الف) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاتم النّبیّین کے معنی اور سمجھتی تھیں اور لَا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ کے معنی اور سمجھتی تھیں۔

(ب) وہ لَا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ کے الفاظ کو ذوالمعانی خیال فرماتی تھیں کیونکہ باوجود اس کے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ وہ فرماتی ہیں کہ لَا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ نہ کہا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ تو اُمید نہیں کی جاسکتی کہ وہ مسلمانوں کو یہ نصیحت فرماتی ہوں کہ رسولِ کریم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ نہ کہا کرو۔ پس ان کا مطلب یہی ہوسکتا تھا کہ اس فقرہ کے کئی معنے ہیں ایک معنوں سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس فقرہ کو استعمال نہ کیا کرو۔ وہ غلط فہمی یہی ہوسکتی تھی کہ کلیۃً بغیر کسی شرط کے ہر قسم کی نبوت کا انکار بھی اس فقرہ سے نکل سکتا تھا مگر وہ اس خیال کو درست نہیں سمجھتی تھیں اس لئے وہ اس فقرہ کے استعمال سے منع فرماتی تھیں۔ یہ ایسی ہی بات تھی جیسے رسولِ کریم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا کہ جاؤ اور اعلان کر دو کہ جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ داخل جنت ہوگیا۔ جب حضرت ابو ہریرہؓ یہ اعلان لے کر باہر نکلے تو سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے ملے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی بات سُن کر زور سے تھپڑ مارا اور وہ زمین پر گر گئے۔ زمین سے اُٹھ کر وہ رسولِ کریم ﷺ کی طرف شکایت کرنے کے لئے بھاگے۔ حضرت عمرؓ بھی ان کے پیچھے پیچھے آئے اور اُنہوں نے رسولِ کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے یہ پیغام ابو ہریرہؓ کو دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ! ایسا نہ کیجئے ورنہ لوگوں کو غلط فہمی ہوگی اور وہ عمل ترک کر بیٹھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بہت اچھا۔

اس حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کی بات کو حضرت عمرؓ ردّ نہیں کرتے بلکہ یہ ڈرتے ہیں کہ اس بات کے غلط معنی لے لئے جائیں گے اور رسولِ کریم ﷺ سے اپنے شُبہ کا اظہار فرماتے ہیں اور آپ اس شُبہ کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ یہی مؤقف حضرت عائشہؓ اور احمدیوں کا ہے۔ وہ رسولِ کریم ﷺ کی ان حدیثوں کو مانتے ہیں جن میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ لیکن وہ ان معنوں کو نہیں مانتے جو اس ذومعانی فقرہ سے لوگ نکال لیتے ہیں اور اس غلط مفہوم کو لوگوں میں پھیلانے سے منع کرتے ہیں۔ نہ حضرت عائشہؓ کا منشاء تھا کہ رسولِ کریم ﷺ نے یہ فقرہ غلط بیان فرمایا ہے نہ حضرت عمرؓ کا یہ منشاء تھا کہ رسولِ کریم ﷺ کی بات غلط ہے۔ اگر وہ ایسا سمجھتے تو ان کا ایمان کہاں باقی رہتا اور پھر رسولِ کریم ﷺ ان کی تصدیق کیوں فرما دیتے اور انہی کے طریق کو احمدیوں نے اختیار کیا ہے۔

دُنیا میں یہ بات عام ہے کہ بعض فقرے سیاق و سباق سے مل کر صحیح معنے دیتے ہیں۔ سیاق و سباق سے علیحدہ ہو کر صحیح معنے نہیں دیتے۔ مثلاً یہی لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ کا فقرہ رسولِ کریم ﷺ نے ایک اَور موقع پر حضرت علیؓ کے متعلق استعمال فرمایا ہے۔ اس سیاق و سباق کو دیکھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس فقرہ کا وہ مفہوم نہیں ہے جو اس کو وسیع کرنے والے لیتے ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا اَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَۃِ ھَارُوۡنَ مِنۡ مُّوۡسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ

بَعْدِیْ یعنی اے علی مَیں تجھے اس غزوہ پر جاتے ہوئے (آپ اس وقت غزوۂ تبوک پر جا رہے تھے) اپنے پیچھے خلیفہ مقرر کر چلا ہوں اور تیری حیثیت میرے پیچھے ایسے ہی ہوگی جیسے ہارون علیہ السلام کی موسیٰؑ کے پیچھے تھی لیکن اے لوگو! یہ امر یاد رکھو کہ علیؓ میرے بعد نبی نہ ہوگا یعنی ہارونؑ موسیٰؑ کی غیبت میں نبی تھے مگر علی رضی اللہ عنہ آپ کے عرصۂ غیبت میں نبی نہیں ہوں گے۔ (قرآن کریم میں بھی انتشارِ ضمائر کا اصول استعمال ہوا ہے اس لئے یہ اعتراض کی بات نہیں۔)

پھر پُرانے بزرگوں نے بھی لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے وہی معنی سمجھے ہیں جو احمدی بیان کرتے ہیں۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین صاحب ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''وہ نبوت جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود کے ساتھ منقطع ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے مقامِ نبوت نہیں۔ پس اب کوئی ایسی شریعت نہیں آئے گی جو آپ کی شریعت کی ناسخ ہو یا آپ کے احکام میں کوئی نیا حکم زائد کرے اور آپ کا یہ فرمان کہ رسالت اور نبوت ختم ہوگئی۔ پس اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہ وہ بھی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں سے تھے ان کے متعلق بھی ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے (جسے درمنثور نے نقل کیا ہے) کہ کسی شخص نے ان کے سامنے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم الانبیاء ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس پر مغیرہ نے کہا تیرے لئے یہ کافی ہے کہ تو یہ کہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں (یعنی لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ کہنے کی ضرورت نہیں) کیونکہ ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اگر وہ ظاہر ہوئے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے بھی نبی تھے اور آپؐ کے بعد بھی نبی ہوں گے۔

یہ روایت بتاتی ہے کہ خاتم النّبیین کے جو معنی ہم کرتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بھی اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے نزدیک بھی درست تھے اور وہ اس بات کے قائل تھے کہ بغیر شرط اور قید کے ہر قسم کی نبوت کے انقطاع کا عقیدہ رکھنا اسلام کی رو سے جائز نہیں۔ باقی رہا یہ کہ پھر کس قسم کا نبی آسکتا ہے۔ تو پُرانے بزرگوں نے یہ کہا ہے کہ ایسا نبی آسکتا ہے جو کوئی نئی شریعت نہ لائے اور کوئی نیا حکم نہ لائے مگر بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ نہ صرف یہ دو شرطیں ضروری ہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمّتی ہو اور تمام فیض اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کیا ہو اور اسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی خدمت کے لئے اور قرآن کریم اور شریعتِ اسلامیہ کے احیاء کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ گویا آپ نے اس دروازہ کو کھولا نہیں بلکہ پہلے بزرگوں کی نسبت اور زیادہ تنگ کر دیا ہے۔ اب ایسا آدمی اُمّتِ محمدیہ کو توڑنے والا کس طرح کہلا سکتا ہے۔ وہ تو جوڑنے والا ہے۔ مکان کی مرمت کرنے والا اُسے توڑتا نہیں جوڑتا ہے۔'' (مودودی صاحب کے رسالہ ''قادیانی مسئلہ'' کا جواب انوار العلوم جلد 24 صفحہ 8 تا 11)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تربیت یافتہ نبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ہم مسلمان ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان مجید پر ایمان لاتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالیٰ کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ بہترین دین لے کر آئے۔ اور اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس کی تربیت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے فیضان سے ہوئی ہو۔ اور جس کا ظہور آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہوا اور اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے اولیاء کو اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرّف کرتا ہے اور انہیں انبیاء کے رنگ سے رنگین کیا جاتا ہے لیکن وہ حقیقی طور پر نبی نہیں ہوتے۔ کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے۔ اور ان کو فہمِ قرآن عطا کیا جاتا ہے لیکن وہ نہ تو قرآن کریم میں کسی قسم کا اضافہ کرتے ہیں اور نہ اس میں کوئی کمی کرتے ہیں۔ اور جس شخص نے قرآن کریم میں کوئی اضافہ کیا یا کوئی حصہ کم کیا تو وہ شیطانِ فاجر ہے۔

اور ختمِ نبوت سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ پر جو اللہ تعالیٰ کے سب رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں تمام کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں۔ اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کے بعد نبوت کے مقام پر وہی شخص فائز ہو سکتا ہے جو آپ (ﷺ) کی اُمّت میں سے ہو اور آپ کا کامل پیرو ہو اور اس نے تمام کا تمام فیضان آپ (ﷺ) ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ کے نور سے منوّر رہا ہو۔ اس مقام میں کوئی غیریت نہیں اور نہ ہی یہ غیرت کی جگہ ہے۔ اور یہ کوئی علیحدہ نبوت نہیں اور نہ ہی یہ مقام حیرت ہے۔ بلکہ یہ احمد مجتبیٰ ہی ہے جو دوسرے آئینے میں ظاہر ہوا ہے۔ اور کوئی شخص اپنی تصویر پر جسے اللہ نے آئینہ میں دکھایا ہو غیرت نہیں کھاتا۔ کیونکہ شاگردوں اور بیٹوں پر غیرت جوش میں نہیں آتی۔ پس جو شخص نبی کریم ﷺ سے فیض پا کر اور آپ (ﷺ) میں فنا ہو کر آئے وہ درحقیقت وہی ہے کیونکہ وہ کامل فنا کے مقام پر ہوتا ہے اور آپ کے رنگ میں ہی رنگین اور آپ کی ہی چادر اوڑھے ہوتا ہے اور آپ (ﷺ) سے ہی اس نے اپنا روحانی وجود حاصل کیا ہوتا ہے۔ اور آپ (ﷺ) کے فیض سے ہی اس کا وجود کمال کو پہنچا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ حق ہے جو ہمارے نبی کریم ﷺ کی برکات پر گواہ ہے۔ اور لوگ نبی کریم کا حسن ان تابعین کے لباس میں دیکھتے ہیں جو اپنی کمال محبت وصفائی کی وجہ سے آپ کے وجود میں فنا ہو گئے۔ اور اس کے خلاف بحث کرنا جہالت ہے کیونکہ یہ تو آپ کے ابتر نہ ہونے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثبوت ہے۔ اور تدبّر کرنے والوں کے لئے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ اور آپ (ﷺ) جسمانی طور پر تو مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اپنی رسالت کے فیضان کی رُو سے ہر اس شخص کے باپ ہیں جس نے روحانیت میں کمال حاصل کیا۔ اور آپ تمام انبیاء کے خاتَم اور تمام مقبولوں کے سردار ہیں۔ اور اب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کے پاس آپ (ﷺ) کی مُہر کا نقش ہو اور آپ کی سنّت پر پوری طرح سے عامل ہو۔ اور اب کوئی عمل اور عبادت آپ (ﷺ) کی رسالت کے اقرار کے بغیر اور آپ کے دین پر ثابت قدم رہنے کے بِدُوں خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ہوگی۔ اور جو آپ (ﷺ) سے الگ ہو گیا اور اس نے اپنے مقدور اور طاقت کے مطابق آپ کی پیروی نہ کی وہ ہلاک ہو گیا۔ آپ کے بعد اب کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ کوئی آپ کی کتاب اور آپ کے احکام کو منسوخ کر سکتا ہے اور نہ کوئی آپ کے پاک کلام کو بدل سکتا ہے۔ اور کوئی بارش آپ کی موسلا دھار بارش کی مانند نہیں ہو سکتی۔ اور جو قرآن کریم کی پیروی سے ذرہ بھر بھی دُور ہوا وہ ایمان کے دائرے سے خارج ہو گیا۔ اور اس وقت تک کوئی شخص ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان تمام باتوں کی پیروی نہ کرے جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں۔ اور جس نے آپؐ کے وصایا میں سے کوئی چھوٹی سی وصیت بھی ترک کر دی تو وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جس نے اِس اُمّت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ خیر البشر محمد مصطفیٰ کا ہی تربیت یافتہ ہے اور آپ (ﷺ) کے اُسوۂ حسنہ کے بغیر ہیچ محض ہے۔ یہ کہ قرآن کریم خاتم الشرائع ہے تو وہ ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کافروں اور فاجروں میں جا ملا۔ اور جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آپؐ ہی کی اُمّت میں سے ہے اور یہ کہ جو کچھ اس نے پایا ہے وہ آپؐ ہی کے فیضان سے پایا ہے اور یہ کہ وہ آپ (ﷺ) ہی کے باغ کا ایک پھل اور آپ ہی کی موسلا دھار بارش کا ایک قطرہ اور آپؐ ہی کی روشنی کی ایک کرن ہے تو وہ ملعون ہے۔ اور اس پر اور اس کے ساتھیوں پر اور اس کے اَتباع اور مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ آسمان کے نیچے محمد مجتبیٰ ﷺ کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں اور قرآن کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور جس نے بھی اس کی مخالفت کی وہ اپنے آپ کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے گیا۔

(مواہب الرحمان روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 285 تا 287 عربی سے اردو ترجمہ۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ (سورۃ الاحزاب زیر آیت 41) جلد 3 صفحہ 699 تا 701)

حضرت مسیح موعودؑ اپنی نبوت اور فنا فی الرسول ہوئے بغیر نبوت کے مدعی کے کفر سے متعلق فرماتے ہیں: پس یہ آیت کہ {مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ} اس کے معنی یہ ہیں کہ لَیۡسَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِ الدُّنۡیَا وَلٰکِنۡ ھُوَ اَبٌ

لِرِجَالِ الْاٰخِرَۃِ لِاَنَّہٗ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَلَا سَبِیْلَ اِلٰی فُیُوْضِ اللّٰہِ مِنْ غَیْرِ تَوَسُّطِہٖ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا لہٰذا خاتم النبیّن کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسیٰؑ کے اُترنے سے ضرور فرق آئے گا۔اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنی لغت کے رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا۔پس جہاں یہ معنی صادق آئیں گے نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا۔اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفّٰی کی خبر اس کو مل نہیں سکتی اور یہ آیت روکتی ہے {لَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ} اب اگر آنحضرت ﷺ کے بعد ان معنوں کے رو سے نبی سے انکار کیا جائے تو اس سے لازم آتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یہ اُمت مکالمات ومخاطبات الٰہیہ سے بے نصیب ہے کیونکہ جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے بالضرورت اس پر مطابق آیت لَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔اسی طرح جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اسی کو ہم رسول کہیں گے۔فرق درمیان یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو یا جس کو بغیر توسط آنجناب اور ایسی فنافی الرسول کی حالت کے جو آسمان پر اس کا نام محمد اور احمد رکھا جائے یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جائے وَمَنِ ادَّعٰی فَقَدْ کَفَرَ۔اس میں اصل بھید یہی ہے کہ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغایرت کا باقی ہے اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اُسی خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مُہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلّی طور پر۔پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلّی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا پھر بھی سیدنا محمدؐ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اُسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے مگر عیسیٰ بغیر مُہر توڑنے کے آ نہیں سکتا کیونکہ اس کی نبوت ایک الگ نبوت ہے اور اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ {اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ} سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔

(روحانی خزائن۔کمپیوٹرائزڈ:جلد 18۔ایک غلطی کا ازالہ:صفحہ 208۔209)

آپؑ فرماتے ہیں: یہ وحی الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آ گیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمّتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا۔یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔اِسی وجہ سے آپ کا نام {خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ} ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے۔(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 99،100)

سوال نمبر 23 مسیح موعود علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ قبر میں دفن کیسے ہونگے؟

آپؑ فرماتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آنے والا مہدی اور مسیح موعود میرا اسم پائے گا اور کوئی نیا اسم نہیں لائے گا یعنی اس کی طرف سے

کوئی نیا دعویٰ نبوت اور رسالت کا نہیں ہوگا بلکہ جیسا کہ ابتدا سے قرار پا چکا ہے وہ محمدی نبوت کی چادر کو ہی ظلّی طور پر اپنے پر لے گا اور اپنی زندگی اُسی کے نام پر ظاہر کرے گا اور مر کر بھی اُسی کی قبر میں جائے گا تا یہ خیال نہ ہو کہ کوئی علیحدہ وجود ہے اور یا علیحدہ رسول آیا بلکہ بروزی طور پر وہی آیا جو خاتم الانبیاء تھا۔ مگر ظلّی طور پر اسی راز کے لئے کہا گیا کہ مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن کیا جائے گا کیونکہ رنگِ دوئی اس میں نہیں آیا پھر کیونکر علیحدہ قبر میں تصور کیا جائے۔ دنیا اس نکتہ کو نہیں پہچانتی۔ اگر اہلِ دنیا اس بات کو جانتے کہ اس کے کیا معنی ہیں کہ اِسْمُہٗ کَاِسْمِیْ وَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ تو وہ شوخیاں نہ کرتے اور ایمان لاتے۔ اِس نکتہ کو یاد رکھو کہ مَیں رسول اور نبی نہیں ہوں۔ یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور مَیں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے مَیں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ اگر مَیں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفٰے اور مجتبیٰ نہ رکھتا اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا بلکہ مَیں کسی علیحدہ نام سے آتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر ایک بات میں وجودِ محمدی میں مجھے داخل کر دیا یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا کہ یہ کہا جائے کہ میرا کوئی الگ نام ہو یا کوئی الگ قبر ہو کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا اور ایسا کیوں کہا گیا اس میں راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس نے خاتم الانبیاء ٹھہرایا ہے اور پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پُورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شانِ نبوت کے ساتھ آوے تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو اس لئے خدا تعالیٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلّیت کے ساتھ پیدا کیا اور ظلّی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھ دی تا ایک معنی سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ خدائے حکیم علیم نے وضع دنیا دوری رکھی ہے یعنی بعض نفوس بعض کے مشابہ ہوتے ہیں نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ مگر بااین ہمہ یہ امر مخفی ہوتا ہے اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رَجعت کا زمانہ ہوگا تا یہ اُمت مرحومہ دُوسری اُمتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو۔

پس اُس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اُس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحیٰی، عیسیٰ وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس اُمت میں دوبارہ پیدا ہو گئے یہاں تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا اور جو میرے مخالف تھے اُن کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا چنانچہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فرماتا ہے {اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} پس یہ آیت صاف کہہ رہی ہے کہ اس اُمّت کے بعض افراد کو گذشتہ نبیوں کا کمال دیا جائے گا اور نیز یہ کہ گذشتہ کفّار کی عادات بھی بعض منکروں کو دی جائیں گی۔ (روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 381، 382)

آپؑ مزید فرماتے ہیں: پس جیسا کہ مَیں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو مَیں سُناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حَکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابلِ مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اُس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اُس کو ردّ کر دیا۔ (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 95)

آپؑ اپنی نبوت کے دلائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: {خَاتَمَ النَّبِيِّينَ} کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک کوئی پردہ مغایرت کا باقی ہے۔ اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو {خَاتَمَ النَّبِيِّينَ} پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اُسی {خَاتَمَ

النَّبِيِّين}میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مُہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلّی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلّی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد ﷺ {خَاتَمَ النَّبِيِّين} ہی رہا کیونکہ یہ محمد ثانی اُسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے مگر عیسیٰ بغیر مہر توڑنے کے آنہیں سکتا کیونکہ اس کی نبوت ایک الگ نبوت ہے اور اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ {اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ}* سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کے رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔

اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اِسی لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر ردّ کر دوں یا کیونکر اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔

مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفی ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔

میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔ اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔

(حاشیہ صفحہ 209) *یہ ضرور یاد رکھو کہ اس اُمت کیلئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت {لَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ} سے ظاہر ہے پس مصفّٰی غیب پانے کیلئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت {أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ} گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ اُمت محروم نہیں اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہِ راست بند ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کیلئے محض بروز اور ظلّیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔ فتدبر۔ منه

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 209 تا 211)

خدا تعالیٰ کے حضور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک دُعا

اے میرے ربّ! مجھے اس اُمّت کا نبی بنا دے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک دن حضرت موسیٰؑ کہیں جا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی۔ اے موسیٰ! حضرت موسیٰؑ نے آواز سن کر دائیں بائیں دیکھا انہیں کوئی نظر نہ آیا۔ پھر دوسری دفعہ ان کو آواز آئی۔ اے موسیٰ بن عمران! اس پر پھر انہوں نے دوبارہ ادھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اس سے موسیٰؑ ڈر گئے۔ کندھے کا گوشت کانپنے لگا یعنی جسم میں جھرجھری سی محسوس ہوئی کہ نہ معلوم کہاں سے یہ آواز آ رہی ہے۔ تیسری دفعہ پھر آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر موسیٰؑ لبّیک لبّیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اپنا سر اٹھا۔ حضرت موسیٰؑ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ! میں چاہتا ہوں کہ تُو میرے عرش کے سایہ کے نیچے آرام کرے جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ اس لئے تم یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح بن جاؤ بیوہ کے لئے محبّت کرنے والے خاوند کی طرح ہو جاؤ۔ اے موسیٰ! رحم کرتا کہ تجھ پر رحم کیا جاوے۔ اے موسیٰ! جیسا تو کرے گا ویسا بھرے گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتا دو کہ جو بھی میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس نے حضرت احمد علیہ السلام کا انکار کیا ہوگا تو میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ خواہ وہ میرے خلیل ابراہیم ہی کیوں نہ ہوں یا میرے کلیم موسیٰ ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یہ احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ! مجھے اپنی عزّت اور جلال کی قسم! مخلوق میں سے مجھے اس سے زیادہ پیارا کوئی نہیں لگتا میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ میں نے آسمان و زمین، شمس و قمر کے پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا تھا۔ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! محمد اور اس کی امّت سے پہلے کسی کو جنّت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس عظمت اور جلال والے نبی کی امّت میں کیسے لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حمد کرنے والے ہوں گے۔ وہ بلندیوں پر چڑھتے اور اترتے اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، دین کی خدمت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہیں گے۔ ان کے پہلو پاکیزہ ہوں گے، دن کو روزہ رکھیں گے اور راتیں رہبانیت کی حالت میں گزاریں گے میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کر لوں گا۔ صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی شہادت دینے پر ان کو جنّت میں لے جاؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے میرے ربّ! مجھے اس اُمّت کا نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس امّت کا نبی اسی اُمّت میں سے ہوگا۔ پھر موسیٰؑ نے کہا مجھے اس اُمّت کا ایک فرد ہی بنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تیرا زمانہ پہلے ہے، وہ نبی بعد میں آئے گا۔ اس لئے تو اس نبی کا امّتی بھی نہیں بن سکتا۔ البتہ اگلے جہان میں دار الجلال اور جنّت الفردوس میں اس نبی کی معیّت تجھے عطا کروں گا۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد 1 صفحہ 12 بحوالہ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم المواہب اللدنیۃ صفحہ 425۔ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ 263 مؤلفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

دیوبند کے زوال کی المناک داستان

غنڈوں، جتھوں، اور بندوقوں سے لیس اربوں روپے کی جائیداد پر قبضہ کے لئے مدنی اور نانوتوی گروپ میں گھمسان کی جنگ کے ہوشربا حقائق

1857 کے غدر کے بعد اہل اسنت کے کچھ علماء نے دیوبند میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا ہوا آج یہ مدرسہ میلوں لمبی بلڈنگوں کا مجموعہ بن چکا ہے۔ دیوبند کی اس اربوں روپے کی جائیداد کی چھاوں کے نیچے کیا کیا سازشیں چل رہی ہیں؟ اور کون کون سے گروپ؟ کیسے کیسے ایک دوسرے کو ذلیل کررہے ہیں یہ آج کے ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ایک انتہائی شرمناک باب بن چکا ہے۔ اس حوالہ سے قندیل حق کے ہندوستان میں موجود نمائندہ خصوصی نے دہلی سے ہمارے لئے ایک خصوصی رپورٹ مرتب کی۔ مصنف نے کوشش کی ہے کہ اس میں ذاتی معلومات کو شامل نہ کیا جائے۔ صرف اور صرف دیوبندی حلقہ سے جو خبریں پریس کی زینت بن رہی ہیں انہیں کو شامل خاص کیا جائے (مدیر قندیل حق)

مولانا قاری طیب کی دیوبندی دنیا میں اہمیت

سب سے پہلے تو ہم آپ کو قاری طیب صاحب کا مولانا نظر شاہ کشمیری دیوبندی کی زبان میں تعارف پیش کرتے ہیں تا کہ آپ کو سمجھنے میں آسانی رہے کہ اس وقت دیوبند پر لڑی جانے والی جنگ میں کس درجے کی دیوبندی لیڈرشپ مصروف عمل ہے

دیوبندی دنیا میں نیکیوں کا بیت المقدس۔ صلاحیت وتقویٰ کا کعبہ

''17 جولائی 1983 دن کے سوا گیارہ بجے ایک ناتواں، بیماریوں کے حملوں سے ناچار، الم واسف کا مجسمہ، شرافت کا قطب مینار، انسانیت کا مجموعہ فضائل وشمائل کا ہمالہ، علم ووقار کا کوہ شوالک، نیکیوں کا بیت المقدس، صلاح وتقویٰ کا کعبہ، مسترشدین کا قبلہ معتقدین کا محبوب، مخالفین کا ہدف، حریفوں کی تیروں کی آماج گاہ، یعنی حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب حظیرۃ القدس اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ آج سے 94 سال قبل مرحوم نے اس عالم رستاخیز میں قدم رکھا اور قدم بھی ایک حظیرۃ القدس یعنی حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارلعلوم کے صاحبزادے مولانا محمد حافظ احمد صاحب کی آغوش شفقت میں، حافظ صاحب کی شادی پر کافی عرصہ گزر گیا تھا لیکن کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ خدا پرستوں کی دعائیں کب خالی جاتی ہیں۔ دیر آید درست آئد کے مطابق مجیب الدعوات نے خانوادہ قاسمی کو بچہ ہی نہ عنائت کیا بلکہ مجموعہ انسانیت عطا کیا۔ حضرت نانوتوی آنکھیں بند کر چکے تھے لیکن دادی نے بلائیں لیں'' (قاری طیب صاحب تحریر شیخ الحدیث مولانا انظر شاہ کشمیری ص 18)

قاری طیب صاحب مہتمم دارلعلوم دیوبند کے ساتھ مدنی خاندان نے کیا سلوک کیا

قاری طیب صاحب مولانا قاسم نانوتوی صاحب کے ٹبر سے تھے جبکہ دوسرا بڑا دیوبندی خاندان مولانا حسین احمد مدنی صاحب کا تھا۔ انھوں نے دیوبند کی جائیدادوں کی خاطر پاکستان تک آنا گوارا نہ کیا تھا اب جبکہ اسی جائیداد پر نانوتوی خاندان قابض ہوگیا تو انہوں نے سازشیں شروع کر دیں۔ ممتاز دیوبندی عالم دین جناب مولانا انظر صاحب اپنے انہی دیوبندی بھائیوں کی طرف سے یعنی مولانا حسین احمد مدنی کی آل واولاد اوران کے گروہ کے مدد یافتہ لوگوں کی طرف سے آپ پر وارد کیے جانے والی مشکلات کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں

''فتنوں کے سیلاب امڈ آئے۔مخالفتوں کا طوفان اُبلا۔عداوتوں کی آندھیاں چلیں۔مخاصمتوں کے بگولے اُڑے۔اورایک وقت تو وہ آیا کہ از مبتدا تا خبر از اول تا آخر سوائے عداوت اور مخالفت کے اور کچھ نہ رہا۔سب نے سنا،سب نے کہا،حریف دست وگریباں ہوئے،چھوٹوں نے ان کی دستار فضیلت سے کھلواڑ کیا،مگر مرحوم نے کسی کو نہ جواب دیا،نہ کوئی انتقامی کاروائی کی،مخالفتوں کا طوفان ہزاروں میل کی رفتار سے اٹھا اور ان سے مسلسل ٹکراتا رہا۔

امریکہ میں مولانا قاری محمد طیب کی عشق بازیاں

ایک شقی القلب نے جبکہ یہ 85 سالہ عمر سے گزر رہے تھے ایک بے سروپا نہیں بلکہ فحش داستان نہایت متعفن لب ولہجے میں بعنوان ''امریکہ میں مولانا قاری محمد طیب کی عشق بازیاں'' اپنے اخبار میں لکھ کر شقاوت ازلی کا مظاہرہ کیا۔فتنہ ہی کے دور میں انہیں خائن بھی کہا گیا اور غائن بھی بد دیانتی کا بھی الزام عائد ہوا اور کزب بیانی کا بھی تا آنکہ ایک پوسٹر نکلا جس کا عنوان یہ تھا

''الملک الکذاب المغضوب عند اللہ ورسولہ قاری محمد طیب''

21 اکتوبر 1981 کو دارلعلوم کی مسجد میں آپ کے خطاب کے دوران شور وغل ہوا اور زبردست دو تین دھماکے ہوئے ان کا گھیراؤ کرلیا گیا اور بڑی مشکل سے ان کو اس گھیراؤ سے نکالا گیا۔سنگ باری ہورہی تھی،لاوڈ سپیکر پر قبضہ کرلیا گیا۔ان کے سب سے بڑے حریف یا مولانا حسین احمد مدنی کے بیٹے نے ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے یہاں تک کہہ ڈالا کہ ''مجھے اندیشہ ہے کہ مہتمم صاحب کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوگا'' ان کی وفات کے بعد بنگلہ دیش کا چار رکنی وفد برائے تعزیت دیوبند پہنچا تو ان سے معلوم ہوا کہ اسی حریف کو بنگلہ دیش میں عام وخاص نے گھیر کر پوچھا کہ ''مہتمم صاحب جیسے دیرینہ خادم کو دارالعلوم سے کیوں نکالا تو ظالم کا جواب یہ تھا کہ '' قاری طیب کو نکالنا دینی فرض ہوگیا تھا چونکہ انہوں نے دعویٰ نبوت کیا تھا''

از گجرات تا بمبئی ایک ذمہ دار نے یہ من گھڑت بھی پھیلائی کہ

''تیسرے سال دارالعلوم کے خزانے سے ایک لاکھ چھتیس ہزار روپے کی ہونے والی چوری کے مرتکب خود مہتمم صاحب تھے۔وہ ٹھیٹھا ایک ڈاکو کی شکل میں منڈا سا برسر،ڈھاٹا بر رخسار وقت شب خزانے میں داخل ہوئے نوٹ دو تھیلوں میں بھر لئے اور سر پر موجود قزاقانہ پگڑی میں سونے کے پتر رکھ لئے ،بوڑھا ڈاکو خزانے سے باہر اندھیرے میں چلا تو کچھ بوجھ کچھ بڑھاپا اندھیرا گپ،زینے سے لڑکھڑا کر نیچے گرا تو چور چور کا شور ہوا روشنی کی گئی تو آدمی دوڑے تو خود مہتمم تھا''۔آٹھ سال خاکسار کی ان کے ساتھ خلوت وجلوت میں شرکت رہی خصوصاً یہ آخری تین سال فتنوں سے لبریز،تیروں کی بھرمار، الزامات کی بوچھاڑ،نکتہ چینیوں کے طوفان میں شب وروز کی یکجائی تھی۔۔۔جس شب میں دارلعلوم پر قبضہ کیا گیا،ایک شور تھا اور ایک غل،لاوڈ سپیکر سے برابر اعلان ہورہا تھا کہ قاری طیب کا جنازہ دارالعلوم سے نکال دیا گیا،اب وہ کبھی لوٹ کر نہ آئے گا،ہم سے جو ٹکرائے گا پاش پاش ہوجائے گا''

حریف ان کے زندہ مزار پر فاتحہ تو کیا پڑھتے،اس زندہ درگور کے لاتیں لگاتے رہے گھونسے چلاتے رہے مکے دکھاتے رہے،منہ چڑاتے رہے مگر اس عجیب وغریب انسان نے خاموشی کا کفن پاؤں کی انگلی سے تا سر اسی طرح پہنا تھا کہ زندہ لاش میں کوئی حرکت وتموج مل ہی نہ سکے۔مگر یقین رکھنا چاہئے کہ ان کی مظلومیت رنگ لائے گی ان کا صبر ایک نیا تماشہ دکھائے گا اور اس تماشے کا شکار ان کے بدترین حریف ہونگے۔دو تین سال سے مطعون المجروح کردیئے گئے تھے ان کی کردار کشی کے لئے جائز وناجائز گفتنی وناگفتنی سب روا کرلیا گیا تھا۔اب ان کا پورا خاندان دارالعلوم سے باہر ہے''

(ماہنامہ الخیر ملتان صفحہ 21 تا 30)

''پانی پلا پلا کر '' مارنے کی سرکاری ایف آئی آر

* ۔مرزا ناصر احمد نے تم سب کو پانی پلا پلا کر مارا انہوں نے علمائے دیوبند کی ساری کتابیں انکے منہ پر دے ماریں

* ۔۔جی نہیں ہم نہیں یہ دیوبندی تھے جو مرزا ناصر صاحب کے سامنے ہکلا رہے تھے

* ۔۔جی نہیں بریلویو آپ لوگوں کو آج تک کسی احمدی سے گفتگو کی جرات نہیں ہوئی تم تو اسمبلی میں آنے کی بجائے اپنے حجروں میں بیٹھے حیض ونفاس پڑھا رہے تھے

* ۔۔جی نہیں یہ جماعت اسلامی والے تھے جن کو مرزا ناصر کے سامنے بولنے کی جرات نہیں ہوئی

* ۔۔جی نہیں آپ تو آنکھیں جھکا کر بیٹھے ہوئے تھے

جب قومی اسمبلی کا ریکارڈ شائع نہیں ہوا۔تب مولوی حضرات کا پیٹ بھر کر بے دریغ جھوٹ بولنے کے مقابلہ کی روداد

1974 کی قومی اسمبلی اور مذہبی بیانیہ۔کون جیتا کون ہارا؟

آج کے پاکستان میں ایک لفظ بار بار دہرایا جا رہا ہے وہ پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا ہر جگہ پر اس کی بازگشت ہے ۔ اور وہ ہے بیانیہ۔نواز شریف صاحب کا بیانیہ،عمران خان صاحب کا بیانیہ،زرداری صاحب کا بیانیہ،طاہر القادری صاحب کا بیانیہ۔ یہ بیانیہ خوب بک رہا ہے،نہیں یہ بیانیہ پٹ گیا ہے،نہیں اُس نے فلاں جگہ سے واپسی کے بعد اپنا بیانیہ بدل لیا ہے وغیرہ وغیرہ۔حالیہ چیخ چنگاڑ سے اور کچھ ہو نہ ہو قوم کو یہ سمجھ آ گیا ہے کہ بیانیہ کیسے بنتا ہے؟ اور بیانیہ کیسے بیچا جاتا ہے؟ حاصل وصول یہ کہ آج کے پاکستان میں کسی بھی بات کو مارکیٹ میں بیچنے کے لئے اور اپنے بیانیے کے طور پر چالو کرنے کے لئے حقائق کی صلیب پر چڑھنے کی ضرورت نہیں ۔ جیب میں کچھ پیسے ہونے چاہیے یا اس کے عوض طاقت ہونی چاہئیے اور ساتھ میں چند طلال چوہدری صاحب جیسے زور آور خطیب پشت پر ہونے چاہئیں کام میں رکاوٹ ہرگز نہیں آئے گی ۔ اب چاہے کمپیوٹر کو مولوی اللہ وسایا صاحب کی ایجاد قرار دے دیں یا صدر رفیق تارڑ صاحب کو ابراہام لنکن سے زیادہ موثر اور عقلمند صدر قرار دے دیں کوئی آپ کے بیانئے کو ٹوک نہیں سکے گا۔

جناب مودودی صاحب نے ساری عمر دنیا کے ہر ٹاپک اور ہر شخصیت پر بے لاگ تبصرہ کیا مگر آخر کار وہ بھی مولویان کرام کے ریڈار پر آ گئے اور آپ کے خلاف وطن دشمن،تحریک پاکستان کا دشمن،امریکی پٹھو،گستاخ صحابہ،گمراہ ملحد اور پتہ نہیں کیا کیا بیانئے جاری ہو گئے ۔مثلاً تحریک تحفظ ختم نبوت کے اہم راہنما مولوی غلام غوث ہزاروی صاحب فرماتے ہیں کہ ''مودودی صاحب اور ان کے ہم خیالوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی وہ گمراہ ہیں۔مگر

یہ خیال صرف میرا نہیں اکابر علماء کہہ رہے ہیں ۔مودودی نے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام پر جو تنقیدیں کی ہیں اور جس طرح حدیث کے اعتماد کو دھکا لگایا ہے ۔۔میں تو اس کو گمراہ اعظم سمجھتا ہوں ،اور مولانا سید حسین احمد مدنی ،حضرت حکیم الامت تھانوی صاحب ،حضرت لاہوری ،حضرت مفتی کفائت اللہ صاحب دہلوی ،اور حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائے پوری ،علمائے دیوبند ،علمائے مظاہر العلوم سہارنپور اور شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتی اور دیگر اکابر علماء ،سب اس کو گمراہ قرار دیتے ہیں اور بعض اس کو ملحد کہتے ہیں'' (ماہنامہ تبصرہ لاہور ستمبر 1967)

ان گھبرائے ہوئے لمحوں میں آپ نے اندر کی کہانی بتائی کہ آخر جب ہم علماء کسی کی مٹی پلید کرنا چاہتے ہیں تو اُس کے لئے مذہبی بیانیہ کیسے ترتیب دیتے ہیں ۔آپ فرماتے ہیں کہ

'' پروپیگنڈا کے کارگر نسخوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس گروہ کو آپ زک پہنچانا چاہیں اسے پہلے ایک نام دیجئے اور تمام برائیاں جو اس کی طرف منسوب کرنا چاہتے ہوں ان سب کے معنی اس خاص نام میں پیدا کر دیجئے ۔پھر اس نام کا اتنا اشتہار کیجئے کہ جہاں وہ نام لیا گیا فوراً سننے والوں کے سامنے ان ساری برائیوں کی تصویر آ جائے جو آپ نے اس نام کے ساتھ وابستہ کر دی ہیں ۔اس طرح لمبی چوڑی تقریروں اور تحریروں کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی بلکہ ان سب کی جگہ صرف ایک لفظ زبان سے نکال دینے سے کام چل جاتا ہے ۔موجودہ زمانے میں مختلف جماعتوں نے اپنے پروپیگنڈا کے لئے اس طریقے کو بہت استعمال کیا ہے'' (روداد جماعت اسلامی حصہ سوئم صفحہ 99 طبع دوئم 1948)

گزشتہ 49 سال مولویان کرام بڑی ڈھٹائی سے ایک اعلان بار بار دہرا رہے ہیں کہ دیکھیں 1974 کی اسمبلی میں ہم نے احمدیوں کو ختم نبوت کے حوالے سے مکمل بولنے کی آزادی دی ،اپنے عقائد کا دفاع کرنے کا موقعہ دیا ۔وہ ہمارے علماء کے سامنے ایک لفظ نہیں بول سکے ۔ہمارے علماء کے عظیم دلائل کے سامنے احمدی آنکھ نہیں اُٹھا سکے اور یوں 90 سالہ مسئلہ ہم نے مناظرے کا میدان جیت کر حل کر دیا ۔ہمارے پہاڑوں جیسے علماء ،شیوخ الحدیث ،اور مفتیان کرام کے دلائل کے سامنے احمدیت ہار گئی اور یوں اُن کو یہ مناظرہ جیت کر متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا گیا ہے ۔اور اب احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ اسمبلی کا فیصلہ مان کر باقی کافروں کی طرح پاکستان میں خاموشی سے زندگی گزاریں'' یہ ہے وہ بیانیہ جو پچھلے 49 سال سے مولوی حضرات بیچ رہے تھے اور اب مولوی خادم حسین رضوی صاحب کے ساتھ مل کر میڈیا والوں نے بھی بیچا ۔اور جناب شوکت عزیز صدیقی صاحب جج اسلام آباد ہائی کورٹ نے تو اپنی مسلمانی کو اس میں ڈالتے ہوئے یہاں تک ارشاد فرما دیا تھا کہ اگر احمدیوں کو بقول ان کے قادیانیوں کو پاکستان میں رہنا ہے تو کافر بن کر غیر مسلم بن کر رہنا ہوگا''

یہ ہے وہ سرکاری بیانیہ جو ہم 49 سال سے سنتے جوان ہوئے ہیں ۔میں نے سوچا کہ چلو تھوڑا سا اس بیانئے کا بھی تعاقب کر کے دیکھتے ہیں کہ واقعی احمدی قومی اسمبلی میں ہار گئے تھے؟

سوال نمبر 1) مگر کس سے ہار گئے تھے؟

سوال نمبر 2)۔وہ جب ہار رہے تھے تو کوئی تو ہوگا جو اُن کو ہرا رہا ہوگا وہ کون سا عظیم شیخ الحدیث تھا اور کس فرقے سے اُس کا تعلق تھا ۔؟

سوال نمبر 3)۔اس ہار کے وقت احمدیوں کے چہروں اور دلوں کی کیسی تصویر ہوگی؟

سوال نمبر 4)۔اُس عظیم مناظرے کے لمحات کو جب احمدی ہمارے علمائے کرام کے سامنے بھیگی بلی بنے بیٹھے تھے عالم اسلام کے لئے ٹی وی پر نشر تو کیا گیا ہوگا؟ یا پھر ان عظیم دلائل کے انبار کو ،علمائے کرام کی محنت اور اسلام کی اس عظیم امانت کو قیامت تک کے لئے محفوظ کرنے کے لئے فوری طور پر شائع کر دیا گیا ہوگا؟

میں نے اس بیانئے کے مندرجات اوراس سے متعلقہ استفسارات کوعلمائے کرام کے سامنے رکھا تو جواب میں حاصل وصول یہی تھا کہ بیانیہ بیانیہ ہی ہوتا ہے چاہے وہ نواز شریف صاحب کا ہو یا علمائے کرام کا۔اس کے لئے حقائق کی صلیب پر چڑھنے کی ضرورت نہیں صرف جیب میں کچھ پیسے ہونے چاہیے یا اس کے عوض طاقت ہونی چاہئے اور ساتھ میں چند طلال چوہدری صاحب جیسے زورآور خطیب پشت پر ہونے چاہئیں کام میں روکاوٹ ہرگز نہیں آئے گی۔

مشہور کالم نگار جناب ہارون الرشید ہمیشہ ایک بات کو دہراتے ہیں کہ جنگ کا سب سے پہلا مقتول سچائی ہوتی ہے۔جب علمائے کرام سیاسی قومی اسمبلیوں میں بیٹھ کر مذہب کی دنیا میں کسی حسین کے ایمان اور دائرہ اسلام کے فیصلے کریں گے تو اس جنگ میں سچائی قتل بھی ہوگی اور کربلا کا دکھ بھی نصیب میں آئے گا چنانچہ میرے مولویان کرام کا بیانیہ کچھ بھی ہو خواہ کتنے ہی ترلے کر کے اسمبلی کی کاراوائی کو خفیہ رکھوایا گیا ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ 1974 میں سچائی قتل کر دی گئی۔

1 *۔۔۔میرا پہلا استفسار تھا کہ احمدی ہار گئے مگر کس سے؟ کیا دیوبندی علماء سے ہار گئے؟ جب میں نے یہ سوال بریلوی عالم دین علامہ خلیل اشرف قادری رضوی اعظمی صاحب کے سامنے رکھا تو جواب تھا کہ ہرگز نہیں۔دیوبندی مولوی تو مرزا ناصر احمد کے سامنے ہکلانے لگ گئے تھے یہ تو ہم بریلوی علماء نے میدان جیتا۔آپ کے الفاظ یوں ہیں''یاد ش بخیر کیوں قریشی صاحب ٹھیک ہے نا جب وہ خاص کمیٹی بیٹھی جس میں مرزا ناصر احمد نے اپنے بیانات پڑھے تو اُس میں یہ تمام باتیں بھی تھی (کہ جماعت احمدیہ اور بانی دیوبند کا ختم نبوت پر یکساں موقف ہے) نتیجۃً اس مکتبہ کے علماء ہکلانے لگے تھے اور اپنی تمام طراریاں بھول گئی تھیں ان حالات میں علمائے اہل سنت ہی تھے جنہوں نے ناصر احمد کو دندان شکن جواب دیئے تھے۔''

(طمانچہ بجواب دھماکہ مصنفہ علامہ خلیل اشرف قادری رضوی اعظمی صفحہ 256)

2 *۔۔۔کیا بریلوی، دیوبندی یا اہل حدیث علماء سے ہار گئے تھے؟ شیعہ علماء کا جواب تھا ہرگز نہیں یہ تو ہم شیعان علی نے مرزا ناصر کو ہرایا ان کی تو اتنی ہمت ہی نہیں تھی۔مشہور شیعہ عالم دین جناب عرفان حیدری حالیہ دور میں علماء کے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے مطالبے پر تبصرہ کرتے ہوئے ستمبر 1974ء کی قومی اسمبلی اور اس کی روئیداد علماء کو یاد دلاتے ہوئے شیعہ بیانیہ پیش کر رہے تھے۔دنیا کی کوئی طاقت سارے علماء ملکر بھی قادیانیوں کو کافر قرار نہ دے سکتے تھے اگر علی والے وہاں موجود نہ ہوتے......80 گھنٹے تک پاکستان کی قومی اسمبلی میں آرڈیننس پاس کرنے کے لئے ......خلیفہ نے سارے مسلمان علماء کو پانی پلا پلا کر مارا۔پانی پلا پلا کر مارا اور جب فیصلہ نہ ہوسکا تو قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں بیٹھ کر سارے علمائے اسلام نے اجتماع کیا۔مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا۔80 گھنٹے ہو گئے۔ہم اسے شکست نہیں دے سکے۔جو دلیل لاتے ہیں وہی دلیل یہ پیش کر دیتا ہے ......ہم نے یہ دلیل دی کہ نبی معصوم ہوتا ہے مرزا ناصر احمد نے علمائے دیوبند کی ساری کتابیں انکے منہ پر دے ماریں......آپس میں مشورے کر رہے ہیں کہ کیا کریں؟؟ اسے کیسے قابو کریں؟؟ 80 گھنٹے ہو گئے ہیں ہمیں بحث کرتے ہوئے ہم اسے قائل نہیں کر سکے۔ان علماء میں سے ایک بزرگ عالم نے کہا یہ ختم نبوت کا مسئلہ ہے یہ ہم سے طے نہیں ہوگا کسی علی والے کو بلاؤ۔40 کے 40 علماء سر جھکا کر کہنے لگے کہ یہ ہماری توہین ہو جائے گی......بڑی سبکی ہوگی......ہم 40 ہیں اور سب 40 سے اوپر کے ہیں 40 ویں نے کہا اس میں سبکی کی کیا بات ہے کہ اگر ہم علی والوں کو بلا رہے ہیں تو کوئی پہلی بار تو نہیں بلا رہے۔مبلغ اسلام مولانا اسمٰعیل قبلہ کو خط لکھا گیا اس وقت تبلیغی دورے پر تھے۔لیکن جب دیر ہوتی رہی تاخیر ہوتی رہی۔میں نے خود ان سے سنا یہاں کراچی کی بارگاہ میں کہ ایک دن جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو درس آل محمد فیصل آباد کے دروازے پر دستک ہوئی۔میں نے جو دروازہ کھولا تو دیکھا کہ درس آل محمد کے دروازے پر 40 کے 40 علماء نہیں پورا نظام مصطفیٰ، پوری کٹ میں کھڑا ہے۔وہی عبا، وہی چوغا، وہی تسبیح، وہی ڈنڈا، مولانا فوراً ہی دو قدم پیچھے ہٹ گئے۔کہنے لگے سارے علماء وہ بھی اکٹھے غریب خانہ پر۔کوئی اور کفر کا فتویٰ تو نہیں لائے۔سارے علماء آگے بڑھ کر مولانا سے

بغلگیر ہو گئے کہ مولانا آپ کیسی بات کرتے ہیں؟ کفر کا کیسا فتویٰ؟ آپ تو ہمارے چھوٹے بھائی ہیں بلکہ اس وقت تو بڑے بھائی ہیں۔ مولانا! ہمارا اللہ ایک تمہارا اللہ ایک۔ آپ کا رسول ایک ہمارا رسول ایک۔ آپ کا قرآن ایک ہمارا قرآن ایک۔ ہمارا کعبہ ایک آپ کا کعبہ ایک۔ مولانا نے کہا کہ یہاں تک تو مان لوں گا آپ کے خلفاء مختلف میرا علی ایک۔ کہنے لگے اسلام پر براوقت آ گیا۔ پوچھا کیا ہوا اسلام پر کیسے براوقت آ گیا؟......کہا ختم نبوت کا مسئلہ خلیفہ قادیانی مانتا نہیں۔ کہا مجھے تو آپ کے اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہاں میں ایک شہزادی کا فقیر ہوں اس کے باپ کی عزت مجھے بہت عزیز ہے۔ یہ علماء فوراً مولانا اسمٰعیل کو لیکر قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا پہنچے اور مرزا ناصر سے تعارف کروایا۔ مرزا ناصر نے کہا کہ ان کے تعارف کی ضرورت نہیں۔ میں انہیں خوب جانتا ہوں۔ علماء نے کہا کہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ مرزا ناصر نے کہا کہ 1400 برس سے تو ہمیں بھی تو اپنا بھائی کہہ رہے تھے۔ مرزا ناصر نے کہا کہ نہ میں ان سے ملوں گا اور نہ ان سے مقابلہ کروں گا۔ اے مولویو میں تم سے مقابلہ کروں گا کیونکہ میرا دعویٰ مسلمانوں سے ہے مومنوں سے نہیں......ان سے مقابلے کی ضرورت اس لئے نہیں......کہ یہ تو 1400 برس پہلے ختم نبوت پر دلیل دے چکے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اللہ ولی اللہ‘‘

(مولانا عرفان حیدری صاحب کی یہ مکمل ویڈیو تقریر بر موضوع ’’شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ضروری ہے‘‘ you tube پر 40 molviand PART /decleared kafir hours debate with qadiyani molvi how qadiyanis were defeted 80 presented by shiamajlisAND 3.2.1 اس تقریر کو شبیر کیسٹ ہاؤس نے ریکارڈ کیا ہے)

3 *۔۔پیپلز پارٹی کے صوبائی وزیر محنت جناب سردار صغیر احمد صاحب نے قومی اسمبلی میں احمدیوں کو ہرانے کا سہرا اپنی حکومت کے سر باندھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ’’یہ فیصلہ قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کی جمہوریت پسندی اور اسلام دوستی کا بہترین ثبوت ہے اور واقعہ کربلا کے بعد ایک تاریخ ساز فیصلہ ہے‘‘ (روزنامہ امروز لاہور 9 ستمبر 1974 صفحہ 1)۔ پیپلز پارٹی کے اس بیانیے کے سامنے آتے ہی جناب مفتی محمود صاحب اپنے بیانئے کے ساتھ میدان میں آ گئے۔ آپ نے فرمایا جھوٹ بالکل جھوٹ پیپلز پارٹی کا کوئی رکن تحریک ختم نبوت میں شامل نہیں ہوا۔ نہ حکمران جماعت کا کوئی عہدیدار اس تحریک میں گرفتار ہوا۔ اور پیپلز پارٹی اس تحریک سے قطعی الگ تھلگ رہی۔ لیکن اب حکمران جماعت کے عہدیدار، کارکن اور بعض دوسری سیاسی جماعتیں بھی 7 ستمبر کے فیصلے کا سہرا مسٹر بھٹو اور حکمران جماعت کے سر باندھ رہی ہیں‘‘ (نوائے وقت لاہور 25 ستمبر 1974)۔

4 *۔۔۔جناب مفتی محمود صاحب کے احمدیوں کو ہرانے کا سہرا اپنے سر باندھنے کے اعلان کی دیر تھی کہ دوسرے کونے سے بریلوی علماء خم ٹھونک کر میدان میں آ گئے کہ فرمانے لگے کہ جناب مفتی محمود صاحب مرزا ناصر احمد صاحب کے ہاتھوں اتنی بے عزتی کے باوجود ان کو ہرانے کا سہرا اپنے سر باندھ رہے ہو خدا کا خوف کرو۔ چنانچہ ان کا بیان کچھ یوں تھا

’’یہ بات پاکستان کی قومی اسمبلی کے ریکارڈ پر بھی موجود ہے کہ جب مرزا ناصر احمد نے مفتی محمود کو کہا کہ مولوی صاحب ذرا میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھو اور بتاؤ کہ نبوت کے دعوے کی وجہ سے ہمیں ہی کیوں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا رہا ہے جب کہ آپ کے اکابر بھی اس جرم میں شریک ہیں تو مفتی محمود پسینے میں نہا گئے تھے۔ مگر داد دیجئے اس بے حیائی اور بے شرمی کی کہ دیوبندی بھی قصر نبوت میں نقب زنی کے باوجود ختم نبوت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں‘‘ (رسالہ القول السدید لاہور دسمبر 1994 صفحہ 11/12)

5 *۔۔جماعت اسلامی جماعت احمدیہ کے ایک بڑے حریف کے طور پر مانی جاتی ہے تو کیا مولانا مودودی صاحب کے دلائل سے احمدیت کو ہرایا گیا۔ یہ سوال میں نے جمیعۃ العلماء اسلام کے سربراہ جناب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کے سامنے رکھا تو اُن کا جواب تھا ہرگز نہیں ’’جماعت

اسلامی جو پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتی رہی قومی اسمبلی میں عضو معطل بن کر بیٹھی رہی۔اس کے کسی ممبر نے نہ تو کوئی سوال کیا اور نہ ہی مرزا ناصر احمد کے کسی بیان پر کسی قسم کی کوئی تنقید کرنے کی جرات کی۔انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی نے لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے انکار کر دیا تھا۔لیکن قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر دونوں کو کافر قرار دے کر مولانا مودودی کے علم و فضل کا پول کھول دیا''(روزنامہ مساوات لاہور 28 اکتوبر 1974)

6*۔۔۔ دیوبندی عالم دین سرفراز گکھڑوی صاحب نے مودودی صاحب پر اعتراض کرتے ہوئے اہل حدیث کو بھی ساتھ رگڑا لگا دیا کہ یہ سب بھی احمدی نواز ہیں ان سے ڈرتے ہیں اور ان کا پس خوردہ کھاتے ہیں جس پر اہل حدیث مولوی جناب حکیم محمود صاحب خلف مولانا اسمٰعیل سلفی صاحب نے مودودی صاحب کا دفاع کرتے ہوئے دیوبندی حضرات کے لئے یہ بیانیہ جاری فرمایا''مولانا نے پہلے اہل حدیثوں کو مرزائیوں کے ساتھ ملانے کی کوشش فرمائی اور اب مولانا مودودی صاحب پر الزام تراشی کی کہ وہ مرزا صاحب کو مسلمان سمجھتے تھے۔جب یہ لوگ قربانی دے رہے تھے اور دس ہزار مسلمان ناموس رسالت پر اپنی جانیں قربان کر گئے اس وقت آپ لوگ حجروں میں گھسے ہوئے حیض و نفاس کے مسائل پڑھا رہے تھے۔آپ کی رگ حمیت نہ پھڑکی جس نبی کے نام کے صدقے یہ حلوے مانڈے نصیب ہیں اس کے نام پر قربانی دینے کا تخیل آپ کے تحت الشعور میں بھی کہیں نہ تھا۔قربانی تو بڑی دور کی بات آپ کے خاندان کے کسی فرد کو آج تک کسی مرزائی سے گفتگو کی جرات نہیں ہوئی''

(علمائے دیوبند کا ماضی اور حال مصنفہ حکیم محمود صفحہ 59 ناشر ادارہ نشر والتوحید والسنۃ لاہور)

7*۔۔ان سب مولوی حضرات سے ہٹ کر تھوڑی دور پاکستان جمہوری پارٹی پنجاب کے صدر جناب مسٹر حمزہ صاحب اپنے بیانئے کے ساتھ موجود ہیں۔آپ فرما رہے ہیں''احمدیوں کو اقلیت قرار دینے پر وزیر اعظم بھٹو کا مبارکباد دیں پیش کرنے والوں کو شرم کرنی چاہئے۔۔۔عرب ممالک حکومت پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے'' (روزنامہ امروز 19 ستمبر 1974)

8*۔۔۔ حاصل وصول یہ کہ بقول بریلوی علماء کرام دیوبندی حضرات تو مرزا ناصر احمد سربراہ جماعت احمدیہ کے سامنے ہکلانے لگے تھے وہ تو انہوں نے آگے بڑھ کر جماعت احمدیہ کو ہرایا۔شاہ احمد نورانی صاحب نے سرگودھا میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے سوالوں سے مرزا ناصر احمد اتنے گھبرا گئے کہ پوچھنے لگے کہ یہ سوال کب ختم ہوں گے اور کب میں گھر جا سکوں گا؟ ویسے یاد رہے یہ وہی شاہ احمد نورانی صاحب ہیں جو اسمبلی کا ریکارڈ خفیہ کروا کر باہر آ کر بھڑکیں لگا رہے ہیں مگر اب شائع شدہ ریکارڈ کے مطابق روتے ہوئے فرما رہے تھے ''دیکھیں وہ لوگ ہنستے بھی ہیں، باتیں بھی کرتے ہیں، اس طرف دیکھ کر مذاق بھی کرتے ہیں، اور سر بھی ہلاتے ہیں، جناب سپیکر آپ ان لوگوں کو چیک کریں''

*۔۔ بقول شیعہ علماء مرزا ناصر احمد نے دیوبندی، بریلوی، وہابی، جماعت اسلامی سمیت تمام کے تمام مولویوں کو پانی پلا پلا کے مارا وہ تو علی والوں نے آگے بڑھ کر ان کو ہرایا۔ *۔۔۔پیپلز پارٹی والوں کے بقول مولویوں سے تو یہ مسئلہ 90 سال سے حل نہیں ہوا یہ تو ہماری حکومت نے انکو ہرایا۔

*۔۔بقول مفتی محمود پیپلز پارٹی میں یہ ہمت کہاں؟ ان کا کوئی کارکن ختم نبوت کی تحریک میں شامل نہیں تھا یہ تو ہم تھے جنہوں نے جماعت احمدیہ کو ہرایا۔

*۔۔۔بقول بریلوی علماء مفتی محمود تو مرزا ناصر احمد کے سامنے پسینے میں نہا گیا تھا اور آنکھیں جھکا کے کھڑا تھا یہ تو ہم تھے کہ جنہوں نے بازی ماری۔

*۔۔جماعت اسلامی بضد ہے کہ اس کارنامے کا سہرا مودودی صاحب کے سر ہے جبکہ مولوی غلام غوث ہزاروی کہتے ہیں جماعت اسلامی جو پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتی رہی قومی اسمبلی میں عضو معطل بن کر بیٹھی رہی۔اس کے کسی ممبر نے نہ تو کوئی سوال کیا اور نہ ہی مرزا

ناصر احمد کے کسی بیان پر کسی قسم کی کوئی تنقید کرنے کی جرات کی یہ تو ہمارے علماء کے آگے مرزا ناصر احمد کسی سوال کا جواب نہ دے سکا

*۔۔اور قومی اسمبلی کے ممبران فرمارہے ہیں کہ یہ تو عرب ممالک کی خاطر سیاسی فیصلہ کیا گیا۔ یہ ساری چوں چوں سن کر بنتا ہے کہ نہیں کہ ان سب فنکاروں کو یک زبان کہہ دیا جائے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چل جھوٹی

ایک دفعہ ڈاکٹر اجمل نیازی صاحب نے کہا تھا" میں نے سوچا بھی نہ تھا کہ پگڑی اور داڑھی آدمی کے وقار اور روحانیت میں اس قدر بھی اضافہ کرسکتی ہے"(آس جزیرہ اکرم اعوان صفحہ 14)

لیکن جب میں نے گورنمنٹ پاکستان کی شائع شدہ قومی اسمبلی 1974 کی کاروائی کو پڑھا اور پھر اپنے علمائے کرام کے مندرجہ بالا بیانئے کو پڑھا تو مجھے یہ بیان یوں نظر آنے لگ گیا کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ پگڑی اور داڑھی والا شخص اتنا بڑا گپی ، جھوٹا بھی ہوسکتا ہے۔ وہ اس لئے کہ قومی اسمبلی کی کاروائی میں حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہ سربراہ جماعت احمدیہ کا براہ راست کسی مولوی سے کوئی مناظرہ یا مجادلہ نہیں ہوا۔ سرے سے ہوا ہی نہیں ۔نہ علی والوں سے نہ ولی والوں سے ۔سراسر بے بنیاد اور لغو داستانیں۔ 30 جون 1974 کو ساری اسمبلی کو سپیشل کمیٹی اور سپیکر کو چیئر مین مقرر کر دیا گیا ور اٹارنی جنرل صاحب کو سیکرٹیری کے فرائض سونپے گئے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ کو اپنا بیان پیش کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وزیر قانون نے کہا کہ اس کمیٹی کی کاروائی بند کمرہ میں(In Camera) ہوگی۔ یکم جولائی کو اس سپیشل کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا جس میں منظور کیا گیا کہ اس کمیٹی کی کاروائی بصیغہ راز رکھی جائے گی اور سوائے سرکاری اعلامیہ کے اس بارے میں کوئی خبر شائع نہیں کی جائے گی۔ 3 جولائی کو پھر اجلاس ہوا اور مزید قواعد بنائے گئے اور ایک بار پھر سے قاعدہ نمبر 3 کے ذریعہ In Camera یعنی خفیہ کاروائی کے اُصول سختی سے اعادہ کیا گیا۔(صفحہ 34)

22/23 جولائی سربراہ جماعت احمدیہ نے اپنا تحریری بیان پڑھ کر سنایا۔ 5 اگست سے اس بیان پر سوالات اور ان کے جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو 10 اگست تک اور پھر 20 اگست سے 23 اگست تک جاری رہا۔ علماء تمام سوالات اٹارنی جنرل کو لکھ کر دیتے تھے کسی بھی ممبر کو براہ راست بولنے کی اجازت نہ تھی۔ آخری دن کچھ مدت کے لئے اٹارنی جنرل جناب یحیٰ بختیار صاحب کی غیر موجودگی میں مولوی ظفر انصاری نے چند سوالات پوچھے۔ اور پھر اٹارنی جنرل صاحب کی آمد پر وہ بھی پیچھے چلے گئے۔ یعنی نہ کبھی قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں کوئی گیا اور نہ مفتی محمود کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے والا فلمی سین ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی جھوٹے ناخدا ترس مولویوں کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں

''غور کے لائق یہ بات بالکل سچ ہے کہ جب دل کی آنکھیں بند ہوتی ہیں تو جسمانی آنکھیں بلکہ سارے حواس ساتھ ہی بند ہوجاتے ہیں پھر انسان دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا اور سنتا ہوا نہیں سنتا اور سمجھتا ہوا نہیں سمجھتا اور زبان پر حق جاری نہیں ہوسکتا۔ دیکھو ہمارے محجوب مولوی کیسے دانا کہلا کر تعصب کی وجہ سے نادانی میں ڈوب گئے دینی دشمنوں کی طرح آخر افتراؤں پر آ گئے ۔۔۔جھوٹ بولنا اور نجاست کھانا ایک برابر ہے تعجب کہ ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہوگیا''(روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 341)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اول مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی کو مخاطب کرتے ہوئے ایک نصیحت کی جو کہ دراصل ہر اس مولوی کے لئے ہے جو قومی اسمبلی میں بیٹھ کر یا گلی میں مجمع لگا کر جماعت کو مٹانے کے لئے ناخنوں تک کا زور لگا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا

''بالآخر میں مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کو محض حسبۃً لِلّٰہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ آخر عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے مقابل پر بیہودہ چالاکیوں کو چھوڑ دیں۔ آپ نے بہت زور لگا یا ہر ایک قسم کا مکر کیا اور نور کے بُجھانے کے لئے قابل شرم منصوبوں سے کام لیا مگر انجام کار نامراد رہے۔ اگر میں مفتری ہوتا تو آپ کا کہیں نہ کہیں ہاتھ پڑ جاتا اور میں کب کا تباہ ہوجاتا۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور

پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتّوں اور سوّروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اس کا نام ونشان نہ رہتا۔ پچیس 25 برس بلکہ اس سے بھی زیادہ مدّت گذر گئی جب میں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اگرچہ اس دعویٰ پر ایک دنیا کو مخالفت کا جوش رہا۔ مگر اے مولوی صاحب آپ نے تو میری ایذاء میں کوئی دقیقہ کوشش کا اٹھانہ رکھا اور آپ نہ صرف پبلک کو بلکہ ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی کو بھی دھوکا دیتے رہے کہ یہ شخص مفتری اور گورنمنٹ کا بدخواہ ہے اور خون جیسے سنگین مقدمے میرے پر کئے گئے اور آپ ایسے مقدمات کے ثابت کرانے کے لئے خود گواہ بن کر کچہری میں حاضر ہوئے۔ اور میرے پر کفر کے فتوے لکھائے اور مجھ سے لوگوں کو بیزار کرنا چاہا۔ یہ اُس زمانہ کی بات ہے جب کہ میرے ساتھ صرف چند آدمی تھے اور آپ کی مخالفانہ کوششوں کے بعد کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو میرے تباہ کرنے کے لئے آپ کی کوششوں کی ضرورت نہ تھی۔ میں خود اپنے افترا اور شامتِ اعمال سے تباہ ہو جاتا۔ یہ بات عقلِ سلیم قبول نہیں کر سکتی کہ ایک مفتری کو ایک ایسی لمبی مہلت دی جائے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ بعثت سے بھی زیادہ ہو کیونکہ اِس طرح پر امان اُٹھ جاتا ہے اور کوئی مابہ الامتیاز صادق اور کاذب میں قائم نہیں رہتا۔ بھلا اس بات کا تو جواب دو کہ جب سے میں نے دعویٰ کیا ہے کس قدر مقدمے میرے خلاف فوجداری میں اٹھائے گئے اور کوشش کی گئی کہ مجھے ماخوذ کرائیں اور آپ نے ایسے مقدمات کی تائید میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ مگر کیا کسی مقدمہ میں آپ یا آپ کا گروہ فتح یاب بھی ہوا؟ اگر مَیں صادق نہ ہوتا تو کیا وجہ کہ ہر ایک جگہ اور ہر ایک موقعہ میں خدا تعالیٰ کاذب کی ہی حمایت کرتا رہا اور جو صادق کہلاتے تھے ہر ایک میدان میں اُن کا مُنہ کالا ہوتا رہا۔ بد دعائیں کرتے کرتے سجدوں میں اُن کی ناک گھس گئی مگر دن بدن خدا میری مدد کرتا رہا اور میرے مقابل پر ان کی کوئی دُعا قبول نہ ہوئی‘‘

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292و293)

مہر نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا جس کے پاس مہر نبوت محمدیؐ نہ ہو۔ ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اُتارتے ہیں۔ اور مَیں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسی اور آپ کی ابدی نبوت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی آپؐ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپ کی امت میں وہی مہر نبوت لے کر آتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو پھر مَیں اس کفر کو عزیز رکھتا ہوں لیکن یہ لوگ جن کی عقلیں تاریک ہو گئی ہیں جن کو نور نبوت سے حصہ نہیں دیا گیا اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور اس کو کفر قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپ کی زندگی کا ثبوت ہوتا ہے۔‘‘
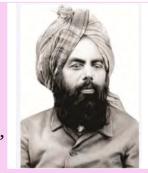
(الحکم 10 ر جون 1905ء صفحہ 2)

فیضانِ خداوند بھی ہوتے ہیں کبھی بند؟

کلام حضرت حسن صاحب رہتاسی مرحومؒ

دریا ہی نہیں کرتے ہیں کوزہ میں جری بند		گر چاہیں تو کر سکتے ہیں شیشہ میں پری بند
کیا کہنا شجاعت کا تری حضرتِ انساں !		ہمت سے تری بند ہے خشکی نہ تری بند
جب سیر و سیاحت کیلئے جیب میں دیکھا		پھر شملہ و کشمیر ہے نے کوہِ مری بند
جو بند کیا حق نے اُسے کھول لیا ہے		نے شرکِ خفی بند ہے نے شرکِ جلی بند
القصہ ہر اِک قسم کی سب راہیں کُھلی ہیں		اِک بند ہے اُن پر تو فقط راہ نبی بند
ان سادہ مزاجوں سے کوئی اِتنا تو پوچھے		فیضانِ خداوند بھی ہوتے ہیں کبھی بند
جب آپ کو تسلیم ہے قرآں کی بدولت		صدیق ہیں شہداء ہیں نہ صالح نہ ولی بند
کیوں کوثرِ نبویؐ میں ہوا بند تموّج		جب تشنہ لبوں کی ہی نہیں تشنہ لبی بند
کیوں مصطفویؐ فیض کو بند آپ ہیں کرتے		اب تک نہیں دنیا میں اگر بُولہبی بند
کافر پہ کُشادہ ہیں اگر قہر کے کوچے		مومن پہ ہوئی کس لئے رحمت کی گلی بند
شیطان کی گر راہ زنی باقی ہے اب تک		کس وقت ملائک کی ہوئی راہبری بند
”مغضوب“ کی ”ضالین“ کی آمد ہے مسلسل		”انعمت علیھم“ کی ہوئی کب سے لڑی بند
کس طرح تبرّا ہو عدوّانِ علیؓ سے		جب دوسری جانب ہو تو لاّئے علیؓ بند
گر زلف بنانے کو ہے شانے کی ضرورت		کیونکر یہ بنے گی جو ہوئی شانہ گری بند
کب اُٹھیں گی اس باغ سے بُلبُل کی صدائیں		ہر وقت جہاں رہتے ہیں غنچہ و کلی بند
جب تک ہے شہنشاہؑ کے ہاتھوں میں حکومت		نے تاج ہے مفقود نہ ہے تاجوری بند
مریم کے جگر بند کے آنے پر نبوّت!		ہم آپ سے پوچھیں گے گر اس وقت رہی بند
کیا فائدہ پھر جیب میں رکھنے کا پیارو		جب وقت کی پڑتال پہ پاتے ہو گھڑی بند

جس راہ سے ملتا ہے حسنؔ آخری انعام
یہ لوگ اُسے کرتے ہیں اللہ غنی بند

✡✡✡✡✡✡

قومی اسمبلی 1974 کی رپورٹ اور مولانا ظفر احمد انصاری صاحب کے 35 پنکچر

"محضر نامہ"

قومی اسمبلی میں بیٹھے سرکاری مولوی حضرات کے لئے ایک خوف و دہشت کا نام

جس کے ذکر سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء آج بھی کانپ جاتے ہیں

جب نورانی چہرے والا درود پڑھتا، تو مفتی محمود صاحب کی راتوں کی نیند حرام ہو جاتی

جس لمحے احمد رضا قصوری صاحب بلک رہے تھے کہ سپیکروں کو بجلی کے پلگ سے ہی نکال دیں

مبادا کوئی احمدی ہماری گفتگو نہ سن لے

وہ معرکۃ الاراء بیان جسے حکومت پاکستان مولانا ظفر انصاری صاحب کے 35 پنکچر کے باوجود بھی شائع کرنے کی جرات نہ کر سکی

1974 کی قومی اسمبلی میں بیٹھے سہمے ہوئے ملاؤں کی داستان

نوٹ (یہ جو داستان ہم پیش کرنے جا رہے ہیں یہ ہماری لکھی ہوئی نہیں ہے اور نہ ہی اس کا راوی کوئی احمدی ہے۔ یہ 36 سال بعد ہائی کورٹ کے آرڈر پر قومی اسمبلی کی سپیکر صاحبہ کی اجازت سے جو 1974 کی اسمبلی کی خفیہ کاروائی تھی، جیسی بھی تھی کو شائع کر کے قومی اسمبلی کی ویب سائٹ پر رکھ دیا گیا ہے وہیں سے کاپی کر کے آپ قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے)

* 1۔۔۔جون 1974 کی گرم شام میں قومی اسمبلی میں بجٹ کی کاروائی ختم ہوئی تو اپوزیشن ارکان نے ایک قرارداد پیش کر دی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس پر وزیر قانون جناب عبد الحفیظ پیرزادہ نے فوری جواب دیا کہ حکومت اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتی۔ اور پھر وزیر قانون صاحب نے تجویز دی کہ کاروائی کو دو گھنٹے کے لئے ملتوی کیا جائے تاکہ حکومت اپوزیشن کے مشورہ کے ساتھ کوئی قرارداد تیار کر سکے یہ تجویز بھی منظور کر لی گئی۔

* 2۔۔ان دو گھنٹوں میں سپیکر صاحب کے کمرے میں میٹنگ ہوئی۔ جس میں وزیر قانون پیرزادہ صاحب، سیکرٹری قانون محمد افضل چیمہ صاحب، پنجاب کے وزیر اعلیٰ حنیف رامے صاحب، اور اپوزیشن کے ارکان مفتی محمود صاحب، شیر باز مزاری صاحب، شاہ احمد نورانی صاحب، غلام فاروق صاحب اور سردار شوکت حیات صاحب نے شرکت کی۔

* 3۔۔مشورہ سے طے ہوا ایک سپیشل کمیٹی قائم کی جائے جو ایوان کے تمام ارکان پر مشتمل ہو۔ سپیکر اسمبلی اس کمیٹی کے چیرمین کے فرائض ادا کریں گے اور اس کمیٹی کے سپرد مندرجہ ذیل تین کام ہوں گے۔

1)۔اسلام میں اس شخص کی کیا حیثیت ہے جو حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی نہ مانتا ہو۔

2)۔ایک مقررہ وقت میں ممبران کمیٹی سے قرار دادیں اور تجاویز وصول کرنا اور ان پر غور کرنا۔

3۔غور کرنے، گواہوں کا بیان سننے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس مسئلہ کے متعلق تجاویز مرتب کرنا

*4۔اس کے ساتھ متفقہ فیصلہ کہ اجلاس کی تمام کاروائی خفیہ رکھی جائے گی یعنی بند کمرہ میں (In Camera) ہوگی۔

*5۔یکم جولائی 1974 کو ایک بار پھر سے اس سپیشل کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔اس اجلاس میں ایک بار پھر سے متفقہ طور پر قانون منظور کیا گیا کہ اس کمیٹی کی تمام کاروائی بصیغہ راز رکھی جائے گی۔اور سوائے سرکاری اعلامیہ کے کوئی خبر شائع نہیں کی جائے گی

*6۔3 جولائی کو پھر سے کاروائی شروع ہوئی اور کچھ مزید قواعد بنائے گئے اور ایک بار پھر سے In Camera یعنی خفیہ کاروائی کے اصول کا اعادہ کیا گیا۔منظور شدہ قواعد میں قاعدہ نمبر 3 یہ تھا۔''کمیٹی کے اجلاسات خفیہ ہونگے۔اور سوائے سیکرٹری اور سیکرٹری وزارت قانون اور پارلیمانی امور اور ان افسران جن کی نسبت صاحب صدر ہدایات جاری کریں کوئی شخص ان اجلاسات کو ملاحظہ بھی نہیں کر سکے گا

*7۔4 جولائی کو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے قومی اسمبلی کو جماعت کی طرف سے نامزد وفد کے چار ارکان کے نام ارسال کئے جو کمیٹی میں پیش ہو کر جماعتی موقف پیش کریں گے

*8۔8 جولائی 1974 کو قومی اسمبلی کے سیکرٹری کی طرف سے جواب وصول ہوا کہ آپ کا بیان اس صورت میں سنا جائے گا اگر اس وفد کی قیادت جماعت احمدیہ کے امام کریں گے۔13 جولائی کو مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے سیکرٹری قومی اسمبلی کو جوابی خط لکھا کہ ''یہ بات میرے لئے باعث حیرت ہے کہ ہمارے وفد کا سربراہ آپ مقرر کر رہے ہیں۔اگر یہ وفد ہمارا ہے تو فیصلہ بھی ہمارا ہونا چاہئے کہ اس کی قیادت کون کرے گا۔لیکن یہ عقل کی بات منظور نہیں کی گئی

*9۔چنانچہ جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زیر ہدائت ایک تحریری موقف تیار کیا۔جسے ''محضر نامہ'' کا نام دیا گیا۔اور اسے فوری قومی اسمبلی میں جمع کروا دیا گیا۔

*10۔15 جولائی کو وزیر قانون کی طرف سے پریس کانفرنس کی اور میڈیا کو بتایا کہ حکومتی ارکان کے علاوہ جماعت اسلامی، جمیعت العلماء اسلام اور جمیعت العلماء پاکستان کے اراکین مل کر کام کر رہے ہیں۔ربوہ اور لاہور دونوں کی جماعتوں کو کہا گیا تھا کہ وہ اپنا تحریری موقف جمع کروائیں۔ربوہ کی طرف سے 198 صفحات پر مشتمل کاپی موصول ہوگئی ہے اور انہیں کہا گیا ہے کہ اس کی 250 کاپیاں جمع کروائیں۔

*11۔۔22 اور 23 جولائی 1974 کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ نے پوری قومی اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی کے سامنے محضر نامہ خود پڑھ کر سنایا۔یہی وہ بیان تھا جس سے مولوی حضرات ڈر رہے تھے۔یقیناً 90 سال سے مناظروں کے میدان میں جماعت احمدیہ کے علم کلام کی طاقت سے شناسا مفتیان کرام اسی لئے بار بار اس بات کو یقینی بنا رہے تھے کہ کاروائی خفیہ ہوگی۔کسی پریس کے بندے کو داخلے کی اجازت نہیں ہوگی۔نہ سننے کی نہ شائع کرنے کی۔محضر نامہ کا جادو سر چڑھ کر بولنے لگا۔ممبران اسمبلی مولویان حضرات کی طرف مڑ مڑ کر شکی نظروں سے دیکھنے لگ گئے کہ یہ کس قبیل کے لوگ ہیں اور یہ ہم سے کیا کروانا چاہ رہے ہیں۔مفتی محمود صاحب کے سوانح نگار محترم نعیم آسی صاحب نے جناب مفتی محمود صاحب کی سوانح عمری'' مولانا مفتی محمود حیات وخدمات'' کے نام سے لکھی ہے جسے مسلم اکادمی وزیر پورہ سیالکوٹ نے شائع کیا ہے۔جناب مفتی صاحب کی زبانی خود انہی لمحات کا ذکر کرتے ہوئے احمدیہ وفد کے 1974 کی قومی اسمبلی ہال میں داخلہ کی منظر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ'' مرزا ناصر شلوار کرتے میں ملبوس سفید طُرے دار پگڑھی باندھ کر آئے۔متشرع سفید داڑھی، جب حضرت نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی زبان پر لاتے تو پورے ادب کے ساتھ درود شریف پڑھتے، قرآن مجید کی آیت بھی پڑھ لیتے، سادہ لوح ارکان اسمبلی اس پر بہت ضغطے میں پڑے اُن کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ داڑھی والے جو درود بھی

سمجھتے ہیں آیتیں بھی پڑھتے ہیں یہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں۔ ایسے ماحول میں جبکہ ارکان اسمبلی کے رخ بالکل مخالف تھے ان کے ذہنوں کو تبدیل کرنا نہایت کٹھن تھا خود مفتی صاحب بیان کرتے ہیں یہ مسئلہ بہت بڑا مشکل تھا'' (صفحہ 216)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر بھی آپ نے اس موقف کو دہرایا'''' اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی اور اس پر بحث کے لئے پوری اسمبلی کو کمیٹی کی شکل دے دی گئی۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مرزائیوں کی دونوں جماعتیں خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی ان کو اسمبلی میں لایا جائے اور ان کا موقف سنا جائے۔۔۔ جب اسمبلی ہال میں میرزا ناصر آیا تو قمیص پہنے ہوئے اور شلوار و شیروانی میں ملبوس بڑی پگڑی، طرّہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی تو ممبران نے دیکھ کر کہا کیا یہ شکل کافر کی ہے؟ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا اور جب آنحضور ﷺ کا نام لیتا تھا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا اور تم اسے کافر کہتے ہو اور دشمن رسول کہتے ہو؟''۔ (ہفت روزہ ''لولاک'' لائلپور۔ 28 دسمبر 1975ء صفحہ 17، 18)

*12۔۔۔ 22 جولائی کو جماعت کو قومی اسمبلی کا خط موصول ہوا کہ تقسیم ہند کے موقعہ پر 1947 میں جماعت کی طرف سے جو میمورنڈم پیش کیا گیا تھا اور پروفیسر spate جن کی خدمات جماعت نے حاصل کی تھیں ان کے نوٹس اور تجاویز کمیشن کو بھجوائیں۔ (مولوی صاحبان جمع ہوئے ہیں ختم نبوت پر مناظرہ کرنے اور خود طے کیا ہے کہ موضوع ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کو آخری نبی نہیں سمجھتا اس کی اسلام میں حیثیت۔ اور کاغذ مانگ رہے ہیں تقسیم پاکستان کے اور وہ بھی 1947 کے؟)

*13۔۔۔ جماعت نے قومی اسمبلی کو لکھا کہ جو سوالات مولوی حضرات ختم نبوت پر جماعت احمدیہ کے موقف اور پیش کئے گئے محضر نامہ پر پوچھنا چاہتے ہیں وہ تحریری بھجوا دیں تا کہ جواب متعلقہ حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا جا سکے۔ ان سہمے ہوئے مولوی حضرات کا ردعمل اور ان کا لرزتا کانپتا جواب ملاحظہ ہو چنانچہ 25 جولائی کو قومی اسمبلی کی طرف سے جماعت کو جواب بھیجا گیا کہ سٹیرنگ کمیٹی میں ہم علماء نے اس مسئلہ پر بہت غور کیا ہے ہمارے لئے یہ ممکن نہیں اس لئے فیصلہ کیا ہے کہ ہم پیشگی یہ سوالات مہیا نہیں کر سکتے۔ (دیکھیں ہو رہا ہے عقائد پر مناظرہ۔ کسی جرم کی تفتیش تو ہو نہیں رہی مذہبی مذاکرہ ہے پھر سوال نہ مہیا کرنے کا کیا مطلب؟)

*14۔ 5 اگست کو بیان پر جرح شروع ہوئی۔ دوپہر کے وقفہ کے بعد کاروائی شروع ہوئی تو ایک ممبر اسمبلی نے مسئلہ پیش کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسمبلی میں تقاریر ہوں تو رپورٹرز اس کا متن تیار کر کے ممبران کو تصحیح اور تصدیق کے لئے بھجوا دیتے ہیں تو اب جماعت کا وفد ایک گواہ کی حیثیت سے بیان دے رہا ہے تو کیا اس کا ریکارڈ جماعت کے وفد کو تصحیح اور تصدیق کے لئے بھجوایا جائے گا؟ اس کے جواب میں سپیکر صاحب نے کہا کہ جماعت کو جماعت کے وفد کا بیان تصحیح اور تصدیق کے لئے بھی نہیں بھجوایا جائے گا۔

عجیب بات نہیں دنیا بھر میں گواہ کا بیان گواہ کو دکھایا جاتا ہے جسے وہ تسلیم کر کے یا تصحیح کر کے دستخط کر کے دیتا ہے اور پھر یہ اس کا تصدیق شدہ بیان مانا جاتا ہے لیکن یہاں فیصلہ ہے کہ گواہ کو مکمل اندھیرے میں رکھا جائے گا تا کہ اسے علم ہی نہ ہو کہ اس کا کیا بیان قلم بند ہو رہا ہے۔ اسی لئے تو کہتا ہوں کہ مولوی صاحبان محضر نامہ کے جلیل القدر بیان کو سن کر اس قدر سکتے میں آ گئے تھے کہ انہوں نے سپیکر صاحب سے یہ بھی منوا لیا کہ خدارا ان کا بیان ان کو نہ دکھائیں کیونکہ کل کہیں یہ اسمبلی کی کاروائی مولوی حضرات کے گلے کی ہڈی نہ بن جائے۔)

*15۔ جب 5 اگست یعنی جرح کے پہلے دن کی کاروائی ختم ہوئی اور مولوی صاحبان کے اعتراضات کو تو حضرت صاحب نے دھول مٹی کی طرح اُڑا کر رکھ دیا بلکہ یہ اُلٹا جماعت کی تبلیغ کا راستہ معلوم ہونے لگ گیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر سپیکر اسمبلی پر کیا غصہ کریں اور کیسے اپنی خفت مٹائیں چنانچہ جب جماعتی وفد چلا گیا تو مولانا نورانی صاحب نے تقریباً چیختے ہوئے اپنی ناراضگی کا یوں اظہار کیا کہ

’’دیکھیں وہ لوگ ہنستے بھی ہیں، باتیں بھی کرتے ہیں، اس طرف دیکھ کر مذاق بھی کرتے ہیں، اور سر بھی ہلاتے ہیں، جناب سپیکر آپ ان لوگوں کو چیک کریں‘‘

* 16۔ جرح کا دوسرا دن یعنی 6 اگست کی صبح ابھی جماعتی وفد پہنچا ہی تھا کہ ایک ممبر جناب جہانگیر علی صاحب پیشگی کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے ۔جناب سپیکر تحریر یا دستاویز سے استدلال کرنا گواہ کا کام نہیں ۔ یہ کام ججوں کا ہے ۔لہذا جماعت کو روکا جائے کہ وہ جواب میں اپنا استدلال پیش نہ کریں صرف جواب دیں اور کتاب مت دیکھیں زبانی جواب دیں۔

خوف اور ڈر کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ۔اب سمجھ نہیں آ رہی کہ یا مولوی حضرات اتنے بودے اور کم علم تھے اور ان کے پلے ہی کچھ نہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا مقابلہ کر سکتے یا پھر جماعت احمدیہ کا علم کلام ہی اتنا سچا اور سُچا ہے کہ جس کی تاب لانا کسی مولوی ملاں کے بس کی بات نہیں ۔ ورنہ اس طرح ممیانے کی کیا ضرورت تھی ۔کوئی عقلمند ان سے پوچھے سرکار یہ کوئی امتحانی پرچہ ہے یا عقائد پر مذاکرہ کہ جس میں عقیدہ پر بات ہے لیکن آپ کو اپنی کتاب دیکھنے کا اجازت نہیں ۔)

* 17۔۔۔ ایک اور ممبر جناب مولوی نعمت اللہ صاحب کو کچھ اور نہ سوجھا تو آپ نے یہ سوال اٹھا دیا کہ دیکھیں اس بات کا صحیح جواب نہیں دیا گیا کہ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے قائد اعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟ سوال سنیں اور ان مولوی صاحب کی پریشانی سنیں۔

* 18۔۔۔ ان دودنوں کے سوال وجواب اور اس میں جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح کا ہر بات میں قرآن وحدیث پر مبنی، دھیمے انداز میں کوثر و تسنیم میں دُھلا ،محققانہ اور خوبصورت موقف اور تمام اعتراضات کے تسلی بخش جوابات نے ایک عجیب صورت حال پیدا کر دی۔ کئی ایک ممبر تو یہ سوچنے لگ گئے کہ فتاوٰی بازی کرنا تو مولوی حضرات کا شغل میلہ اور کاروبار ہے ہم دنیا دار کہاں پھنس گئے ہیں۔ چنانچہ ایک ممبر جناب عبدالحمید جتوئی صاحب کھڑے ہو گئے اور فرمایا

’’جناب چیئر مین ہمیں کل سے پتہ لگا ہے کہ ہم اس ہاؤس میں جج بنے ہیں اور ہم فیصلہ کریں گے کہ یہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہماری پوزیشن وہی ہے جیسے کسی نان ایڈووکیٹ کو ہائی کورٹ کا جج بنا دیا جائے اور وہ فتوی دے اس جج کا جو فتوٰی ہے جج کی حیثیت سے۔ میری تو عرض یہ ہے کہ یا تو ہم اسلام کے ماہر ہوں۔ اسلامیات پڑھے ہوئے ہوں یا پروفیسر ہوں اسلامیات کے تو پھر ہم سے فتویٰ کی امید رکھی جاسکتی ہے لیکن ایسے حالات میں ہمارے لئے as a lay man بڑا مشکل ہے کہ ہم جج بنیں۔

سپیکر : آپ نے فتویٰ نہیں دینا آپ نے فیصلہ کرنا ہے۔ عبدالحمید جتوئی: فیصلہ کرنا ہے؟

سپیکر : فیصلہ کرنا ہے عبدالحمید جتوئی: فیصلہ کرنے کا اس آدمی کو کیسے حق آپ دیتے ہیں جس کو قانون کا پتہ ہی نہیں ہو؟ انتہائی زیادتی ہے ہمارے ساتھ۔

سپیکر : پھر بعد میں فیصلہ کریں گے۔

* 19۔ دوپہر 12 بجے کاروائی دوبارہ شروع ہوئی اور جماعتی وفد کے آنے سے قبل ایک ممبر جناب چوہدری غلام رسول تارڑ صاحب نے مولویان کرام کے لئے ایک عجیب embarrassment پیدا کر دی ۔انہوں نے شائد پہلی دفعہ مولویان کرام کے ایک دوسرے کے خلاف اتنے گندے گندے الزام اور قتل اور نکاح توڑنے والے فتاوٰی سنے تھے تبھی تو انہوں نے حیران ہو کر سپیکر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ’’یہ جو فتوے یہاں مرزا صاحب نے پڑھے ہیں ان کا اچھا اثر نہیں ہو گا اگر کسی ممبر یا مولانا کے پاس ان کی تردید ہو تو وہ دے دیں ۔‘‘

* 20۔ جرح کا دوسرا دن مولویان کرام کے لئے بہت شرمندگی کا باعث بنا رہا۔ مولوی لوگ عموماً جماعت احمدیہ پر اعتراض کے لئے عبارت میں سے کچھ کانٹ چھانٹ کر یا چند لفظ اُچک کر یا پھر پس منظر چھپا کر اور قطع و برید کر کے کوئی اعتراض بنا لیتے ہیں اور سب سے بڑھ کر بات یہ کہ مکھی پہ مکھی مارنا عام بات ہے۔ کبھی اصلی کتاب کو دیکھا نہیں پڑھا نہیں، کسی ایک مولوی نے لکھ دیا تو کاپی پیسٹ کرتے چلے گئے۔ اب سامنے جماعت کے امام

کھڑے تھے یونہی حوالہ آتا وہ کتاب نکال کر دکھا دیتے کہ یا تو یہ کتاب ہی نہی ہے یا حوالہ ہی نہیں ہے یا پھر یہ قطع و برید۔اب صبح سے مسلسل سبکی ہو رہی تھی اسی لئے جب اس شام کو جماعتی وفد چلا گیا تو سپیکر صاحب نے فرمایا کہ The honourable members may keep sitting پھر آپ نے اظہار برہمی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے کہ ایک حوالہ کو تلاش کرنے میں آدھ گھنٹہ لگا ہے میں کل سے کہہ رہا ہوں کہ کتابیں اس طرح رکھیں یعنی چار پانچ کرسیاں ساتھ رکھ دیں۔جن ممبر صاحبان نے حوالہ جات تلاش کرنے ہیں ان کرسیوں پر بیٹھ کر تلاش کر سکتے ہیں اور وہ حضرات جنہوں نے حوالہ جات دینے ہیں ادھر آ کر بیٹھیں۔لہذا وہ کتابیں Ready ہونی چاہئیں تا کہ اٹارنی جنرل کو کوئی تکلیف نہ ہو اور ٹائم ضائع نہ ہو‘‘....ابھی سپیکر صاحب خاموش ہوئے ہی تھے کہ جناب مفتی محمود صاحب بولے۔جناب والا ان کا یہ ہے کہ جلدیں مختلف ہوتی ہیں ہم صفحہ اور لکھتے ہیں اور کتاب ہمارے پاس دوسری قسم کی آجاتی ہے۔ہمارے پاس تین حوالے تھے اب وہ ٹٹول رہے ہیں‘‘

مولوی غلام غوث ہزاروی صاحب بولے جناب والا میں ایک چیز کے متعلق عرض کروں کہ ہم حوالہ جات کیسے تیار رکھیں؟ اس وقت تیار رکھیں گے جب ہم کو اٹارنی جنرل کی طرف سے علم ہو کہ اب وہ کون سے سوالات کریں گے؟؟

* 21۔جرح کے تیسرے دن یعنی 7 جولائی کو دوپہر والا سیشن ختم ہوا تو سپیکر صاحب نے ایک بار پھر سے تمام ممبران اسمبلی کو روک لیا۔آج کی کاروائی سے انہیں اس بات کا بہت احساس تھا کہ جماعت کے وفد کے سامنے ممبران اسمبلی کو شرمندگی اُٹھانی پڑی ہے فرمایا

we should not cut a sorry figure before the members of the delegation . And these members should be here up to 6 یعنی ہمیں وفد کے ممبران کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہئیے وفد کے ممبران 6 بجے یہاں پہنچ جائیں گے۔ اگر آپ نے اپنا work دکھانا ہے تو یہ نہیں ہے کہ ایک حوالہ تلاش کرتے آدھ گھنٹہ لگ جائے or The change of edition, say,or youprint at rabwah or Qadian is no excuse یہ ریفرنس نہیں ہے،غلط دیا ہے، یا یہ کتاب ہی نہیں exist کرتی

اس موقعہ پر ممبر اسمبلی جناب عبد الحمید جتوئی صاحب نے خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کے برجستہ بیانات اور علمی بیان کی دھاک اور مولویان کرام کی شرمندگی پر پردہ ڈالنے کے لئے فرمایا کہ’’جو بھی سوال کیا جاتا ہے جماعت کے وفد کے پاس اس کا لکھا ہوا جواب ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوالات leak ہو رہے ہیں۔اور ممبران اسمبلی میں سے کوئی ایسا کر رہا ہے اس پر دو ممبران نے اس کی تائید کی۔

* 22۔۔اس شام کو جب سیشن ختم ہوا اور وفد چلا گیا تو ایک ممبر جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے تجویز پیش کی کہ جماعت کے وفد کو رات 12 بجے تک بٹھا کر سوالات کریں۔ہم بھی بیٹھیں گے۔اس پر سپیکر صاحب نے کہا کہ گواہ کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں اور پھر انہیں یاد دلایا کہ وہ اب تک کاروائی سے غیر حاضر تھے اور اب آکر کاروائی ڈال رہے ہیں

* 23۔۔اس دن شام کو ایک دفعہ پھر مولویان کرام کے لئے جان پر بن آئی جب ایک ممبر اسمبلی محمد سردار خان صاحب نے علماء،حکومت اور اٹارنی جنرل کی چوری پکڑتے ہوئے سپیکر صاحب کو توجہ دلائی کہ سرکار ہم تو یہاں اکٹھے ہوئے تھے یہ سننے کے لئے اسلام میں اس شخص کی کیا حیثیت ہے جو حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی نہ مانتا ہو۔یعنی ختم نبوت پر بات کرنے کے لئے اور اس پر تو آپ لوگوں نے اور مولویان کرام نے ابھی تک کوئی بات ہی نہیں کی چنانچہ ان کے الفاظ یہ تھے

I want to bring it to the notice of the honourable house , that the main question I should say , before the special committee or the assembly is the status of the person who does not belive in the finality of th prophethood . That question or that point is still untouched

* 24۔8اگست کوسوا بارہ بجے اجلاس شروع ہوا۔مسلسل شرمندگی ،غلط حوالے، نامکمل حوالے بات مسلسل بگڑتی جا رہی تھی سہمے ہوئے مولویان کرام نے جماعتی وفد کا میدان میں مقابلہ کیا کرنا تھا صرف شکائتیں تھیں گلے تھے شکوے تھے غصہ تھا اور جھنجلاہٹیں تھیں کہ ختم ہونے کا نام نہ لے رہی تھیں ابھی جماعتی وفد ہال میں نہیں آیا تھا کہ سپیکر صاحب نے فرمایا کہ دروازہ بند کردو نورانی صاحب نے شکوہ شروع کر دیا کہ ان سے مختصر جواب لیا کریں اس پر اٹارنی جنرل صاحب نے عاجز آ کر فرمایا I request the honourable members not to supply me loose balls to score boundaries یعنی میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ ممبران مجھے کمزور گیندیں نہ مہیا کریں جن پر یہ جماعت والے چوکے چھکے لگا ئیں۔

اس پر سپیکر صاحب نے ایک دفعہ پھر سے ممبران سے صحیح طرح سے حوالہ جات پیش کرنے کی درخواست کی اور کہا ''وہ جو questions ہمارے approve ہوئے ہیں ان میں کئی حوالہ جات نکلتے ہی نہیں ہیں'' ایک اور ممبر سردار مولا بخش سومرو صاحب نے کہا کہ

'' جب ہماری کتب یہاں موجود ہیں تو انہیں اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہئے کہ وہ بعد میں اپنی کتب پڑھ کر جواب دیں''۔

اس موقعہ پر مولوی ظفر انصاری نے اصرار کیا کہ ''انہیں لکھی ہوئی کوئی چیز پڑھنے کا موقع نہ دیا جائے۔''

* 25۔9اگست کی صبح جماعتی وفد کے آنے سے پہلے جناب احمد رضا قصوری صاحب نے اپنی ایک عجیب گبھراہٹ کا ذکر کیا کہ

''جب احمدیوں کا وفد ہال سے چلا جاتا ہے تو ہم آپس میں بات کرتے ہیں، اگر یہ ریکارڈ کل کلاں کسی کے ہاتھ لگ گیا تو اس پر کوئی اعتراض کر سکتا ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ جب ایسا ہو رہا ہو تو پلگ نکال دیا جائے یعنی اس گفتگو کی ریکارڈنگ نہ کی جائے۔ اس موقعہ پر ایک اور ممبر جناب چوہدری جہانگیر صاحب نے بھی اپنی پریشانی سپیکر صاحب کو پیش کی کہ

''مسٹر چیر مین سر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ Delegation کے ممبر بڑے Brief Cases لے کر اور Bages لے کر اندر آ جاتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ جناب والا کہ وہ اسمبلی کی ہاؤس کی کاروائی کو ٹیپ ریکارڈ کر رہے ہوں۔اس کے متعلق ذرا تسلی کر لیجیے

(11اگست تا 19اگست وقفہ کر دیا گیا اور 20اگست سے دوبارہ کاروائی شروع ہوئی)

* 26۔21 اگست کی صبح ہوئی۔سپیکر صاحب نے اسمبلی کو بتایا کہ جماعت احمدیہ اس سپیشل کمیٹی کی ریکارڈنگ مانگ رہی ہے سپیکر نے کہا کہ میں نے اس خط کا جواب یہ دیا ہے کہ فی الحال ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ممبران اسمبلی نے اس کی تائید کی۔

محمد حنیف صاحب نے کہا کہ آپ نے کہا ہے کہ فی الحال نہیں دی جا سکتی۔یہ ریکارڈنگ کبھی بھی نہیں دینی چاہیئے۔

پروفیسر غفور صاحب نے کہا کہ صرف ریکارڈنگ ہی نہیں بلکہ اس کی کاپی بھی نہیں دینی چاہیے۔

* 27۔سپیشل کمیٹی والے یعنی ممبران اسمبلی جو ختم نبوت پر مناظرہ کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔اب حال یہ تھا کہ اس کاروائی کے افشاء ہونے سے اس قدر خوف زدہ تھے کہ اس مرحلہ پر ایک ممبر نے کہا کہ ''وہ دروازہ کھلا رہتا ہے اور وہاں پر کوئی constantly سنتا رہتا ہے۔سپیکر صاحب نے ہدایت دی کہ یہ معلوم کر کے بتائیں کہ یہ شخص کون ہے؟''

* 28۔24اگست کو سوالات کا آخری دن تھا وہ ختم کرنے کے بعد ایک بار پھر سے بڑے اصرار سے کہا گیا کہ اس کاروائی کو خفیہ رکھنا چاہئے۔

مختصر یہ کہ کاروائی خفیہ ہوگی۔۔۔اصل موضوع یعنی ختم نبوت پر بات نہیں ہوگی۔۔۔۔۔۔جو سوال ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں وہ پیشگی بھی نہیں بتائیں گے۔۔۔۔۔جواب آپ کسی تحریر کو پڑھ کر نہیں دے سکتے زبانی دینا ہوں گے۔۔۔۔باقی سب ممبران کے بیان کی کاپی ان کو دکھائی

جائے گی اور تصحیح کے بعد دستخط لئے جائیں گے اور ایک کاپی بھی ان کو دی جائے گی لیکن آپ کو ایسا نہیں کریں گے اور نہیں دکھائیں گے کہ ہم نے آپ کا کیا بیان نوٹ کیا ہے۔۔۔آپ اسمبلی میں ہمارے سامنے بیٹھ کر ایک دوسرے سے ہنستے بھی ہو، سر بھی ہلاتے ہو اور ڈرتے اور روتے بالکل بھی نہیں ہو۔۔۔ہم آدھ آدھ گھنٹہ صرف ایک حوالے پر صرف کرتے ہیں جبکہ آپ فوری جواب دیتے ہو ہمیں شک ہے کہ کوئی ہمارے سوال لیک کر رہا ہے۔۔۔۔ہماری Loose بالوں پر چھکے اور چوکے لگاتے ہو۔۔۔ہم کاروائی کا راز افشا ہونے کے ڈر سے پلگ نکال دیتے تھے ہمیں پھر بھی شک ہے کہ کہیں بریف کیس میں ٹیپ ریکارڈر چھپا کر ریکارڈنگ تو نہیں کر رہے ہو۔۔۔۔بلکہ ہمیں تو یہ بھی لگتا ہے کہ دروازے پر کھڑا کوئی شخص ہماری کاروائی سنتا رہتا ہے۔ہم آپ کو اپنی ریکارڈنگ فی الحال تو کیا کبھی بھی نہیں دے گے۔

کاروائی کو 35 پنکچر لگانے کے لئے مولانا ظفر احمد انصاری کے حوالے کر دیا ہے۔۔حکومتی اعلامیہ

اس سپیشل کمیٹی میں جماعت کا وفد بحیثیت گواہ پیش ہوا تھا لیکن ان کو ان کے بیان کا تحریری ریکارڈ نہیں دکھایا گیا تا کہ وہ اس میں ممکنہ غلطیوں کی نشاندہی کر سکیں۔جس دن قومی اسمبلی نے آئین میں دوسری ترمیم کی منظوری دی اس روز وزیرِاعظم نے قومی اسمبلی میں تقریر کی اور اس میں کہا کہ گو ابھی اس کارروائی کو خفیہ رکھا گیا ہے لیکن بعد میں اس کو منظرِ عام پر لایا جائے گا۔اس کے بعد یہ کارروائی تو منظرِ عام پر نہ آئی لیکن احمدیوں نے اور انصاف پسند طبقہ نے اس فیصلہ کے چند روز بعد اخبارات میں یہ خبر حیرت سے پڑھی کہ قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی اس کارروائی کا تحریری ریکارڈ مرتب کرنے کا کام مولوی ظفر احمد انصاری صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔(روزنامہ امن کراچی۔12 ستمبر 1975ء صفحہ 4)

یہ ممبر قومی اسمبلی جماعتِ احمدیہ کے اشد مخالف تھے اور اس کارروائی میں ان کے سوالات اور تقاریر اس بات کا ثبوت ہیں۔اور تقریباً ایک سال کے بعد یہ خبر شائع ہوئی کہ اس کارروائی کو مولوی ظفر انصاری صاحب کے سپرد کیا گیا تھا کہ وہ ''حسبِ خواہش'' اس کارروائی کو اغلاط سے پاک کر کے محفوظ کرنے کا کام شروع کریں،معلوم نہیں اب یہ کام کس مرحلہ پر ہے۔(نوائے وقت 8 ستمبر 1974)

35 پنکچر پر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کا تبصرہ

مولانا ابوالعطاء صاحب جماعت کے وفد کے رکن تھے۔انہوں نے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

''فیصلے کا یہ کیا انوکھا طریقہ ہے کہ خود ہی لوگ مدعی ہوں اور خود ہی جج بن جائیں اور خود ہی فیصلے کر دیا کریں اور پھر خود ہی اپنی اغلاط کی تصحیح کر لیا کریں؟ کیا یہ ستم ظریفی نہیں کہ خصوصی کمیٹی اپنے ہی ایک رکن کو جو فریقِ مخالف میں شامل تھا مقرر کر دے کہ اپنے ریکارڈ کو گھر میں بیٹھ کر'' اغلاط سے پاک کر کے مرتب کرے''۔ظاہر ہے مولوی انصاری صاحب اپنی اور اپنے ساتھیوں کی اغلاط کو ہی درست کرنے کی کوشش کریں گے۔''(الفرقان۔ستمبر 1975)
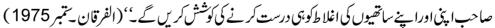
پہلے قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی کارروائی کو روزانہ سرکلر کی بنیاد پر تیار کر کے ساتھ کے ساتھ ممبران میں تقسیم کیا جاتا تھا اور ممبران اس میں تصحیح کر کے واپس جمع کراتے تھے۔بعد میں کسی مرحلہ پر اس کارروائی کو دوبارہ قلمبند کیا گیا۔اور اس مسودہ میں بہت تبدیلیاں کی گئیں اور جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں یہ کام جماعتِ احمدیہ کے اشد مخالف مولوی ظفر انصاری صاحب کے سپرد ہوا تھا۔اس کے بعد ایک طویل خاموشی طاری ہو گئی۔

کئی سال گزرے۔دہائیاں گزریں۔جماعتِ احمدیہ کی طرف سے بار بار مطالبہ کیا گیا کہ اس کارروائی کو منظرِ عام پر لایا جائے مگر دوسری طرف سکوتِ مرگ طاری تھا۔

سہمے ہوئے مولوی کی کھمبا نوچنے کی عادت اور محترمہ فہمیدہ مرزا صاحبہ کی انٹری

مولوی صاحبان اس کارروائی کے حوالے سے متضاد غلط بیانیاں تو کرتے رہے لیکن یہ مطالبہ نہ کرتے کہ اس کارروائی کے اصل ریکارڈ کو منظر عام پر لایا جائے۔ کہیں حقائق منظر عام پر نہ آ جائیں۔ یہ گروہ اس خوف کے آسیب سے باہر نہ آ سکا۔ آخر کار اس واقعہ کے 36 سال بعد ہائی کورٹ میں دائر ہونے والے ایک مقدمہ کے نتیجہ میں لاہور ہائی کورٹ نے اس کارروائی کو منظر عام پر لانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد سپیکر قومی اسمبلی محترمہ فہمیدہ مرزا صاحبہ نے اس کارروائی کو شائع کرنے کی اجازت دی۔ جب اس کارروائی کی اشاعت منظر عام پر آئی تو اس بات کی ایک بار پھر یہ حقیقت سامنے آ گئی کہ اس اشاعت کے وقت بھی جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کا گروہ اس عمل پر اثر انداز ہو رہا تھا اور اس گروہ کی کوشش تھی کہ مکمل حقائق سامنے نہ آئیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ

ا)۔ جماعتِ احمدیہ کا موقف ایک محضر نامہ پر مشتمل تھا۔ دو دن کی کارروائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ موقف خود پڑھ کر سنایا تھا۔ اس اشاعت میں یہ محضر نامہ جو جماعتِ احمدیہ کا اصل موقف تھا شامل نہیں کیا گیا حالانکہ یہ محضر نامہ کارروائی کا اہم حصہ تھا۔ اس کے برعکس جماعت کے مخالفین نے، جن میں مفتی محمود صاحب کا نام بھی شامل ہے جو اپنے موقف پر مشتمل طویل تقاریر کی تھیں وہ اس اشاعت میں شامل کی گئیں۔ 2)۔ جماعتِ احمدیہ کے موقف کے طور پر محضر نامہ کے ضمیمے کے طور پر جو مضامین اور کتابچے جمع کرائے گئے تھے وہ اس اشاعت میں شامل نہیں کئے گئے اور جو ضمیمے مخالفین نے جمع کرائے تھے وہ اس اشاعت کا حصہ بنائے گئے۔ 3)۔ بعض جگہوں کچھ نمایاں سرخیاں لگا کر خلافِ واقعہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً اس اشاعت کے صفحہ 2360 اور صفحہ 2384 پر جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کی تقاریر کے تحریری ریکارڈ میں یہ ہیڈنگ لگائی گئی ہیں ''مرزا ناصر احمد صاحب سے'' اور نیچے کچھ سوالات درج ہیں۔ اور یہ تاثر پیش کیا گیا ہے کہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے یہ سوالات کئے گئے تھے اور آپ نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ تقاریر 30/اگست 1974ء کی کارروائی کی ہیں اور اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یا جماعتِ احمدیہ کے وفد کوئی ممبر وہاں پر موجود ہی نہیں تھا اور نہ ہی یہ سوالات کبھی ان تک پہنچائے گئے۔ خدا جانے یہ سوالات کس سے کئے جا رہے تھے؟

4)۔ قومی اسمبلی کے قوانین میں یہ قاعدہ درج ہے کہ جب کمیٹی میں ایک گواہ کو سنا جاتا ہے A verbatim record of the proceedings of the committee shall be , when a witness is summoned to give evidence kept. اس قاعدہ کے الفاظ بالکل واضح ہیں۔ جب ایک گواہ کمیٹی میں گواہی دے تو اس کے بیان کا حرف بحرف ریکارڈ رکھنا ضروری ہے لیکن کیا ایسا کیا گیا؟ اس اشاعت میں بعض مقامات پر جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حوالہ کے طور پر عربی عبارت پڑھی ہے وہاں اصل عبارت کی جگہ صرف ''عربی'' لکھنے پر اکتفا کی گئی ہے۔ یہ طریقہ کار قواعد کے بالکل خلاف ہے۔ اصل عبارت درج کیوں نہیں کی گئی؟ مولوی ظفر انصاری صاحب عربی زبان سے بخوبی واقف تھے۔ کئی مولوی صاحبان کو جو اس اسمبلی کے ممبر تھے عربی دانی کا دعویٰ تھا۔ اگر یہ سب عربی عبارت سمجھنے سے عاجز تھے تو حسبِ قواعد ضروری تھا کہ جماعت کے وفد کو متعلقہ حصہ دکھا کر اصل عبارت درج کر لی جاتی ایسا کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ گروہ اس بات سے خائف کیوں تھا کہ اس ریکارڈ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی جماعتِ احمدیہ کے وفد کے کسی ممبر کو دکھایا جاتا۔ آخر کیا خوف دامنگیر تھا؟ ہم اس کا فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑتے ہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اگر جماعتِ احمدیہ یا کسی بھی محقق کی طرف سے اس اشاعت کو مکمل طور پر یا جزوی طور پر مسترد کیا جائے تو یہ ان کا حق ہے۔

جب اس کارروائی کو جزوی طور پر شائع کیا گیا تو اس وقت احمدیہ جماعت کے وفد کے پانچوں اراکین وفات پا چکے تھے۔ اب اس اشاعت کی تصدیق کرنا ممکن نہیں رہا۔ لہٰذا اس کتاب میں جہاں یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ ''حضور نے فرمایا...... یا ''حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا......'' تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ اس اشاعت میں یہ لکھا ہے کہ حضور نے یہ فرمایا تھا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا غلط؟ لیکن جب بھی اس قسم کا مواد دنیا کے سامنے آتا ہے تو اس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں ہم نے صرف یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ جب ایک عام پڑھنے والا اس

کارروائی کو پڑھ کر اصل پس منظر اور حقائق کا جائزہ لیتا ہے اور اصل حوالوں کو سامنے رکھ کر رائے قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کیا ممکنہ نتائج سامنے آتے ہیں۔جس گروہ نے حقائق کو چھپانے کی کوشش کی ہے تو ان کے موقف کی کمزوری کی یہ کیفیت ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہو ہی جاتی ہے

اس تمہید کے بعد میں ہم سب سے پہلے ان واقعات کا پس منظر پیش کرتے ہیں۔پس منظر جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور دنیا کی اصلاح کی لیے آتا ہے تو ایک عالم اس مامور کے اور اس کی قائم کردہ جماعت کے خلاف کمر بستہ ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کی تکذیب کی جاتی ہے اور اس سے استہزاء کیا جاتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُلَّ مَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوۡلُهَا كَذَّبُوۡهُ (المؤمنون 45) جب بھی کسی امت کی طرف اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔یٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ (یس 31) وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔لیکن ان تمام تر مخالفتوں کو اور مخالفانہ حربوں کے باوجود اللہ تعالیٰ یہ اعلان کرتا ہے ۔كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ } (المجادلہ 22) اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

جب آنحضرت ﷺ کے غلام صادق، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا کہ میں تو وہی وجود ہوں جس کے آنے کی خوش خبری نبی اکرم ﷺ نے دی تھی تو وہی تاریخ دہرائی گئی جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے ہر مامور کی بعثت پر دہرائی جاتی ہے۔ تمام گروہ آپس کے اختلافات بھلا کر آپ کی مخالفت پر متحد ہو گئے۔ان مخالفین نے تمام حیلے اور تمام مکر استعمال کر کے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ آپ ناکام ہوں اور آپ کی جماعت کو ختم کر دیا جائے۔اور بار بار یہ اعلان کیا گیا کہ ہم اس گروہ کو نیست و نابود کر دیں گے۔لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا مامور اللہ تعالیٰ سے بشارات پا کر یہ اعلان کر رہا تھا۔"اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مَیں اس کے ساتھ ہوں۔میرے اندرون کا جو اُس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور سِلسلہ درہم برہم ہو جائے گا مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں۔خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔اور ضروری ہے کہ وہ اس سِلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ہر ایک مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اِس سِلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا......" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 128 روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 294،295)

جماعتِ احمدیہ کی سو سال سے زائد کی تاریخ میں بار بار ایسے مراحل آئے جب مخالفین نے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے اور تمام دنیاوی اسباب استعمال کر کے کوشش کی کہ کسی طرح اس جماعت کو ختم کر دیا جائے۔اور ظلم کرتے کرتے واقعتاً درندوں کا روپ دھار لیا مگر جماعت کی تاریخ کا سرسری مطالعہ بھی اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ جب مخالفین نے یہ محسوس کیا کہ وہ دلائل سے جماعتِ احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور ان کو یہ نظر آنے لگا کہ ان کی تمام کوششوں کے باوجود یہ جماعت ترقی کی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے تو پھر پہلے سے بھی زیادہ زہریلا وار کرنے کی کوشش کی گئی اور اپنی دانست میں پہلے سے بھی زیادہ منظم سازش تیار کی گئی کہ کسی طرح اس جماعت کو ختم کر دیا جائے یا کم از کم اس کی ترقی کو روک دیا جائے۔مگر ہر دفعہ انہیں منہ کی ہی کھانی پڑی۔اور نہ کبھی حکومتی امداد ان کے کام آئی، نہ ظفر انصاری جیسوں کے 35 پنکچر ان کے کام آئے اور نہ ان کا اپنا جھوٹ فراڈ مکر اور کتر و بیونت ان کے کام آئی۔قومی اسمبلی کی واردات اور ان وارداتیوں کا انجام رہتی دنیا تک کے لئے عبرت کا ثبوت بن گیا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے نام پر جناب مفتی طارق مسعود صاحب کی ہفوات زیر عنوان ”مرزا غلام احمد قادیانی کے اتنے فالورز کیوں ہیں؟“

کراچی سے تعلق رکھنے والے ایک دیوبندی مولوی صاحب جناب مفتی طارق مسعود صاحب نے یوٹیوب پر حالیہ دنوں میں ختم نبوت کے حوالہ سے ایک پروگرام اپ لوڈ کیا ہے جس میں پس منظر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابہ کے ساتھ گروپ فوٹو لگا یا ہے عنوان دیا ہے ”مرزا غلام احمد قادیانی کے اتنے فالورز کیوں؟“ اور پھر ایک لمبی تمہید ہے کہ امریکہ سے ایک بندہ آیا اس نے پینٹ کوٹ پہنا ہے۔ امریکن جہاز پر آیا۔ امریکی کارڈ بھی تھا اور آ کر بتایا کہ میں امریکہ سے یہ پیغام لے کر آیا اس کو یہ دو اور اُس کو یہ دے دو۔ بعد میں جب گورنمنٹ پاکستان نے دے دیا اور پھر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کون سا نمائندہ ہم نے تو کوئی نہیں بھیجا وغیرہ۔

پھر کہتے ہیں کہ اگر کوئی دھوتی بنیان میں آجائے اور کہے کہ میں امریکہ کا نمائندہ ہوں اور پھر بہت سی خرافات بیان کر کے کہتا ہے کہ کوئی اس کو مانے گا ہی نہیں اس کے بعد کہتا ہے کہ جو اللہ کا سفیر ہے وہ نبی ہوتا ہے اس کی صداقت کا کرائٹیر یا بہت ہائی high ہوتا ہے۔ انکا گیٹ اپ ان کے لباس سے نہیں پتہ چلتا۔ ان کے اعمال۔ طہارت صفائی۔ انکی چالیس سال کی زندگی۔ انکا باپ دادا ان کا نسب کیا تھا۔ تبھی تو حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے اعلیٰ خاندانوں کی سب سے اعلیٰ شاخوں میں پیدا کرتے ہیں سب سے اعلیٰ سے اعلیٰ، اعلیٰ سے اعلیٰ اس میں محمد ﷺ کو پیدا کیا گیا تا کہ آپ کے خاندان پر کوئی انگلی نہ اٹھائے پھر 40 سال ایک مرتبہ بھی آپ کی زبان پر جھوٹ نہیں سنا۔ پھر جن لوگوں نے آپ کو قبول کیا وہ بھی بہترین خاندانوں کے بہترین لوگ تھے۔ پھر آپ کے ہاتھ سے معجزے رونما ہو رہے ہیں چاند کے دو ٹکڑے ہو رہے ہیں۔ اس سے اتنی موٹی ویشن مل رہی ہے کہ بلال حبشی کو انگاروں پہ لٹایا جا رہا ہے وہ آپ کی دعوت سے پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔

یہاں کیا ہے پیسے دے دے کر لوگوں کو مسلمان کیا جا رہا ہے لندن کے ویزہ کا لالچ دے دے کر۔ یہ جو قادیانی ہو رہے ہیں یہ لندن کے ویزے کے لالچ میں۔۔ جرمنی کے بہت سے لوگوں کو ویزے دلائے مذہب بدلنے کے لئے۔ نہیں یقین آتا تو جا کر دیکھ لو کتنے لوگ ہیں جنہوں نے جرمنی کے ویزے کے لالچ میں مذہب چھوڑ دیا۔ کوئی بھی ایسا نہیں ملے گا کہ اس نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہوں اور پھر مرزا (گالی) پر ایمان لایا ہو۔ مرزا (گالیاں) اس کا گیٹ اپ پیغمبروں والا ہے ہی نہیں۔ آپ ﷺ کو اللہ نے ایسا عظیم گیٹ اپ دیا اگر کوئی اس قسم کی شخصیت ہو وہ اللہ کی طرف کوئی بات منصوب کرے تو اسے لوگ اللہ ہی کی بات سمجھیں گے۔ اللہ کہتا ہے میں لوگوں میں ایسی کنفیوژن پیدا نہیں ہونے دوں گا اگر حضرت محمد ﷺ جیسی شخصیت بھی میرے اوپر کوئی کلام گھڑے تو میرے ذمہ ہے کہ میں اعلان کروں کہ یہ میرا کلام نہیں ہے میں کلام گڈ مڈ نہیں ہونے دوں گا۔ نہیں تو پھر قیامت کے دن لوگ مجھے کہیں گے کہ معاذ اللہ کہ یہ جھوٹے نبی تھے تو تو ان کو ترقیاں کیوں دے رہا تھا۔ تو نے ہمیں کیوں نہیں آگاہ کیا گیا کیوں کہ ان کا

گیٹ اپ ایسا تھا ان کی باتیں ان کی تعلیمات کتنی خاندانی ہیں۔اب دیکھو حدیث کے الفاظ سے پتہ چل جاتا ہے وہ کتنا شاندار ہے اس میں کوئی گھٹیا بات نہیں ہے۔کوئی کم درجے کی بات نہیں ہے۔آپ نے دیکھا ہے کہ جو جھوٹا ہے وہ لمبی بات کرتا ہے جو سچا ہوتا ہے وہ چھوٹی سی بات کرتا ہے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ لمبی گردان چلا رہا ہوتا ہے۔ہمارے نبی کے کلام میں چاشنی تھی اور جو مرزا غلام احمد قادیانی۔آپ قادیانیوں سے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر بات ہی نہ کریں بلکہ اس کی شخصیت پر مناظرہ کریں۔ہم یہ ثابت کریں گے کہ وہ شریف آدمی ہی نہیں ہیں اور آپ نے یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ شریف آدمی تھا اس موضوع پر قادیانی کبھی بھی بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔

پیغمبروں کے گیٹ اپ میں پہلی بات کہ پیغمبر کا کوئی استاد نہیں ہوتا۔کیونکہ ہر ایک سکالر کو کوئی نہ کوئی ٹیچر ہوتا ہے۔اس پر امت کا اجماع ہے کہ پیغمبر نے کسی سے الف لکھنا بھی نہیں سیکھا ہوتا۔ٹیچر ہو گا تو اس کا احترام کرنا پڑتا ہے وہ اپنی والدہ یا باپ کا تو احترام کرتا ہے مگر وہ خود سب کا ٹیچر ہوتا ہے وہ کبھی کسی کو عزت نہیں دے سکتا۔تو ٹیچروں والی عزت وہ کسی کو نہیں دیتے۔مرزا کو دیکھو اس کے ٹیچر بھی تھے یونیورسٹی بھی ملے گی۔کالج بھی ملیں گے۔ساری کتابیں بھی ملیں گی جو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ہوتی ہیں۔

دوسرا جب اللہ نے نبی کی زبان سے کہلوا دیا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔دلچسپ بات بتاؤں کہ جب نبی پاک نے دعوی کیا تو یہودیوں اور عیسائیوں کی اکثریت نے انکار کر دیا۔قرآن نے بار بار کہا کہ ان کتابوں کو پڑھ کر دیکھو اس میں لکھا ہوا ہے جیسے آیت یہودی ایسے جانتے ہیں جیسے باپ اپنے بیٹے کو جانتا ہے۔حدیث دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں مرزا نے کبھی بکریاں نہیں چرائیں

جب آپ نے دعوی کیا تو قرآن کہتا ہے کہ یہود و نصاریٰ ان کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہو۔یہودیوں نے اس دعوی کی نفی نہیں کی۔اگر نفی کرتے تو آپ حکم دیتے لاؤ تورات لاؤ انجیل اور یہودی مسلمان ہو گئے تھے ان سے کہتے کہ تم پڑھ کر سناؤ۔اصل بات یہ ہے کہ یہودیوں نے جو انکار کیا تو اس بات کو بیس بنایا کہ آپ اللہ کے نبی نہیں ہیں اس بات کو بیس نہیں بنایا کہ موسی علیہ السلام اللہ کے آخری نبی تھے اور آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔اس بات کو کسی نے بیس نہیں بنایا۔یا عیسائیوں نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری نبی ہیں۔کسی عیسائی نے دعوی نہیں کیا۔لیکن جب مرزا نے دعویٰ کیا تو علماء نے یہ نہیں کہا کہ مرزا نبی ہے کہ نہیں علماء نے کہا کہ بھئی یہ چیپٹر ہو چکا ہے کلوز۔جب کہہ دیا میں آخری نبی ہوں تو اجماعی عقیدہ بن گیا تھا کہ اب نیا نبی نہیں آ سکتا۔تو چونکہ اب طے ہو گیا کہ نئی نبوت آنی ہی نہیں اس لئے اللہ بری ہو گیا کہ کوئی دعویٰ کرے اور اللہ اس سے برات کا اظہار کرے اب اللہ ذمہ دار ہی نہیں۔اب اگر کوئی ایمان لا رہا ہے تو تو تمہارا ہیڈک ہے۔اس کی مثال ایسے ہے جیسے امریکہ اعلان کر دے کہ ہم نے پاکستان سے سفارتی تعلقات ختم کر دیئے۔اب کوئی سفیر نہیں آئے گا۔اب کوئی کتنے ہی گیٹ اپ میں آئے۔کتنا بہترین پیغام لے کر آئے۔اب آپ اس کو لفٹ کرواؤ گے تو یہ آپ کی بیوقوفی ہو گی۔اب ہر امریکن کو اعلان کرنے کی ضرورت نہیں وہ تو کہہ دے گا ہم تو پہلے ہی اناونسمنٹ کر چکے ہیں۔

اس لئے قادیانیوں کا اس آیت سے دلیل پکڑنا کہ مرزا جھوٹا نبی ہوتا تو اللہ تعالیٰ دائیں ہاتھ سے پکڑتا اور شاہ رگ کاٹ دیتا بھئی اللہ نے شاہ رگ نہیں کاٹی تو اس لئے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

شاہ رگ کاٹنا اس کا مفہوم ہے ہی نہیں اصل مفہوم ہے کہ اللہ پنپنے نہیں دے گا اللہ نے پنپنے دیا بھی نہیں پنپنے نہ دینے کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ قادیانی اس کی ذات پر بحث کرنے کے لئے ریڈی نہیں ہوتے کیسا پیغمبر ہے بھئی کہ جس کی ذات پر بحث ہی نہیں کرتے۔تو اللہ نے نہیں کہا کہ ہم شاہ رگ کاٹ دیں کہا کہ ہم ایسی کی تیسی کر دیں گے۔ہم نے اس کی کتابوں کے ذریعہ سے ایکسپوز کر دیا۔قادیانی ان کی ذات پر بات کرنے کے لئے تیار

ہی نہیں ہوتے کہ مرزا کی کتابوں سے ایسی ایسی چیزیں نکلیں گی۔ نیوی کے لیفٹیننٹ کمانڈر تھے ہمارے محلے میں یہ بات 1991 کی وہ ہمارے محلہ کے لڑکوں کو بہت خراب کررہے تھے۔ دیکھو مرزا نے یہ کہا۔تو ہم نے کیا کیا حضرت مفتی احمد ممتاز۔ میرے استاد ہیں وہ منظور چنیوٹی سے کورس کر کے آئے تھے وہ ساری ان کی ہوشیاریاں بھی جانتے تھے انہوں نے کہا کہ تم کمانڈر صاحب سے مناظرہ رکھ لو مگر یہ نہ بتانا کہ کوئی عالم بھی ساتھ آرہے ہیں ورنہ یہ بحث رکھے ہی نہیں گا ہم پانچ چھ لڑکے تھے ان کا بڑا بنگلہ تھا کہنے لگے بات چیت کریں۔ ہم ان کے گھر پہنچ گئے۔تو مولانا چنیوٹی نے ان کو سمجھایا ہوا تھا کہ آپ جب ان کو ان کی کسی کتاب کا ریفرنس دیں گے تو یہ کہیں گے کہ وہ کتاب تو ہے ہی نہیں۔ اس لئے ان کی لائبریری سے کتابیں نکال کر رکھنا۔ اب اس نے تقریر شروع کی حضرت عیسیٰ کا انتقال ہو چکا ۔ مولانا نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کے انتقال ہونے یا نہ ہونے سے مرزا کے نبی ہونے کا کیا تعلق؟ یہ بات اس طرح کرتے ہیں کہ عیسی نازل نہیں ہونگے۔ اب وہ بار بار دلائل دے رہا کہ عیسی فوت ہو گئے ہم نے ساری کتابیں نکال لیں۔ وہ کھاتے کہاں سے واش روم کہاں کرتے؟۔ سانس کیسے لیتے آرام کہاں کرتے جو جو حوالے تھے وہ کتابوں سے نکال کر رکھ لیا۔ اب ہمارا نمبر آیا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ موسیٰ آسمان پر زندہ ہیں یہاں موسیٰ کھاتے ہوگے عیسی بھی وہیں چلے جاتے ہونگے۔ ہمارا استاد ٹریننگ تھی کہ غصہ نہیں آنے دیا وہ اچھلا رہا ہے۔ ارے پھر گریبی بھی دینے لگ گئے شرافت کے بارہ میں یہ کرتے ہیں کہ عیسیٰ فوت ہو گئے اور جس نے نازل ہونا ہے مرزا صاحب ہیں۔ ہم قادیانیوں کو کہتے تھے کہ اپنے آپ کو مسلم کہنا چھوڑ دو جب میں یورپ میں تھا تو گورے کہتے تھے تمہیں ان سے کیا پرابلم ہے؟ سب کا مذہب ہے تو مولانا نے ان کو جواب دیا ہم نے کہا کہ تم عیسائی ہو اگر ہندو اپنے آپ کو کرسچن کہنا شروع کر دو تو گورے نے کہا کہ ہم تو اجازت نہیں دیں گے بھئی جب ہندو کا الگ مذہب ہے تو کنفیوژن پیدا ہو رہی ہے اسلام کے مخصوص عقیدے ہیں جن میں ختم نبوت ہے آخری نبی ہیں اب اگر کوئی ہمارے نبی کے کھاتے ہیں (گالیاں) کہہ دو ہم غیر مسلم ہیں ہم آپ کو گلے لگانے کے لئے تیار ہیں تو آپ اسلام میں کنفیوژن پیدا کر رہے ہو ایسی صورت میں ہم آپ کو گلے لگانے کے لئے تیار نہیں۔ ہندو عیسائی دعوت کھا ولیکن قادیانی کی دعوت نہیں قبول۔

https://www.youtube.com/watch?v=coV4GbhfTm4

(1) فالورز کیوں زیادہ؟

سب سے پہلی بات جو عنوان دیا بات اس کے الٹ بات کر رہا ہے۔عنوان تھا کہ فالورز زیادہ کیوں ہیں جواب ہے کہ فالورز ہیں ہی نہیں۔ فالورز ہیں ہی نہیں تو آپ کا یہ لیکچر کس بات کا غمازی ہے؟

2) شاہ رگ کاٹنا ترجمہ ہی نہیں

تفسیر سورہ الحاقہ آخری رکوع کی کر رہا ہے کہ شاہ رگ کاٹنے کا مطلب ہے پنپنے نہیں دوں گا اور مطلب کہتا ہے کہ جماعت کا کوئی فالور نہیں ہے ۔سارے لوگ جرمنی اور یورپ کے ویزوں کی وجہ سے احمدی ہیں اس مسکین کو یہ ہی پتہ نہیں جماعت احمدیہ کی ابتداء کب ہوئی اور کتنے سالوں سے جماعت موجود ہے؟ اور دنیا کے کس کس کونے تک میں موجود ہے؟ جماعت احمدیہ نے کیا علم کلام پیدا کیا؟ کیا انقلاب جماعت کے وجود سے ہو پیدا ہوا؟ کون کون سے گھرانوں کے کون کون سے بلند پایہ علماء امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوئے؟ پیسوں کے لالچ کی وجہ سے سارے احمدی ہوئے ہیں جس کا مبلغ علم اتنا قلیل اور سطحی ہو اس کی سوچ کتنی عامیانہ ہوگی؟

3) پنپنے نہیں دوں گا

۔۔یوں تو مولوی صاحب اجماع امت اور سابقہ مفسرین کی بات کرتے ہیں مگر اس جگہ پر تمام سابقہ مفسرین کے کہ کوئی جھوٹا نبی 23 سال کی عمر نہیں

پاسکتا ایک نیا ترجمہ جاری فرما رہے ہیں کہ عمر پا کر آپ ﷺ کی عمر الہام کی مطابقت تو کرسکتا ہے مگر پنپے گا نہیں۔ پھر یہ اصول بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے غلط ہوگیا کہ جماعت تو اس وقت دنیا کے سب براعظموں میں موجود ہے اور عددی لحاظ سے بھی ہر چڑھتے دن کے ساتھ اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ابھی چند دن قبل ہی انہی صاحب کے استاد محترم اور دیوبندی دنیا کے حاضر سروس عالم کل جناب مفتی تقی عثمانی صاحب ختم نبوت کانفرنس سے فرما رہے تھے کہ میں دنیا کے جس کونے میں گیا وہاں احمدیوں کو پہلے سے موجود پایا چنانچہ وہ فرماتے ہیں

''جب کبھی میں یورپ کے سفر پر جاتا ہوں وہاں میں دیکھتا ہوں جرمنی میں اٹلی میں، فرانس میں، برطانیہ میں اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں اور اسی طرح آسٹریلیا میں نیوزی لینڈ میں اور فجی آئرلینڈ میں، ان کے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ اور وہاں ان کی دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ایسا لٹریچر تیار کریں، ایسے داعی تیار کریں کہ جو اُن علاقوں میں جا کر اُن کی زبان میں ان کی تردید کریں۔ اور لوگوں کے ایمان کو خطرے سے بچائیں۔ میں آپ حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عظیم تنظیم ہے۔ اب مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ اس تنظیم کے ساتھ تعاون کریں۔ اور ایسا تعاون کریں کہ جس کی بنیاد پر ہر خطے میں، ہر ملک میں ان کی شاخیں قائم ہوسکیں۔ اور ان کے داعی جاسکیں۔ اور ان کی زبان میں لٹریچر تیار کیا جا سکے۔''

https://youtu.be/PVOQL8GjMlg?si=SjG4pV5B9xMuUdS3

اور تو اور ان کے استاد ذاتی یعنی مولوی منظور صاحب چنیوٹی وہ بھی تو فوت ہونے سے پہلے احمدیت کے شرقاً غرباً شمالاً وجنوباً پھیلنے کی دہائی دے رہے تھے۔ اور نہیں تو کم از کم کچھ ادب سے انہی صاحب کو سن لیتے۔

''اب جناب محترم یہ فتنہ پوری دنیا میں پھیل گیا ہے۔ مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے میں تیری تبلیغ کو زمین کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اب قادیانی کہتے ہیں دیکھو اس وقت اس نے کہا تھا جب اس کو کوئی نہ جانتا تھا اب دنیا کے سب کناروں تک اس کی تبلیغ پہنچ گئی ہے اور واقعی اس کی تبلیغ پہنچ گئی ہے۔ ہم جزائر فجی گئے۔ میں اور علامہ صاحب اکٹھے۔ علامہ صاحب نے رات ساڑھے بارہ بجے گھر فون کیا اِدھر دو پہر کے بارہ بجے تھے پورے بارہ گھنٹے کا فرق ہے اور مغرب میں نائیجیریا اور غانا سیرالیون اور آخری کنارے تک قادیانی ہیں۔ اور جنوبی افریقہ دنیا کا آخری کونہ کیپ ٹاون جہاں پر دنیا ختم ہوجاتی ہے وہاں قادیانی ہیں آگے سمندر'' https://youtu.be/PVOQL8GjMlg?si=SjG4pV5B9xMuUdS3

٭ گیٹ اپ

پھر کہتا ہے کہ جو اللہ کے نبی ہوتے ہیں ان کا گیٹ اپ بہت اعلیٰ ہوتا ہے۔ اگر اسی بات کو لے لیں تو بھی آپ پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ آپ کے دعویٰ سے قبل کی زندگی کا تو اوّل مخالف محمد حسین بٹالوی کہتا تھا کہ ایسی خدمت اسلام کسی نے 1400 سال میں کی ہی نہیں۔

٭ خاندان اعلیٰ ہوتا ہے

آپ مغل خاندان سے تھے اور شاید مولوی صاحب کا علم تاریخ سے کوئی واسطہ نہیں ورنہ یہ خاندان اپنی شرافت ونجابت میں ایک مثال تھا جس پر ان کے ہم عصروں میں سے کسی نے کبھی اعتراض نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان بھی ایک معزز خاندان تھا اور آپ کے اخلاق کا زمانہ گواہ ہے جناب میر حسن صاحب ڈاکٹر علامہ اقبال کے استاد ہیں اور ''ڈاکٹر صاحب انہیں اپنا اور مرشد تسلیم کرتے ہوئے ان کی بے حد عزت کرتے تھے''۔ (زندہ

روود صفحہ 573)

= وہ خدا کے خاص بندے تھے جو کبھی کبھی دنیا میں آتے ہیں۔شمس العلماء جناب میر حسن صاحب کی رائے آپ 1864ء کا ذکر کرتے ہوئے اپنے پڑوسی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''حضرت مرزا صاحب 1864ء میں بتقریب ملازمت سیالکوٹ شہر میں تشریف لائے۔اور قیام فرمایا چونکہ آپ عزلت پسند اور پارسا اور فضول ،لغو سے مجتنب اور محترز تھے۔اس لیے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیع اوقات کا باعث ہوتی ہے آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔

مرزا صاحب کو اس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا چنانچہ پادری صاحبان سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔۔وہ دنیوی اشغال کے لیے بنائے (ہی)نہیں گئے تھے سچ ہے ہر کسے را بہر کارے سوختند''

حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عامی پر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے۔عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔کچہری سے جب تشریف لاتے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔بیٹھ کر،کھڑے ہوکر،ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے۔اور زار وزار رویا کرتے تھے۔ایسی خشوع اور خضوع سے استاد شمس العلماء جناب تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(حیاۃ طیبہ از شیخ عبد القادر صفحہ 32 مطبوعہ 1959ء)

ایک دفعہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سیالکوٹ میں مولانا سے ملے تو آپ نے چشم پر آب ہو کر فرمایا:

''افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی۔ان کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کرسکتا۔ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں۔

(مکتوب 26 نومبر 1922ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 136)

* جو قبول کرتے ہیں وہ اعلیٰ خاندان کے ہوتے ہیں

اگر یہی سچائی کی دلیل ہے تو بھی کوئی اعتراض نہیں بنتا۔اس وقت کے مشہور عارف باللہ لوگ آپ کی بیعت میں داخل ہوئے لسٹ پیش ہے۔

* آپ نے دعویٰ کیا تو مشہور علماء جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا اقرار کیا۔

=حضرت مولانا نور الدین بھیروی شاہی حکیم بادشاہ جموں وکشمیر۔

=حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی =حضرت مولانا برہان الدین جہلمی

=حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سابق مدرس دار العلوم دیوبند و مظاہر العلوم سہارن پور

= حضرت مولانا محمد احسن صاحب امروہی = حضرت مولانا فضل الدین صاحب کھاریاں

= حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب میرٹھی = حضرت مولانا انوار حسین خاں صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی

= حضرت مولانا حافظ سید علی میاں شاہ جہان پوری = حضرت مولانا قاضی خلیل الدین احمد صاحب رازی

= حضرت مولانا غلام حسین صاحب لاہور گمٹی والے

= حضرت مولانا حسن علی صاحب واعظ (جنہوں نے تمام ہندوستان میں دورہ کرکے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کیا تھا۔اور جن کی تبلیغی سرگرمیاں تمام

ہندوستان میں مشہور تھیں۔

= حضرت مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی حضرت مولانا امام الدین صاحب گولیکی ضلع گجرات

=حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل حلال پوری =حضرت مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی مشہور پنجابی شاعر

= حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لدھیانوی حنفی = حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بھاگل پوری

= حضرت مولانا عبدالواحد صاحب آف براہمن بڑیہ بنگال = حضرت مولانا فضل الدین صاحب بھیروی

= حضرت حافظ روشن علی صاحب جنہوں نے قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کیا

= حضرت مولانا میر محمد سعید حیدر آبادی = حضرت مولانا غلام نبی خوشابی عزیز الواعظین

= حضرت مولانا حافظ سید علی شاہ جہان پوری = حضرت مولانا غلام امام شاہ جہان پوری

= حضرت سید حامد شاہ سیالکوٹی جو شمس العلماء اور علامہ اقبال کے مرشد مولانا میر حسن کے بھتیجے تھے جن کی وفات پر مولانا نے فرمایا تھا کہ آج ہمارے خاندان سے تقویٰ رخصت ہو گیا''۔(ذکر اقبال از مولانا عبدالمجید سالک صفحہ 287)

= حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی = حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری

= حضرت مولانا قاضی امیر حسین بھیروی = حضرت مولانا محمد سعید طرابلسی

= حضرت مولانا تفضّل حسین فرید آبادی وغیرہ اہم۔

مشہور پیر اور گدی نشین

= پیران پیر اور گدی نشینوں میں سے حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف جو سابق ہز ہائی نس نواب صاحب آف بہاولپور کے پیر تھے اور جن کے لاکھوں مرید ریاست بہاولپور اور سندھ میں موجود ہیں۔

= حضرت پیر صاحب آف کوٹھ شریف جنہوں نے خدا سے خبر پا کر امام مہدیؑ کی آمد۔امام مہدی کا نام اور علاقہ تک اپنے مریدوں کو بتا دیا اور فرما دیا کہ اب ہمارا وقت ختم ہو گیا ہے۔

= حضرت پیر سراج الحق جمالی نعمانی یوپی جو کہ کئی پشت سے پیر تھے آپ مولوی رشید احمد آف گنگوھی کے رشتہ دار بھی تھے۔برصغیر کی چند مشہور پیر ہستیوں میں آپ کا نام مبارک بھی تھا۔

= حضرت صوفی احمد جان لدھیانوی۔

مولوی عبدالغفور اثری ''حنفیت اور مرزائیت'' میں آپ کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں حنفیوں کے مشہور پیر صوفی احمد جان کے مکان پر بیعت ہوئی یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے مرزا کے اعلان بیعت سے قبل ہی اپنی پیری مریدی کا سلسلہ ترک کر کے مرزا کی بیعت کا اظہار ان لفظوں میں کیا تھا: ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر۔تم مسیحا بنو خدا کے لیے(صفحہ 21)

اسی طرح حضرت پیر سراج الحق صاحب کی نشاندہی اثری صاحب یوں فرماتے ہیں:

''1889ء کو غالی مقلد حنفیوں کے مشہور پیر سراج الحق نعمانی سہارن پوری نے قادیان پہنچ کر مسجد مبارک میں بیعت کی''۔صفحہ 21

= حضرت مولانا شیر علی صاحب جن کا انگریزی ترجمہ قرآن کریم برصغیر میں بہت مقبول ہوا۔
= حضرت پیر برکت علی صاحب نوشاہی آف رُنمل شریف ضلع گجرات۔

*موٹی ویشن

پھر کہتے ہیں کہ دیکھو موٹی ویشن ملتی ہے جیسے سیدنا بلال انگاروں پہ لٹا دیا مگر انکار نہیں کیا۔ اگر یہی صداقت کی دلیل ہے تو بھی اعتراض نہیں بنتا۔ آپ کے کتنے ہی مرید کابل میں پتھروں سے سنگسار کر دیئے گئے مگر انہوں نے آپ کی بیعت کا انکار نہیں کیا اور یہ قربانیوں کا سلسلہ سوسال سے جاری ہے۔ قتل کرنا۔ گھر لوٹ لینا۔ گھروں، زمینوں اور جائیدادوں سے بے دخل کر دیا جانا، جیل وحوالات میں سال ہا سال کے لئے ڈال دیا جانا ایک معمولی بات ہے۔ اور ابھی چند دن قبل افریقہ کے دور دراز ملک برکینا فاسو میں وہابی دہشت گرد تنظیم کے ہاتھوں ایک ایک کو بلا کر بیعت سے انکار کی دعوت اور پھر قتل کرنا۔ درجن سے زائد شہید ہوتے رہے۔ شہید ہونے والے لائن میں لگے اپنی باری کا انتظار کرتے رہے اور انکے بیوی بچے چند فٹ پر کھڑے انکے مقتل میں موجود اور کٹ کر گرنے کو مشاہدہ کرتے رہے نہ شہید ہونے والوں نے انکار کیا اور نہ ورثاء نے واسطہ دیا کہ ان کو چھوڑ دو ہم بیعت سے انکار کرتے ہیں۔ لاہور کی دو مساجد میں سو سے زائد نمازیوں کی شہادت کا منظر تو آپ نے گھر بیٹھ کر اپنی ٹی وی سکرین پر ضرور دیکھا ہوگا لیکن اسکے بعد کسی چوک چوراہے میں کوئی واویلا، کوئی گلہ، کوئی انکار کسی پاکستانی نے مشاہدہ کیا؟

* جرمنی اور لندن کے ویزوں کی وجہ سے احمدی ہو رہے ہیں

مولوی صاحب کی اس کم علمی پر سوائے ماتم کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ سچ ہی کسی نے کہا کہ عقل کی تو حد ہوسکتی ہے مگر بے عقلی کی نہیں۔ ایڈیٹر پیسہ اخبار کی رائے پیش کرتا ہوں۔ مولوی محبوب عالم صاحب نے لکھا ''' مرزا صاحب دو ہفتے سے لاہور میں تشریف رکھتے تھے اور لاہور کی خاص و عام طبائع کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے کہ کسی وجہ سے سیالکوٹ کو چلے گئے ہیں ہر شخص گھر میں، دوکان میں، بازار میں، دفتر میں، مرزا صاحب اور ان کے دعویٰ مماثلت مسیح کا ذکر کرتا ہے۔

مرزا صاحب کے حق میں جو کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے ہم کو اس سے سخت افسوس ہوا ہے۔ کوئی مسلمان زنا کرے۔ چوری کرے۔ الحاد کا قائل ہو۔ شراب پیئے اور کوئی کبیرہ گناہ کرے کبھی علماء اسلام اس کی تکفیر پر آمادہ نہیں سنے گئے۔ مگر اک باخدا مولوی کو جو قال اللہ اور قال الرسول کی تابعداری کرتا ہے بعض جزوی اختلافات کی وجہ سے کافر گردانا جاتا ہے۔

ہم نہیں کہتے کہ ہر شخص مرزا صاحب کی ہر ایک بات تسلیم کر لے لیکن یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحبان اپنی اس لیاقت اور ہمت کو غیر مسلموں کے مقابلے میں صرف کریں جواب مرزا صاحب کے مقابلے میں صرف ہو رہی ہے۔ اگر اہل ہنود خصوصاً آریہ لوگ عیسائی لوگ مرزا صاحب کی مخالفت میں زور وشور سے کھڑے ہو جاتے تو ایسا بے جا نہ تھا۔ مرزا صاحب کی تمام کوششیں آریہ اور عیسائیوں کی مخالفت میں اور مسلمانوں کی تائید میں صرف ہوئی ہیں جیسا کہ ان کی مشہور تصنیفات براہین احمدیہ سرمہ چشم آریہ اور دیگر رسائل سے واضح ہے''۔ (22 فروری 1892ء اخبار پیسہ لاہور دوشنبہ)

*نہیں اب یہ تمھاری اپنی ہیڈک ہے۔ پھر عجیب تضاد ہے ساتھ ساتھ کہتے جاتے کہ اللہ معاملہ مشتبہ نہیں ہونے دے گا ورنہ لوگ قیامت کو کہیں گے کہ تو نے اگر جھوٹا نبی تھا تو ترقیاں کیوں دیں؟ وہ کہتے ہیں کہ اس وجہ سے جماعت احمدیہ ترقی نہیں کی تا کہ مشتبہ نہ ہو جائے پتہ نہیں یہ مولوی کس سرور میں بات کر رہا ہے؟ کبھی کہہ رہا ہے کہ فالورز زیادہ کیوں وجہ بتا تا ہوں؟ پھر کہتا ہے کہ اللہ پر قیامت والے دن لوگ اعتراض کریں گے کہ جھوٹا تھا تو تو نے ہمیں بتایا کیوں نہیں اور اسے ترقیاں کیوں دیں اور پھر کہتا ہے کہ اللہ نے کہہ دیا میں نے ختم نبوت کر دی'' تو چونکہ اب طے ہوگیا کہ نئی نبوت آنی

ہی نہیں اس لئے اللہ بری ہو گیا کہ کوئی دعویٰ کرے اور اللہ اس سے برات کا اظہار کرے اب اللہ ذمہ دار ہی نہیں ۔اب اگر کوئی ایمان لا رہا ہے تو تمہارا ہیڈک ہے۔اس کی مثال ایسے ہے جیسے امریکہ اعلان کر دے کہ ہم نے پاکستان سے سفارتی تعلقات ختم کر دیئے ۔اب کوئی سفیر نہیں آئے گا۔اب کوئی کتنے ہی گیٹ اپ میں آئے ۔کتنا بہترین پیغام لے کر آئے ۔اب آپ اس کو لفٹ کرواو گے تو یہ آپ کی بیوقوفی ہوگی ۔اب ہر دفعہ امریکہ کو اعلان کرنے کی ضرورت نہیں وہ تو کہہ دے گا ہم تو پہلے ہی انائونسمنٹ کر چکے ہیں ۔‘‘اب سمجھ نہیں آتی کہ یہ مولوی صاحب مائک لگا کر کس کے منہ میں لقمہ ڈالنے کی جسارت کرنا چاہ رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے منہ میں یا اُس کے رسول کے منہ میں ۔

*مرزا صاحب کی زندگی میں استاد، کالج، یونیورسٹیاں اور کالجوں کی کتابیں ملیں گی

کہتے ہیں ’’مرزا کو دیکھو اس کے ٹیچر بھی تھے یونیورسٹی بھی ملے گی ۔کالج بھی ملیں گے ۔ساری کتابیں بھی ملیں گی جو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ہوتی ہیں ‘‘۔اب اگر کسی انسان کو عقل سے ہی بیر ہو تو اس کا کیا کیا جا سکتا ہے ۔اب صرف یہ دیکھنا پڑے گا 1840 میں بٹالہ امرتسر یا پنجاب میں کس کے والد صاحب نے یہ کالج اور یونیورسٹیاں کھولی ہوئیں تھیں اور پھر یہ یونیورسٹیاں کس دور میں بند ہو گئیں؟ انا للہ و انا الیہ راجعون ہی کہا جا سکتا ہے لعنت تو کسی عاقل اور ہوش مند انسان پہ وارد ہوتی ہے یہ تو کسی سستے نشہ کے مریض معلوم ہوتے ہیں ۔بے حیاء باشد۔۔۔

* اپنی کتابوں سے ایکسپوز ہو گئے ۔

پھر کہتے ہیں کہ احمدی حضرت مرزا صاحب کی کتابوں اور ذاتی زندگی پر کبھی بحث نہیں کریں گے پتہ نہیں یہ بات انہوں نے کہاں سے سن لی ؟ کہتے ہیں ’’ تو اللہ نے نہیں کہا کہ ہم شاہ رگ کاٹ دیں کہا کہ ہم ایسی کی تیسی کر دیں گے ۔ہم نے اس کی کتابوں کے ذریعہ سے ایکسپوز کر دیا۔قادیانی ان کی ذات پر بات کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے کہ مرزا کی کتابوں سے ایسی ایسی چیزیں نکلیں گی ۔اور چونکہ جانتے ہیں کہ وطن میں قوانین کی وجہ سے کون سا کسی احمدی نے سوال کرنا ہے اس لئے جھوٹ کے افسانے گھڑتے جا رہے ہیں ۔مشہور دیوبندی عالم دین امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کے دفتر ’’وکیل‘‘ اخبار چلتے ہیں ۔کیونکہ مولانا مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ شرکت کے لیے ’’امرتسر سے لاہور آئے اور یہاں سے بٹالہ تک شرکت کر کے ابھی ابھی واپس لوٹے ہیں ۔(یاران کہن صفحہ 42 از مولانا عبدالمجید سالک ایڈیٹر انقلاب)

’’وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لیے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔۔۔دنیا سے اٹھ گیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہوا ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے ۔یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں ۔مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور معتقدات کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو۔ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ اسلام کی اس شاندار مدافعت کو جو ان کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا ہے ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے مرزا صاحب کا جو لٹریچر مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔اس لٹریچر کی قدر و قیمت آج جبکہ وہ اپنا فرض پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے ۔ایک طرف

حملوں کے اعتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان کو سرراہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابل پر تیر بھی نہ تھے۔ اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعتِ عیسائیت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا۔ اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنی والی نسلوں کو گراں بار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔

اس کے علاوہ وہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب کا سلسلہ جو کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جا سکیں۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص ہو جو اپنی اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں مصروف کر دے''۔　　(اخبار وکیل 28 مئی 1908ء)

اب اللہ کو وضاحت دینے یا سزا دینے کی ضرورت نہیں

* قابل فکر بات یا قابل ذکر بات جو انہوں نے کی کہ اللہ نے اب معاملہ بند کر دیا اور انسانوں سے لیکا دیکا بھی کاٹ لیا ہے نبی بھیج دیئے شریعت بجھوا دی۔ اب کوئی زمین پر جو چاہے جو معاملہ کرے اب اللہ ذمہ دار نہیں مثال دیتے ہیں کہ جیسے امریکہ پاکستان سے تعلقات ختم کر لے تو پھر وہ جواب دہ نہیں کہ کوئی یہاں سفیر کا بیج لگا کر آجائے یہ گویا نعوذ باللہ ہندووں والا فلسفہ ہو گیا کہ اللہ نے مادہ بنا دیا اب ہر جان ذمہ دار خود ہے اچھے عمل کرے گی تو اچھا جانور بن جائے گی برے عمل کرے گی تو اگلے جنم میں برا جانور بن جائے گی۔

باقی اس نے وفات مسیح کے حوالہ سے فرضی مناظرہ کا حال لکھا یہ اس مولوی صاحب کی پرانی عادت ہے اور پھر یہ کہ وفات مسیح پر بات ہی نہ کرو یہی وہ پیشگوئی مسیح موعود علیہ السلام تھی کہ عنقریب لوگ مسیح کے آسمان سے نزول کے انتظار سے مایوس ہو جائیں گے اور مولوی حضرات کی آسمان پر زندہ موجود کے دلائل دینے سے جان نکلتی ہے اسی لئے تو کہتے ہیں کہ وفات مسیح پر نہیں آپ علیہ اسلام کی زندگی پر بحث ہوگی۔

* ۔نبیوں کا ایسا گیٹ اپ ہوتا ہے کہ اللہ کہتا ہے میں کنفیوژن نہیں ہونے دونگا

چونکہ مولوی طارق مسعود صاحب سوشل میڈیا کے مولوی ہیں اس لئے وہ اپنی مسجد میں مقام نبوت اور انبیاء کی شان اور ان کے مخالفین کے رنگ وروپ کو بھی کمرشل پوائنٹ آف ویو سے دکھا رہے ہیں۔ اس لئے وہ انبیاء کی آمد کی مثال امریکہ سے آئے ایک ایمبیسیڈر کے ساتھ ملا کر دکھا رہے ہیں اور پھر جیسا امریکہ سے آئے وفود کے لئے ہر پاکستانی دفتر کا دروازہ کھلتا جاتا ہے اسی رنگ میں وہ انبیاء کو دکھا کر ان کے لئے فتوحات کے دروازے کھول رہے ہیں اور پھر اسی فرضی دنیا کے فرضی ماحول کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پھبتیاں کسنے کی جسارت کر رہے ہیں۔

''اس کا گیٹ اپ پیغمبروں والا ہے ہی نہیں۔ آپ ﷺ کی اللہ نے ایسا عظیم گیٹ اپ دیا اگر کوئی اس قسم کی شخصیت ہو وہ اللہ کی طرف کوئی بات منصوب کرے تو اسے لوگ اللہ ہی کی بات سمجھیں گے۔ اللہ کہتا ہے میں لوگوں میں ایسی کنفیوژن پیدا نہیں ہونے دوں گا ''

مولوی صاحب اگر کبھی فرصت ہو تو دماغ سے مائک اور سوشل میڈیا کا بھوت اتاریئے تکبر اور نخوت کی عینک بھی سائیڈ پر رکھئے اور پھر قرآن مجید کا

مطالعہ کیجئے۔اگر ایسا ممکن نہیں تو چلیں میں آپ کو انبیائے معصومین سے متعارف کرواتا ہوں

قرآن مجید سے بڑھ کر کامل کوئی کتاب نہیں اور رسول پاک ﷺ سے بڑھ کر کوئی مکارم الاخلاق کا مالک نہیں مگر مخالفین کی کج بحثی اور کج نظری سے دونوں پر اعتراض ہوئے اور آج تک ہر دور میں سلمان رشدی پیدا ہوتے جاتے ہیں۔آخر کیوں؟ قرآن فرماتا ہے

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (یس 31)

وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں

حضرت نوح جیسے عظیم نبی اور بڑے گیٹ اپ والے نبی کو کیا جواب ملا اور پھر انہوں نے کیا دعا کی میرے خیال میں اس میں اللہ نے سب جواب رکھ دیئے ہی {

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (2) قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ (3) أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ (4) يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (5) قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا (6) فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا (7) وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (8) ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا (9) ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا (10) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا (11) يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا (12) وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا (13) مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا (14) وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا (15) أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا (16) وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (17) وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا (18) ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا (19) وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا (20) لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا (21) قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا (22) وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا (23) وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (24) وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا } (نوح 2-25)

یقیناً ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا کہ تُو اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ اُن کے پاس دردناک عذاب آجائے (2) اُس نے کہا اے میری قوم! یقیناً میں تمہارے لئے ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں (3) کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو (4) وہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور ایک معیّن مدت تک مُہلت دے گا یقیناً اللہ کا (مقرر کردہ) وقت جب آجاتا ہے تو وہ ٹالا نہیں جاسکتا کاش تم جانتے (5) اُس نے کہا اے میرے ربّ! میں نے اپنی قوم کو رات کو بھی دعوت دی اور دن کو بھی (6) پس میری دعوت نے اُنہیں فرار کے سوا کسی چیز میں نہیں بڑھایا (7) اور یقیناً جب کبھی میں نے اُنہیں دعوت دی تاکہ تُو انہیں بخش دے اُنہوں نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور بہت ضد کی اور بڑے استکبار سے کام لیا (8) پھر میں نے اُنہیں بآواز بلند بھی دعوت دی (9) پھر میں نے اُن کی خاطر اعلان بھی کئے اور بہت اِخفا سے بھی کام لیا (10) پس میں نے کہا اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے (11) وہ تم پر لگاتار برسنے والا بادل بھیجے گا (12) اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا (13) تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ سے کسی وقار کی توقّع نہیں رکھتے (14) حالانکہ اُس نے تمہیں مختلف طریقوں پر پیدا کیا (15) کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسے سات آسمانوں کو طبقہ بر طبقہ پیدا کیا (16) اور اُس نے ان میں چاند کو ایک نُور بنایا اور سُورج کو ایک روشن چراغ (17) اور اللہ نے تمہیں زمین سے نبات کی طرح اُگایا (18) پھر وہ تمہیں اس میں واپس کردے گا اور تمہیں ایک نئے رنگ میں نکالے گا (19) اور اللہ نے زمین کو تمہارے لئے بچھایا ہوا بنایا (20) تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں پر چلو پھرو (21) نوح نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً انہوں نے میری

نافرمانی کی اور اُس کی پیروی کی جسے اس کے مال اور اولاد نے گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھایا (22) اور انہوں نے بہت بڑا مکر کیا (23) اور اُنہوں نے کہا ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑ و اور نہ وَدّ کو چھوڑ و اور نہ سُواع کو اور نہ ہی یغوث اور یعوق اور نسر کو (24) اور اُنہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور تُو ظالموں کو نامرادی کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھانا (25) وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کئے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے پس اُنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے کوئی مددگار نہ پائے (26) اور نوح نے کہا اے میرے ربّ! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے (27) یقیناً اگر تُو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور بدکار اور سخت ناشکرے کے سوا کسی کو جنم نہیں دیں گے۔

قرآن کریم بتا تا ہے انبیاء کا کوئی بھی گیٹ اپ ہو شیطان کی شیطانیت نہیں جاتی وہ ہر حال میں خود کو سچا مذہبی پیروکار ظاہر کرتا ہے بلکہ اپنے ہی بنائے ہوئے سرکاری مذہب کی حفاظت کے لیے کٹ مرنے کو تیار ہو جاتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم تو مذہب کو ماننے والے اور مذہب پر عمل کرنے والے ہیں لیکن یہ شخص جو نئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یہ تو کسی لحاظ سے نبی نہیں ہو سکتا۔ اس میں اگر کوئی بھی نبیوں والی بات ہوتو میں ضرور مان لوں یہ تو کوئی جادوگر ٹائپ ہے۔ گمراہ ہے۔ یا مجنوں ہے اکثر باتیں شاعروں والی ہیں بلکہ کذّاب ہے۔ (**نعوذ باللہ من ذلك**) اور یوں سچے نبی کو ہی ''مجرم'' کے روپ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں اس بہروپ کو بہت ہی تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے:

1- وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ (الانعام 112)

اور پھر شیطان کیا کیا مذموم فتوے صادر کرتا ہے۔

= تو گمراہ ہے حضرت نوح کی قوم کا جواب

2- قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ (الاعراف 61)

کہ اس قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم تو تجھے یقینا کھلا کھلا گمراہ خیال کرتے ہیں۔

= تو کمزور ہے اور تیری باتیں لایعنی ہیں۔

3- قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ (ھود 91)

اور انہوں نے کہا کہ اے شعیب تیری اکثر باتیں لایعنی ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتیں اور یقینا ہم تجھے ایک کمزور شخص خیال کرتے ہیں۔

= تو مجنون ہے

4- وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ○ (الحجر 7)

5- قال ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون (الشعرآء 28)

6- كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ○ (الذاریات 53)

7- كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ○ (القمر 10)

8- وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ○ (القلم 52)

= تو جادوگر ہے ساحر ہے، کذاب ہے

9- وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا○ (النسآء 39)

10- وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ○ (ص 5)

11- قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ○ (یونس 3)

12- الیٰ فرعون وھامان وقارون فقالوا ساحرٌ کذاب (غافر 35)

13- فتولّیٰ برکنه وقال ساحرٌ و مجنون (الذاریات 40) = توفریب خوردہ ہے

14- اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا○ (الاسرآء 48)

15- فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا○ (الاسراء 102)

16- وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا○ (الفرقان 9)

2- وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا○ (النسآء 61)

اگر سچا ہوتا تو فرشتے اس کے ساتھ اترتے

1- {وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ (9) وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ} (الأنعام 9-10) (الانعام 10)

اورمخالف کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا۔ اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو فیصلہ ہی ہوجاتا پھر ان کو ڈھیل نہ دی جاتی اور یہ بھی یادرکھنا چاہیے کہ اگر ہم اس پیامبر کو فرشتوں میں سے تجویز کرتے تب بھی ہم اسے مرد کی شکل ہی دیتے اوران کے اوپر پھر بھی وہ بات مشتبہ کردیتے جسے اب وہ مشتبہ سمجھ رہے ہیں۔

2- وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ (الانعام 125)

اور جب ان کے پاس کوئی نشان آتا ہے تو کہتے ہیں کہ جب تک ہمیں ویسا ہی کلام نہ دیا جائے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں رکھے۔

3- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ (یونس 16)

اور جب انہیں ہماری روشن آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہہ دیتے ہیں کہ (اے محمدؐ) تو اس کے سوا کوئی اور قرآن لے آیا اس میں ہی کچھ تغیرّ وتبدل کردے تو انہیں کہہ کہ یہ میرا کام نہیں کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی تغیرّ وتبدّل کردوں۔

4- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ○ (الحج 4)

5- ایسے ہی لوگوں کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے۔

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ (الانعام 122)

اور یقیناً شیطان اپنے دوستوں کے دل میں اپنے خیال ڈالتے رہتے ہیں تا کہ وہ تم سے جھگڑیں۔

6- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ (الفرقان 33)

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ کیوں نہ قرآن اس نبی پر ایک ہی دفعہ نازل کردیا گیا۔

7- وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا○ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا○ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا○ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ

(الاسرآء 91 تا 94)

اورانہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم ہرگز تیری کوئی بات نہیں مانیں گے جب تک ایسا نہ ہو کہ تو ہمارے لیے زمین میں سے کوئی چشمہ جاری کرے۔ یا تیرا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو۔ اور تو اس کے اندر خوب کثرت سے نہریں جاری کرے۔ یا جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے تو ہم پر آسمان کے ٹکڑے گرا۔ یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے آمنے سامنے لا کھڑا کر یا تیرا سونے کا کوئی گھر ہو۔ یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ اور ہم تیرے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک کہ تو اوپر جا کر ہم پر کوئی کتاب نہ اتارے جسے ہم خود پڑھیں۔

8- اور پھر کہ اس مذہب میں تو کوئی بھی آسمانی نشانی نظر نہیں آتی۔

ویقولون لولا أنزل علیه إیۃٌ مّن رّبّه (یونس 40)

کہ اگر یہ سچا ہے تو اسے خدا کی طرف سے کوئی ایک بھی نشان کیوں نہیں دیا گیا۔

9- بلکہ قسمیں کھا کر اعلان کرتا ہے کہ اگر اس مذہب میں کوئی بھی آسمانی علامت ہو تو مجھے قبول کرنے میں کیا عار ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ (الانعام 110)

اسی شیطانی بہروپ کے متعلق اللہ تعالیٰ متقی محققین کو متنبہ کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا (الانعام 112)

یادرکھو اگر ہم ان پر فرشتے ہی نازل کر دیتے اور مردے اُن سے کلام کرنے لگ جاتے اور ہر ایک چیز کو ہم ان کے آمنے سامنے کھڑا کر دیتے یعنی ہر شیء کی حقیقت بھی ان پر کھول تب بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے۔

4 تدبر اور سنجیدگی سے تحقیق کی بجائے تکبر و نخوت سے اعراض کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

حضر لوط کو یہ جواب دیا گیا:

1- وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ○ (الاعراف 82)

کہ ان کو بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پارسا ہونے کا دعویٰ کرتے پھرتے ہیں۔

2- حضرت صالح کی قوم سے کس قدر شقات کا مظاہرہ کیا اور تکبر کے لیے کیا راہ اختیار کی:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ○ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ○ (الاعراف 75-76)

حضرت صالح کی قوم کے متکبر کافروں نے ان لوگوں سے جو صالح کی قوم میں سے ایمان لائے تھے مگر ضعیف تھے کہا کہ کیا تم واقعہ میں سمجھتے ہو کہ صالح اپنے رب کی طرف سے رسول ہے۔ ان مومنوں نے کہا کہ ہم تو اس تعلیم پر جس کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے ایمان لاتے ہیں۔ اس پر وہ متکبر لوگ بولے جس تعلیم پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔

3- وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ○ (هود 53)

حضرت ھود کی قوم نے کہا کہ ہم تیرے کہہ دینے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور نہ ہی ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔

4- فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ○ (ھود 28)

حضرت ھود کی قوم نے شقاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہم تجھے اپنے جیسے ایک معمولی آدمی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سوائے ان لوگوں کے جو سرسری نظر میں ہم میں سے حقیر ترین نظر آتے ہیں کسی نے تیری پیروی اختیار کی ہو اور ہم اپنے اوپر تمہاری کسی قسم کی کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم تو یقین رکھتے ہیں کہ تو جھوٹا ہے۔

ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

ومن یعْشُ عن ذکر الرحمٰن نقیّض لہ شیطاناً فھو لہ قرین (الزخرف 37)

کہ پھر شیطان ایسے لوگوں کا پکا دوست بن جاتا ہے۔

5 تکبر سے اعراض کے بعد استہزاء طعن تحقیر کا محاذ کھول دیتے ہیں

انبیاء کی تاریخ میں شیطانیت کا یہ بہروپ بڑے منہ زور طریقے سے کھل کر سامنے آتا ہے۔ قرآن مجید نے ایک ایک نبی کے ساتھ ہونے والے طعن کو محفوظ کر دیا ہے سورہ یونس۔ اعراف۔ مریم اور دیگر سورتیں اس کی تفصیل سے پر ہیں اس لیے میں اس ارشاد مبارک کو ہی درج کرنا کافی سمجھتا ہوں۔

یاحسرۃً علی العباد ما یاتیہِم من رسولٍ الا کانو بہ یَستَھزءُونَ (یس 30)

ہائے افسوس انکار کی طرف مائل بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں اور تمسخر کرنے لگ جاتے ہیں۔

6 شیطان پھر قومی اور مذہبی عصبیتوں کو ہوشیار کرتا نظر آتا ہے رحمانی مذہب کو نہ قبول کرنے کے لیے عصبیتوں کو ابھار کر یہ تاثر دیتا ہے کہ دراصل یہ مذہب کی آڑ میں حکومت حاصل کرنا چاہتے اس لیے تم سختی سے اپنے پرانے مسلک سے چمٹ جاؤ۔ فرعون اور اس کی قوم کا جواب اس بہروپ کا صحیح ترجمان ہے انہوں نے کہا:

1- قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ○ (سورۃ یونس 78)

انہوں نے کہا کہ کیا تو اس لیے ہمارے پاس آیا ہے کہ جس بات پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اس سے ہمیں ہٹا دے اور تم دونوں کو ملک میں بڑائی حاصل ہو جائے اور ہم تو تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

2- قالو یا شعیب أصلوتك تامرك ان نترك ما يعْبُدُ أباءونا (ھود 88)

قوم شعیب نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ جس چیز کی ہمارے باپ دادا کی پرستش کرتے آئے ہیں اُسے ہم چھوڑ دیں۔

3- أتنھانا أن نعبد ما یعبد آباءُنا (ھود 63)

4- قالوا أجئتنا لِنعْبد اللہ وحدہ ونذر ما کان یعبد آباءُنا (الاعراف 71)

5- واذا تتلیٰ علیھم ءایتُنا بیّنٰتٍ قالوا ما ھذا الاّ رجلٌ یرید ان یَصُدّ کم عمّا کان یَعْبُدُ اباء کم (سبا 44)

8 کھیل تماشوں پر مشتمل حرکات کو ہی مذہب کے نام سے باور کرا دیتا ہے

توحید سے دوری اور شیطان سے محبت کا نتیجہ اس روپ میں نظر آتا ہے۔اس دیس کے باسی لہوولعب کو ہی مذہب سمجھ لیتے ہیں اور یوں آج کے دور میں ہونے والی تمام بے حیایاں بے باکیاں تثلیث جیسا ظالمانہ اور عقل سے دور فلسفہ سراپا مذہب بن جاتا ہے۔یہ شیطانیت کی معراج ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے قیامت والے دن:

1- الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ (الاعراف52)

کہ وہ لوگ جنہوں نے لھوولعب کو ہی اپنا دین بنالیا اور دنیاوی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا آج ہم بھی ان کو بھول جائیں اُسی طرح جیسے انہوں نے ہمیں بھلا دیا تھا۔

2- وذر الذین اتخذوا دینَہُمْ لعبًا ولھواً وغرّتْہُمُ الحیوۃ الدنیا (الانعام 71)

اور تو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو مشغلہ اور کھیل بنالیا ہے اور ورلی زندگی نے انہیں دھوکا میں ڈالا ہوا ہے چھوڑ دے۔

9 امتداد زمانہ کے ساتھ رحمانی مذاہب میں بھی تحریف کرنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے

مذہبی دنیا میں شیطان کا یہ انوکھا روپ ہے جو ایک جاری پراسس ہے۔جس کے لئے شیطان وقت کے ساتھ ساتھ اپنی مذموم طاقتوں کو حرکت میں لاتا ہے۔دنیا کے تمام خطوں میں خدا کی توحید پر مشتمل پیغام لیکر انبیاء آئے لیکن آج کرہ ارض پر اسلام کی الہامی کتاب قرآن کے علاوہ تمام کتب تحریف کا شکار ہو چکی ہیں۔

پہلے فرمایا ولکل قومٍ ھادٍ اور پھر آنحضورؐ کی آمد سے پہلے شیطانی کارناموں کا ذکر یوں فرمایا ظھر الفساد فی البّر والبحر کہ علماءِ دین بھی بگڑ گئے اور عوام بھی۔اس کے بعد الہامی کتابوں کے حوالے سے یہودی سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

1- من الذین ھادوا یحّرفون الکلم عن مواضعہ (النسآء42)

2- یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوحظاً مماذ کروا بہ (المائدہ14)

3- یحّرفون الکلم من بعد مواضعہ (المائدہ41)

4- وقد کان فریق منْھم یسْمعون کلام اللہ ثم یحّرفونہ من بعد ما عقلوہ (البقرہ76)

یہ وہ لوگ ہیں ان الّذین ارْتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبیّن لھم الھدیٰ الشیطان سوّل لھم (محمد26)

وہ لوگ جو ہدایت ظاہر ہونے پر پھر گئے۔شیطان نے ان کو ان کا عمل اچھا کر کے دکھایا ہے اور ان کو جھوٹی امیدیں دلائی ہیں۔

مولوی طارق مسعود صاحب اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گستاخی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

”آپ قادیانیوں سے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر بات ہی نہ کریں بلکہ اس کی شخصیت پر مناظرہ کریں۔ہم یہ ثابت کریں گے کہ وہ شریف آدمی ہی نہیں ہیں اور آپ نے یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ شریف آدمی تھا اس موضوع پر قادیانی کبھی بھی بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے“

تو یہ تو کوئی نئی بات نہیں پہلے کس خدائی فرستادہ کے لئے یہ الفاظ استعمال نہیں کئے گئے۔قرآن مجید کی 78 آیات سے یہ تاریخ ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے وہ کون سا گھٹیا ٹائیٹل ہے جو زمانے کے اوباشوں نے وقت کے معصومین کے لئے استعمال نہیں کیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی مولویوں کو متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

”کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کے انتظار نہیں ہوتے کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل

نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم اس دنیا کے ظاہری قانون قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانون فطرت سے جو اُسی کا ہم شکل ہے بکلّی بے خبر ہو۔ اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو! تم پر افسوس کہ تم آسمانی دروازوں کا کھلنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ بند ہی رہیں اور تم پیر مغاں بنے رہو اپنے دلوں پر نظر ڈالو اور اپنے اندر کو ٹٹولو کیا تمہاری زندگی دنیا پرستی سے منزّہ ہے کیا تمہارے دلوں پر وہ زنگار نہیں جس کی وجہ سے تم ایک تاریکی میں پڑے ہو کیا تم اُن فقیہوں اور فریسیوں سے کچھ کم ہو جو حضرت مسیح کے وقت میں دن رات نفس پرستی میں لگے ہوئے تھے پھر کیا یہ سچ نہیں کہ تم مثیل مسیح کے لئے مسیحی مشابہت کا ایک گونہ سامان اپنے ہاتھ سے ہی پیش کر رہے ہو تا خدائے تعالیٰ کی حجت ہر یک طور سے تم پر وارد ہو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک کافر کا مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ تر آسان ہے بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آئیں گے اور اس خوانِ نعمت سے حِصّہ لیں گے لیکن تم اسی زنگ کی حالت میں ہی مرو گے کاش تم نے کچھ سوچا ہوتا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں۔ دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیں

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کیوں نہیں لوگو! تمہیں حق کا خیال؟	دل میں اُٹھتا ہے مرے سَو سَو اُبال
ہے تعجب آپ کے اس جوش پر	فہم پر اور عقل پر اور ہوش پر
کیوں نظر آتا نہیں راہِ صواب؟	پڑ گئے کیسے یہ آنکھوں پر حجاب
کیا یہی تعلیمِ فرقاں ہے بھلا؟	کچھ تو آخر چاہیے خوفِ خدا
مومنوں پر کفر کا کرنا گماں	ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشاں؟
ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں	دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے	جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا	ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب	کیوں نہیں لوگو! تمہیں خوفِ عقاب
سخت شورے اوفتاد اندر زمیں	رحم کن بر خلق اے جاں آفریں!

کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے، اے ربّ الوریٰ!

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 513_514)

پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار

(کلام سیدہ نواب مبارکہ بیگمؓ)

جب وقت مصائب کی صورت اک بندے کو دکھلاتا ہے	جب تاریکی چھا جاتی ہے غم کا بادلِ گھر آتا ہے
ہر گام پہ پاؤں پھسلتے ہیں آفات کے جھکڑ چلتے ہیں	جب صبر کا دامن ہاتھوں سے رہ رہ کر چھوٹا جاتا ہے
جب آنکھیں بھر بھر آتی ہیں اُمیدیں ڈوبی جاتی ہیں	جب یاس کا دریا چڑھتا ہے دل اس میں غوطے کھاتا ہے
جب ناؤ بھنور میں گھرتی ہے جب موت نظر میں پھرتی ہے	جب حیلے سب ہو چکتے ہیں انساں بے بس ہو جاتا ہے
جب دم سینے میں گھٹتا ہے جب دل میں ہوکیں اٹھتی ہیں	جب ’’جینا‘‘ کڑوا لگتا ہے، جب ’’مرنا‘‘ دل کو بھاتا ہے
جب بڑے بڑے جی چھوڑتے ہیں جاں دینے کو سر پھوڑتے ہیں	اس وقت بس ایک ’’مسلماں‘‘ ہے جو صبر کی شان دکھاتا ہے
یہ برکت سب ’’اسلام‘‘ کی ہے تعلیم اس رحمتِ عام کی ہے	جو ’’نسخۂ تسکیں‘‘ وہ لایا دل مسلم کا ٹھیراتا ہے

بے آس کی آس بن جاتا ہے

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار

(درعدن صفحہ 14۔19 ایڈیشن 2008ء)

یہ اُن سے پوچھو!

(ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔لندن)

وہ گر مسلماں ہیں، دُور اتنے ہیں کیوں خدا سے، یہ اُن سے پوچھو	وہ پاک کے پانی کا صاف چشمہ بھی کیوں ہیں، پیاسے یہ اُن سے پوچھو
جو دعویٰ کرتے ہیں اپنے پُرکھوں سے ہم نے ایماں، یقین پایا	تو جھوٹ، دھوکہ ہیں پائے ورثے میں کیوں اثاثے، یہ اُن سے پوچھو
ہے ساقی آیا تو میکدے کے تمام در اس نے کھول ڈالے	کسی کے آنے کے جھوٹے دل کو یہ دیں دلاسے یہ اُن سے پوچھو!
وہ آ کے تقسیم کر رہا ہے ہر اک طرف مائدہ کی نعمت	اگر وہ بھوکے ہیں، کیوں نہیں ڈر انہیں فنا سے یہ ان سے پوچھو
غرور ان کو ہے اپنی طاقت پہ ہے وطن پر ہمارا قبضہ	ہوئے جو ننگے جہاں میں، مرتے نہیں حیا سے، یہ ان سے پوچھو
ہیں کون سا کام جس پہ منسوب خود کو کرتے ہو اُس نبیؐ سے	لبادہ اوڑھا ہے کیوں مسلماں کا یوں دغا سے، یہ ان سے پوچھو
ہے عمر گزری انہیں بتاتے کہ دَور بدلا ہے تم بھی بدلو	ملی ہے ذلّت ہمیشہ جھوٹوں سے جو وفا سے، یہ ان سے پوچھو

طریقے، طارق بدل رہے ہیں جہان والے ہر ایک لمحے

کہیں ہیں پائے نئے براہین زمیں سما سے، یہ ان سے پوچھو

چل ’’جھوٹی‘‘

28 ستمبر 1991 ء کے منافقانہ بیانئے پر اک دل جلے کا تبصرہ

(تحریر ذوالکفل اصغر بھٹی مدیر قندیل حق)

*’’دنیا میں سب سے پہلے ختم نبوت کے منکر شیعہ حضرات ہیں اور ان کا کفر قادیانی حضرات سے بھی بڑا ہے بلکہ کئی گنا بڑا ہے‘‘

*’’قادیانی صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے‘‘

*’’قادیانیوں کی آذان، نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں‘‘

*’’قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔ اس سے باخبر حضرات واقف ہیں

7 ستمبر 1974 کو مولویان پاکستان کے کہنے پر وطن عزیز کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو نان مسلم قرار دے دیا۔ مگر اس کے کچھ ہی سال بعد ایک بار پھر سے ستمبر کے ہی مہینہ میں مولویان کرام پھر سے اکٹھے ہو گئے مگر اب کی بار تھوڑے سے فرق کے ساتھ یعنی دن 7 ستمبر کی بجائے اخیر ستمبر یعنی 28 ستمبر کا تھا۔ * ۔سال 1974 کی بجائے 1991 کا تھا۔

* ۔وزارت عظمیٰ کی کرسی پر جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی جگہ جناب نواز شریف صاحب متمکن تھے۔

* ۔وزارت مذہبی امور کی ذمہ داری جناب کوثر نیازی صاحب کی بجائے مولانا عبدالستار نیازی صاحب کے کندھوں پر تھی۔

* ۔ احاطہ عدالت قومی اسمبلی اسلام آباد کی بجائے گورنر ہاؤس لاہور پنجاب طے پایا ہوا تھا۔

* ۔ملک سے قومی اسمبلی کے ممبران کی تعداد کے لگ بھگ کوئی 400 کے قریب علمائے کرام و مشائخ عظام جمع تھے۔

* ۔اور آج کٹہرے میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہ کی بجائے علامہ ریاض حسین نقوی صاحب موجود تھے۔

* ۔جبکہ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار صاحب کی جگہ یہ اہم ذمہ داری سپاہ صحابہ کے مرکزی سربراہ جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کے ہاتھ میں تھی۔

ہوا یوں اور اس دربار سجانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ

1991 کے اوائل میں شیعہ سنی فسادات اپنے عروج پر پہنچ گئے تھے روز کی بنیادوں پر شیعہ سنی کے نام پر قتل و غارت ہو رہی تھی ایسے میں جناب نواز شریف صاحب کو مشورہ دیا گیا کہ سپاہ صحابہ اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ دونوں گروہوں پر پابندی لگا دی جائے۔ چنانچہ وزیر اعظم صاحب نے اس کے لئے

جون کے مہینے میں چاوں وزرائے اعلیٰ، چیف وہوم سیکرٹریان اور آئی جی صاحبان کو اسلام آباد طلب کرلیا۔صلاح مشورے کے بعد طے پایا کہ زیادہ اچھا ہے کہ کوئی فیصلہ لینے سے پہلے دونوں گروہوں کو سُن لیا جائے چنانچہ 28 ستمبر 1991 کا دن طے پایا۔ملک کے طول عرض سے شیعہ، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث علماء سمیت جمیعت علماء پاکستان، جمیعت علمائے اسلام کے دونوں گروپ ، جماعت اسلامی ، جماعت اہل سنت، جمیعت اہل حدیث اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ سمیت کوئی 400 کے قریب علماء ومشائخ موجود تھے۔جناب وزیر اعظم صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے تو آپ کے داہنی جانب مولانا عبد الستار نیازی صاحب نے نشست سنبھال لی۔سب سے پہلے مولانا ضیاء القاسمی نے تقریر کی اس کے بعد علامہ ریاض حسین نقوی صاحب نے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا دفاع کرتے ہوئے سپاہ صحابہ پر وطن دشمنی تشدد اور یزید کی حمائیت کا الزام لگایا اور کہا کہ انڈیا کے ایجنٹوں کے ایماء پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہ دشمنی کا الزام لگاتے ہیں۔جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب اس تقریر کا حال درج کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ریاض حسین نقوی صاحب نے اپنی تقریر میں۔ایسے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلوی، اہل حدیث، اور بعض دیوبندی علماء اور خود حکومت نے بھی اس موقف کی تائید کردی۔‘‘ ریاض حسین نقوی صاحب کے خطاب کے بعد وزیر اعظم صاحب نے مجلس برخاست کردی۔عین اس موقعہ پر جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب قائد سپاہ صحابہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ریاض حسین نقوی صاحب نے جھوٹ بولا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔میاں نواز شریف صاحب نے کہا کہ میں علماء کا خطاب سن چکا ہوں مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ آ گئی ہے۔اب کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں اس لئے محفل برخاست کی جاتی ہے۔ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب نے زور دے کر کہا کہ شیعہ لیڈر غلط بیانی کر رہا ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جا سکتا۔آپ کو اس کا جواب سننا پڑے گا۔تقریباً 7 منٹ تک مجمع پر سناٹا طاری رہا۔بالاخر وزیر اعظم صاحب نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب خود لکھتے ہیں کہ جب میرا خطاب شروع ہوا تو مجمع غیض وغضب کا شکار ہو گیا اور تمام حکمران کانوں کو ہاتھ لگانے لگ گئے۔وفاقی وزیر جناب عبد الستار نیای صاحب نے فوری اعلان کیا کہ اس کافر شیعہ کو سخت سزا دی جائے گی اس تقریر کے بعد وزیر اعظم صاحب کو ایک بھاری بھر کم دستاویز پیش کی گئی جس میں 111 کتب کے قابل اعتراض صفحات کے اصل فوٹوسٹیٹ والے 240 صفحات اٹیچ تھے۔بعد میں 22 جولائی 1992 کے اجلاس میں اس میں اضافہ کر کے 232 کتابوں کے 600 سے زائد حوالہ جات پر مبنی 740 صفحات کی دستاویز بنا کر پیش کردی گئی۔اس دستاویز میں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش اور انگلستان کے ہزاروں علمائے دین کے فتاویٰ اصلی حالت میں ساتھ لگا دیئے گئے۔اس دستاویز کے دیباچہ میں پیش لفظ کے طور پر لکھا گیا کہ ’’

آج ہم آپ کے سامنے ایک دستاویز اور ایسا تاریخی آئینہ پیش کر رہے ہیں جس کو سیاسی چادر کے نیچے نہائیت ہوشیاری سے چھپا دیا گیا تھا۔جس کی سڑانڈ ایک طرف تاریخ اسلام کو مسخ کر رہی تھی تو دوسری طرف محمدی شریعت کی بنیادوں کو منہدم کر رہی تھی‘ صفحہ 14

دستاویز گورنمنٹ ریکارڈ میں بھی موجود ہے اور انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔مجھے اس کی یاد، 2018 کے اوائل کے دنوں کی وجہ سے آئی جب جناب ہارون الرشید صاحب اور دوسرے بہت سے معتبر دانشور حضرات عاطف میاں کے حوالے سے بیانات داغ رہے تھے۔ان سب قابل احترام دانشوران وطن کے جذبات تھے کہ دیکھیں غیر مسلم ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔ہمیں بھگوان داس منظور تھا لیکن چونکہ یہ احمدی حضرات ختم نبوت کے منکر ہیں لہذا جو ختم نبوت کا منکر ہے ہم اُسے ہر گز کوئی عہدہ نہیں سونپ سکتے کیونکہ 7 ستمبر 1974 کو قومی اسمبلی نے متفقہ فیصلہ کر دیا ہے کہ احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں۔اب یہ اس بات کو تسلیم کرلیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

28 ستمبر 1991 کو گورنر ہاؤس لاہور میں جو 400 علماء کی موجودگی میں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش اور انگلستان کے ہزاروں علمائے کرام کے تحریری فتاوی کی جو دستاویز وزیر اعظم صاحب کو ایک آفیشل میٹنگ میں پیش کی گئی تھی وہ یہ بتاتی ہے کہ

دنیا میں سب سے پہلے ختم نبوت کے منکر شیعہ حضرات ہیں۔ اوران کا کفر قادیانی حضرات سے بھی بڑا ہے۔ بلکہ کئی گنا بڑا ہے۔ اس دستاویز کے صفحہ 119 پر زیر عنوان ''چند شبہات اوران کے جوابات'' لکھا ہے

''چوتھا شبہ کہا جاتا ہے کہ شیعہ، قادیانیوں سے بھی بدتر کافر ہیں حالانکہ قادیانی اسلامی عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدے ختم نبوت کے منکر ہیں اور شیعہ تو ختم نبوت کے قائل ہیں

وضاحت۔* ۔شیعہ یقیناً قادیانیوں سے بڑھ کر کافر ہیں کیونکہ قادیانی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاتم النبیین کے الفاظ مانتے ہیں مگر اس کی حقیقت بدل دیتے ہیں یعنی اس کے مفہوم میں تبدیلی کر دیتے ہیں مگر شیعہ ختم نبوت کے صرف الفاظ کے قائل ہیں اوران کا عقیدہ امامت ختم نبوت کی حقیقت کا صاف انکار ہے۔

* ۔دوسرے یہ کہ قادیانی قرآن مجید کو اصل حالت میں مانتے ہیں مگر اس کے معانی میں تحریف کرتے ہیں جبکہ شیعہ قرآن مجید کی محفوظیت کے ہی منکر ہیں۔ نیز صرف معنوی ہی نہیں بلکہ لفظی اور معنوی دونوں قسم کی تحریفوں کے مرتکب ہیں۔

* ۔تیسرے یہ کہ قادیانی صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے جبکہ شیعہ صحابہ اکرام کی مخالفت تو درکنار ان کے ایمان ہی کے منکر ہیں حتیٰ کہ ان کے ایمان وصداقت کی جو خبر قرآن مجید اور احادیث متواترہ میں موجود ہے اس کے قطعی انکاری ہیں۔

* ۔چوتھے یہ کہ قادیانیوں کی آذان، نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں جبکہ کلمہ سے لے کر تدفین تک کے ہر مسئلہ میں شیعہ مسلمانوں سے الگ ہیں۔

پانچواں شبہ ۔اگر شیعہ کفر میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں تو پھر

قادیانیوں سے پہلے ان کے کفر کا اعلان واظہار اس شدومد سے کیوں نہیں کیا گیا

وضاحت۔مسلمانوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی اور دھوکہ میں رکھنے کے لئے اپنے کفریہ عقائد کو چھپانا شیعوں کے دین کا حصہ ہے جسے وہ تقیہ کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ گروہ جتنا پرانا ہے اس کے کفر کے فیصلہ کا سلسلہ بھی اتنا ہی پرانا ہے

''(تاریخی دستاویز مولف ابوریحان ضیاء رحمٰن فاروقی ناشر شعبہ نشر واشاعت سپاہ صحابہ پاکستان)

جناب ہارون الرشید صاحب وہ بھی ایک ستمبر تھا اور یہ بھی ایک ستمبر ہے۔ وہاں بھی علمائے کرام ہی پیش ہو رہے تھے اور یہاں بھی علماء ہی منبر افروز ہیں۔ وہ محفل بھی سرکار کی ہی سجائی ہوئی تھی اور یہ بھی۔ وہ بیانیہ بھی علماء سے سرکار ہی سن رہی تھی اور یہ بیانیہ بھی سرکار ہی کے سامنے پیش کیا گیا۔ وہ بیانیہ تو خود حکومت نے 40 سال تک تہہ خانوں کے پردوں میں چھپا دیا تھا مگر یہ تو برسرعام ہے اور سپاہ صحابہ پہلے دن سے اسے دھڑلے سے شائع کر رہی ہے۔ اگر اُس بیانیہ کی رو سے عاطف میاں مجرمِ اوّل تھا تو اس بیانیہ کی رو سے وہ تو کہیں پیچھے رہ گیا ہے کیونکہ وہ

* ''قادیانی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاتم النبیین کے الفاظ مانتے ہیں اور'' قادیانی قرآن مجید کو اصل حالت میں مانتے ہیں''

قادیانی صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے'' اور'' قادیانیوں کی آذان، نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں'' سرکار شدید تلخ الفاظ استعمال کرتے ہوئے کبھی 28 ستمبر کے اس بیانئے کو بھی پڑھ لینا۔

دیوبندی بھی...احمدیوں سے بُرے

بریلویوں کے سرتاج عالم دین جناب مولانا احمد رضا خان نے فتویٰ دیتے ہوئے فرمایا:

''اگر ایک جلسہ میں آریہ، عیسائی، اور دیوبندی، قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں تو وہاں بھی دیوبندیوں کا رد ہونا چاہیئے کیونکہ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے ہیں مرتد ہو گئے ہیں اور مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے''۔(ملفوظات احمد رضا خان صفحہ 325،326)

وہابی، دیوبندی، نیچ پیری، چکڑالوی، رافضی، غیر مقلد، خاکساریہ، احراریہ، جٹادھاریہ، آغاخانیہ......بھی احمدیوں سے بُرے

بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب مزید فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆ ''ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچ پیری، چکڑالوی، یہ سب مرتدین ہیں۔ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہو، مسلم ہو یا کافر۔اصلی ہو یا مرتد۔انسان ہو یا حیوان۔محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔اور اولا د ولد الزنا ہوگی''۔

(ملفوظات مولوی احمد رضا خان حصہ دوئم بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ 11 مولف نثار خان مفتی)

☆ ''مرتد مرد ہو یا عورت مرتدوں میں سب سے بدتر منافق ہے اس کی صحبت ہزاروں کافروں سے زیادہ مضر ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔ خصوصاً وہابیہ، دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خالص اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں، حنفی کہتے ہیں، چشتی نقشبندی کہتے ہیں۔نماز روزہ ہم سا کرتے ہیں۔ہماری کتابیں پڑھتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔یہ سب سے بدتر زہر ہے''۔

(احکام شریعت حصہ اول صفحہ 61 بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ 11 مولف نثار خان مفتی)

☆''رافضی، غیر مقلد، نیچ پیری، وہابی، دیوبندی، ان سب کے ذبیحے محض نجس، مردار اور حرام ہیں۔لاکھ بار اللہ کا نام لیں یہ سب مرتد ہیں''

(احکام شریعت حصہ اول صفحہ 61 بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ 11 مولف نثار خان مفتی)

☆ وہابیہ، دیوبندیہ و قادیانیہ و روافض و خاکساریہ و چکڑالویہ و احراریہ و جٹادھاریہ (حسن نظامی اور ان کے مرید) آغاخانیہ و غیر مقلدین و وہابیہ نجدیہ اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بناء پر بحکم شریعت قطعاً اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں۔جو مسلمان ان میں سے کسی کی یقینی اطلاع رکھتے ہوئے ان کو مسلمان کہے یا ان کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے یا کافر و مرتد کہتے ہوئے توقف کرے وہ بھی یقیناً کافر اور مرتد ہے اور اگر مرا تو بے توبہ مرا مستحق نار ابد۔(ملفوظات مولوی احمد رضا خان حصہ دوئم بحوالہ تہمت وہابیت اور علمائے دیوبند صفحہ 453 مولف نثار خان مفتی)

جماعت اسلامی...بھی احمدیت سے بُری

دیوبندیوں کے سرخیل عالم دین اور سہارن پور کے مفتی صاحب جماعت اسلامی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف (یعنی مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لئے زیادہ ضرر رساں ہے''

(کشف حقیقت مصنفہ مولوی سعید احمد مفتی سہارنپور صفحہ 88 و استفتائے ضروری صفحہ 34)

پرویزی...بھی احمدیوں سے بُرے

مولانا امین احسن اصلاحی جماعت اسلامی کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ صریح کفر ہے اور بالکل اسی طرح کا کفر ہے جس طرح کا کفر قادیانیوں کا ہے بلکہ کچھ اس سے بھی سخت اور شدید ہے۔

(مولانا امین احسن اصلاحی روزنامہ تسنیم لاہور 5 اگست 1952 صفحہ 12)

پرویزیت...بھی احمدیت سے بری

وکیل ختم نبوت جناب مولانا یوسف لدھیانوی صاحب پرویزیت اور جماعت احمدیہ کا تقابلی جائزہ کرنے کے بعد یہ اعلان کرتے ہیں:

''انگریز کے عہد نحوست میں جو تحریکیں اسلام کو مسخ ومحرّف کرنے کے لیے اٹھیں ان میں سب سے پہلی تحریک نیچریت کی ہے۔ پھر ایک طرف قادیانیت۔ دوسری طرف چکڑالویت نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس کے بعد ''خاکسار تحریک'' نے سر اٹھایا اور پھر ان سب تحریکوں کا سڑا ہوا ملغوبہ مسٹر پرویز کے حصہ میں آیا اور ان سب پر کمیونزم کا پورا معاشی ڈھانچہ اور اس کی مذہب بیزاری۔ نیچریت کی مادہ پرستی۔ قادیانیت کا انکار۔ چکڑالویت کا انکارِ سنت۔ خاکساروں کی تحریف وتاویل سب خرابیاں یکجا موجود ہیں اور مسٹر پرویز کے قلم کی روانی نے ان غلاظتوں میں اور اضافہ کردیا۔ مسٹر غلام احمد پرویز بدقسمتی سے ہم وطن بھی اور الحادو زندقہ میں اس کا ہم مسلک بھی''۔

(ہفت روزہ ختم نبوت 18 تا 24 دسمبر 1992 صفحہ 13)

جماعت اسلامی... بھی احمدیت سے بری

مشہور بریلوی عالم دین مولانا ارشد القادری ایڈیٹر جام نور جمشید پور جماعت اسلامی اور جماعت احمدیہ کے محاسن کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد یہ اعلان فرماتے ہیں۔

''جماعت اسلامی جن لوگوں کو اسلام سے قریب تر کرتی ہے وہ ہزار بگڑنے کے باوجود کسی نہ کسی نہج سے اسلام کے ساتھ بہرحال کوئی تعلق رکھتے تھے لیکن قادیانی جماعت کا لٹریچر مغرب کے عیسائیوں کو جو اندر سے لے کر باہر تک اسلام کے غالی دشمن اور حریف ہیں۔ انہیں اسلام سے قریب ہی نہیں کرتا اپنے طور پر اسلام کا کلمہ پڑھواتا ہے''۔ (جماعت اسلامی صفحہ 104 شائع کردہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج)

پرویزیت... بھی احمدیت سے بُری

جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے مولوی شیخ الحدیث عبدالمالک صاحب پرویزیت اور احمدیت کا تقابلی جائزہ اس طرح سے پیش کرتے ہیں:

"غلام احمد پرویز اور اس کے پیروکار قادیانیوں سے بھی بڑے کافر ہیں۔ اس لئے کہ وہ اپنا مرکز مسجد کے نام سے بناتے ہیں اور نمازوں اور جماعتوں کا اہتمام بھی کرتے ہیں لیکن یہ لوگ تو مسجد اور نمازوں سے بھی دور ہیں اور اپنے آپ کو مسلمانوں سے اس طرح دور کر رکھا ہے جس طرح خبیث طیب سے الگ ہوتا ہے اور ابھی تک ان کے پاس کسی بھی شہر میں کوئی مسجد نہیں جو ان کا مرکز صلاۃ واجتماع ہو"

(فتنہ پرویزیت ملت اسلامیہ کے خلاف استعماری سازش صفحہ 187، شیخ الحدیث عبدالمالک جامعہ مرکز اسلامیہ منصورہ لاہور)

غیر مقلدیت... بھی احمدیت سے بُری

جماعت احمدیہ کے ابتدائی شدید مخالف مولوی غیر مقلد مولوی ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں

"اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر آخرکار نقطہ محمدیت پر جو درجہ **والذین معه** کا ہے سب شریک ہیں اس لئے گو ان میں سخت باہمی شقاق ہے مگر اس نقطہ محمدیت کے لحاظ سے ان کو **رحماء بینهم** ہونا چاہئیے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطہ محمدیت کی وجہ سے ان کو بھی اس میں شامل سمجھتا ہوں"

(اخبار اہل حدیث امرتسر 16 اپریل 1915 بحوالہ الھدیٰ انٹرنیشنل کیا ہے مولفہ مفتی محمد اسمٰعیل طور وشعبہ نشر واشاعت وشعبہ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر کامران مارکیٹ راولپنڈی صفحہ 140)

جاوید غامدی... بھی احمدیوں سے برے

جماعت اسلامی میں مولوی جاوید غامدی کے سابقہ دوست اور بچپن کے قریبی ساتھی ان کے علم کلام کا جائزہ یوں پیش کرتے ہیں:

”مغرب سے مرعوبیت کے زیر اثر ہمارے ہاں تجدد پسندی (modrenism) اور انکار حدیث کا فتنہ ڈیڑھ سو سال سے پھیلایا جا رہا ہے اس کا آغاز تو سر سید احمد خان سے ہوا تھا پھر چند اور حضرات اسے آگے لے کر بڑھے پھر غلام احمد پرویز نے اسے خوب پروان چڑھایا اور اب جاوید احمد غامدی نے اسے ضلالت اور گمراہی کی آخری حد تک پہنچا دیا ہے...... یہ فتنہ فتنہ ہزار رنگ ہے جو قادیانیت، پرویزیت، مغربیت، تجدد، اور اعتدال پسند روشن خیالی جیسے عنصر کا مرکب ہے“

(جاوید احمد غامدی اور انکار حدیث مولفہ مولوی رفیق احمد صفحہ 9 مکتبہ قرآنیات یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور اہتمام حافظ تقی الدین)

1940 میں اہل حدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کا جماعت احمدیہ سے تقابلی جائزہ

اگست 1940 میں ایک احمدی مبلغ سلسلہ جناب مولوی کرم الٰہی ظفر صاحب جو بعد میں مبلغ سپین مقرر ہوئے کو دہلی سے کوئی 13 میل دور واقع رقبہ مہرولی میں مشہور بزرگ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مزار پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جنھوں نے وہاں پر مسلمانوں کی قبر پرستی کا افسوسناک مظاہرہ بچشم خود دیکھا تو واپسی پر یہ تمام تفصیل الفضل 23 اگست 1940 میں لکھ کر شائع کر دی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب نے 6 ستمبر 1940 کو اپنے اخبار اہل حدیث میں الفضل کی یہ ساری رپورٹ نقل کر کے نیچے حسب ذیل نوٹ لکھا

”برادران توحید کیا یہ آواز سن کر بھی آپ لوگ بزم توحید قائم کرنے میں غفلت سے کام لیں گے؟ کیا ابھی کچھ اور بھی سننا چاہتے ہیں؟ میری رائے کو کوئی صاحب غلط نہ ٹھہرائیں تو میں یہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ مسلمان قوم آپس میں تقسیم کار کر لے۔ سیاسی مسلمان جن میں مرزائی بھی شامل ہیں بے شک غیر مسلموں میں اسلام کی اشاعت کریں اور ان کو کلمہ پڑھا کر مردم شماری کی حیثیت میں مسلمانوں کی تعداد بڑھاتے جائیں جو ان کی اصلی غرض ہے۔ مگر اہل توحید اصحاب یہ کام اپنے ذمہ لیں کہ مسلمانوں میں جو رسوم شرکیہ رائج ہو چکی ہیں وہ اُن کی اصلاح پر توجہ کریں تا کہ وہ لوگ صحیح معنی سے عنداللہ مسلمان ہو جائیں پس دونوں فریق اپنا اپنا کام کرتے جائیں۔ ہمارے مشورہ پر عمل کریں تو دونوں اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں“

(اہل حدیث 6 ستمبر 1940 صفحہ 8 امرتسر)

1977 میں بریلوی مولوی صاحب کا جماعت اسلامی اور جماعت احمدیہ کا تقابلی جائزہ

مشہور بریلوی مولوی جناب مولانا ارشد القادری ایڈیٹر جام نور جمشید پور بھارت 1977ء میں جماعت اسلامی اور جماعت احمدیہ کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے یہ لکھنے پر مجبور ہو گئے

”جماعت اسلامی جن لوگوں کو اسلام سے قریب تر کرتی ہے وہ ہزار بگڑنے کے باوجود کسی نہ کسی نہج سے اسلام کے ساتھ بہر حال کوئی تعلق رکھتے تھے لیکن قادیانی جماعت کا لٹریچر مغرب کے عیسائیوں کو جو اندر سے لے کر باہر تک اسلام کے غالی دشمن اور حریف ہیں۔ انہیں اسلام سے قریب ہی نہیں کرتا اپنے طور پر اسلام کا کلمہ پڑھواتا ہے“۔ (جماعت اسلامی صفحہ 104 شائع کردہ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور)

”یورپ، ایشیا، امریکہ اور افریقہ کے جن ملکوں میں قادیانی جماعت نے اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ منظم طریقے پر بنام اسلام اپنے مذہب کا پیغام اجنبی دنیا تک پہنچا رہے ہیں کام کی وسعت کا اندازہ لگانے کے لیے صرف ان کے نام پڑھیے: انگلینڈ، امریکہ، ماریشس، مشرقی افریقہ، مغربی نائیجیریا، انڈونیشیا، ملایا، اسپین، سوئٹزر لینڈ، ایران، فلسطین، ہالینڈ، جرمنی، جزائر غرب الہند، سیلون، بورنیو، برما، شام، لبنان، مسقط، پولینڈ، ہنگری، البانیہ، اٹلی۔ قادیانی جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں اور دائرۂ عمل کی وسعتوں کا اندازہ لگانے کے لیے صرف اتنا معلوم کرنا کافی ہوگا کہ دنیا کی چودہ اجنبی زبانوں میں انہوں نے قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں ان کی فہرست ملاحظہ فرمایئے: انگریزی، ڈچ، جرمنی، سواحیلی، ہندی،

گورمکھی، ملائی، فینسٹی، انڈونیشین، روسی، فرانسیسی، پرتگیزی۔ اطالوی۔ ہسپانوی''۔نوٹ: یہ 1977ء کی بات ہے۔
(جماعت اسلامی صفحہ 106۔107 نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

1988 میں شدید مخالف احمدیت مولوی یوسف بنوری کا جماعت احمدیہ کا شیعہ سے تقابلی جائزہ

مولانا یوسف بنوری جماعت احمدیہ کے مخالفین میں ایک اور بڑا نام آپ ایڈیٹر ماہنامہ رسالہ البیّنات تھے ساری عمر جماعت احمدیہ کے خلاف لکھتے گزاری مگر دل کا کرب چھپائے نہیں چھپا آپ امت مسلمہ سے اپیل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔ اس سے باخبر حضرات واقف ہیں......اور خود ہندوستان میں جو قریباً نصف صدی سے اپنے آپ کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لیے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا انہوں نے جس طرح مقابلہ کیا۔ تحریری اور تقریری مباحثے کئے وہ بہت پرانی بات نہیں......پھر ان کا کلمہ......ان کی آذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔

لیکن اثناعشریہ (شیعہ) کا حال یہ ہے کہ:

☆ ان کا کلمہ الگ ہے۔ ☆ ان کا وضوالگ ہے۔ ☆ ان کی نماز اور آذان الگ ہے۔
☆ زکواۃ کے مسائل بھی الگ ہیں۔ ☆ نکاح اور طلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں۔
☆ حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ ہیں۔
☆ مضمون کے آخر میں حضرات علماء کرام سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ اثناعشری شیعوں کے کفر کے بارے میں اپنی ذمہ داری کب نبھائیں گے۔ (ماہنامہ البینات کراچی جنوری فروری 1988ء صفحہ 96)

ایسے ہی ''جھوٹے'' لوگوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسرت سے لکھتے ہیں

''دانا اور شریف آدمی کسی بحث میں اپنے تئیں ملزم ہوتے دیکھ کر اپنی حالت کو رسوائی کی نوبت تک نہیں پہونچاتا اور اس وقت سے پہلے جو ذلت ظاہر ہو عزت کے ساتھ حق کو قبول کر کے ارباب حق کی نظر میں قابل تعظیم ٹھہر جاتا ہے لیکن جو شخص اپنی فطرت سے بے حیا اور بے شرم ہے اس کو رسوائی اور ذلت کا ذرہ خیال نہیں اور رسوا ہونے سے وہ کچھ بھی اندیشہ نہیں رکھتا۔ اور حقیقت میں اکثر ایسی جنس کے لوگ دنیا میں پائے جاتے ہیں کہ جو صفت حیا سے بکلی الگ ہو کر بکمال بے حیائی ایک امر بدیہی البطلان پر اصرار کرتے رہتے ہیں اور ہزار سمجھاؤ اپنی ضد کو نہیں چھوڑتے اور اپنی راہ کج سے باز نہیں آتے اور دن کو دیکھ کر پھر اسے رات کہے جاتے ہیں اور اس بات سے کچھ خوف نہیں رکھتے کہ لوگ انہیں اندھا اور نابینا کہیں گے یہی لوگ ہیں جو بباعث شدّت تعصّب وقلّت علم ولیاقت مردہ کی طرح پڑے ہیں اور صداقت کی طرف ایک ذرہ حرکت نہیں کرتے اور راستی اور استقامت کا راستہ نہیں پکڑتے جو ادا دیکھو نرالی جو بات دیکھو ٹیڑھی۔ انہیں کی نسبت ہم بار بار لکھتے ہیں کہ ہوش سنبھالیں اور عقل کا دعویٰ کرتے کرتے بے عقل نہ بن جائیں وہ انسان بڑا نالائق اور دون ہمت کہلاتا ہے جس کی زبان پاکوں اور مقدسوں کی تحقیر میں تو بڑی لمبی ہو لیکن کلمہ حق بولنے کے وقت میں گونگی ہو جائے اگر یہ لوگ کسی ایسی بات کے سمجھنے سے رک جاتے کہ جو حقیقت میں ایک باریک دقیقہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ ان کا کچھ قصور نہیں بات باریک تھی اس لئے سمجھ آنے سے رہ گئی مگر اس تعصب کو دیکھو کہ وہ باتیں کہ جو ادنیٰ استعداد کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے انہیں کے قبول کرنے سے ان کو انکار ہے'' (روحانی خزائن جلد 1 حاشیہ صفحہ 355، 356)

مَیں بیان حلفیہ نہیں دونگی　بجواب　مَیں پنجاب نہیں جاؤں گی

قومی اسمبلی کے ٹھنڈے ٹھار ہال میں خوف میں ڈوبے، بے قرار علمائے کرام کی بے کار وضاحتیں

سہمے ہوئے جناب احمد شاہ نورانی صاحب، ڈرے ہوئے جناب مفتی محمود صاحب اور کانپتے ہوئے

جناب مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کا قصہ حکومت پاکستان کی زبانی

اُن لمحات کی داستان جب مفتی محمود صاحب سپیکر صاحب سے بار بار استدعا فرما رہے تھے کہ جماعت احمدیہ پر اعتراضات

والی تقریر تو کرونگا مگر اس شرط کے ساتھ کہ نہ مجھ سے سچ بولنے کا حلف لیا جائے اور نہ کسی احمدی کو مجھ سے

سوال پوچھنے کی اجازت دی جائے

پاکستان میں 1974 کی قومی اسمبلی میں فلمائی گئی مذہبی داستان کا رومانسہ روپ

وہ کہتے ہیں ناں دروغ بر گردن راوی مگر یہاں تھوڑا سا معاملہ سادہ ہو گیا ہے کیونکہ راوی بھی معلوم ہے اور جس کے متعلق روائت کی گئی ہے وہ بھی معلوم ہے حتیٰ کہ اس روایت میں پنکچر لگانے والا بھی معلوم ہے اس لئے ہم بلا خوف و تردید بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں دروغ بر گردن جناب مولانا ظفر احمد انصاری صاحب اور 1974 کی قومی اسمبلی اور حکومت پاکستان۔لیکن اس میں یہ بات ضروری ہے کہ یہ دروغ تبھی گنا جائے گا جب مولانا ظفر احمد انصاری صاحب اور حکومت پاکستان، قومی اسمبلی کی سرکاری ویب سائٹ پر پڑی اس 1974 کی کاروائی کے بارے اعلان کر دیں کہ یہ دروغ ہے جبکہ وہ سب اس کو اپنا قیمتی اثاثہ مان رہے ہیں۔تو چلیں مولانا ظفر احمد انصاری صاحب کی قلم سے اور ان کے ڈرائنگ روم میں سے بن سنور کر تیار ہونے والی کاروائی کا کچھ حصہ از دیادِ ایمان کے لئے پیش کرتے ہیں۔

قومی اسمبلی کی کاروائی شروع ہونے سے پہلے ہی بار بار اس بات کو دہرایا گیا کہ سب کاروائی خفیہ ہوگی، کوئی رپورٹنگ نہیں ہوگی، کوئی ریکارڈنگ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ بعد میں اسے شائع کیا جائے گا۔ چنانچہ اس یقین دہانی کے بعد علمائے کرام اسمبلی فلور پر جماعت کے خلاف اترتے ہیں۔ کاروائی مکمل ہوتی ہے جماعت احمدیہ کے خلاف فیصلہ کرنے کے بعد اس کاروائی کو آئندہ بھی شائع نہ کرنے اعلان کر دیا جاتا ہے۔مگر کچھ دیر کے بعد اسے کانٹ چھانٹ کر کے اسے صحیح کرنے کے لئے ایک ایسے رہنما کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو کہ جماعت احمدیہ کے شدید مخالف تھے اور اسمبلی کی اس کاروائی کا حصہ بھی رہ چکے تھے۔خدا معلوم کہ یہ کاروائی کب تک ان کے پاس رہی اور کس کس مولوی صاحب کے ساتھ مل کر وہ اس سرکاری ریکارڈ میں سے کیا کیا delete کرتے رہے؟ اور کیا داخل کرتے رہے اور کیا تبدیل کرتے رہے؟

وقت گزرتا رہا، 36 سال گزر گئے، کئی حکومتیں آئیں اور کئی گزر گئیں، درمیان میں جناب ضیاء الحق صاحب کا دور بھی آیا جس میں جماعت اسلامی

وزارتوں کی کرسیوں پر براجمان جہادِ افغانستان کا نظارہ کرتی رہی۔ پھر ایک دن، 36 سال بعد ایک مسلم نوجوان کو جو اپنی پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے مقالہ لکھ رہا تھا اسے اس مواد کی ضرورت پڑ گئی اس نے عدالت میں کیس کر دیا کہ مجھے یہ ریکارڈ خواہ اصلی ہے یا نقلی، ظفر انصاری صاحب کا میک اپ شدہ ہے یا پرانا ڈھول مٹی میں لتھڑا ہوا ہے جیسا بھی ہے دیکھنے کا موقعہ دیا جائے۔ لاہور ہائی کورٹ نے طالب علم کے حق میں فیصلہ سنایا اور پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کی سپیکر قومی اسمبلی جناب فہمیدہ مرزا صاحبہ کے حکم پر اسے شائع کر دیا گیا اور قومی اسمبلی کی ویب سائٹ پر بھی رکھ دیا گیا۔

قومی اسمبلی کی ویب سائٹ پر رکھی یہ دستاویز ہمیں بتاتی ہے کہ 5 اگست 1974 کو پہلا دن تھا جب امام جماعت احمدیہ کے تحریری اور پھر قومی اسمبلی میں پڑھ کر سنائے جانے والے بیان پر جرح شروع ہوئی تھی۔ سوال کیا تھے اور جواب کیا تھے وہ ہر کوئی ویب سائٹ پر جا کر دیکھ سکتا ہے۔ دستاویز کے مطابق یونہی جماعت کا وفد جرح کے اختتام پر اسمبلی فلور سے باہر گیا جناب مولانا احمد شاہ نورانی صاحب کی گھبرائی ہوئی آواز اُبھری۔ یہ بھرّائی ہوئی آواز پورے دن کا خلاصہ تھا کہ کون کس کو ’’پانی پلا پلا کر مار رہا ہے‘‘۔ آپ نے تقریباً چیختے ہوئے سپیکر صاحب کو مخاطب کیا اور فرمایا

’’دیکھیں وہ لوگ ہنستے بھی ہیں، باتیں بھی کرتے ہیں، اس طرف دیکھ کر مذاق بھی کرتے ہیں، اور سر بھی ہلاتے ہیں، جناب سپیکر آپ ان لوگوں کو چیک کریں‘‘

اس پورے گزرے دن میں اگر کوئی نامناسب رویہ ہوتا تو سپیکر صاحب اور خود اٹارنی جنرل بھی پوائنٹ آؤٹ کر سکتے تھے مگر سوال ہو رہے تھے اور باحوالہ انتہائی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ان کے جوابات دیئے جا رہے تھے اور علمائے کرام کی طرف سے اعتراضات پر مبنی دھڑا دھڑ غلط ثابت ہو رہے تھے۔ مولوی صاحب کا خیال تو تھا کہ جماعت احمدیہ مجرم کی طرح پیش ہوگی اور یہاں تو معاملہ اُلٹ ہو گیا تھا بات بات پر خفت اُٹھانی پڑ رہی تھی اس لئے مولانا کا چیخنا تو بنتا تھا کہ یہ مجرم کی بجائے فاتح بن گئے ہیں اسی لئے تو آپ نے فرمایا ’’دیکھیں وہ لوگ ہنستے بھی ہیں، باتیں بھی کرتے ہیں، اس طرف دیکھ کر مذاق بھی کرتے ہیں، اور سر بھی ہلاتے ہیں، جناب سپیکر آپ ان لوگوں کو چیک کریں‘‘

پھر مفتی محمود صاحب کی طرف چلتے ہیں۔ دستاویزات بتاتی ہیں کہ جب خفت پر خفت جاری تھی۔ اعتراضات پر مبنی حوالہ جات کا جھوٹ طشت از بام ہو رہا تھا تو جرح کے دوسرے ہی دن، یعنی 6 اگست کی شام کو سپیکر صاحب نے ساری اسمبلی کو روک لیا اور علمائے کرام پر پھٹ پڑے کہ اب آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ آج ہم نے ان کو جواب دینے کے لئے بلایا ہے تو آپ کو کوئی حوالہ ہی نہیں ملتا۔ ایک حوالہ ڈھونڈنے پر آدھا آدھا گھنٹہ لگا دیتے ہو چنانچہ آپ کے الفاظ تھے۔ ’’یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے کہ ایک حوالہ کو تلاش کرنے میں آدھا آدھا گھنٹہ لگا ہے میں کل سے کہہ رہا ہوں کہ کتابیں اس طرح رکھیں یعنی چار پانچ کرسیاں ساتھ رکھیں‘‘

سپیکر صاحب کی ناراضگی پر سب مولویان کرام چپ تھے۔ جواب بھی دیتے تو کیا دیتے چنانچہ مفتی محمود صاحب نے بڑی ہمت کر کے منمناتے ہوئے صفائی دیتے ہوئے معذرت کی کہ یہ ہمارا قصور نہیں ہے جس ٹیم نے اعتراضات کی کتابیں اکھٹی کی ہیں وہ کتابیں غلط ہیں۔ ان میں کبھی ایڈیشن غلط ہوتا ہے تو کبھی حوالہ چنانچہ آپ کا معذرت خواہانہ، ہارا ہوا موقف یہ تھا

جناب والا ہم صفحہ اور لکھتے ہیں اور کتاب ہمارے پاس دوسری قسم کی آجاتی ہے۔ ہمارے پاس تین حوالے تھے اب وہ ٹٹول رہے ہیں‘‘

خفت کا یہ عالم یہاں تک بڑھ گیا کہ تیسرے دن کے اختتام پر ایک ممبر اسمبلی جناب عبدالحمید جتوئی صاحب نے خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کے برجستہ بیانات اور علمی بیان کی دھاک اور مولویان کرام کی شرمندگی پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا

’’جو بھی سوال کیا جاتا ہے جماعت کے وفد کے پاس اس کا لکھا ہوا جواب ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوالات leak ہو رہے ہیں۔ اور ممبران اسمبلی میں سے کوئی ایسا کر رہا ہے اس پر دو ممبران نے اس کی تائید کی۔

چنانچہ یہی وہ خفت اور شرمندگی کا خوف تھا کہ جس میں مفتی محمود صاحب اپنی تقریر امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نوراللہ مرقدہ کی موجودگی میں یا ان کے سامنے کرنے کی جرات نہ کر سکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے سب مولویان کی موجودگی میں اپنا بیان پڑھا اور پڑھنے سے پہلے ہی ایک ایک کاپی تمام ممبران کو مہیا کی لیکن مولوی صاحبان نے اپنی تمام تقاریر کو چھپا کر رکھا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ جب ہماری تقاریر ہوں تو جماعت کے وفد کو اسمبلی آنے کی اجازت نہ ہو۔ اور نہ ہم سے ہماری تقریر پر اعتراض یا سوال کرنے کی کسی کو اجازت ہو چنانچہ دو دن میں حضور انور نے یعنی 22 اور 23 جولائی 1974 کو قومی اسمبلی کے سامنے اپنا جماعتی موقف پیش کیا اور پھر وقفہ کیا گیا اور 5 اگست 1974 سے اس بیان پر جرح شروع ہوئی جو 6، 7، 8، 9، 10 تک جاری رہی پھر وقفہ کر دیا گیا اور ایک بار پھر 20 اگست سے جرح شروع ہوئی جو 21، 22، 23، 24 اگست تک یعنی 11 دن تک آپ کے بیان پر جرح ہوئی بقول مولوی اللہ وسایا صاحب

''قومی اسمبلی میں مرزا ناصر پر گیارہ روز میں 42 گھنٹے جرح کی گئی اور لاہوری شاخ کے امیر صدرالدین پر 7 گھنٹے جرح کی گئی''

(پارلیمنٹ میں قادیانی شکست مصنفہ مولوی اللہ وسایا صفحہ 19 شائع کردہ علم و عرفان پبلشرز لاہور)

اور یوں جماعتی وفد کو گھر بھیج کر مفتی محمود صاحب کو تقریر کی اجازت دی گئی۔ جو در اصل ان کی اپنی بھی نہیں تھی بلکہ پروفیسر غفور احمد، احمد شاہ نورانی، مولوی سمیع الحق، اور محمد حیات وغیرہ نے مل کر لکھی تھی

کاروائی کو خفیہ رکھنے کے لئے کیا سے کیا جتن نہ کئے گئے مگر مولوی حضرات مطمئن پھر بھی نہ تھے۔ اک فکر تھی کہ پیہم لاحق تھی چنانچہ اسی کا اظہار کرتے ہوئے مفتی محمود صاحب نے شروع میں ہی سپیکر صاحب سے التجائیں شروع کر دیں۔

''میں اس میں اپنی پوزیشن واضح کر دوں کہ پوزیشن یہ ہے کہ ہم یہاں بحیثیت گواہ کے جیسے کہ وہ دو (امام جماعت احمدیہ اور امیر جماعت لاہور) فریق پیش ہوئے تھے اس طرح ہم پیش نہیں گے اور ہم اس مسئلہ میں ان کے مقابلے میں ایک فریق کی حیثیت اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا موقف تمام مسلمانوں کا موقف ہے۔ اس میں ہم فریق بننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں یہ صورت حال ہے کہ ہم ایک ممبر کی حیثیت سے ہیں اور ممبران کو حقائق واضح کرنے کے لئے اس پر بحث کرنے کا حق ہے اور ایک ممبر کی حیثیت سے ہم بحث کر سکتے ہیں''

یعنی مولوی صاحب ڈرے ہوئے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ جب وہ اپنا موقف پیش کریں تو اس پر جرح ہو یا سوال ہو اس سے گریز کے لئے وہ پہلے ہی اعلان کرتے جا رہے ہیں کہ مجھے کوئی بھی بات کرنے، کوئی الزام لگانے کا تو حق ہے مگر مجھ سے وضاحت پوچھنے کا آپ کا کوئی حق نہیں۔

سپیکر صاحب نے ان کی التجا قبول کرتے ہوئے فرمایا ''مولانا! مغرب کے بعد ہم یہاں بیٹھیں گے۔ سب سے پہلے طریقہ کار پر بحث کریں گے۔۔ جو ممبران زبانی بیان دینا چاہیں، پڑھنا چاہیں یا بحث میں حصہ لینا چاہیں یہاں آ کر بحیثیت گواہ پیش ہو جائیں جو آپ مناسب سمجھیں آپ کو پورا حق ہے'' لیکن مولوی حضرات کے دل میں چور تھا پکڑے جانے کا ڈر سوا تھا۔ اس لئے دل کسی طرح تسلی نہیں پکڑ رہا تھا اور ہر صورت میں ایک گواہ کی حیثیت سے حلفیہ بیان سے گریز چاہتے تھے۔ سپیکر صاحب کے مندرجہ بالا فقروں نے بجائے تسلی کے اور دہشت زدہ کر دیا۔ چنانچہ مولوی غلام غوث ہزاروی بھی اس روتے ہوئے قافلے میں شامل ہو گئے اور آپ نے اپنی درماندگی کا اظہار ان الفاظ میں کیا

''یہی مناسب ہے کہ ہم جج کی حیثیت سے بات کریں اور اپنے بیان سے پہلے حلف نہ اُٹھائیں'' اس کے جواب میں سپیکر صاحب نے ایک بار پھر سے تسلی دی کہ جیسے آپ کی مرضی ویسے کر لینا۔ مگر پاس بیٹھے مفتی محمود صاحب کو ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی آپ نے فرمایا کہ کہیں ایسا تو نہ ہو گا کہ اگر ہم گواہ کی حیثیت سے پیش ہوئے تو پھر ووٹ دینے سے آپ ہمیں روک دیں۔

سپیکر صاحب نے ایک بار پھر تسلی دی کہ آپ بیان بھی دینا حلف کے بغیر دینا آپ پر جرح بھی نہیں ہو گی اور آپ کو پھر ووٹ دینے کا بھی حق ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو بہت پہلے سے ان مولویوں اور ان کی کرتوتوں کے حوالے سے اللہ سے خبر پا کر لکھ دیا تھا

’’ تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلا یا اور ہزار ہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دیئے۔ اور مخالفانہ منصوبوں کے لئے کمیٹیاں کیں۔ مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور اُن کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پُھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دُور دُور چلی گئیں اور اب وہ درخت اِس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں۔ اور اس نشان کے ساتھ ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے تیئیس برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلہ کو مٹا دیں اور ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر مَیں اس سلسلہ کو بڑھاؤں گا اور کامل کروں گا اور وہ ایک فوج ہو جائے گی۔ اور قیامت تک ان کا غلبہ رہے گا اور میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک شہرت دوں گا اور جوق در جوق لوگ دور سے آئیں گے اور ہر ایک طرف سے مالی مدد آئے گی۔ مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ تیاری آسمان پر ہو رہی ہے۔‘‘ (نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 ص نمبر 384و385)

ختم نبوت کا صحیح ادراک

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’احمدی ہی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے جو مقام ختم نبوت کا صحیح ادراک رکھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے صحیح مقام سے دنیا کو روشناس کروا رہے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہمیں اس زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے بتایا کہ اگر خدا تعالیٰ تک پہنچنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو پکڑو کہ آپ ہی اب راہِ نجات ہیں۔ کوئی اَور ذریعہ نہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔’’وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں‘‘۔ (قادیان کے آریہ اور ہم، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 456)

پس جو ہمیں ختم نبوت کا منکر سمجھتے ہیں وہ خود اندھے ہیں اور ان کے دل کھوکھلے ہیں۔ سوائے نعرہ بازی اور فتنہ وفساد کے اور توڑ پھوڑ کے ان کے پاس اور ہے ہی کیا۔ کیا اسلام کا جو پیغام اس وقت جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلا رہی ہے وہ اس بات کی کافی دلیل نہیں ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے مانگی گئی دعاؤں سے مسیح موعود کی جماعت ہی حصہ لے رہی ہے‘‘ (خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2016)

فرقہ بھی اپنا اپنا اور ''تحفظ ختم نبوت'' کی تفسیر بھی اپنی اپنی

مولانا قاسم نانوتوی، مولوی انور شاہ کشمیری، قاری طیب نانوتوی، مفتی محمد شفیع، مولانا مودودی اور مفتی ادریس کاندھلوی صاحبان کا ''تحفظ ختم نبوت'' پر آپس میں ہی شدید اختلاف

(تحریر: ابن یونس)

* بریلوی طنز پر دیوبندی علماء کا اپنے بانی سے انحراف بلکہ طعن

مشہور بریلوی عالم دین جناب رانا خلیل احمد صاحب بریلوی ویب سائٹ www.Islamimehfil.com میں زیر عنوان ''تحذیر الناس کے دفاع کے تعاقب میں'' انکشاف کرتے ہیں۔

''قاسم نانوتوی نے حضور ﷺ کے لئے نبوت بالذات اور باقی انبیاء کے لئے بالعرض نبوت کا قول کیا۔ یعنی باقی انبیاء کے لئے ظلّی نبوت کا قول کیا۔ وہ لکھتا ہے کہ ''غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں'' تحذیر الناس، صفحہ 38 اس پر مولوی محمد انور شاہ کشمیری دیوبند نے اپنے بانی پر قرآن میں زیادتی کا الزام لگاتے ہوئے اور طعن کرتے ہوئے لکھا کہ نبوت بالذات اور بالعرض کی تقسیم قرآن پر زیادتی اور محض اتباع ھوا ہے (یعنی خواہش نفسانی کی پیروی) (خاتم النبیین، صفحہ 38) اور آپ نے ''عقیدۃ الاسلام''، صفحہ 206 پر اس تقسیم کو ناجائز قرار دیا ہے۔''

''فیض الباری جلد 3، صفحہ 333 پر انہوں نے نانوتوی کی تشریح اثر ابن عباس کو خلاف قرآن ظاہر کیا ہے اور نانوتوی پر ما لیس لک بہ علم جس چیز کا تجھے علم نہیں میں دخل دینے کا طعن کیا ہے۔''

دیوبندی مناظر محمد امین صفدر اوکاڑوی بھی مولانا قاسم اور قاری طیب نانوتوی کے ختم نبوت کے معنی نبوت بخش پر طعن کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اگر کوئی کہے کہ میں آپ کو خاتم النبیین تو مانتا ہوں مگر خاتم النبیین کا معنی نبی گر ہے یعنی آپ ؐ مہریں لگا لگا کر نبی بنایا کرتے تھے تو یہ بھی کفر ہے''

(تحریر نگار رانا خلیل احمد بریلوی مشہور بریلوی ویب سائٹ www.Islamimehfil.com میں زیر عنوان ''تحذیر الناس کے دفاع کے تعاقب میں)

مشہور بریلوی عالم دین جناب محمد حسن رضوی صاحب مقدمہ بہاولپور میں دیوبندی ہار پر طنزیہ تبصرہ کرتے ہوئے ہمیں بتاتے ہیں کہ جناب انور شاہ کشمیری صاحب ''مقدمہ بہاولپور'' سے تھکے ہارے واپس دیوبند لوٹے تو اپنے مرشد و متاع جناب مولانا قاسم نانوتوی پر ہی برس پڑے ''تحذیر الناس کے جدید معنوں پر شدید تنقید کی ہے اور جس کو یہ مفتی اعظم محمد شفیع کہتے ہیں اس نے بھی ہدیۃ المھدین صفحہ 21 اور صفحہ 35 پر تحذیر الناس کے برعکس معنی کئے ہیں'' (محاسبہ دیوبندیت صفحہ 450 مصنفہ مولوی محمد حسن علی رضوی ناشر ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور)

* مولانا قاسم نانوتوی دوبارہ کیوں مسلمان ہوئے

مشہور بریلوی مناظر مولوی محمد حسن قادری رضوی نے ایک ضخیم کتاب بعنوان ''اکابر دیوبند اپنے آئینہ میں ---دیوبندی شاطر اپنے منہ کافر'' لکھی ہے اور اس میں ایک حیرت انگیز انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے یہ انکشاف کیا کہ تحذیر الناس کے کفر سے مولانا نانوتوی کلمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہوگئے تھے تھانوی
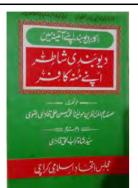
صاحب کی زبانی سنئے لکھتے ہیں ''تحذیر الناس کی وجہ سے جب مولانا (نانوتوی) پرفتوے لگے تو جواب نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی مسلمان ہوجاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہوں لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(الافاضات الیومیہ جلد 4 صفحہ 294 زیر ملفوظ نمبر 7)

(''اکابر دیوبند اپنے آئینہ میں......دیوبندی شاطر اپنے منہ کافر'' مصنفہ مولوی محمد حسن قادری رضوی صفحہ 867)

یہ بریلوی اور دیوبندی خود کو تحفظ ختم نبوت کا ٹھیکیدار اور دوسروں کو منکر کہتے نہیں تھکتے مگر حد یہ ہے کہ یہ دونوں فرقے آپس میں تو کیا اپنے اپنے گھر میں بھی ختم نبوت کی مشترکہ تفسیر بیان نہیں کر سکے۔آیئے ان دیوبندی اور بریلوی علماء کی لڑائی دیکھنے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے علم کلام کی برکت سے ختم نبوت کی پاکیزہ ومطہر تفسیر کا مطالعہ کرتے ہیں جس نے ان علماء کی علمیت اور بزرگی کے خودساختہ جبّوں کو پھاڑ کر رکھ دیا ہے۔

آیت خاتم النّبیین:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (سورۃ الاحزاب آیت 41)

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے۔اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

ولٰکن استدراکیہ:

آیت خاتم النبیین میں مذکور ولٰکن استدراک کے لئے آتا ہے۔اس لئے اسے ولٰکن استدراکیہ بھی کہتے ہیں۔

استدراک کیا ہے اور ولٰکن استدراکیہ کب اور کس لئے آتا ہے؟۔اس کی وضاحت کے لئے خاکسار چند کتب کے حوالے درج کرتا ہے۔

مغنی اللبیب:

''(لکنّ) مشددة النون ...وفی معناها ثلاثة اقوال۔احدها : وهو المشهور:انه واحد،وهوالاستدراك۔وفسّر بأن تنسب لما بعدها حكما مخالفاً لحكم ماقبلها۔ولذالك لابد ان يتقدمها كلامٌ متناقضٌ لمابعدها نحو 'ماهٰذاسا كنالكنه متحرك'...والثانی: انها تردُتارةً للاستدراك وتارةً للتوكيد،...وفسروالاستدراكَ برفعِ ما يتوَهَّم ثبوته نحو 'ما زيد شجاعاًلكنه كريم'،لأن الشجاعة والكرم لايكادان يفتركان، فنفی احدهايوهم انتفاءالآخر،و 'ما قام زيد لكنّ عمرا قام' و ذالك اذا كان بين الرجلين تلابس او تماثل فی الطريقة۔ ومثلو اللتوكيد بنحو 'لوجآءنی اكرمته لكنه لم يجئ'۔والثالث: أنها للتوكيد دائماً،مثل انّ،ويصحب التوكيدَ معنی الاستدراك...۔

(لٰكنْ) ساكنة النون: مخففة من الثقيلة...فهی حرف ابتداء لمجرد افادة الاستدراك...ويجوز أن تستعمل بالواو،نحو 'ولٰكنْ كانوا هم الظالمون'۔''

الصحاح:ولٰكن ، خفيفةٌ و ثقيلةٌ ،حرف عطفٍ للاستدراك والتحقيق يوجب بها بعد نفی...ويستدرك بها بعد النفی والايجاب...ماجاءنی زيدلكنّ عمراقدجاء...جاءنی القوم لكنْ عمرولم يجئ۔وربما قالوا:ادرك الدقيق،بمعنی فَنِیَ۔ و استدركت ما فات۔

شرح ملا جامی: ولکنّ ۔۔۔للاستدراك و معنی الاستدراك رفع توهم يتولد من الكلامِ المتقدم ۔فاذا قلت جآء نی زیدٌ فکانه توهم أن عمراً ایضاً جآءك لما بینهما من الالفة فرفعتَ ذالك الوهمَ بقولك لکن عمراً لم یجئ ۔ تتوسط ای لکنّ بین کلامین متغایرین نفیاً او اثباتاًمعنیً ای تغایراً معنویاً والضروری والمعنوی ولذا اقتصر علیه۔واللفظی (تغایر) قدیکون نحو جاءنی زیدلکن عمراً لم یجئ و قدلا یکون(التغایر اللفظیه)نحو زید حاضرٌ لکن عمراً غائب۔

لسان العرب: ولٰکنِ ولٰکنّ حرف یثبت به بعدالنفی۔

شرح الکوکب المنیر : لٰکن، تکون لعطفٍ واستدراكٍ۔ومعنی الاستدراكِ ، ان تنسب لما بعدها حکماً مخالفاًلحکم ماقبلها۔ولذالك لابدان یتقدمها کلامٌ متناقضٌ لما بعدها۔

دستور العلماء: الاستدراك فی اللغة طلب تدارك السامع و فی الاصطلاح رفع التوهم الناشئ عن الکلام السابق و کلمةلٰکن للاستدراك ای لحفظ الحکم السابق نفیا کان او اثباتا عن ان یدخل فیه ما بعدلکن وهو یقتضی مغایرة الکلامین نفیا و اثباتا۔

الاتقان:

استدراک کے بدیع ہونے کی شرط یہ ہے کہ یہ لغوی معنی کی دلالت سے زائد کسی قسم کی خوبی کو شامل ہو۔مثلاًقالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا کہ یہاں پر اگر خدا تعالیٰ محض اپنے قول لم تومنوا پر کمی کر لیتا تو اس بات سے بادیہ نشینان عرب کو نفرت دلانے والا بن جاتا۔کیونکہ انہوں نے بغیر دلی اعتقاد کے صرف شہادتین کے زبانی اقرار ہی کو ایمان لانا خیال کیا تھا۔لہٰذا بلاغت نے استدراک کا ذکر واجب بنایا۔تا کہ معلوم ہو کہ ایمان قلب اور زبان دونوں کی موافقت کا نام ہے۔۔۔اس لئے جبکہ استدراک ظاہر کلام اشکال کو دور کر کے اسے واضح بنانے پر تضمن پایا گیا تو اس کو محاسن کلام میں شمار کیا گیا۔

ماحاصل:

مندرجہ بالا حوالہ جات سے درج ذیل باتیں حاصل ہوتی ہیں۔

ولکن ؕاور ولکنّ دونوں استدراک کے لئے آتے ہیں یعنی کہ جب استدراک کرنا مقصود ہو تو ولکنّ اور ولکن لاتے ہیں۔

دو جملوں میں سے پہلے جملے میں اگر کسی حکم کی نفی بیان کی جائے تو دوسرے جملے میں اس حکم کا اثبات کیا جاتا ہے۔اسی طرح اگر پہلے جملے میں کسی حکم کا اثبات ہو تو دوسرے جملے میں اس کی نفی بیان کی جاتی ہے۔مثلاً ما قام زید لکنّ عمراً قام۔ پہلے جملے میں کھڑے ہونے کی نفی کی گئی ہے جبکہ دوسرے جملے میں اسی حکم یعنی کھڑے ہونے کا اثبات ہے۔اور دوسری مثال جاءنی القوم لکنْ عمرولم یجئ۔اس میں پہلے جملے میں آنے کے حکم کا اثبات ہے جبکہ دوسرے جملے میں اس حکم کی نفی ہے اسے استدراک کہتے ہیں اور استدراک کے لئے لٰکن کا استعمال کیا گیا ہے۔

ایک جملے سے اگر کوئی وہم اور شک پیدا ہو تو ایک دوسرا جملہ لا کر اس وہم کو دور کیا جاتا ہے اسے استدراک کہتے ہیں ۔مثلاما زید شجاعاًلکنه کریم۔کسی بھی شخص میں بہادری اور فیاضی لامحالہ دو ایسی صفات ہیں کہ ایک طرح سے لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتی ہیں۔اگر زید کے بارے کہا جائے کہ وہ بہادر نہیں تو اس سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ فیاض بھی نہیں؟ تو اس وہم کو دوسرے جملے میں دور کیا جاتا ہے کہ اگر چہ وہ بہادر نہیں لیکن فیاض ہے۔اسی طرح اگر زید اور عمر کے اکٹھے آنے کا علم ہو اور پھر کہا جائے کہ زید نہیں آیا تو اس سے یہ وہم پیدا ہوگا کہ کیا عمر بھی نہیں آیا؟ تو پہلے جملے سے اس پیدا شدہ وہم کو دوسرے جملے میں دور کیا جاتا ہے کہ زید نہیں آیا لیکن عمر آ گیا ہے۔

ولکنّ استدراکیہ کے لئے ضروری ہے کہ ولٰکن سے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد باہم متضاد اور مخالف ہوں۔یعنی ایک جملہ منفی مفہوم رکھتا ہو تو دوسرا ضرور

مثبت مفہوم والا ہے۔ یہ تغایرت اور مخالفت معنوی اور لفظی یا صرف معنوی بھی ہوسکتی ہے۔ مثلا جاءنی زید لکن عمر اًلمہ یجیٔ۔ اس مثال میں دونوں جملوں میں باہم تغایرت معنوی اور لفظی دونوں ہیں۔ اسی طرح زید حاضرٌ لکن عمر اًغایٔب۔ اس میں دونوں جملوں میں تغایرت معنوی ہے لفظی نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ولکن کے ماقبل اور مابعد جملوں میں منفی اور مثبت مفہوم کے اعتبار سے تغایرت معنوی لازمی ہے یعنی پہلے جملے کا مفہوم اور معنی ایسا نہ ہو جو دوسرے جملے کے معنی کے متضاد نہ ٹھہرے۔

استدراک محاسن کلام میں سے ہے۔ یعنی ولکنّ استدراکیہ لاکر اس کے بعد کے جملے سے وہ مفہوم ادا کیا جاتا ہے جو کلام الٰہی کی بلاغت اور حسن پر دلیل ہوتا ہے بلکہ اس میں اضافہ کرتا ہے۔

پس ان مندرجہ بالا تعریفات وتصریحات کے پیشِ نظر جب ہم آیت خاتم النبیین میں موجود ولکنّ استدراکیہ کو دیکھتے ہیں تو آیت خاتم النبیین درج ذیل صورت میں ہمارے سامنے آتی ہے:۔

آیت خاتم النبیین منفی اور مثبت مفہوم کے اعتبار سے دو باہم متضاد جملوں پر مشتمل ہے۔ اور یہ باہم تغایرت مخالفت لفظی اور معنوی دونوں طرح سے بھی ہے۔ یعنی پہلا جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اگر منفی مفہوم دے رہا ہے کہ محمد ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں تو دوسرا جملہ رسول اللہ وخاتم النبیین لامحالہ ایسا معنی دے گا جو کہ ہر لحاظ سے مثبت بھی ہو اور پہلے جملے کے مخالف بھی ہو۔

پہلے جملے میں آپ ﷺ کے باپ ہونے کے حکم کی نفی کی گئی ہے تو ولکنّ استدراکیہ کے قاعدہ کے مطابق دوسرے جملے میں اسی حکم یعنی ابوت کے حکم کا اثبات ہوگا۔ پہلے جملے میں جب یہ کہا کہ محمد ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں تو کئی اوہام پیدا ہوگئے مثلا اگر آپ ﷺ باپ نہیں تو کیا کفار کا آپ ﷺ کو نعوذ باللہ ابتر کہنے کا الزام درست ہوگیا؟ اگر آپ ﷺ باپ نہیں تو وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ (الأحزاب 7) کے مطابق نبی بوجہ نبی امت کا باپ ہوتا ہے تو جبکہ آپ ﷺ باپ نہ ہوئے تو کیا نعوذ باللہ نبی بھی نہ ٹھہرے؟ کیا قرآن کریم کی پیشگوئی کہ ان شانٔك هو الابتر اے محمد ﷺ تو ابتر نہیں ہوگا تیرا دشمن ابتر ہوگا نعوذ باللہ غلط ثابت ہوگئی؟۔ ان اوہام کو لکن استدراکیہ لاکر رسول اللہ اور خاتم النبیین کے الفاظ سے دور کیا گیا۔

لٰکنّ کے بعد کے جملے سے وہی مفہوم اخذ ہوگا جو قرآن کریم کی عظیم بلاغت اور حسن بے مثال پر دلیل ہو۔

آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم بزبان حضرت سلطان القلم مسیح آخر الزماںؑ:

پس اس لحاظ سے آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم جو روزِ روشن کی طرح ہمارے سامنے آتا ہے خاکسار حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں بیان کرتا ہے۔ حضرت اقدس امام الزماںؑ فرماتے ہیں:۔

’’خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اُسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رُو سے اُن صلحاء کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کی جاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ جلّ شانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ یعنی آنحضرت ﷺ تمہارے مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے۔ اب ظاہر ہے کہ لٰکنْ کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سواِس آیت کے پہلے حصّہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت ﷺ کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لٰکنّ کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اِس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کو خاتم

الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد براہِ راست فیوض نبوت منقطع ہوگئے۔ اور اب کمال نبوت صرف اُسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اِس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اِس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (الکوثر: 4) میں ہے دُور کیا جائے۔ ماحصل اِس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اِس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہِ راست مقامِ نبوت حاصل کر سکے لیکن اِس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو اُمّتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوارِ محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو اور اگر اِس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ اُمّت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلعم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے۔

اب جبکہ یہ بات طے پا چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہِ راست ملتی ہے۔ اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جب تک کوئی امّتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور حضرت محمدؐ کی غلامی کی طرف منسوب نہیں تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلعم کے بعد ظاہر نہیں ہوسکتا''۔

"وَنَعۡنِيۡ بِخَتۡمِ النُّبُوَّةِ خَتۡمَ كَمَالَاتِهَا عَلٰى نَبِيِّنَا الَّذِيۡ هُوَ أَفۡضَلُ رُسُلِ اللّٰهِ وَأَنۡبِيَائِهٖ، وَنَعۡتَقِدُ بِأَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعۡدَهٗ إِلَّا الَّذِيۡ هُوَ مِنۡ أُمَّتِهٖ وَمِنۡ أَكۡمَلِ أَتۡبَاعِهٖ، الَّذِيۡ وَجَدَ الۡفَيۡضَ كُلَّهٗ مِنۡ رُوۡحَانِيَّتِهٖ وَأَضَاءَ بِضِيَائِهٖ...۔ وَإِنَّهٗ مَا كَانَ أَبَا أَحَدٍ مِّنَ الرِّجَالِ مِنۡ حَيۡثُ الۡجِسۡمَانِيَّةِ، وَلٰكِنَّهٗ أَبٌ مِنۡ حَيۡثُ فَيۡضِ الرِّسَالَةِ لِمَنۡ كُمِّلَ فِي الرُّوۡحَانِيَّةِ. وَإِنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيۡنَ وَعَلَمُ الۡمَقۡبُوۡلِيۡنَ''۔

ترجمہ: اور ختم نبوت سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے سب رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں تمام کمالاتِ نبوت ختم ہوگئے ہیں اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپؐ کے بعد نبوت کے مقام پر وہی شخص فائز ہوسکتا ہے جو آپؐ کی امت میں سے ہو اور آپؐ کا کامل پیرو ہو۔ اور اس نے تمام کا تمام فیضان آپؐ ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپؐ کے نور سے منور ہوا ہو۔ اور آپؐ جسمانی طور پر تو مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اپنی رسالت کے فیضان کی رو سے ہر اس شخص کے باپ ہیں جس نے روحانیت میں کمال حاصل کیا۔ اور آپ تمام انبیاء کے خاتم اور تمام مقبولوں کے سردار ہیں۔

''زبانِ عرب میں لٰکِنۡ کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے یعنی جو امر حاصل نہیں ہوسکا اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے جس کے رُو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی مگر رُوحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی اور آپ نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے جن کو اُلٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمّت اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلّی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتّع کر دے اور رُوحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلاوے۔ اِسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خدا شناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا تو نعوذ باللہ آپ کی نبوت ثابت نہیں ہوسکتی۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر رکھا ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں فیض روحانی نہیں تو پھر دنیا میں آپ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ بھی دھوکا دینے والا ٹھہرا جس نے دُعا تو یہ سکھلائی کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو مگر دل میں ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا کہ یہ کمالات دیئے جائیں گے۔ بلکہ یہ ارادہ تھا کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا۔''

’’خاتم النبیین کے بڑے معنے یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا۔ یہ تو موٹے اور ظاہر معنے ہیں۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ کمالاتِ نبوت کا دائرہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگیا۔‘‘

’’یہ جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فرمایا اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ (الکوثر:۲) اس وقت کی بات ہے کہ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کی اولاد نہیں ہے معلوم نہیں اس نے ابتر کا لفظ بولا تھا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ (الکوثر ۴)۔ تیرا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔ روحانی طور پر جو لوگ آئیں گے وہ آپؐ ہی کی اولاد سمجھے جائیں گے اور وہ آپؐ کے علوم و برکات کے وارث ہوں گے اور اس سے حصہ پائیں گے۔ اس آیت کو مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کی روحانی اولاد بھی نہیں تھی تو پھر معاذ اللہ آپؐ ابتر ٹھہرتے ہیں جو آپؐ کے اعداء کے لئے ہے اور اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو روحانی اولاد کثیر دی گئی ہے پس اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں کہ کثرت کے ساتھ آپؐ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے‘‘۔

’’یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ یہ بالکل درست ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپؐ کی جسمانی ابوت کی نفی کی لیکن آپؐ کی روحانی ابوت کا استثنا کیا ہے اگر یہ مانا جاوے جیسا کہ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ آپؐ کا نہ کوئی جسمانی بیٹا ہے نہ روحانی تو پھر اس طرح پر معاذ اللہ یہ لوگ آپؐ کو ابتر ٹھیراتے ہیں مگر ایسا نہیں۔ آپؐ کی شان تو یہ ہے کہ اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ۔ اللہ تعالیٰ نے ختمِ نبوت کی آیت میں فرمایا ہے کہ جسمانی طور پر آپؐ اَب نہیں مگر روحانی سلسلہ آپؐ کا جاری ہے لٰکِنۡ تدارک مافات کے لئے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ آپؐ خاتم ہیں آپؐ کی مہرِ نبوت کا سلسلہ چلتا ہے‘‘۔

غیر از جماعت علماء اور ولٰکن استدراکیہ:

خاکسار یہاں چند ایک غیر از جماعت علماء کا مختصر ذکر کرے گا کہ انہوں نے آیت خاتم النبیین میں کس طرح لٰکن استدراکیہ کا استعمال کیا ہے۔

مفتی محمد شفیع صاحب:۔

مفتی صاحب نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے ولٰکن استدراکیہ کو ازالہ شبہات کے لئے مستعمل بیان کیا ہے۔ اور درج ذیل تین شبہات کا بھی ذکر کیا جو ولٰکن سے ماقبل جملہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

1) شفقت پدری جو کہ ابوت کو لازم ہے۔ جبکہ آپ ﷺ باپ نہیں تو کیا امت پر شفقت بھی نہ رہی؟

2) کیا کفار کا ابتر کہنے کا الزام درست ہے؟

3) ہر نبی امت کا باپ ہوتا ہے اب جبکہ آپ ﷺ سے ابوت کی نفی کی گئی تو کیا آپ ﷺ نبی بھی نہ رہے؟

پھر مفتی صاحب نے ولٰکن کے مابعد رسول اللہ کے لفظ سے ان تینوں شبہات کو دور کیا۔ اور پھر خاتم النبیین کے الفاظ سے یہ معنی کرتے ہیں کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہونے والا لہٰذا قیامت تک ساری امت کے آپ ﷺ ہی باپ رہیں گے۔

شبہات اور رسول اللہ کے لفظ سے شبہات کے ازالہ تک مفتی صاحب کی تفسیر درست اور ولٰکن استدراکیہ کے قاعدہ کے مطابق ہے البتہ خاتم النبیین کا جو مفہوم انہوں نے بیان کیا ہے وہ درست نہیں کیونکہ وہ منفی پہلو رکھتا ہے۔ جبکہ ولٰکن استدراکیہ کا قاعدہ ہے کہ اس کے بعد والا جملہ (رسول اللہ وخاتم النبیین) مثبت معنی بیان کرے۔ مفتی صاحب خود بھی اس قاعدہ کو مانتے ہیں اسی لئے انہوں نے رسول اللہ کے لفظ سے تو مثبت مفہوم بیان

کیا مگر ختم نبوت کے رسمی عقیدہ کی وجہ سے خاتم النبیین کے صحیح معنی نہ کر سکے۔

مزید یہ کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ولٰکن استدراکیہ محاسنِ کلام میں سے ہے لہٰذا ولٰکن کے بعد کے جملے سے وہ معنی کریں گے جو کلام الٰہی کے حسن پر دلیل ہوں تو خوبی اس میں نہیں کہ آپ ﷺ کی جسمانی اولاد بھی نہیں اور آپ ﷺ کی روحانی اولاد بھی نہیں یا روحانی اولاد تو ہوگی مگر کوئی آپ ﷺ کے فیض سے اعلیٰ روحانی مقام تک نہیں پہنچ سکتا بلکہ خوبی اس میں ہے کہ اگرچہ آپ ﷺ کی جسمانی اولاد نہیں البتہ آپ ﷺ تمام امت اور اس سے بڑھ کے تمام انبیاء کے روحانی باپ ہیں اور کوئی بھی آپ ﷺ کی مہر نبوت کے سایہ عاطفت میں رہ کر روحانی مقام کا اعلیٰ درجہ بھی پا سکتا ہے۔

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب:

مودودی صاحب نے خاتم النبیین کی جو تفسیر کی ہے اس کی نظیر ان کے ہم مشرب علماء میں نہیں ملتی۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ کفار کے دو اعتراض تھے۔ اول یہ کہ بہو سے نکاح کر لیا جو کہ غلط ہے۔ جب اس کا آیت خاتم النبیین کے پہلے جملے میں جواب دیا گیا تو ان کا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ آخر نکاح کرنے کی ضرورت کیا پیش آئی۔؟ تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ آپ ﷺ چونکہ آخری رسول اور نبی ہیں اس لئے ضروری ٹھہرا کہ آپ ﷺ شریعت کے حکم پر خود عمل کر کے دکھائیں۔

مودودی صاحب نے کفار کے دوسرے جس اعتراض کا ذکر کیا ہے اس کا کوئی حوالہ یا ثبوت پیش نہیں کیا کہ یہ اعتراض انہوں نے کہاں سے لیا ہے۔ صرف یہ لکھا کہ یہ اعتراض ولٰکن سے پیدا ہوتا ہے۔ دراصل خاتم النبیین سے فقط اپنے رسمی عقیدے کا دفاع کرنا مقصود تھا اس لئے اپنی طرف سے دوسرا اعتراض گھڑ لیا۔

دوسری بات یہ کہ کفار کے دوسرے اعتراض اور خدا کے جواب (رسول الله وخاتم النبيين) میں کوئی میل جوڑ نہیں۔ کیونکہ کفار تو آپ ﷺ کو رسول مانتے ہی نہ تھے کہ ان کو کہا جاتا چونکہ آپ ﷺ اللہ کے آخری رسول اور نبی ہیں اس لئے ضروری تھا کہ شریعت کے حکم پر عمل کر کے دکھاتے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ ہم کسی دہریہ کو کہیں کہ روزے رکھو کیونکہ روزے اللہ نے فرض کئے ہیں۔ تو اس کے نزدیک روزوں کی کیا حیثیت ہوگی جبکہ وہ اللہ کو ہی نہیں مانتا۔ اسی طرح کفار جو کہ آپ ﷺ کو نبی اور رسول مانتے ہی نہیں تھے تو ان کے سامنے اس دلیل کی کوئی حیثیت نہ تھی کہ چونکہ آپ ﷺ آخری رسول ہیں اس لئے نکاح کر کے شریعت کے حکم پر عمل ضروری تھا۔ پس اگرچہ مودودی صاحب نے ولٰکن استدراکیہ کی مدد سے ایک اعتراض بنا لیا تھا تا کہ وہ اپنے عقیدے کا دفاع کر سکتے لیکن وہ اعتراض ان کے عقیدے کا دفاع کیا کرتا وہ تو خود کئی مسائل کا حامل نکلا۔

ادریس کاندھلوی صاحب:۔

ادریس کاندھلوی صاحب نے بھی ولٰکن استدراکیہ کو ازالہ شبہ کے لئے مستعمل قرار دیتے ہوئے پہلے جملے سے پیدا ہونے والے شبہ کو ذکر کیا ہے۔ یعنی کہ شفقت بدری جو کہ لازمِ ابوت ہے ابوت کی نفی کے ساتھ اس شفقت کی نفی کا بھی شبہ پیدا ہوا۔ پھر کاندھلوی صاحب نے اس شبہ کو رسول اللہ کے لفظ سے اس طرح دور کیا کہ اگرچہ آپ ﷺ کی جسمانی اولاد نہیں لیکن آپ ﷺ کی روحانی اولاد ہے۔ اور آپ ﷺ روحانی باپ ہیں اور روحانی باپ میں شفقت پدری زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کاندھلوی صاحب کی بات درست اور ولٰکن استدراکیہ کے قاعدہ کے مطابق ہے۔

اس سے آگے کاندھلوی صاحب ایک قاعدہ اور ایک نیا شبہ لاتے ہیں۔ قاعدہ یہ کہ بیٹا چونکہ باپ کا وارث ہوتا ہے اس لئے ابوت اجرائے نبوت کو

مستلزم ہے۔اور شبہ یہ کہ جب رسول اللہ کہہ کر آپ ﷺ کو روحانی باپ قرار دیا تو یہاں شبہ پیدا ہوا کہ کیا روحانی اولاد میں نبوت بطور وراثت منتقل ہوگی؟ تو اس شبہ کے جواب کے لئے کہا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔

کاندھلوی صاحب نے وراثت نبوت کا جو اصول بیان کیا کہ باپ سے نبوت اولاد میں ضرور منتقل ہوتی ہے　وہ قرآن واحادیث　سے نہیں ملتا۔

اگر رسول اللہ کے لفظ سے نیا شبہ پیدا ہوا تھا تو اس کو دور کرنے کے لئے **ولٰکن استدراکیہ　دوبارہ لانا چاہیئے تھا** جیسا کہ رسول اللہ سے قبل ولٰکن آیا۔جبکہ رسول اللہ کے لفظ کے بعد ولٰکن استدراکیہ نہیں آیا تو اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ کے لفظ سے کوئی شک وشبہ پیدا نہیں ہوتا۔پس کاندھلوی صاحب کا یہ شبہ غلط ہے۔

خاکسار نے یہاں تین علماء کا ذکر کیا ہے اگرچہ ان کے تمام علماء ہی اسی طرح کی ملتی جلتی حق سے منحرف تفسیر کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ولٰکن استدراکیہ کے قاعدہ کی تمام شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم　وہی ہے جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔

نعت نبی ﷺ

فوزیہ ظہیر فضا

گلشن کو سجانا ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں
کچھ مجھ کو سنانا ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں

ایماں کی حلاوت بھی ہو محسوس ہمیں پھر
رس گھولتے جانا ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں

قطراتِ محبّت جو گریں روح پہ اپنی
دریا وہ بہانا ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں

جس پھول کی خوشبو سے مہک اُٹھے یہ دنیا
وہ پھول کھلانا ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں

پُتلی کی طرح آنکھ میں مستور رہے جو
اُس نور کو پانا ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں

دنیا میں اجالے کی جو بن جائے علامت
وہ دیپ جلانا ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں

ہم چیز ہیں کیا، شیفتہ دیکھو تو قسم سے
وہ ذاتِ یگانہ ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں

آباد دلوں کی ہو زمیں جس سے ، ہمیں تو
وہ شہر بسانا ہے ، محمد ﷺ کی ثنا میں

سیرت کے سبھی باب ، حسیں دیکھ رہی ہوں

فن کذب طرازی کی شرعی بنیادیں اور اس کے 24 انڈے بچے

(تحریر ابوارحم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انکی جماعت کے خلاف دشمنی اور نفرت کا جھکڑ چل ہی نہیں سکتا تھا جب تک جھوٹ کو شیر مادر کی طرح پینے کے لئے اسلامیت کے غلاف میں لپیٹا نہ جاتا چنانچہ دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب جن کو دیوبندی دنیا قطب عالم، ختم الاولیاء والمحدثین، فخر الفقہاء والمشائخ، مخدوم الکل مطاع العالم قرار دیتی ہے نے یہ بھاری پتھر بڑی آسانی سے اٹھا لیا اور ایک عدد درج ذیل فتویٰ داغ کر فن کذب طرازی کو شرعی بنیاد فراہم کر دی کہ ''احیائے حق کے واسطے کذب درست ہے مگر تا امکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے'' (فتاویٰ رشیدیہ کامل) اسی طرح ایک اور مولوی صاحب جن کو شیخ الاسلام کا لقب عطا کیا ہوا ہے نے تائیدی فتوی نوازتے ہوئے فرمادیا ''جھوٹ بعض اوقات میں فرض اور واجب ہو جاتا ہے'' (نقش حیات)

چنانچہ وہ دن جائے اور یہ دن آئے مذہب کے نام پر ہر نفرت، ہر جھوٹ، ہر منافقت، ہر دھوکہ دہی، ہر خیانت احیائے حق بن گیا اور یوں پھر دیوبندیت کے ساتھ ساتھ، بریلویت اور وہابیت بھی اس ''دیوبندی گنگا میں ڈبکیاں لگانے میں مصروف ہوگئی'' اور ان ڈبکیوں کے دوران تحفظ ختم نبوت کا شیمپو اور صابن تو جیسے لازم و ملزوم ہو گیا۔ پھر کیا تھا تحفظ ختم نبوت کا نعرہ مستانہ جماعت احمدیہ پر ہر قسم کی تبرابازی کا اسلامی سرکاری سرٹیفیکیٹ قرار پا گیا اسی بات کو انجنیئر محمد علی مرزا صاحب اپنے الفاظ میں کہتے ہیں کہ ''آج کل پاکستان میں فیشن بن گیا ہے جو کوئی کام نہیں کرتا وہ تحفظ ختم نبوت کا کام شروع کرنے کا اعلان کرنا شروع کر دیتا ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی ''اشنان'' کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''توبہ کرو اور خدا سے ڈرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر دل سخت نہیں ہو گئے تو اس قدر کیوں دلیری ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت ﷺ کو حقیقی معنوں کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے۔ اے مفتری لوگو! میں نے کسی نبی کی توہین نہیں کی۔ میں نے کسی عقیدہ صحیحہ کے برخلاف نہیں کہا۔ پر اگر تم خود نہ سمجھو تو میں کیا کروں۔۔۔ اگر میں تمہاری نظر میں کافر ہوں تو بس ایسا ہی کافر جیسا کہ ابن مریم یہودی فقیہوں کی نظر میں کافر تھا۔۔۔ تم سے ان سب باتوں کا جواب پوچھا جائے گا!! اے بدقسمت لوگو! تم کہاں گرے کونسی چھپی ہوئی بداعمالیاں تھیں جو تمہیں پیش آگئیں۔ اگر تم میں ایک ذرہ بھی نیکی ہوتی تو خدا تمہیں ضائع نہ کرتا ابھی کچھ تھوڑا وقت ہے اور بہت سا ثواب کھو چکے ہو باز آجاؤ۔ کیا خدا سے اس بیوقوف کی طرح لڑائی کرو گے جو زور آور کے آگے سے نہیں ہٹ جاتا یہاں تک کہ مار سے پیسا جاتا اور کچلا جاتا ہے اور آخر ہڈیاں۔ چور ہو کر اور مردہ سا بن کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہودیوں نے لڑائی سے کیا لیا اور تم کیا لو گے؟''

(روحانی خزائن ج12 صفحہ 6)

اسی لئے تو کہتا ہوں کہ

''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّابازی کا گناہ
جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے
''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں''۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 1

''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّا بازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں''۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لوگو! بھول کر بھی لا نبی بعدی احمدیوں کے سامنے مت پیش کرنا ''پھنس جاؤ گے''

بلکہ کہو کہ یہ حدیث نامکمل تھی اصلی حدیث یہ ہونی چاہیئے تھی

''انہ لیس کائن فیکم نبی بعدی حضور نے فرمایا میرے بعد نبی ہوگا نہیں نبی پیدا نہیں ہوگا''

احراری مولوی جناب لال حسین اختر دیوبندیت کے ''مناظر'' کی لا نبی بعدی پر طنزیہ گرہ

مورخہ 10 اپریل 1966 کو میانوالی میں جماعت احمدیہ کے عالم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور احراری مولوی مولانا لال حسین اختر کے درمیان ڈاکٹر

نور خان ساکن میانوالی کی رہائش گاہ پر زیر صدارت چوہدری محمد یوسف صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مذاکرہ ہوا۔ مباحثہ کے لئے تین گھنٹے دس منٹ کا وقت مقرر کیا گیا۔ اس گفتگو میں مدعی جماعت احمدیہ قرار پائی۔ اس کے ذمہ یہ امر لگایا گیا کہ وہ وفات مسیح کا بھی ثبوت دے اور ختم نبوت سے متعلق بھی اپنا نقطہ خیال بیان کرے اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ کے سچے ہونے کا بھی ثبوت پیش کرے۔

مکرم سید عزیز احمد شاہد صاحب نمائندہ جماعت احمدیہ میانوالی نے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کو اپنی طرف سے گفتگو کرنے کے لئے دعوت دی۔ مکرم قاضی صاحب نے سورہ نور کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی
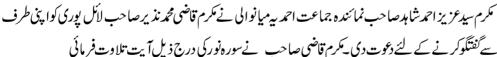
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور 56)

ترجمہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں (56)

آپ نے اس آیت کریمہ سے وفات مسیح علیہ السلام پر استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ

''اگر بالفرض حضرت مسیح علیہ السلام زندہ بھی ہوں، اسی جسد خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہوں، تب بھی وہ قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے امت محمدیہ میں آ کر رسول کریم ﷺ کے جانشین نہیں ہو سکتے۔ میں نے جو آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے اس میں خدا تعالیٰ نے وعدہ کی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجالائے لیستخلفنھم فی الارض اُن کو زمین میں خلیفہ بنائے گا كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسا کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے گزر چکے۔ میرا استدلال اس آیت سے یہ ہے کہ امت محمدیہ کا خلیفہ امت میں سے ہی ہو سکتا ہے باہر سے نہیں آ سکتا یہ استدلال ہے میرا منکم کے لفظ سے اور دوسرا استدلال میرا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے اس امت کے خلفاء کے مشابہ ہونگے۔ اس لئے اس امت میں حضرت آدم کے مشابہ انسان آ سکتا ہے، نوح علیہ السلام کے مشابہ آ سکتا ہے، حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کے مشابہ آ سکتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ آ سکتا ہے لیکن ان نبیوں میں سے کوئی بھی رسول کریم ﷺ کی مسند خلافت پر سرفراز نہیں ہو سکتا۔ یہ قرآنی فیصلہ ہے۔ مشبہ اور مشبہ بہ یعنی جس کو تشبیہ دی جائے اور جس سے تشبیہ دی جائے یہ دونوں ایک دوسرے کا غیر ہوتے ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں آ کر رسول کریم ﷺ کے خلیفہ ہوں تو اس سے مشبہ اور مشبہ بہ کا عین ہونا لازم آتا ہے۔''

(مباحثہ میانوالی صفحہ نمبر 6 و 7 الناشر عبد الطیف شاہد 14 مین روڈ گوالمنڈی لاہور)

اسی طرح سے ختم نبوت کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کا موقف بیان کرتے ہوئے فرمایا

''میں صفائی کے ساتھ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں جہاں تک سمجھتا ہوں ختم نبوت کا مسئلہ میرے اور مولانا لال حسین اختر کے درمیان متنازعہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ ایک نبی کے رسول کریم ﷺ کے بعد آنے کے یہ قائل ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں۔ نبی جو ہے اس سے نبوت چھینی نہیں جا سکتی۔ اس لئے جب وہ آئیں گے حدیث میں آنے والے مسیح نبی اللہ کہا گیا ہے۔ چار دفعہ رسول کریم ﷺ نے نبی اللہ فرمایا ہے۔ اس کی توجیہہ یہ بزرگ یہ کرتے ہیں کہ جب وہ آئیں گے تو شریعت محمدیہ کے حکم کے ماتحت ہونگے۔ ان کا قبلہ یہی ہوگا جو رسول کریم ﷺ کا قبلہ ہے۔ اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ قرآن کے تابع ہونگے۔ اور اسی کا نفاذ کریں گے۔ ہمارے اور ان کے درمیان شخصیت کی تعین میں اختلاف ہے ہمارے اور ان کے درمیان ختم نبوت کی تشریح میں اختلاف نہیں ہے۔ ایک نبی کا آنا یہ بھی مانتے ہیں اور اُس کو کہتے ہیں مسیح موعود ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ آنے والا امتی ہوگا ہم بھی کہتے ہیں کہ آنے والا امتی ہوگا۔'' (مباحثہ میانوالی صفحہ نمبر 11 و 12 الناشر عبد الطیف شاہد 14 مین روڈ گوالمنڈی لاہور)

اس کے بعد مولوی محمد رمضان صاحب خطیب موتی مسجد میانوالی نے اپنے نمائندہ کے طور پر مولوی لال حسین اختر صاحب کو گفتگو کے لئے پیش کیا۔

مولوی لال حسین صاحب نے جوابی تقریر کرتے ہوئے فرمایا

''کہتے ہیں کہ ختم نبوت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام ٹھیک ہے، عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ ختم نبوت کے معنی ہیں انہ لیس کائن فیکم نبی بعدی۔ حضور نے فرمایا میرے بعد نبی ہوگا نہیں۔ نبی پیدا نہیں ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو حضور سے پہلے نبوت مل چکی ہے۔ یہ اسی طرح ہے کہ جیسے فرمایا حضرت عباس کو انت خاتم المھاجرین فی الھجرۃ کما انا خاتم النبیین فی النبوۃ۔ اے میرے چچا! آپ اُسی طرح سے مکہ سے ہجرت کرنے والوں کے خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔ تو جب حضور نے حضرت عباس کو خاتم المہاجرین فرمایا تو کیا سارے مہاجر مر گئے تھے؟ صدیق اکبر، فاروق اعظم، سیدنا عثمان، سیدنا حضرت علی، حضرت طلحہ اور خود حضور کی ذات گرامی یہ سب مہاجر تھے تو اس کے معنی نہیں کہ پہلے سارے مر گئے تھے بلکہ مراد یہ کہ حضرت عباس کے بعد کوئی مہاجر پیدا نہیں ہوگا اسی طرح سے مراد ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا پہلا نبی آ جائے تو ختم نبوت کے منافی نہیں''(مباحثہ میانوالی صفحہ نمبر 21 و 22 الناشر عبد الطیف شاہد 14 مین روڈ گوالمنڈی لاہور)

وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ اَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ (الواقعۃ 83)

اورتم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 2

”تحفظ ختم نبوت“ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّا بازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

”وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے“۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

”جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں“۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لوگو! بھول کر بھی لانبی بعدی احمدیوں کے سامنے مت پیش کرنا ”پھنس جاؤ گے“

بلکہ کہو کہ یہ حدیث نامکمل تھی اصلی حدیث یہ ہونی چاہیئے تھی

”انہ لیس کائن فیکم نبی بعدی حضور نے فرمایا میرے بعد نبی ہوگا نہیں۔

نبی پیدا نہیں ہوگا“

جناب الیاس گھمن صاحب متکلم دیوبندیت کا بانی اسلام کو لقمہ دینے کی جسارت

مشہور دیوبندی مولوی جناب الیاس گھمن صاحب اپنے دیوبندی شاگردان کو احمدی دلائل سے بچنے کے لئے لا نبی بعدی کے معنی سمجھاتے ہوئے بتا رہے ہیں کہ

”رسول کریم ﷺ آخری نبی ہیں ۔آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔اب آپ کے بعد کوئی نبی؟؟ ؟ بولو جواب دو اونچی آواز سے جواب دو۔ (حاضرین جواب دیتے ہیں نہیں آئے گا) سنو سنو نہیں آئے گا۔یہ ترجمہ نہیں کرنا ورنہ آپ پھنس جائیں گے۔اس لئے میں نے کہا تھا کہ اونچا بولو تا کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ لا نبی بعدی کا ترجمہ کیا کرنا ہے۔لا نبی بعدی کا ترجمہ ہمیشہ یہ کریں کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا یہ نہیں کرنا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔اگر آپ نے کہا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو قادیانی کہیں گے کیا عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے؟ آپ نے کہنا ہے آئیں گے۔تو آپ تو کہتے تھے کہ کوئی نبی نہیں آئے گا پھر عیسیٰ علیہ السلام کیسے آئے؟؟ آپ کہیں گے کہ وہ امتی ہونے کی حیثیت سے آئیں گے قادیانی پھر پوچھے گا کہ امتی کی حیثیت سے آئیں گے تو کیا پھر نبی والی حیثیت ختم ہو جائے گی؟؟ اللہ جب نبوت دیتا ہے تو پھر واپس تھوڑی لیتا ہے۔وہ نبی بھی ہونگے اور امتی بھی ہونگے۔تو ہمارا مرزا امتی بھی ہے اور نبی بھی ہے جس حیثیت سے عیسیٰ ہیں اس حیثیت سے مرزا ہے۔لا نبی بعدی عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے خلاف نہیں تو ہمارے نبی کے کیسے خلاف ہے؟؟ کوئی اور دلیل پیش کرو؟ اب آپ نے پھنس جانا ہے ترجمہ کروانا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی (پھر حاضرین سے مخاطب کوئی نبی اب کی بار حاضرین جواب دیتے ہیں پیدا نہیں ہوگا) عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے اور مرزا پیدا ہوا ہے۔اب آپ طلباء ہیں تو آپ کے ذہن میں سوال آئے گا کہ اس عربی ترکیب میں تو پیدائش کا لفظ موجود ہی

نہیں ہے تو آپ نے کہاں سے ترجمہ کیا کہ پیدا نہیں ہونگے؟ تو میں بھی آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ جب آپ کہتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ۔۔۔ یہ آئے گا آپ نے کہاں سے ترجمہ کیا ہے؟ کیونکہ یہاں تو نبی اور بعدی ہے کہ نہیں میرے بعد کوئی نبی ۔۔۔ تو آئے گا تو آپ نے بھی تو نکالا ہے ۔۔۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ لا نبی بعدی میں لانفی جنس ہے اور نبی اس کا اسم ہے اور بعدی اس کی خبر ہے اور لا نبی کا جنس مرفوع اور خبر مفتوح ہوتی ہے لیکن بعد مضاف یا مضاف الیہ لیکن یہ محلاً مرفوع ہے اور متعلق ہے محذوف کے۔ اب محذوف کیا ہے آپ نکالتے ہیں ثابتن اور کائنن اور ترجمہ کرتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ہم محذوف نکالتے ہیں مولود۔ کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ لا نبی بعدی کا اصل ترجمہ تب بنتا ہے جب آپ نے محذوف نکالنا ہے اس کے بغیر ترکیب بنتی ہی نہیں ہے۔ ایک محذوف ثابتن ہے اُس پر اعتراض ہے ایک محذوف مولودُن ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں تو محذوف کون سا نکالیں جس پر اعتراض ہو یا نہ ہو؟ اس لئے میں ترجمہ یہ کرتا ہوں کہ حضور نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا‘‘

(https://youtu.be/Z-Il5RuqnSU?si=8OMdWev0GLfPKykg)

جو ختم نبوت کا منکر ہے

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پاکستان میں سیاستدان بھی اور علماء بھی وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف اپنا غبار نکالتے رہتے ہیں۔ ان کے خیال میں قوم کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنا ہم نوا بنانے کا اور شہرت حاصل کرنے کا یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔ اور سب سے بڑا ہتھیار جو مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے استعمال ہوسکتا ہے وہ ختم نبوت کا ہتھیار ہے۔ .... جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے نہ ہی کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستانی اسمبلی کے آئین میں ترمیم کروا کر قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے۔ نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے مسلمان کہا ہے۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والے ہیں۔ ہم تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف اور واضح لکھا ہے۔ متعدد جگہ اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے مَیں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے۔ پس ہمارے خلاف یہ شورش پیدا کی جاتی ہے اور ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اکتوبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 3

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں‘‘۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام
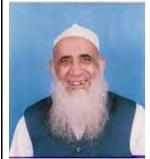
لوگو! بھول کر بھی لا نبی بعدی احمدیوں کے سامنے مت پیش کرنا ’’پھنس جاؤ گے‘‘

بلکہ کہو کہ یہ حدیث نامکمل تھی اصلی حدیث یہ ہونی چاہیئے تھی

’لا نبی بعدی الا عیسیٰ‘ علیہ السلام حضور نے فرمایا میرے بعد بنی اسرائیل سے نبی آ سکتا ہے امت سے نہیں

ایک اور مخالف احمدیت جناب مولانا یوسف لدھیانوی صاحب کا بانی اسلام کو مزید ایک نیا لقمہ دینے کی جسارت

قانون پاکستان میں دفعہ نمبر 260 میں ایک نئی شق نمبر 2 کے نام سے اضافہ کر دیا گیا جسے عرف عام میں آئین کی دوسری ترمیم کا نام دیا گیا ہے۔تیسری ترمیم کے مطابق لا نبی بعدی اور ختم نبوت کی تعریف یہ مقرر کی گئی

’’کوئی شخص جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔جو خدا کے آخری نبی یا لفظ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کو تسلیم کرے یا مذہبی مصلح مانے وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے لئے مسلمان نہیں ہے‘‘۔

کیا معلوم ہوا یہی ناں کہ آنحضور ﷺ کے بعد

☆ کسی بھی معنوں میں ☆ کسی بھی مفہوم میں ☆ کسی بھی پیرائے میں ☆ کسی بھی تعریف کے مطابق کوئی بھی نبی نہیں ہے۔☆ نہ امتی نبی ☆ نہ تابع نبی ☆ نہ ریٹائرڈ نبی ☆ نہ معزول نبی ☆ یہی نہیں بلکہ کوئی مذہبی مصلح ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا اور جو ’’ایسی گستاخی کرے‘‘ وہ قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج۔یہ ہے پاکستان کی تحاریک ختم نبوت کا عروج یا خلاصہ

اب چلتے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کی طرف ۔ان کا شائع کردہ رسالہ ’’نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ‘‘ میرے سامنے ہے جسے جماعت کے اشد مخالف مولانا یوسف لدھیانوی صاحب نے تحریر کیا ہے۔

مولوی صاحب پر کسی نے اعتراض کیا کہ قومی اسمبلی پاکستان کے مطابق قرآنی آیات خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی کے بعد امت میں مطلق کسی نبی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ جواب تھا:

''آپ کا یہ ارشاد کہ قرآنی آیات خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی میں انقطاع نبوت کا ذکر ہے۔لا نبی بعدی میں لا نفی جنس ہے چونکہ نکرہ پر داخل ہے جس کا معنی یہ ہے کہ نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے نہ پرانا نبوت ہر قسم کی بند ہے''۔

آپ کا جواب غور سے پڑھیے اور ذہن میں سیاسی تعریف کو بھی رکھیے۔

☆ ''جناب کو اس جگہ متعدد غلط فہمیاں ہوئی ہیں اول یہ کہ جس طرح ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں ٹھیک اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نبی اللہ) کے دوبارہ آنے کی حدیث بھی متواتر ہیں''۔ (صفحہ 41.42)

☆ ''یہ عقیدہ نماز روزہ اور حج کی طرح متواتر اور قطعی ہے اس لئے اس کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ اپنے رسالہ ''الاعلام بحکم علیہ السلام''میں ایک معترض کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں...... تجھے دو سے ایک صورت لازم آئے گی یا یہ کہ نزول عیسیٰ کی نفی کر و یا بوقت نزول ان سے نبوت کی نفی کرو اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں''۔ (صفحہ 5-6)

☆ پھر اسی صفحہ پر علامہ سفارینی کو بھی مزید اپنے موقف پیش کر کے لکھتے ہیں۔''وہ نازل ہو کر شریعت (قرآن مجید) کے مطابق عمل کریں گے اگر چہ ان کے ساتھ نبوت قائم ہو گی اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہونگے''(نزول مسیح چند شبہات کا ازالہ،صفحہ 5)

☆ صفحہ 12 پر حضرت حافظ ابن حزم کو نقل کیا گیا۔''آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے عیسیٰؑ جن کے نازل ہونے پر احادیث صحیح موجود ہیں''۔(الفضل فی الملل والاھواء والنحل ج 1 صفحہ 77)

پھر آپ مولانا صاحب تحدی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ جو ہم احمدیوں کے مقابل لا نبی بعدی کا نعرہ لگاتے ہیں یا شناختی کارڈ نبواتے ہوئے جس حلف نامہ پر سائن کرواتے ہیں وہ ہماری سیاسی مجبوری ہے جبکہ مذہبی طور پر ایسا نہیں ہے

''آپ جو اپنی علمی قابلیت کے زور سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کوئی نیا نبی آ سکتا ہے نہ پرانا اگر آپ کی یہ زور آوری چل جائے تو کیا اس سے خدا تعالیٰ کی ☆ انبیاء علیہم السلام کی ☆ آنحضور ﷺ کی ☆ صحابہؓ و تابعینؒ کی ☆ آئمہ دین ☆ مجدد دین امت کی ☆ اکابر ملت کی تجہیل و تکذیب لازم نہیں آئے گی''۔(نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ مصنفہ مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 42)

اور کتنا لہو؟ (امۃ الباری ناصر۔امریکہ)

میری ارضِ وطن! اور کتنا لہو؟	اے دریدہ بدن! اور کتنا لہو؟
کس بلا کی ہے پیاسی یہ تیری زمیں	اور کتنے کفن؟ اور کتنا لہو؟
یہ ترا حسن کس کی نظر کھا گئی	کیا ہوا بانکپن؟ اور کتنا لہو؟
ہر طرف خوف و دہشت کا ہی راج ہے	چل بسا فکر و فن اور کتنا لہو؟
تیرے دامن میں نفرت ہی نفرت ہے اب	بڑھ گئی ہے جلن ؟ اور کتنا لہو؟

ساتھ اپنے ہے تائیدِ ربّ الوریٰ
سب ہے اس کی چبھن اور کتنا لہو؟

وَ تَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ (الواقعۃ 83)

اورتم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 4

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں‘‘۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لوگو! بھول کر بھی خاتم النبیین کا مطلب لا نبی بعدی احمدیوں کے سامنے مت پیش کرنا

’’پھنس جاؤ گے‘‘ کیونکہ ایسا کرنے سے احمدیوں کو نقصان کی بجائے فائدہ ہوتا ہے

خدارا اوّل الانبیاء کا بھی انکار کردو اور آخر الانبیاء کا بھی۔ بلکہ کہو کہ ایسا کہنے والا

قادیانیوں کا بھائی ہے جبکہ یہ کہو

’’آخر من نُبِّیَ جس کو سب سے آخر میں نبی بنایا گیا‘‘

جو کوئی ایک کو مانے تو وہ ہے ختم نبوت کا منکر اور جو سوا لاکھ مانے وہ ختم نبوت پر دھرنا دے رہا ہے

بریلویت کے امام المناظرین جناب سعید احمد اسد صاحب کی،

فوت ہونے سے قبل، دیوبندی، بریلوی، وہابی، شیعہ سب پر طنزیہ پھبتیاں

ایک دیوبندی مولوی صاحب نے بریلویوں کو مخاطب کرتے ہوئے سمجھایا کہ اگر احمدیوں کا راستہ روکنا ہے تو قومی اسمبلی کے قوانین سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ آپ کو اپنی ختم نبوت کی پرانی تفاسیر بدلنا ہونگی اور آپ کو نبی پاک ﷺ کے اول الانبیاء ہونے کا اور آخری نبی ہونے کا انکار کرنا ہوگا۔ بریلوی مولوی جناب ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب اپنی تقریر میں اس ویڈیو کلپ کو پیش کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ دیکھو یہ ایک دیوبندی مولوی صاحب ہیں جو ہمیں جماعت احمدیہ کے علم کلام سے ڈراتے ہوئے تجویز دے رہا ہے اور سوال پوچھ رہا ہے

’’آپ کہتے ہو آپ ﷺ کو نبوت اس وقت ملی جب آدم مٹی گارے میں تھے۔ آدم کو نبوت بعد میں ملی۔ نوح کو نبوت بعد میں ملی۔ موسیٰ کو نبوت بعد میں ملی۔ عیسیٰ کو نبوت بعد میں ملی۔ ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کو نبوت بعد میں ملی اور ان سب نبیوں سے پہلے نبوت محمد مصطفےٰ ﷺ کو ملی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر سب سے پہلے آپ ﷺ کو نبوت ملی تو ختم نبوت کا کیا معنیٰ ہوا؟ پھر تو آپ ﷺ پہلے نبی ہوئے آخری کیسے بن گئے؟ اگر چہ یہ عقیدہ ہے کہ جب آپ ﷺ کو نبوت مل گئی تو آپ کے بعد اب نیا نبی کوئی نہیں بن سکتا۔ قادیانی نے کہا ایک نبی میں بعد میں آیا۔ انہوں نے کہا اگر ایک مانیں تو وہ ہے ختم نبوت کا منکر اور جو سوا لاکھ مانے وہ ختم نبوت پر دھرنا دے رہا ہے۔ میں نے یہ مسئلہ چلایا تھا کہ جب تم سب سے پہلا نبی مانتے ہو تو خاتم النبیین اور آخر النبیین کے منکر بن جاتے ہو۔ جب میری یہ بات ان بریلویوں کے مولویوں تک پہنچی تو سرگودھا کا ایک شیخ الحدیث جو سیالوی بھی ہے

اس کو اس بات کی سمجھ آ گئی اور فیصل آباد کا ایک سعید اسد ہے اس کو بھی بات سمجھ آ گئی ۔ انہوں نے کہا کہ یار! بات تو واقعی تیری درست ہے ہم تو آخری نبی نہیں مانتے اس اشرف سیالوی نے پھر ایک کتاب لکھی کہ نبی کریم ﷺ کو نبوت 40 سال کی عمر میں ملی ۔ وہ سعید اسد اور اشرف سیالوی انہوں نے کہا کہ " تم جو پہلا نبی مانتے ہو تم ختم نبوت کے منکر ہو ۔ آج بریلویت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے ۔ میں نے کہا مولویو! جب آپ کو اس وقت نبوت ملی تھی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سوا لاکھ نبی کو نبوت آپ ﷺ کے بعد ملی بتاؤ پھر ختم نبوت کا کیا معنی ہے؟"

ہمیں احمدیت کا راستہ روکنے کے لئے آپ ﷺ کے اوّل الانبیاء ہونے کا انکار کرنا ہوگا ۔ آپ کو بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی؟ ایک بریلوی مولوی صاحب کی دوسرے بریلویوں سے اپیل

فیصل آباد کے بریلوی امام المناظرین کو دیوبندی عالم کی یہ تجویز پسند آ گئی کہ احمدیت کا راستہ روکنے کا آسان حل یہی ہے کہ آپ ﷺ کے اول الانبیاء ہونے کا انکار کر دیا جائے مگر لاہور سے تعلق رکھنے والے بریلوی دنیا کے ہی " کنز العمال، فخر اسلاف " جناب ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب ان کے خلاف آڑے آ گئے ۔ دونوں میں شدید ٹھن گئی ۔ دونوں صاحبان بڑے بڑے مدرسوں کے مہتمم صاحبان بھی ہیں ۔ دونوں کے ہزاروں شاگرد ہیں ۔ بزرگوں میں ٹھنی تو شاگردوں میں بھی ٹھن گئی ۔ دونوں طرف سے مورچے بن گئے اور یوٹیوب پر اکابرین کے کلپس کے ساتھ ساتھ ان کے شاگردوں نے بھی میدان سجا لیا ۔ مناظروں کے چیلنج در چیلنج یوٹیوب کا حصہ بننے لگے ۔ 23 جولائی 2019 کی ڈاکٹر جلالی صاحب کی ویڈیو کے جواب میں جناب سعید احمد اسد صاحب کی درد بھری اپیل یوں تھی ۔ فرمایا

" حضرت صاحب آپ کو کیوں سمجھ نہیں آ رہی؟ آپ قادیانیوں کو تقویت دے رہے ہیں ۔ اس سوال کا آپ کے پاس کیا جواب ہے کہ سرکار تو ازلی نبی تھے پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی بعد میں آئے اور ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑا تو ایک مرزا قادیانی کے آنے سے نبوت میں کیسے فرق پڑتا ہے؟ آپ قادیانیوں کو خدارا SPACE نہ دیں ۔ میری خواہش ہے کہ بزرگ درمیان میں آئیں اور ہماری بات سنیں کہ کس طرح قادیانیوں کو دعوت دی جا رہی ہے ۔ آپ کو ابھی تک سمجھ نہیں آئی ؟؟ آپ خاتم النبیین کے کیا معنی کرتے ہیں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے تو یہ معنی کیا درست ہے؟ یہی تو قادیانی پورا زور لگاتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو پھر جناب عیسیٰؑ کیسے آئیں گے؟ تو تمہاری بات کہنے سے قادیانیوں کو SPACE ملتی ہے ۔ جو بات میں کہتا ہوں (معنی اوّل الانبیاء کا انکار) اُس سے قادیانیت کا دروازہ بند ہوتا ہے ۔"

خدارا جاگئے اور اپنی ختم نبوت کی تفسیروں کو نئے سرے سے سوچئے ورنہ احمدیت کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا

پھر 25 جولائی 2019 کو آپ نے ایک اور درد بھری اپیل بریلوی دنیا کے سامنے رکھی کہ خدارا جاگئے اور اپنی ختم نبوت کی تفسیروں کو نئے سرے سے سوچئے ورنہ احمدیت کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا ۔ احمدیت کا دروازہ بند کرتے ہوئے مولوی صاحب کی مالھا من قرار کی ایک اور تصویر دیکھئے ۔ فرمایا

" خاتم النبیین کا مطلب ہے آخر من نُبی اور مرزائی کیا ترجمہ کرتے ہیں کہ نبیوں کی مہر ۔ یعنی جس کی مہر لگ کے آگے نبی بنیں ۔ تو پھر سوچئے ہماری تقریروں نے کیا اسلام پھیلانے میں اضافہ کیا ہے یا مرزائیت کو فائدہ پہنچایا ہے تو خدا کے لئے میں ان سے ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہوں کہ جب میں ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتا ہوں تو میری سوچ کو سوچو (یعنی احمدیت کا دروازہ بند کرنا ہے چاہے کوئی عقیدہ ختم کر دو) میں ختم نبوت کا محافظ بن کر کھڑا ہوں ۔"

آپ ﷺ کو اوّل الانبیاء ماننے والے سارے ختم نبوت کے غدار ہیں کافر ہیں ۔ ۔ احمدی دروازہ بند کرنے کے لئے آخری اپیل

پھر 27 جولائی 2019 کو مولانا سعید احمد اسد صاحب نے ناسمجھ بریلوی علماء کی آنکھیں کھولنے کے لئے احمدیت کی ترقیات سے ڈراتے ہوئے یہ اعلان فرما دیا کہ " جو یہ کہتا ہے کہ آپ ﷺ کو سب سے پہلے نبی بنایا گیا وہ ختم نبوت کے غدار ہیں ۔ اگر آپ ﷺ کو نبوت ملی تھی عالم ارواح میں تو

جناب آدمؑ کو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ملی۔ جناب نوحؑ کو جناب ابراہیمؑ کو نبوت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ملی جناب موسیٰؑ کو تو آپ کے بعد ملی اور جناب عیسیٰؑ کو بھی بعد میں ملی۔ ان ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو نبوت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بعد ملی اور جناب اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی سرکار کیا فرماتے ہیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے تو وہ کافر و محلہ فی النار"

اول الانبیاء کا انکار کروانا یہ دیوبندی سازش ہے۔۔ایک بریلوی عالم دین کی دوسرے بریلوی عالم دین کے خلاف بریلویوں کو وارننگ

31 جولائی 2019 کو جناب ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کے دو کلپ یوٹیوب کا حصہ بنے اور آپ نے جناب سعید احمد اسد صاحب اور ان کے کیمپ کو دیوبندی سازش کا شکار بتا کر الھامن قرار کے ایک اور روپ کو ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ فرمایا

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ جن جملوں سے وہ دیوبندی اہل سنت کو معاذ اللہ منکر ختم نبوت گردان رہا ہے اور طعنے دے رہا ہے وہ جملے ہو بہو آج زبان مولانا سعید احمد اسد کی ہے اور جملے اس دیوبندی کے ہیں۔ یہ تو دیوبندیوں کا قول ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول النبیین ہیں تو آپ خاتم النبیین نہیں ہو سکے۔ ان لفظوں پر دیوبندی اپنے گھروں میں جشن منا رہے ہیں۔ سُنیوں! یہ دیوبندیت پھیلائی جا رہی ہے یہ وہابیت پھیلائی جا رہی ہے۔ ابن تیمیہ کی زبان پھیلائی جا رہی ہے اور مہرہ بنا ہوا ہے یہ بریلوی۔"

پھر مولانا سعید احمد اسد کے ایک اور کلپ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا" آج کے کلپ میں انہوں نے بڑا زور لگایا ہے کہ جو اول ہوتا ہے وہ آخر نہیں ہوتا اور جو آخر ہوتا ہے وہ اوّل نہیں ہوتا یہ کہ جب تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول الانبیاء کہتے ہو تو پھر آخر الانبیاء کیسے مان سکتے ہو۔ پھر یہ کہتے (مولانا سعید اسعد صاحب) ہیں کہ قرآن کہتا ہے کہ آخری نبی اور حدیث کہتی ہے اول النبی۔ اب اول اور آخر تو ضدیں ہیں جو اول ہوتا ہے وہ اس اعتبار سے آخری نہیں ہوتا اور آخر ہوتا ہے وہ اس اعتبار سے اول نہیں ہوتا ۔

پھر جلالی صاحب نے سعید اس صاحب کا ایک پرانا کلپ چلایا اور فرمایا کہ آج میں نئے سعید اسد کو پرانے سعید اسد کے سامنے کھڑا کر رہا ہوں۔ پھر ان کا پرانا کلپ چلایا جس میں آپ دیوبندیوں کو للکارتے ہوئے فرماتے ہیں" آپ اول بھی سرکار ہیں اور آخر بھی سرکار ہیں۔ مولوی نانوتوی صاحب نے جو معنی کیا ہے وہ یہ ہے کہ خاتم النبیین وہ ہے جس سے فیض لے کر دوسرے نبی بنیں خلاصہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کون ہوتا ہے جس کے فیض سے دوسرے نبی بنیں۔ مرزا (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام) نے کیا کہا کہ جس کی مہر لگ کر نبی بنیں اور یہ ترجمہ کہاں سے لیا اسی تحذیر الناس سے کہ خاتم النبیین کا مطلب جس کے فیض سے نبی بنیں۔ آغاز بھی اعزاز کی بات ہے اور اختتام بھی۔ لیکن آغاز آغاز اور اختتام اختتام میں فرق ہوتا ہے جو پہلے آئے وہ بعد میں تقریر نہیں کرتا اور جو آخر پر آئے وہ پہلے تقریر نہیں کرتا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہیں جو اول بھی ہیں اور آخر بھی"

یوں دیوبندی اثر کے تحت بریلویت کا ایک کیمپ اس درجہ تک کھسک آیا ہے کہ احمدی احباب سے مناظرہ جیتنے کے لئے ضروری ہے کہ پرانی تمام تفسیریں، تمام تشریحات تمام معنی، یعنی آخری نبی۔ افضل نبی۔ نبیوں کی مہر۔ وغیرہ سب کینسل کر کے نیا معنی یعنی بالکل نیا نکور معنی جاری کیا جائے۔ یعنی آخر من نُبی۔ یعنی جس کو سب سے آخر میں نبی بنایا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بغیر کسی بھی طرح سے ہم احمدی معنوں کو نہ جھٹلا سکتے ہیں اور نہ ان کا راستہ روک سکتے ہیں۔ اب ظلم یہ ہو گیا کہ مولانا سعید احمد اسد کے جوڑے ہوئے ہاتھ اور ترلے اور گُرلانے کے باوجود نہ صرف باقی بریلویوں نے یہ" خدمت اسلامی" قبول نہیں کی بلکہ اُلٹا انہیں ہی ختم نبوت کا منکر قرار دے دیا ہے۔ اور وہ اسی داغ کے ساتھ اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے۔

https://youtu.be/1LnXCEuvs1w https://youtu.be/g2wql-4XouU https://youtu.be/oO5kgZCbDB4

https://youtu.be/wN_fnNhUQ5E https://youtu.be/EJRRwzaf3jM https://youtu.be/BYL6m6Wau_A

https://youtu.be/nhuoWH8u3VQ

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 5

”تحفظ ختم نبوت“ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

”وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے“۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

”جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں“۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لوگو! بھول کر بھی آپ ﷺ کو اوّل الانبیاء مت کہنا، یا ماننا، یا عقیدہ رکھنا۔۔ ورنہ

”پھنس جاؤ گے“ بلکہ کہو کہ آپ ”قطعی اور حتمی آخری“ ”نہ کوئی تخصیص نہ کوئی تاویل“ اور ایسا نہ کرنے والا ختم نبوت کا منکر

او بھائی صاحب اگر ایسا ہی ہے تو ہم بھی ختم نبوت کے منکر اور تم بھی، ہم بھی موید قادیان تم بھی موید قادیان

بلکہ تمہارے تو سب بزرگ ہی منکرین ختم نبوت اور موید ین قادیان

بریلوی اور دیوبندی علماء کے لئے اوّل الانبیاء کی موجودگی میں لا نبی بعدی کا ترجمہ اک نیا دردسر بن گیا

دیوبندی اور بریلوی علمائے دین لا نبی بعدی کا اپنے اپنے مطلب کا ترجمہ گھڑتے گھڑتے آپس میں ہی ”دست وگریبان“

❁❁❁❁

مشہور بریلوی مولوی جناب سید تبسم شاہ بخاری نے خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کا ترجمہ کیا کہ قطعی آخری نبی اسلئے وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ماننا کہ آپ ﷺ کی خاطر دنیا کو پیدا کیا گیا یعنی لولاك لما خلقت الافلاك۔ ایسا ماننے والا موئد قادیان ہے اور اسی نسبت سے اس حدیث پر ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ ہی کائنات کی سب سے اوّل تخلیق ہیں اور آپ ﷺ ہی اوّل الانبیاء ہیں اور یہ حدیث مبارکہ میں جو آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ انی عند الله لمکتوب خاتم النبیین و آدم لمنجدل فی طینتہٖ۔ اس حدیث پر ایمان رکھنا یا ایسا عقیدہ رکھنا بھی تائید قادیان اور احمدیوں سے مناظرہ ہارنے کا موجب ہوگا۔ اور یہ جو دیوبندی ایسا عقیدہ رکھتے ہیں یہ سب بھی احمدیوں کے یار و موئد اور کافر ہیں۔ اب دیوبندی کہاں خاموش رہنے والے تھے۔ آئینہ لے کر بریلوی بالا خانے پر جا پہنچے۔ آگے کا منظر خود انہی کی زبانی حاضر ہے۔ ہاری ہوئی بازی کی کھمبا نوچنے والی بلیوں کی عبرتناک داستان

مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کا یہ اعتراض فرمانا کہ

”آپ ﷺ جناب آدم علیہ السلام سے پہلے ہی خاتم الانبیاء تھے یہ قادیانیہ، دیوبندیہ کا موئِد ہے“

غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے: بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا: انی عند الله لمکتوب خاتم النبیین و آدم لمنجدل فی طینتہٖ۔ اس کے بارے میں گزارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب

سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے۔ تو پھر بعد میں ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد زمانہ نبوی کوئی اور نبی آ جائے گا تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الٰہی میں نبی تھے بالفعل نہیں ہے۔ تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہو گئے۔ آخری نبی ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت کا عطا ہوا اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ (تحقیقات، صفحہ 393،394)

اس سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔

1۔ اگر نبوت آپ کو سب سے پہلے ملنا مانی جائے تو آپ خاتم النبیین نہیں ہو سکتے۔ 2۔ اگر آپ کو شروع سے ہی یعنی تخلیق آدم سے پہلے ہی سے ختم المرسلین مانا جائے تو پھر مولانا نانوتوی کا کلام درست ہو جائے گا۔ بالفاظ دیگر اس کا اور مولانا نانوتوی کا نظریہ ایک جیسا ہو گا۔

3۔ آخری نبی کا مطلب یہ ہے آپ کو نبوت سب کے بعد ملے۔ 4۔ مفتی عبدالمجید خان سعید نے غلام نصیر الدین سیالوی کے متعلق لکھا ہے کہ بیٹا اور اس کے توسط سے مولانا درست اور موید عقیدہ کفریہ نانوتویہ بتا رہا ہے۔ (مسئلہ نبوت، صفحہ 30)

یعنی یہ کہنا کہ آپ ﷺ جناب آدم سے پہلے ہی خاتم الانبیاء تھے یہ غلام نصیر الدین سیالوی کے نزدیک عقیدہ کفریہ (قادیانیہ، دیوبندیہ) کا موید ہے تو پھر اگلے آنے والے سب علماء بھی کفر کے موید ہونے کی وجہ سے کافر ہوئے۔ پہلی اور تیسری بات تقریباً ایک ہی طرح ہے۔ ہم اس پر کلام کر کے آگے چلتے ہیں۔

تو پھر تو یہ درجن بھر بریلوی سرتاج علماء بھی مؤید قادیان ہیں جو نبوت آپ کو شروع ہی سے ملنا مانے وہ خاتم الانبیاء نہیں مان سکتا یا اس صورت میں آپ خاتم الانبیاء نہیں بن سکتے۔ تو وہ آدمی آپ کے فتوے سے ختم نبوت کا منکر ہوا تو پھر لیجئے: ان کتابوں کے مصنفین اور موید ین اور مصدقین جو تقریباً نصف صد سے زائد بریلوی اکابر علماء ہیں وہ سب ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔

1۔ خلاصۃ الکلام مولوی عطا محمد نقشبندی 2۔ نبوت مصطفی ہر آن ہر لحظہ پروفیسر عرفان قادری

3۔ نبوت مصطفی اور عقیدہ اکابر علماء امت مفتی نذیر احمد سیالوی 4۔ تنبیہات مولوی عبدالمجید خان سعیدی

5۔ اہم شرعی فیصلہ پیر محمد چشتی 6۔ تجلیات علمی فی رد نظریات سلوی مفتی محمود حسین شائق

7۔ توضیحات قاضی محمد عظیم نقشبندی 8۔ نبی الانبیاء والمرسلین سید ذاکر حسین شاہ سیالوی

یہ سب کے سب اس پر مصر ہیں کہ آپ علیہ السلام کو نبوت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ملی۔ تو کیا یہ سب منکرین ختم نبوت ہیں؟ اگر ہیں تو بتائیں ورنہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے لعنت کا طوق آپ پر ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ آپ علیہ السلام کو شروع ہی سے خاتم الانبیاء مان لینا مولانا نانوتوی کے کلام سے متفق ہونا ہے۔ اب دیکھیے کیا ہوتا ہے:

آپ کے شارح بخاری مولوی محمود رضوی لکھتے ہیں: حضور نے فرمایا! خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں جب کہ آدم آب و گل میں تھے۔

(مسند احمد، جلد 4، صفحہ 127، دین مصطفی ﷺ صفحہ 85)

بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں کہ ''احمد اور بیہقی اور حاکم نے صحیح اسناد سے حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں رب تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام اپنے ضمیر میں جلوہ گر تھے۔'' (مشکوۃ رسائل نعیمیہ، صفحہ 64)

مولوی عبدالاحد قادری لکھتے ہیں کہ: حضرت عرباض بن ساریہ سلمیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:''میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیین تھا جب ابھی حضرت آدم علیہ السلام مٹی ہی تھے۔''(رسائل میلاد مصطفی صفحہ 258)مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں

''آنحضرت ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق و ایجاد سے پہلے نبوت و رسالت اور خاتم النبیین کے منصب پر فائز تھے۔''

(ملخصاً نور الابصار،صفحہ 23۔22،بحوالہ سندیلوی کا چیلنج منظور ہے)

کاظمی صاحب لکھتے ہیں حدیث کا مطلب یہی ہے کہ میں فی الواقع خاتم النبیین ہو چکا تھا نہ یہ کہ میرا خاتم النبیین ہونا علم الٰہی میں مقدر تھا۔

(مسئلہ نبوت عند الشیخین ،صفحہ 21)

سیالوی صاحب! آپ کا کیا پروگرام ہے۔ یہ مولانا نانوتوی کے موافق تمہارے بزرگ ہوئے یا نہ۔ اب ان کے کفر و ایمان کا مسئلہ نہ رہا۔ بلکہ تمہارے ایمان کا مسئلہ بن گیا اب بھی ان کو بزرگ مانتے ہو تو تم بھی گئے اور اگر ان کو بھی کافر مانو تو یہ تم سے ہو نہ سکے گا کہ باپ کو بھی کافر کہو۔''

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ،صفحہ 132 تا 136)

مجلس تحفظ ختم نبوت والے ختم نبوت کے منکر

ابوالوفاء محمد طارق خان لکھتے ہیں کہ

''قابل غور مقام ہے کہ بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے بیان کے مطابق اگر آپ ﷺ کے بعد بھی نبی آجائے تب بھی آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہوں گے تو ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر جھوٹے نبیوں کے دعوائے نبوت کو ختم نبوت کے خلاف سمجھنے کا آخر کیا جواز رہ جاتا ہے اور جماعت دیوبند جب آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کے نبی کے آنے کو ختم نبوت کے خلاف نہیں سمجھتی تو وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کیوں بنا کر بیٹھی ہے؟ اور جب یہ جماعت ہر جھوٹے نبی کے آنے کے لئے دروازہ کھول کر بیٹھی ہے تو پھر دنیا میں کسی مدعی نبوت کے خلاف شور کس لئے مچاتی ہے؟۔۔۔اس تمام قصہ کو معلوم کر لینے کے بعد اب دیوبندی علماء کی جانب سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا سبب کھل کر ہمارے سامنے آجاتا ہے اور وہ سبب ہے خوف! یعنی قادیانیوں کو کافر قرار دیئے جانے کے بعد ختم نبوت کے مسئلہ میں اپنے سیاہ ماضی۔۔۔کو دیکھتے ہوئے دیوبندی علماء کو یہ خوف لاحق ہوا کہ بریلوی حضرات ان کے خلاف بھی کہیں کافر قرار دیئے جانے کی کوئی مہم نہ شروع کر دیں جس کے نتیجہ میں انہیں کافر تو بہر حال نہیں قرار دیا جاسکے گا کیونکہ دیوبندی اپنے بیشتر عقائد میں شیعوں کی طرح تقیہ کرتے ہیں مگر جو تحریریں ان کی کتابوں میں موجود ہیں وہ عوام الناس کے سامنے آجائیں گی جس سے مسلک دیوبند کو ایک نا قابل تلافی نقصان پہنچے گا چنانچہ حفظ ما تقدم کے طور پر دیوبند یہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی گویا مجلس تحفظ ختم نبوت کو اگر مجلس تحفظ مسلک دیوبند کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلک دیوبند کا عقیدہ اہل سنت والجماعت سے موافق نہیں ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کے اصل ذمہ دار یہ دیوبندی علماء ہی ہیں کیونکہ قادیانی مذہبی اعتبار سے حنفی دیوبندی ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کے ضمن میں ان کی اس لغزش کا اصل سبب دیوبندی علماء کی کتابیں ہیں۔''

(تبلیغی جماعت عقائد افکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں از ابوالوفاء محمد طارق خان صفحہ 62 تا 65)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنا لیا ہے

مثال نمبر 6

''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں''۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لوگو! بھول کر بھی لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد مت پیش کرنا

''پھنس جاؤ گے'' بلکہ کہو کہ ''قطعی اور حتمی آخری'' ''نہ کوئی تخصیص نہ کوئی تاویل'' اور ایسا نہ کرنے والا کافر۔

او بھائی! اگر ایسا ہے تو ہم بھی کافر تم بھی کافر، ہم بھی مؤید قادیان تم بھی مؤید قادیان

بلکہ تمہارے تو سب بزرگ ہی مویدین قادیان

بریلوی اور دیوبندی علماء کے لئے خاتم النبیین کے ساتھ لا نبی بعدی کا ترجمہ کرنا درد سر بن گیا

دیوبندی اور بریلوی علمائے دین لا نبی بعدی کا اپنے اپنے مطلب کا ترجمہ گھڑتے گھڑتے آپس میں ہی '' دست و گریبان''

مشہور بریلوی مولوی جناب سید تبسم شاہ بخاری نے لا نبی بعدی کا ترجمہ کیا کہ قطعی آخری نبی اب امت کسی اور نبی کا کبھی منہ نہیں دیکھے گی اور ساتھ کے ساتھ دیوبند کے بانی جناب مولانا قاسم نانوتوی پر اعتراض جما دیا کہ وہ قطعی اور آخری نبی کے قائل نہیں اس وجہ سے کافر ہیں۔اب جواب میں دیوبندی بھی خم ٹھونک کر میدان میں آ گئے اور آئینہ دکھاتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ اس بات پر اگر ہم کافر تو تم کیسے دودھ کے دھلے رہ سکتے ہو بلکہ اول کافر ہو۔جاو اپنے گھر کی خبر لو۔اور اگر نہیں تو میں نقد دیئے دیتا ہوں۔اور پھر بریلویوں کو اُن کے اپنے گھر کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں

''اعتراض نمبر 6: آپ کا عقیدہ احمدیوں کے لئے مفید ہے

حجۃ الاسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سید تبسم شاہ بخاری صاحب لکھتے ہیں:

قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرمادیا تو آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہو گئی۔آخری نبی کا معنی خود حضور ﷺ نے بتایا صحابہ کرام تابعین اور تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا عقیدہ ایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا۔جملہ آئمہ کرام مفسرین و محدثین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہی بتایا کہ خاتم بمعنی آخری نبی ہے اسی پر اجماع ہے۔اور اس پر تواتر ثابت ہے۔اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی نہ کوئی تخصیص بلکہ تاویل و تخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہو گا اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔(ختم نبوت اور تحذیر الناس، صفحہ 23) دوسری جگہ لکھتے ہیں: انقطاع نبوت کا انکار اور تکمیل نبوت کا اقرار یہ عقیدہ قادیانیت کے لئے بہت مفید ہے۔

(ختم نبوت اور تحذیر الناس، صفحہ 112)

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

i۔اس لفظ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور لینا کفر ہے۔　　ii۔ایسے کفر کو جو کفر نہ کہے وہ بھی کافر۔

iii۔اس کا معنی تکمیل نبوت کرنا، انقطاع کا نہ کرنا قادیانیت کو مفید ہے۔

اور اس معنی میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں ہوسکتی۔ تو پھر تو والد احمد رضا خان صاحب بھی مؤید قادیان تھے

القصہ دیکھیے: بانی بریلویت فاضل بریلوی نے اپنے والد کی کتاب الکلام الاوضح کی تعریف وتوصیف کی اور اسے علوم کثیرہ پر مشتمل کہا ہے۔ (دیکھیے الکلام الاوضح، صفحہ ز)

اسی میں لکھا ہے: جو اس لفظ کو بموجب قرأت عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہوا۔ مہر سے اعتبار بڑھتا ہے۔ اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔　　(الکلام الاوضح، صفحہ 202)

اس لفظ کا معنی صرف آخری نبی نقی علی خان بھی نہیں مانتا۔ بلکہ اس کا معنی انبیاء کی نبوت پر مہر لگانے والا کیا ہے۔ تو یہ بھی نص قطعی کا منکر، اجماع اُمت کا منکر، اس معنی میں تاویل کرنے والا ہے۔ لہٰذا کافر ہوا اور پیچھے گزر چکا کہ جو کسی کفر کی تحسین کرے وہ بھی کافر ہے۔ لہٰذا فاضل بریلوی بھی گیا۔ اس لئے تبسم صاحب ذرا قدم پھونک پھونک کر رکھیے۔ آگے دیکھیے۔

''پھر تو پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے، مولوی صادق قصوری پیر کرم علی شاہ صاحب یہ سب بزرگان بھی مؤید قادیان ہیں''

پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے سید محمد حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں:

جن اوصاف حمیدہ، اخلاق جمیلہ شمائل حسنہ، فضائل برگزیدہ مکارم اخلاق سے انبیاء کرام خالی تھے۔ وہ سب کے سب حضور ﷺ میں پائے جاتے ہیں اور آپ ہر طرح سے کامل و مکمل ہے۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے ذریعے سے تکمیل کو پہنچ گئی۔ (افضل الرسل ﷺ، صفحہ 130)

اس کو مدون کیا ہے آپ کے جید عالم مولوی صادق قصوری نے اس پر مقدمہ پیر کرم شاہ صاحب نے لکھا ہے: تو یہ سب قادیانیوں کی تائید کرنے والے اور ختم نبوت کے اجماعی معنی اور قطعی معنی سے ہٹ کر معنی کرنے والے ہیں۔ یہ بھی بقول آپ کے سب کافر۔ اگر کوئی بریلوی اب ان کی تعریف و تحسین کرے گا وہ بھی آپ کے بقول کافر ٹھہرا۔ آگے آیئے: ''پھر تو مولانا محمد ذاکر صاحب خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی بھی مؤید قادیان ہیں''

مولانا محمد ذاکر صاحب خلیفہ مجاز خواجہ ضیاء الدین سیالوی کی ادارت میں چھپنے والے رسالے میں ہے۔ ختم نبوت سے مراد قطع نبوت یا انقطاع رسالت نہیں بلکہ تکمیل نبوت و ابدیت رسالت ہے۔ یعنی نبوت اس کارگہ حیات میں اپنے تمام ارتقائی منازل طے کرکے جس نقطہ عروج پر پہنچی اس کا نام جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ (الجامعہ نومبر دسمبر 1961ء، جلد نمبر 13، شمارہ نمبر 4، صفحہ 10)

کیا مولانا ذاکر صاحب جو خواجہ قمر الدین سیالوی کے اخص الخواص لوگوں سے تھے۔ وہ بھی قادیانی نواز ہیں؟ کیا انہیں آپ کافر کہیں گے؟۔ اگر نہ کہیں پھر بھی جاتے ہیں اور اگر کہیں تو پھر بھی

سوچ لیں۔ مشورہ کرکے جواب دیں آپ کو قیامت تک کی مہلت ہے جو الزمات جناب آپ مولانا نانوتوی پر لگا رہے تھے وہ سب کے سب آپ کے گھر میں ملتے ہیں۔ پہلے اپنے گھر کی فکر کیجئے۔ پھر باہر۔ (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 129 تا صفحہ 132)''

وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ أَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 7

”تحفظ ختم نبوت“ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

”وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے“۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

”جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں“۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لوگو! بھول کر بھی لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد مت پیش کرنا

”پھنس جاؤ گے“ بلکہ کہو کہ آپ ”قطعی اور حتمی آخری“ ”نہ کوئی تخصیص نہ کوئی تاویل“ اور ایسا نہ کرنے والا ختم نبوت کا منکر

او بھائی اگر ایسا ہے تو تم بریلوی تو ختم نبوت کے پکے منکر جو ایک نہیں، چار چار نبیوں کے اب بھی زندہ موجود ہونے پر ایمان رکھتے ہو

بلکہ تمہارے تو سب بزرگ ہی منکرین ختم نبوت اور موئدین قادیان

دیوبندی علماء دین کا بریلوی علماء کے منافقانہ عقیدہ پر طنزیہ پکڑ

پاکستان میں کسی بھی شخص کو مسلمان کہلوانے کے لئے حلفیہ اقرار کے ساتھ اس تحریر پر دستخط ضروری ہیں۔

”میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں/کرتی ہوں کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہوں اور یہ کہ میں کسی ایسے شخص کا پیروکار نہیں جو حضرت محمد ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو اور نہ ہی دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہوں۔خلاصہ یہ کہ آنحضور ﷺ کلیۃً آخری نبی ہیں اور یہ سلسلہ آپ کی وفات کے ساتھ مکمل ختم ہو گیا اب دنیا میں کبھی نہ کسی کو نبی کہلوانے کا حق ہے اور نہ ماننے کا۔“

اب جب حضرت مولانا قاسم نانوتوی نے صفحہ 14 تحذیر الناس میں لکھا کہ ”بالفرض آپؐ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ ﷺ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔“

تو بریلوی حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ اب آپ ﷺ کی وفات کے بعد ناممکنات میں سے ہے کہ دنیا میں کہیں نبی کا وجود ہو اس لئے ایسا فرض کرنا بھی فقرہ کفریہ ہے۔

مولانا الیاس گھمن صاحب اس اعتراض کا جواب دیتے دیتے صاف بتا گئے ہیں کہ اگر منافقت کی معراج دیکھنا ہو تو ہمارے لوگوں کے اس عقیدے میں موجود ہے کہ کہاں انی عنداللہ مکتوب خاتم النبیین و آدم لمنجدل فی طینۃ جیسی حدیث پر بھی جرح کی جاری ہی ہے اور کہاں چار چار انبیاء کو آپ ﷺ کی وفات کے بعد زندہ بقید حیات مانا جا رہا ہے۔

’’بریلوی بھائیو! زمین پر ختم نبوت کے بعد ایک بھی نبی نہیں ہوسکتا تو کیا چار ہو سکتے ہیں؟۔۔۔۔دیوبندی جواب‘‘

مولانہ الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں

’’اعتراض نمبر 11: جب اہل السنۃ دیوبند کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے تینوں عبارتوں کو آگے پیچھے کیوں کیا؟ تو بریلوی علامہ تبسم شاہ بخاری کود کر میدان میں آ ٹپکے اور کہنے لگے وہ تین عبارات علیحدہ علیحدہ بھی مستقل طور پر کفریہ ہیں۔(حاشیہ جسٹس کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ، صفحہ 135)

ابوکلیم محمد صدیق فانی بھی چلایا کہ: تحذیر الناس کی تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ پر مستقل کفریہ عبارتیں ہیں۔(افتخار اہلسنت، صفحہ 25)

الجواب بعون الملک الوھاب پہلی عبارت تحذیر الناس کی جو اعلیٰ حضرت نے پہلے لکھی ہے۔

ویسے تو وہ ص 14 کی ہے بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔(تمہید ایمان مع حسام الحرمین، صفحہ 70)

اگر یہ کفر ہے تو دیکھیے بڑے بڑے بریلوی کفر کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

1۔شاہ نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں: ’’چار پیغمبر یعنی حضرت ادریس ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت خضر ؑ اور حضرت الیاس ؑ کہ بعد آپ کی بعثت کے زندہ رہے۔(سرور القلوب، صفحہ 225)

مولوی احمد رضا خان فرماتے ہیں: چار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی ایک آن کے لئے بھی موت طاری نہیں ہوئی دو آسمان پر سیدنا ادریس ؑ اور سیدنا عیسیٰ ؑ اور دو زمین پر سیدنا الیاس ؑ اور سیدنا حضرت خضر ؑ۔(صفحہ 437، ملفوظات مشتاق بک کارنر لاہور)

مولوی محمد اشرف سیالوی بریلوی لکھتا ہے: حضرت عیسیٰ ؑ حضرت ادریس ؑ حضرت خضر ؑ حضرت الیاس علیہم السلام ظاہری حیات کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔(کوثر الخیرات، صفحہ 70)

یہ سب بریلوی کہہ رہے ہیں کہ اب بھی یہ چار نبی موجود ہیں دو زمین پر اور دو آسمان پر تو یہ کہہ کر یہ سب کافر ہوئے یا نہیں؟ اور آپ پڑھ چکے ہیں جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے تو پھر دنیا جہان کے بریلوی بشمول فانی صاحب اور تبسم صاحب کافر ٹھہرے کیونکہ یا تو وہ اس عقیدے کو مانتے ہیں یا منکر ہیں۔ اگر مانتے ہیں تو پھر بھی ان دو فتوؤں کی وجہ سے کافر۔ نہیں مانتے تو احمد رضا کے ہم عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے کافر ہیں۔‘‘

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 140۔139)

کلام
حضرت مسیح موعود
علیہ السلام

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
دیکھ کر لوگوں کا جوش وغیظ مت کچھ غم کرو
شدّتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 8

”تحفظ ختم نبوت“ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

”وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے“۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

”جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں“۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دیوبندیوں کا احمد رضا خان صاحب بانی بریلویت کو حرم میں جیل میں ڈلوانے کا خفیہ منصوبہ

یہ دیوبندی احمدیوں کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہیں، رشید گنگوہی کے ہم زلف پیر سراج الحق کے ساتھ ساتھ سینکڑوں دیوبندی احمدی ہو چکے ہیں

”ختم نبوت پر بھی دونوں کا موقف یکساں ہے“، احمد رضا خان کا حرم کی جیل سے نکلنے کے بعد پلٹ کر دیوبندیوں پر وار

دیوبندیو! احمدیت سے عقیدت اور ختم نبوت پر اپنی منافقت کے بارہ تحریری جواب دو۔ ”مفتیان حرم کا 26 سوالات“ بھیج کی تحریری مطالبہ

یہ سچ ہے کہ ”ہمارے بانی نے بھی کفر بکا“ مگر اب ”ہم قادیانیوں کے خون کی ندیاں بہادیں گے“ مگر اے کاش ہم سے کوئی یہ داغ اتار دے

دیوبندی حضرات کی تحاریک ختم نبوت اور احمدیت سے دشمنی کے پیچھے چھپے شرمناک خفیہ حقائق پر مبنی مکمل کہانی (حصہ اول)

بریلویت اور دیوبندیت کی منافقانہ نورا کشتی

یہ 1905 کی بات ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے طول و عرض میں بریلوی اور دیوبندیوں کی کفر و اسلام کی جنگ بڑی مستقل مزاجی اور گرم جوشی سے جاری تھی کہ اسی دوران 1905ء کے حج کا موسم آن پہنچا۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب نے حج کے لئے حجاز عازم سفر ہونے کا پروگرام بنایا تو دیوبندیوں نے اُن کے پیچھے پیچھے مولوی خلیل احمد سہارن پوری کو بھجوانے کا پروگرام تیار کرلیا۔ اور اس دوران ایک طویل محضر نامہ تیار کر کے بہت سے لوگوں کے دستخط بھی لے لئے جس میں درج تھا کہ فلاں......بن......فلاں......شہر کا رہنے والا ہے جو آج کل حجاز میں ہے۔ یہ شخص اعلیٰ درجے کا خواہش نفسانی اور بدعات میں مبتلا ہے۔ تمام مسلمانوں، خصوصاً علمائے کرام اور بزرگان دین کو فاسق اور گمراہ کہتا پھر رہا ہے اور لوگوں میں ان حضرات کے بارے میں نفرت پھیلاتا رہتا ہے اب تک اس نے سینکڑوں علمائے کرام کی تکفیر اور سب و شتم میں رسالے لکھ ڈالے ہیں۔ غلط عقائد لوگوں میں پھیلاتا رہتا ہے ہر گھر میں اس کی وجہ سے لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

(عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین مصنفین مولوی خلیل احمد، مولوی حسین احمد مدنی، مولوی منظور احمد نعمانی، مولوی تقی عثمانی، صفحہ 25، دار الاشاعت اردو بازار کراچی نمبر 1)

مشہور دیوبندی مولوی حسین احمد مدنی پہلے ہی سے حجاز میں مستقل سکونت رکھتے تھے جبکہ شیخ محمد معصوم صاحب نقشبندی رامپوری اور مولوی منور علی صاحب دیوبندی شریف مکہ کے مشیروں میں شامل تھے۔ شیخ محمد معصوم صاحب نے اس محضر نامے کو آفندی عبدالقادر شیبی کنجی بردار خانہ کعبہ کے ذریعہ شریفِ مکہ تک پہنچوا دیا۔ شریفِ مکہ نے اس محضر نامے کو پڑھتے ہی مولوی احمد رضا خاں صاحب کی گرفتاری کے احکامات صادر فرمادیئے اور یوں مولوی صاحب کو گرفتار کر کے قید میں

ڈال دیا گیا۔

مولوی احمد رضا خان کو حجاز میں سزا دلوائی جائے

دیوبندی مولوی حسین احمد نجیب اس محضر نامے کی ضرورت کے متعلق فرماتے ہیں۔

''اس محضر نامے کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان میں چونکہ انگریزی حکومت اس شخص کی پشت پناہی کر رہی ہے جس کی وجہ سے اس کے خلاف عدالت میں کوئی کارروائی عمل میں نہیں آسکتی۔لیکن خطہ عرب میں چونکہ مسلمانوں کی حکومت ہے اور وہ مسلمانوں اور علمائے اسلام کے ایسے بدخواہ کو قرار واقعی سزا دے سکتی ہے۔''(عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین، صفحہ 26۔25)

مولوی احمد رضا خان حجاز کی جیل میں

مولوی احمد رضا خان صاحب کو فوری طور پر جیل میں ڈال دیا گیا۔بعدازاں آپ کو شریف مکہ کے سامنے پیش کیا گیا۔چونکہ خاں صاحب کے عقائد ونظریات کے بارے میں کوئی ایسی کتاب مکہ مکرمہ میں دستیاب نہ تھی جس سے ان کے عقائد معلوم ہو سکتے۔البتہ مولوی عبدالسمیع رامپوری کی کتاب انوارالساطعہ پر ان کی ایک تقریظ موجود تھی اُسی تقریظ کو بنیاد بنا کر مندرجہ ذیل تین سوالات مرتب کر کے خاں صاحب کو دیئے گئے کہ آپ نے یہ لکھا ہے کہ

1۔رسول اللہ ﷺ کو ازل سے ابد تک کی جملہ چیزیں معلوم ہیں۔

2۔آپؐ سے کائنات کی ذرہ برابر چیز بھی پوشیدہ نہ تھی۔

3۔آپ نے تقریظ کے آخر پر لکھا ہے وصلی اللہ علیٰ من ھو الاول والاخر والظاھر والباطن۔

اور حکم دیا گیا کہ ان تینوں سوالوں کے جواب فوری لکھواور اپنا عقیدہ بیان کرو جب تک ان سوالوں کا جواب نہ دے دو گے تمہیں سفر کرنے کی اجازت نہیں۔

احمد رضا خان صاحب کا اپنا بیان

مولوی احمد رضا خان نے اپنے سفر مدینہ کا مکمل حال کتابی شکل میں شائع فرمایا ہوا ہے۔آپ اس واقعہ کو یاد کر کے کہتے ہیں کہ

''ان میں سے بعض جواب میرے دیکھنے میں آئے جن میں فرمایا ہے کہ یہ خبیث کذابوں کا کذب خبیث ہے اس کو تو مکہ معظّمہ میں وہ اعزاز ملا جو کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔وہابیہ کی تو کیا شکایت کہ وہ اعداء ہیں......ان کے افتراؤں نے بعض جاہل کچے سنیوں کو بھی میرے مخالف کر دیا تھا۔یہ بہتان لگا کر کہ یہ معاذ اللہ حضرت شیخ مجدد کو کافر کہتا ہے اور جب مکہ معظّمہ میں علم غیب کا مسئلہ بفضلہٖ تعالیٰ باحسن وجوہ روشن ہو گیا تو اب یہ جوڑی کہ عیاذ باللہ یہ قدرت نبوی کو قدرت الٰہی کے برابر کہتا ہے کچھ ناسمجھ لوگ آیۃ کریمہ یاایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسقٌ بنباءٍ فتبینوا۔پر عمل نہ کرنے والے ان کے داؤں میں یعنی فریبوں میں آ گئے۔مدینہ طیبہ میں ایک ہندی صاحب شیخ الحرم عثمان پاشا کے یہاں کچھ دخیل تھے......یہ بھی ان کذابوں کی باتوں سے متاثر ہوئے۔(اعلیٰ حضرت کا سفر مدینہ مصنفہ مولوی احمد رضا خان، صفحہ 46 ناشر مکتبہ اعلیٰ حضرت مزنگ لاہور)

مولوی احمد رضا خان صاحب کا جوابی حملہ

مولوی احمد رضا خان صاحب نے جیسے تیسے ان تینوں سوالوں کے جواب دے دیئے جس پر مسئلہ رفع دفع ہو گیا اور آپ کو سفر کرنے کی اجازت مل گئی۔مگر خاں صاحب کو ان دیوبندی حضرات پر بہت غصہ تھا جن کی وجہ سے ان کو حجاز میں جیل کی ہوا کھانی پڑی تھی۔اس لئے انہوں نے فوری واپسی کرنے کی بجائے حساب برابر کرنے کا پروگرام بنایا اور اپنے وکیل مفوض شیخ صالح کمال کے ذریعہ شریفِ مکہ کے پاس پیغام بھجوایا کہ

''افسوس مجھ پر تو اس طرح لے دے ہو رہی ہے حالانکہ میں خواص اہل سنت سے ہوں مگر ایک شخص (مولوی خلیل احمد سہارن پوری جو یہ محضر نامہ لے کر گئے

تھے) یہاں ایسا موجود ہے جو خدا کو جھوٹا اور شیطان کو رسول اللہ ﷺ کہتا ہے اس پر کسی قسم کا مواخذہ نہیں کیا جاتا۔''

مزید یہ کہ

i۔انہوں نے مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس میں سے ختم نبوت کی تفسیر والے حوالے۔

ii۔مولوی رشید احمد گنگوہی کی کتاب سے کہ اگر کوئی اللہ کی نسبت یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کو کافر مت خیال کرو۔

3۔۔مولوی خلیل احمد کی کتاب براہین قاطعہ سے کہ شیطان کے علم کو جناب رسول اللہ ﷺ سے زائد سمجھتے ہیں۔

iv۔مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا علم زید وعمر بلکہ چوپایوں کے برابر ہے۔

اسی طرح لکھا کہ ان دیوبندی حضرات کے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ساتھ محبت کے تعلقات ہیں اور آگے آپ علیہ السلام کے متعلق تفصیل درج کی کہ آپؑ دعویٰ مہدویت ومسیحیت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت اور لا نبی بعدی کی وہی تفسیر فرماتے ہیں جو مولانا قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں درج کی ہے۔یوں ان تمام حوالوں کو لیکر ان کا عربی ترجمہ کر کے علمائے حرمین کے سامنے فتویٰ کفر کے لئے پیش کر دیا اور اپنی اس تحریر کو''المعتمد المستند'' کے نام سے معنون کر دیا۔

احمد رضا خان صاحب کا تیر بھی ٹھیک نشانے پر

علمائے حرمین کی ایک بڑے تعداد نے دیوبندیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے ان پر کفر کا فتویٰ صادر فرما کر مہریں لگا دیں۔یوں مولوی احمد رضا خان صاحب خوشی خوشی واپس ہندوستان لوٹ آئے اور ان تمام فتاویٰ اور اپنی تصنیف ''المعتمد المستند'' کو اکٹھا کر کے حسام الحرمین کے نام سے شائع کر دیا۔بلکہ بقول دیوبندی مولوی عبدالرحمن ''احمد رضا خان بریلوی نے حرمین شریفین کا وہ متبرک فتویٰ ہندوستان لا کر اتنی کثرت سے شائع کیا کہ مشرق ومغرب تہہ وبالا ہو گئے۔''
(اعلیٰ حضرت کے علمی کارنامے،صفحہ 16 مصنفہ مولوی عبدالرحمن مطاہری ربانی بک ڈپو کٹرہ شیخ چاند لال کنواں دہلی،نمبر 6)

یوں دیوبندیوں کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے حرم میں اُن کو قید کروانے کے جواب میں مولوی صاحب نے ان کے کفر کا فتویٰ حاصل کرلیا چنانچہ بریلوی مولوی ارشد القادری ایڈیٹر جام نور اسی حسام الحرمین کے فتویٰ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

خاتم النبیین کی تشریح میں جماعت احمدیہ بانی دیوبند کے مسلک پر ہے

''جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے مضمون کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم نانوتوی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔''(زیروزبر،صفحہ 123،مصنفہ ارشد القادری شائع کردہ رومی پبلی کیشنز 38 اردو بازار لاہور)

اسی طرح ارشد القادری صاحب مزید احمدی اور دیوبندی نقطہ نظر کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ

''قادیانیوں کا یہ دعویٰ اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنی کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہے......اسی بناء پر مولوی محمد قاسم نانوتوی نے بھی عوام کے معنوں کو نادرست قرار دیا آپ تحریر فرماتے ہیں عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذّات کچھ فضیلت نہیں۔پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔''

پھر اس پر اپنا تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

i۔لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تشریح کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ نانوتوی کے مسلک پر ہے۔

ii۔مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا نانوتوی دونوں کے انداز فکر اور طریقہ استدلال میں پوری پوری یکسانیت ہے۔

iii۔''اتنی عظیم مطابقتوں کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں دونوں کا نقطہ نظر الگ الگ ہے۔'' بلکہ آخر پر اپنا تجزیاتی فیصلہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ''اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔''

(زیروزبر مصنفہ ارشد القادری ایڈیٹر جام نور، صفحہ 122 تا 124، روحی پبلی کیشنز 38 اردو بازار لاہور)

دیوبندیوں کو احمدیت کی دشمنی میں نمبر 1 ہونے کا خیال کیوں آیا؟

بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی۔مولوی احمد رضا خان صاحب نے حرم سے نکلنے سے پہلے پہلے 3 باتیں حرمین کے علماء کو رٹا دیں۔

اول: دیوبندی منکر ختم نبوت ہیں۔ دوئم: ان کے بانی جماعت احمدیہ سے محبت واخوت کے تعلقات ہیں اور دونوں کا ختم نبوت پر یکساں موقف ہے۔

سوئم: یہ کہ یہ فرقہ گستاخ رسول ہے۔

دیوبند کو حرم کے علماء کے مزید 26 سوالوں کا سامنا

دیوبندی حضرات نے دوبارہ اپنی طاقت اکٹھی کی اور حرم کے ایک ایک مفتی کے پاس حاضر ہوئے اور بتایا کہ یہ آپ سے ظلم ہو گیا ہے۔ہم ایسے نہیں ہیں۔مولوی احمد رضا خان صاحب نے حوالے توڑ مروڑ کر پیش کئے ہیں۔اس پر حرم کے علماء نے 26 سوالوں پر مشتمل ایک سوالنامہ تیار کر کے دیوبندیوں کے علماء کے لئے ہندوستان روانہ کر دیا جس میں سوال نمبر 10 تھا کہ کیا آپ حضرات حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی و رسول کو جائز سمجھتے ہیں؟

اسی طرح سوال نمبر 26 کہ آپ حضرات قادیانی (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام) کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ جس نے مسیح و نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔یہ سوال اس لئے کیا جا رہا ہے۔کہ یہ بریلوی لوگ آپ حضرات کی جانب یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ آپ حضرات اس سے محبت رکھتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔'' (اعلیٰ حضرت حیات اور کارنامے، صفحہ 93-92)

دیوبندی تاریخ کا وہ TURNING POINT

دیوبندی تاریخ کا یہی وہ turning point ہے یہاں وہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی حسام الحرمین سے زچ ہو جاتے ہیں اور یہاں سے پھر وہ ایک طرف

☆''ختم نبوت کی تفسیر میں احمدی دیوبندی یکساں موقف رکھنے'' ☆یا ''احمدیت سے محبت رکھنے''

☆''یا احمدیت کی تعریف کرنے'' کے الزام کو دھونے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں

تو دوسری طرف مولانا قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس پر غلاف چڑھانے بلکہ طعن کرنے بلکہ ان کے موقف سے مکمل انحراف میں مصروف ہو جاتے ہیں۔اور یہیں سے ظلم کی اس اندھی رات کا آغاز ہوتا ہے جس میں احمدی نعشوں کو قبروں سے اکھاڑ باہر پھینکنا، بچوں بوڑھوں نوجوانوں حتیٰ کہ عورتوں پر ظلم کرنا، گھر بار کو لوٹ لینا، بیوت الذکر سے کلمہ طیبہ کو گندگی مل کر مٹا دینا، معصوم نمازیوں کو بموں سے اڑا دینا، کلمہ طیبہ سینے پر لگانے والوں کو جیل کی کال کوٹھڑیوں میں جھونک دینا، جہاد بن جاتا ہے اور یہ ہے وہ خفیہ راز اور خفیہ مجبوری جس میں دیوبندی علماء تمسخر اڑاتے، قبریں اکھیڑتے، بیوت الذکر گراتے قرآن جلاتے اور یہ نعرہ لگاتے نظر آتے ہیں کہ ہاں ''ہم احمدیوں سے وہیں سلوک کر رہے ہیں جو مکہ میں مشرکین مکہ معصوم مسلمانوں سے کیا کرتے تھے''۔

مجھے اقتدار ملے تو میں سب احمدیوں کو ذبح کر دوں گا

مشہور دیوبندی مصنف طاہر عبدالرزاق نے ''ختم نبوت کے محافظ'' کے نام سے مختلف علماء کے بیانات شائع کئے ہیں جس میں مولوی تاج محمود فیصل آبادی

صدر تحفظ ختم نبوت مغربی پاکستان بڑی مسرت اور بڑے فخر سے اعلان کرتے نظر آتے ہیں۔

’’خون کی ندیاں بہا دوں گا۔اور سب احمدیوں کو ذبح کر دوں گا۔‘‘

’’اگر مجھے اقتدار ملے اور میں پاکستان کا سربراہ بنوں تو میرا فیصلہ......

مولانا نے اپنا ہاتھ کھول کر بازو پھیلایا اور اسے تلوار کی طرح لہراتے ہوئے فرمایا کہ میں تو ان سب کا صفایا کردوں گا یعنی خون کی ندیاں بہا دوں گا۔ بچوں بوڑھوں عورتوں سب کو ذبح اور املاک کو آگ لگا دوں گا۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)

(ہفت روزہ لولاک فیصل آباد از پروفیسر محمد طاہر بحوالہ ختم نبوت کے محافظ از طاہر عبدالرزاق، صفحہ 37)

وہ جو کہتے ہیں کہ خود بدلتے نہیں اور قرآن بدل دیتے ہیں والی بات عملی طور پر نظر آنے لگے جاتی ہے۔1905ء کے بعد کے دیوبندی حضرات نے تحذیر الناس سے کیا انحراف کیا تمام اسلامی اقدار سے بھی کنارہ کش ہو گئے اور پھر صرف اور صرف ایک ہی اصول طے پا گیا کہ ہم نے دنیا کو دکھانا ہے کہ ہماری ختم نبوت کی تفسیر احمدیوں سے بالکل نہیں ملتی، بلکہ ہمارا احمدیوں سے کوئی ہمدردی کا رشتہ نہیں، بلکہ ہم تو احمدیوں کے اول المخالفین ہیں، بلکہ ہم تو ان کے ازلی دشمن ہیں، بلکہ ہم کو موقعہ ملے تو ہم ان کو ذبح کر دیں اور زندہ رہنے کا بھی حق چھین لیں، بلکہ ہم تو ان کو بموں سے اڑا دیں، ان کی مساجد کو ’’مرزو اڑے‘‘ کا نام دے دیں گے اور ان کے گھروں پر سے کلمہ طیبہ کو کھرچ ڈالیں گے، ان کو شعائر اسلام یہاں تک کہ السلام علیکم کہنے اور آذان دینے سے بھی روک دیں گے اور ان ’’تمام نیک کاموں‘‘ کا سہرا ہمارے سر پر ہو اور کاش ان تمام ’’نیک کاموں‘‘ سے ہمارے ماتھے پر لگا ’’تحذیر الناس‘‘ کا داغ دھل جائے اور کاش دنیا ہمیں یہ طعنہ کبھی نہ دے کہ ہمارے بانی مولانا قاسم نانوتوی نے ختم نبوت کی وہی تفسیر کی تھی جو آج احمدی کر رہے ہیں اس الزام کو دھونے کے لئے ہم سب کاموں کے لئے تیار ہیں خواہ وہ اسلامی اخلاق سے انحراف ہو یا ہمارے اسلاف کی تحریرات سے۔ ہم سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

✡✡✡✡✡

وہ جو احمد بھی ہے اور محمدؐ بھی ہے

(کلام صاحبزادی امۃ القدوس بیگم)

وہ جو احمدؐ بھی ہے اور محمدؐ بھی ہے
وہ مؤیَّد بھی ہے اور مؤیِّد بھی ہے
وہ جو واحد نہیں ہے پہ واحد بھی ہے
اک اُسی کو تو حاصل ہوا یہ مقام
اُس پہ لاکھوں درود اس پہ لاکھوں سلام

سوچا جب وجہِ تخلیقِ دنیا ہے کیا؟
عرش سے تب ہی آنے لگی یہ ندا
مصطفیٰ، مصطفیٰ، مصطفیٰ، مصطفیٰ
وہ ہے خیر البشر وہ ہے خیر الانام
اس پہ لاکھوں درود، اس پہ لاکھوں سلام

قطبِ روحانیت، ذاتِ قبلہ نما
ہادی و پیشوا، رہبر و رہنما
مرشد و مقتدا، مجتبیٰ مصطفیٰ
حق کا پیارا نبی اور چنیدہ امام
اس پہ لاکھوں درود، اس پہ لاکھوں سلام

اس کی سیرت حسیں، اس کی صورت حسیں
کوئی اس سا نہ تھا، کوئی اس سا نہیں
اس کا ہر قول، ہر فعل ہے دلنشیں
خوش وضع، خوش ادا، خوش نوا، خوش کلام
اس پہ لاکھوں درود، اس پہ لاکھوں سلام

وہ صدوق و امین و رؤف و رحیم
وہ نذیر و بشیر و رسولِ کریم
ذات اس کی ہے تفسیر خُلقِ عظیم
اس کے اخلاق کامل ہیں، خلقت ہے تام
اس پہ لاکھوں درود، اس پہ لاکھوں سلام

✡✡✡

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 9

”تحفظ ختم نبوت“ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

”وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے“۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

”جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں“۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دیوبندیت کا احمد رضا خان صاحب بانی بریلویت کو حرم میں جیل میں ڈلوانے کا خفیہ منصوبہ اور

یہ دیوبندی احمدیوں کے ہم نوالہ وہم پیالہ ہیں، رشید گنگوہی کے ہم زلف پیر سراج الحق کے ساتھ ساتھ سینکڑوں دیوبندی احمدی ہو چکے ہیں

”ختم نبوت پر بھی دونوں کا موقف یکساں ہے“، احمد رضا خان کا حرم کی جیل سے نکلنے کے بعد پلٹ کر دیوبندیوں پر وار

دیوبندیو! احمدیت سے عقیدت اور ختم نبوت پر اپنی منافقت کے بارہ تحریری جواب دو۔”مفتیان حرم کا 26 سوالات“ بھیج کی تحریری مطالبہ

یہ سچ ہے کہ ”ہمارے بانی نے بھی کفر بکا“ مگر اب ”ہم قادیانیوں کے خون کی ندیاں بہا دیں گے“ مگر اے کاش ہم سے کوئی یہ داغ اتار دے

دیوبندی حضرات کی تحاریک ختم نبوت اور احمدیت سے دشمنی کے پیچھے چھپے شرمناک خفیہ حقائق پر مبنی مکمل کہانی (حصہ دوئم)

حرم کا 26 واں سوال اور ایک ٹرین کے سفر کی دلچسپ کہانی

بقول دیوبندی علماء حرم کے مفتیان کرام نے دیوبندی منت ساجت پر کہ مولوی احمد رضا خان نے ہمارے متعلق تمام حوالہ جات توڑ مروڑ کر پیش کئے ہیں 26 سوالات پر مبنی ایک سوالنامہ تیار کر کے برصغیر بھجوا دیا کہ اگر ایسا ہے تو آپ پہلی فرصت میں اپنا موقف ان سوالات کی روشنی میں تحریراً بھیج دیں دیوبندی علماء کی طرف سے اِن سوالات کا جواب ”المہند“ نامی کتاب کی شکل میں دیا گیا۔ بریلوی حضرات کہاں چپ بیٹھنے والے تھے۔ممتاز بریلوی عالم دین مولوی حشمت علی صاحب نے اس المہند کا جواب ”رد المہند“ کے نام سے شائع کر دیا۔جس میں آپ نے نہ صرف سوال نمبر 26 کے جواب پر تبصرہ فرمایا بلکہ اپنا ایک آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا مناظرہ کا حال بھی درج فرمایا جو کہ اُن کے بقول ایک ٹرین کے دو مسافروں کے درمیان ہو رہا تھا اور یہ موصوف مولانا پاس بیٹھے سن رہے تھے اور آخر کار اس مذاکرے میں شامل ہو گئے۔یہ مکمل حوالہ جو کہ کتاب کے ص 104 تا 113 یعنی 9 صفحات پر مبنی ہے پیش کرتا ہوں

”کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے کا مدعی ہے۔کیونکہ تمہاری طرف لوگ نسبت کرتے ہیں کہ اُس سے محبت رکھتے ہو اور اُس کی تعریف کرتے ہو“ پھر اس کے جواب میں لکھا جب اُس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰؑ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا منکر ہوا (۔۔نامناسب الفاظ۔۔) ہمارے حضرت مولا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا۔بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں

میں کہتا ہوں یہ سب ٹھیک ہے۔بے شک دیوبندیوں نے مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیئے اور وہ چھپ کر شائع بھی ہو گئے مگر اِس سے دیوبندیوں کا کفر کس طرح اُٹھ گیا جیسے (۔۔۔نامناسب الفاظ۔۔۔) قادیانی نے (۔۔۔نامناسب الفاظ۔۔۔) اُن سے زیادہ ناپاک کفریات خود دیوبندیوں نے بکے۔پھر

دیوبندیہ کس منہ سے قادیانیوں کو کافر کہہ سکتے ہیں۔اور جس دلیل سے قادیانیوں کا کافر اور مرتد ہونا ثابت کریں اسی دلیل سے دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت ہو جائے گا۔

میں ایک بار بریلی شریف سے گجرات کو براستہ اجمیر شریف آ رہا تھا۔باندی کوئی کے اسٹیشن پر ایک قادیانی اور ایک دیوبندی بھی ریل میں سوار ہوئے۔اِن دونوں میں جو گفتگو ہوئی دلچسپی سے خالی نہیں تھی اس لئے اپنی یاد کے موافق سے یہاں نقل کر رہا ہوں

دیوبندی: (قادیانی سے) کیوں جناب آپ کہاں جائیں گے؟

قادیانی: جناب میں بھروچ کے ضلعے میں کوئلے اور چونے وغیرہ کی تجارت کے لئے جایا کرتا ہوں۔وہیں جارہا ہوں۔احمد آباد کچھ کام تھا اِس لئے اِدھر سے چلا آیا اور آپ کہاں تشریف لے جائیں گے؟

دیوبندی: جی میں راندیر ضلع سوت جارہا تھا۔تھانہ بھون حاضر ہوا تھا حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب سے مرید ہوکر آ رہا ہوں اور آپ کس کے مرید ہیں؟

قادیانی: جناب میں حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہوں

دیوبندی: استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ! معاذ اللہ

قادیانی: کیوں جناب آپ کو اِس قدر غصہ کیوں آ گیا؟ خیر تو ہے؟

دیوبندی: آپ اُسی مرزا قادیانی کے مرید ہیں جو کافر و مرتد تھا۔پھر غصہ ہونے کی وجہ پوچھتے ہو؟

قادیانی: جناب غصہ کی کوئی بات نہیں اگر کوئی کفر مرزا صاحب کا معلوم ہو تو بتایئے؟

دیوبندی: آپ کے مرزا کا کوئی ایک کفر ہے۔جی اُس نے تو سینکڑوں (۔۔۔نامناسب الفاظ ہیں۔۔۔)

قادیانی: پھر میں کہتا ہوں آپ غصہ کیوں فرماتے ہیں مرزا صاحب کا کوئی ایک کفر بتایئے؟

دیوبندی: اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ دافع البلاء صفحہ 15 پر لکھا ہے خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰؑ) کو کس طرح دوبارہ دنیا میں لاسکتا ہے جس کے پہلے ہی فتنے نے دنیا کو تباہ و برباد کر دیا۔دیکھئے اس عبارت میں مرزا نے اللہ تعالیٰ کو عیسیٰؑ کے دوبارہ دنیا میں لانے سے عاجز بتایا۔

قادیانی: اگر خدا کو عاجز بتانا کفر ہے آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے خدا کو جھوٹا لکھا ہے اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے گنگوہی جی بھی کافر ہیں اور گنگوہی مسلمان ہیں تو مرزا صاحب بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: (جواب سے عاجز آ کر) اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰؑ کی سخت توہینیں کی ہیں

قادیانی: اگر مرزا صاحب نے عیسیٰؑ کی توہینیں کی ہیں تو دیوبندیوں نے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی سخت گستاخیاں کی ہیں

آپ کے گنگوہی جی نے براہین قاطعہ صفحہ 55 دار الاشاعت کراچی پر حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کم لکھا ہے۔آپ کے پیر تھانوی جی نے تو حفظ الایمان صفحہ 13 قدیمی کتب خانہ کراچی پر حضور کے علم کو بچوں پاگلوں جانوروں اور چار پایوں کے مثل لکھا ہے اور اس کے سوا بھی بہت عبارتیں ہیں۔

اگر عیسیٰؑ کی توہین کفر ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین بھی کفر ہے۔اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو گنگوہی انبیٹھی، تھانوی صاحبان بھی ضرور کافر ہیں۔اور اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

دیوبندی: آپ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔کیا مرزا نے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا۔کیا ایسا شخص کافر نہیں؟

قادیانی: جی جناب مرزا صاحب نے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ اس کے عجیب معنی بتائے ہیں

وہ فرماتے ہیں خاتم النبیین کے معنی لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پچھلے نبی۔ یہی معنی لینا صحیح نہیں بلکہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی مہر۔ مہر کی وجہ سے فرمان شاہی کا اعتبار ہوتا ہے اور جس فرمان شاہی پر مہر نہ ہو اُس کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ تو خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ علیہ السلام بالذات نبی ہیں یعنی حضور کو خود اللہ نے بغیر کسی واسطہ اور وسیلہ کے نبوت عطا فرمائی اور حضور کے سوا اور جتنے بھی نبی ہونگے سب کو حضور کے طفیل سے نبوت ملے گی۔ تو اور سب نبی بالعرض ہونگے۔ تو اب جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھ کو بغیر حضور کے واسطہ کے نبوت ملی وہ جھوٹا ہے اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں حضور کا غلام ہوں مجھ کو حضور کے طفیل سے نبوت ملی ہے تو وہ سچا ہے۔ خاتم النبیین کے اگر یہ معنی لئے جائیں جو مرزا صاحب نے بیان فرمائے ہیں تو حضور کا خاتم النبیین صرف انبیائے سابقین کے اعتبار سے خاص نہیں ہوگا بلکہ اگر حضور کے زمانہ میں بھی بلکہ اگر حضور کے بعد بھی ایک نہیں لاکھوں نبی پیدا ہوں تو پھر بھی حضور کا خاتم النبیین ہونا ویسا ہی باقی رہتا ہے اور حضور اگلے پچھلے تمام نبیوں کے خاتم یعنی مہر ہونگے۔

یہ وہی مضمون ہے جو دیوبندی گروہ کے نانوتوی جی نے اپنی تحذیر الناس کے صفحہ 65 وصفحہ 85 ادارہ العزیز گوجرانوالہ پر بیان کیا ہے

اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے نانوتوی صاحب بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں

دیوبندی: آپ فضول اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں بھلا بتایئے کیا مرزا قادیانی اپنی بیوی کو ام المومنین نہیں لکھتا۔ کیا یہ کفر نہیں ہے؟

قادیانی: جناب مرزا صاحب نے تو اپنی زوجہ کو ام المومنین لکھا مگر آپ کے پیر تھانوی نے تو معاذ اللہ ام المومنین سے اپنی بیوی کی تعبیر کی چنانچہ الامداد صفر 1325 ھ میں ہے

ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (یعنی اشرف علی تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا۔ میرا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ملے گی۔ دیکھئے حضرت ام المومنین کے آنے کا خواب گڑھا اور کم سن عورت ملنا اس کی تعبیر بتادی۔ اگر اِس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں

دیوبندی: آپ فضول ضد کئے جاتے ہیں بھلا بتلایئے کیا مرزا قادیانی نے عیسیؑ کے معجزات کو اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ 151 تا 163 تک مسمریزم اور لہو لعب وغیرہ نہیں بتایا۔ کیا ایسا کہنے والا بھی کافر نہیں ہوگا؟ آپ اسے کافر نہ کہیں مگر میں تو اُسے دس بار کافر کہوں گا۔

قادیانی: یہ تو آپ کو اختیار ہے آپ جسے چاہیں سو مرتبہ کافر کہیں مگر مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ کے دیوبندی گروہ کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالہ منصب امامت صفحہ 31، 32 پر لکھا (فارسی جس کا ترجمہ یہ ہے) یعنی بہت سی چیزیں جن کا اللہ کے مقبولوں سے ظاہر ہونا معجزہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ ویسے یا اُن سے زیادہ قوی ان سے بڑھ کر کامل باتیں تو جادوگر اور طلسمات والے دکھا سکتے ہیں۔ خرق عادت میں معجزہ اور کرامات دونوں داخل ہیں مگر کرامت کو تو آپ لوگ کیا مانیں گے اس لئے میں نے معجزہ پر بحث کی ہے۔

اب فرمایئے اگر مرزا صاحب عیسیؑ کے معجزات کو مسمریزم کہہ کر کافر ہو گئے تو آپ کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی جادو اور شعبدہ بازی کو معجزہ سے زیادہ قوی اور کامل بتا کر کافر ہو گئے۔ اگر یہ کافر نہیں تو وہ کس طرح کافر ہو گئے؟

دیوبندی: آپ خوامخواہ ضد پال رہے ہیں۔ کیا مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر نہیں؟

قادیانی: (مسکرا کر) دیکھیئے آپ ہر بات سے گریز فرما رہے ہیں مگر میں برابر آپ کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور میں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔

اچھا سنئے الامداد صفر 1339 ھ میں ایک شخص کا خواب چھپا کہ وہ خواب میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے اور جب جاگتا ہے تو اللھم صلی علیٰ سیدنا و نبیینا و مولانا اشرف علی پڑھتا ہے دن بھر اُسے یہی خیال رہتا ہے اور جھوٹا بہانہ کرتا ہے کہ میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی۔ وہ اپنا یہ واقعہ آپ کے پیر تھانوی صاحب کو لکھتا ہے۔

تھانوی صاحب اسے جواب دیتے ہیں کہ اس واقعہ میں تسلی تھی جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے ۔ اگر تھانوی صاحب حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کو کفر جانتے تو صاف صاف جواب دیتے کہ تو کافر ہو گیا تو نے دن بھر مجھے نبی جپا ۔ تو اسلام سے نکل گیا ہے ۔ تو نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو ۔ اگر بیوی رکھتا ہے تو وہ تیرے نکاح سے نکل گئی اُس سے دوبارہ نکاح کرو ورنہ (۔۔۔۔آگے گندے الفاظ ہیں ۔۔۔) اور زبان کی بے اختیاری کا بہانہ جھوٹا ہے ۔ دن بھر جاگتے میں ہوش کے ساتھ مجھے نبی کہتا رہا اور پھر کہتا ہے کہ میری زبان میرے اختیار میں نہیں تھی ۔۔۔۔ مگر آپ کے پیر نے یہ کچھ نہیں کہا بلکہ اُسے تسلی دی کہ اس طرح پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی ہوتی ہے اور پھر اُسے اس رسالہ میں چھاپا گیا جس کا مقصود اُمت محمدیہ کے عقائد اخلاق و معاشرت کی اصلاح بتایا گیا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تھانوی صاحب ہرگز دعویٰ نبوت کو کفر نہیں جانتے ہیں بلکہ چھاپ کر شائع کرنے سے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ مریدوں کو دعوت دی گئی ہے کہ پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی اس طرح ہوتی ہے کہ اُسے نبی اور رسول کہا جائے ۔

ہمارے مرزا صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضور ﷺ کی سنت کی اتباع کرنے کے صدقے میں نبوت عطا فرمائی گئی بلکہ کامل اتباع سنت تو یہی ہے کہ جس طرح حضور ﷺ نے نبی رسول ہو کر اُمت کو ہدایت فرمائی اسی طرح حضور ﷺ کا غلام بھی حضور کے طفیل سے نبوت پا کر مخلوق کو ہدایت کرے ۔

تو تھانوی صاحب نے جو اپنے آپ کو متبع سنت کہا اس کا مطلب یہی ہوا کہ مجھ کو حضور کی غلامی اور حضور کی سنت کے کامل اتباع کے صدقہ نبوت ملی ہے ۔

اگر مرزا صاحب اس وجہ سے کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی اس وجہ سے کافر ہو گئے ۔ اگر ان کو آپ مسلمان مانتے ہیں تو انہیں بھی مسلمان ماننا پڑے گا ۔

دیو بندی: جناب میں کس قدر تھوڑا بولتا ہوں اور آپ فضول باتوں میں وقت گزار دیتے ہیں

سنئے جناب! تمام علمائے دیو بند نے مرزا صاحب پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے پھر ہم مرزا کو کیوں کر کافر نہ کہیں؟

قادیانی: جناب غور فرمایئے ۔ یہ میری بات کا جواب نہیں ہوا ۔ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ علمائے بریلی نے علمائے دیو بند پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے ۔

دیو بندی: اجی حضرت! آپ میرا مطلب نہیں سمجھے ۔ مطلب یہ کہ مرزا کے کافر و مرتد ہونے پر علمائے بریلی و علمائے دیو بند سب نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور مرزا کو دونوں گروہ کافر و مرتد جانتے ہیں کہیئے اب تو آپ کی سمجھ میں آیا؟

قادیانی: میں اب بھی آپ کا مطلب سمجھنے سے عاجز ہوں

سنئے علمائے دیو بند کو تمام قادیانی اور تمام علمائے بریلی سب کافر کہتے ہیں ۔ قادیانی صاحبان دیو بندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے اور علمائے بریلی دیو بندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ اُنکے نزدیک دیو بندی صاحبان اللہ اور رسول کی توہینیں اور گستاخیاں کرتے ہیں ۔ تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ جس فریق کے کافر و مرتد ہونے پر دو گروہ متفق ہوں وہ ضرور کافر ہے تو آپ اپنا اور دیو بندی صاحبوں کا کافر مرتد ہونا تسلیم کیجیئے ۔

دیو بندی: آپ کسی طرح مانتے ہی نہیں ۔ سنیئے مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے تمام علمائے کرام نے بھی مرزا اور اس کے ماننے والوں پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے ۔

قادیانی: مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے جن علماء نے ہم پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اُنہی علماء نے آپ کے تمام دیو بندی صاحبوں پر اور آپ کے پیشواؤں رشید گنگوہی اور قاسم نانوتوی، خلیل انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی صاحبان پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے ۔

اگر آپ اسے صحیح مانتے ہیں تو اسے بھی صحیح مانیے ۔ اور اگر یہ فتویٰ آپ کے نزدیک غلط ہے تو اُس فتوے کے صحیح ہونے کا کیا ثبوت ہے ۔

یہاں تک گفتگو پہنچی تھی دیو بندی صاحب بالکل عاجز ہو چکے تھے ۔ قادیانی صاحب نے جو معلوم ہوتا ہے پہلے خود دیو بندی ہونگے کیونکہ وہ دیو بندی عقائد سے پوری طرح واقف تھے الزامی جوابوں سے دیو بندی کو بالکل مبہوت کر دیا تھا اب دیو بندی صاحب مجبوراً سخت کلامی دشنام بازی پر آمادہ ہو گئے اور قریب تھا

کہ چلتی ٹرین میں فساد ہو جائے یہ حالت دیکھ کر فقیر سے نہ رہا گیا اور فقیر نے یہ کہہ کر دونوں کو آپس میں لڑنے سے باز رکھا

فقیر آپ دونوں صاحبان کیوں لڑتے ہیں میرے نزدیک آپ دونوں صاحبان اس بات میں سچے ہیں

دیوبندی (غصہ میں آکر) میں تو ضرور سچا ہوں مگر آپ نے اس۔۔۔۔گالی۔۔۔۔کو کس طرح سچا کہہ دیا آپ بھی قادیانی معلوم ہوتے ہیں۔

قادیانی: آپ اس کی بات پر توجہ نہ دیں آپ اپنا فیصلہ ارشاد فرمائیں

فقیر: (دیوبندی سے مخاطب ہو کر) الحمدللہ نہ میں قادیانی ہوں نہ دیوبندی۔ الحمدللہ میں سنی حنفی ہوں۔ آپ دونوں صاحبان بحث کر رہے تھے میں سن رہا تھا۔ آپ نے کہا قادیانی کافر ہیں۔ میں کہتا ہوں اس بات میں بے شک آپ سچے ہیں ضرور قادیانی کافر ہیں

اِن صاحب نے فرمایا کہ دیوبندی کافر ہیں میں کہتا ہوں کہ اِس بات میں یہ بھی سچے ہیں ضرور دیوبندی کافر ہیں۔ مرزا قادیانی کے جو کفریات آپ نے بتائے ہیں وہ یقیناً سب کفر ہیں مگر آپ کے عاجز ہونے کا سبب یہ ہے کہ آپ اُن کفریات کے سبب مرزا صاحب کو تو کافر کہتے ہیں اور ویسے ہی بلکہ اُن سے بڑھ کر جب آپ کو اپنے پیشواؤں کے کفر دکھائے جاتے ہیں تو آپ اُنہیں کافر نہیں کہتے۔ اسی وجہ سے آپ کو قادیانی صاحب نے دبا لیا اور آپ جواب نہیں دے سکے۔ مگر میرے نزدیک تو دونوں کافر ہیں اور جس دلیل سے مرزا قادیانی کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اُسی دلیل سے دیوبندیوں کا کافر و مرتد ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

فقیر کی اس تقریر کو سن کر دونوں خاموش مست خواب خرگوش ہو گئے۔ اور پھر سارا سفر اِن دونوں صاحبان نے کوئی مذہبی بحث نہیں چھیڑی اور راستہ بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ وللہ الحمد

یہاں پر اس تقریر کے نقل کرنے سے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ دیوبندی لوگ جو قادیانیوں کو کافر کہتے ہیں یہ محض اُن کا تقیہ اور فریب ہے۔ ورنہ مرزا کے کفریات سے بڑھ کر گندے کفریات خود دیوبندی دھرم میں داخل ہیں۔ اگر اسلام کی ہمدردی سے مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہوتا تو مرزا پر ایک بار کفر کا فتویٰ دیا تھا تو دیوبندی دھرم اور اُن کے پیشواؤں پر 10 دس بار کفر کا فتویٰ دیتے مگر وہاں تو مقصود محض مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور نئے نئے حلقہ تزویر بنا کر ان سے مسلمانوں کی مسلمانی اور بھولے سنیوں کی سنت کو پھانسنا ہے۔

(نوٹ: ہم نے اس بریلوی مولوی کے الفاظ مکمل اس لئے درج کر دیئے ہیں تاکہ بریلویت کا تقیہ اور منافقت اور خیانتانہ بے شرمی کو رنگے ہاتھوں قارئین مشاہدہ کر سکیں کیونکہ وہ اپنے منہ سے کہہ رہا ہے کہ ''مرزا پر ایک بار کفر کا فتویٰ دیا تھا تو دیوبندی دھرم اور اُن کے پیشواؤں پر 10 دس بار کفر کا فتویٰ دیتے'' پھر انہی بریلویوں مولویوں نے دیوبندی مولوی جناب مفتی محمود صاحب کی امامت میں قومی اسمبلی میں یہ رونا پیش کیا تھا کہ ہم سب پکے مسلمان، عاشق رسول، مصدق ختم نبوت ہیں اور صرف اور صرف یہ احمدی ان سب باتوں کے منکر ہیں۔ اور یوں خود اپنے ہاتھ سے ہماری اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ ''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر احمدیت پر تبرّ ابازی، تقیہ، منافقت، جھوٹ، دھوکہ دہی اور خیانتانہ بے شرمی کے بغیر ممکن ہی نہیں اور اگر دیوبندی منکرین ختم نبوت ہیں تو ہم منافقین ختم نبوت ہیں)

''اِس واقعہ سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ انبیٹھوی جی نے المہند کے 26ویں سوال کے جواب میں عیاری مکاری سے کام لیا۔ مرزا قادیانی کو تو کافر کہہ دیا مگر خود دیوبندی گروہ کے کفریات جو کسی بھی طرح مرزا کے کفریات سے کم نہیں اُنہیں علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش نہیں کیا۔ مسلمانو! اگر تم سے کبھی یوں پوچھ لے کوئی

کہاں دجال ہے اور اُس کے کام کیسے ہوتے ہیں

دکھا کر المہند اور انبیٹھی کویوں کہہ دو اسے کہتے ہیں دجالی اور دجال ایسے ہوتے ہیں

(ردالمہند مصنف حشمت علی تخریج محمد امجد علی عطاری ناشر میلاد پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور صفحہ 104 تا 113)

وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 10

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں‘‘۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدارا ذرا سوچو تو سہی! کہ لا نبی بعدی کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی آمد تو قرآن مجید کو ناقص بنادے گی

مقدمہ بہاولپور میں علمائے دیوبند کی مزوّرانہ چال کے انجام کی ایک جھلک

مشہور مقدمہ بہاولپور میں دیوبندی مفتیان مولوی محمد شفیع مفتی دیوبند، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، مولوی انور شاہ اور مولوی نجم الدین نے ڈسٹرکٹ جج بہاولپور کے سامنے احمدیوں کی پانچ وجہ تکفیر بیان کیں۔ ان پانچ وجوہات میں سے پہلے نمبر یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے لئے نزول وحی کا دعویٰ کیا ہے دوسرے نمبر پر یہ بیان کی کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر اور خاتم النبیین کے بعد نبوت کی دعوے دار ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس پیش ہوئے اور انہوں نے تائید ایزدی سے دیوبندی مزوّرانہ چالوں کا تارو پوداُدھیڑ کر رکھ دیا۔ انہیں دلائل کے دوران آپ نے ختم نبوت کا مطلب ’’قطعی اور حتمی آخری‘‘ اور پھر اس قطعی اور آخری کے بعد بھی بنی اسرائیلی مسیح علیہ السلام کے واپس اُمت محمدیہ میں بطور نبی آنے اور پھر ان پر شریعت محمدیہ کی وحی کے نازل ہونے کی گنجائش نکالنے اور اس سے پیدا ہونے والی دلچسپ صورت حال کو عدالت کے سامنے پیش کیا تو سب سامعین منہ میں انگلیاں دبا کر رہ گئے

عیسیٰ علیہ السلام جو خود صاحب کتاب ہیں جب اُن پر قرآنی وحی نازل ہوگی تو؟؟

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہا لسلام کا ایک حوالہ پیش کرتے ہوئے عدالت کی توجہ مولویوں کی اس ناخدا ترسی اور اسلام اور بانی اسلام، قرآن اور خالق قرآن کی اس گستاخی کی طرف توجہ دلائی تو ہر کوئی چونک کر رہ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولویوں کی اس قسمۃ ضیزی کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں

’’اگر وہی مسیح رسول اللہ صاحب کتاب آجائیں گے جن پر جبرائیل نازل ہوا کرتا تھا تو وہ شریعت محمدیہ کے قوانین دریافت کرنے کے لئے ہرگز کسی کی شاگردی اختیار نہیں کریں گے بلکہ سُنّت اللہ کے موافق جبرائیل کی معرفت وحی الٰہی اُن پر نازل ہوگی اور شریعت محمدیہ کے تمام قوانین اور احکام نئے سرے اور نئے لباس اور نئے پیرایہ اور نئی زبان میں اُن پر نازل ہوجائیں گے اور اس تازہ کتاب کے مقابل پر جو آسمان سے نازل ہوئی ہے قرآن کریم منسوخ ہوجائیگا۔ لیکن خدائے تعالیٰ ایسی ذلّت اور رسوائی اس اُمّت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے

کے ساتھ جبرائیل کا آنا ضروری امر ہے اسلام کا تختہ ہی اُلٹا دیوے‘‘(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 416)

اور مزید انتباہ کرتے ہوئے فرمایا

’’اگر واقعی اور حقیقی طور پر مسیح ابن مریم کا نازل ہونا خیال کیا جائے تو اس قدر خرابیاں پیش آتی ہیں جن کا شمار نہیں ہوسکتا۔‘‘
(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 417)

چنانچہ ان خرابیوں کی کچھ تفصیل عرض ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ بن مریم جو کہ قرآنی ارشاد کے مطابق 2 ہزار سال قبل بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے تھے بعینہ دوبارہ واپس تشریف لے آئیں اور امت محمدیہ کی بذریعہ قرآن خدمت کرنے لگیں تو قرآنی حقائق کو نعوذ باللہ از سرِ نو مرتب کرنا پڑے گا۔

☆ کہیں تاریخی غلطی بن رہی ہوگی۔ ☆ کہیں واقعاتی تخالف وتضاد بن رہا ہوگا۔

☆ کہیں خدا تعالیٰ کے واضح فرامین تبدیل یا منسوخ کرنے پڑیں گے۔

☆ بلکہ بعض آیات ہمیں مزید قرآن مجید میں داخل کرنا پڑیں گی۔نعوذ باللہ من ذلک

مندرجہ بالا سطور میں درج بیان کی دستاویزی شہادتیں ملاحظہ کرنے کے بعد ہر قاری پر یہ بات کھل جائے گی کہ وہ مولوی حضرات کے عقیدہ حیات مسیح فی السماء جیسا عقیدہ قبول کر کے قرآنی تعلیم سے کیا سلوک کر رہا ہے؟

آیئے دیکھئے کہ اگر بعینہ حضرت عیسیٰ تشریف لے آئیں تو قرآن مجید کیا کہہ رہا ہوگا اور زمین پر کیا صورت حال ہوگی۔

دور اول دور ثانی

آپ کو انجیل عطا فرمائی گئی۔آپ انجیل کا نام بھی نہ لیں گے بلکہ قرآن مجید کی تبلیغ کریں گے۔

۔وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ (المائدہ 47)

2۔وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ} (المائدہ 48)

3۔قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (المائدہ 69)

4۔إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ (المائدہ 111)

5۔۔قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ (الحدید 28)

6۔بلکہ جب حضرت عیسیٰ کی پیدائش مقصود تھی اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ حضرت مریمؑ کے پاس بھیجا کہ وہ بشارت دے کہ آپ حاملہ ہونگی۔آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔وہ بیٹا رسول ہوگا۔اور اس رسول کو ہم تورات اور انجیل دیں گے۔

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ (48) وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ (آل عمران 48-49)

قرآنی حقائق زمین پر صورت حال

حضرت عیسٰی پیدا ہو کر صرف توراۃ اور انجیل کی تعلیم دیں گے۔آپ توراۃ و انجیل کا نام بھی نہ لیں گے بلکہ قرآن مجید کی اشاعت کریں گے۔

سوال نمبر 1 قرآن مجید کی یہ مندرجہ بالا 6 آیات کیا نعوذ باللہ منسوخ ہو جائیں گی؟

سوال نمبر 2 کیا قرآن مجید میں مزید آیات داخل کی جاسکتی ہیں جن میں آپؑ کے صاحب قرآن ہونے کا ذکر ہو؟

سوال نمبر 3 کیا خدا تعالیٰ کا علم نعوذ باللہ ناقص تھا جس میں بشارت کے وقت صرف توریت اور انجیل کا ذکر کیا قرآن کا نہیں کیا؟

دور اول دور ثانی

آپؑ صرف بنی اسرائیل جیسی 12 قبائل پر مشتمل قوم کے نبی تھے۔آپ پوری دنیا کے لیے نبی ہونگے۔

1- رسولاً الی بنی اسرائیل (آل عمران:50)

2- یابنی اسرائیل إنّی رسولُ اللہ الیکم ومصدقالمابین یدی من التوراۃ (الصّف:7)

قرآنی حکم زمینی حقائق

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ آپ صرف بنی اسرائیل کے نبی ہیں جو 12 قبائل پر مشتمل ایک چھوٹی قوم ہے۔آپؑ فرمارہے ہونگے کہ یہ حکم پرانا ہو چکا ہے۔اب میں ساری دنیا اور سارے مذاہب کا نبی ہوں۔

سوال نمبر 4 کیا حضرت عیسٰیؑ کو محدود المکاں اور محدود الزماں نبی قرار دینے والی یہ 2 آیات بھی منسوخ ہو جائیں گی؟

سوال نمبر 5 کیا قرآن مجید میں مزید 2 آیات داخل کی جائیں گی کہ آپ تمام دنیا کے نبی ہیں؟

دور اول دور ثانی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں کچھ نشان لے کر اور وہ یہ ہیں کہ پرندے پیدا کر سکتا ہوں۔اندھوں اور برص والوں کو صحیح کروں گا اور یہ بھی بتادوں گا کہ تم نے کل کیا کھایا اور تم نے کیا ذخیرہ کیا۔آپ سؤر قتل کریں گے۔صلیب کو توڑیں گے دجال سے مقابلہ کریں گے۔لہٰذا پہلے دور والے نشان اس دور میں نہیں دکھائیں گے۔

أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ }(آل عمران 50)

قرآنی حکم زمینی حقائق

حضرت عیسٰیؑ کے 5 کام تھے جو اوپر درج ہیں۔دور ثانی میں نہ یہ معجزات ہونگے اور نہ کام، بلکہ صلیب توڑنا، سؤر مارنا وغیرہ ہونگے لہٰذا اس وقت یہ حکم أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ out of date ہوگا ایسے معجزات کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

سوال نمبر 6 کیا دور ثانی میں آل عمران:50 یہ آیت بھی منسوخ ہو جائے گی۔

وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 11

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں‘‘۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مناظرہ ایبٹ آباد میں عقیدہ ختم نبوت ’’قطعی اور یقینی آخری‘‘ کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور امت مسلمہ کی بذریعہ نبوت پیشوائی کا عقیدہ رکھنے والے

صدر تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد وقار گل جدون اور سیکرٹری ساجد اعوان سے ہمارے 5 سوال

سوال نمبر 1۔۔۔ جو کام سردار انبیاء فخر کائنات نہ کر سکے وہ حضرت عیسیٰؑ کیسے کر گزرے؟ تو بڑا کون؟

کفار مکہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نشانات طلب کئے ان میں سے ایک یہ بھی نشان انہوں نے طلب کیا اور سب سے آخر میں رکھا اور اپنے ایمانی فیصلہ کو اس پر ٹھہرایا وہ نشان کیا تھا۔ او ترقی فی السماء کہ آسمان پر چڑھ کر دکھا

جواب تھا قل سبحان ربیّ ھل کنتُ الا بشرًا رّسولا (بنی اسرائیل ع 11) یعنی کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور وہاں سے کتاب لائیں جس کو ہم پڑھ کر آپ پر ایمان لائیں۔ آپؐ کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ تو ان سے کہہ دے میرا رب جہتوں سے پاک ہے۔ اور میں بندہ اور رسول ہوں۔

خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین کی غلامی کرنے والوں بھائیو! جہاں ہماری دینی غیرت کا تقاضا ہے کہ ہم کچھ دیر کے لیے سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا جواب دیا۔

i۔ میں جہتوں سے پاک ہوں یعنی آسمان پر بیٹھا ہوا نہیں ہوں۔ ii۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بشر ہیں۔

iii۔ بشر آسمان پر چڑھا نہیں کرتے۔

اگر ہم یہ بات مان لیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ آسمان پر اپنے پاس اٹھا لے گیا تو مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں حضرت عیسیٰ کے لیے۔

i۔ اللہ تعالیٰ دور کہیں آسمان پر بیٹھا ہوا ہے اور جہتوں سے پاک نہیں ہے۔ ii۔ حضرت عیسیٰ آسمان پر چڑھ گئے اور اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

iii۔ آپ پھر بشر نہیں کوئی اس سے بڑی ہستی تھی۔ iv۔ حضرت عیسیٰ کے لیے اللہ نے وہ کام کیا جو آپؐ کے لیے نہیں کیا پیارا کون؟ یا بڑا کون؟

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہوں آسماں پر مدفون ہوں زمین میں شاہ جہاں ہمارا

سوال نمبر 2۔ ساری دنیا کا نبی ہونا صرف اور صرف میری خصوصیت ہے اور شرف ہے......فرمان نبویؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں نہیں۔ یہ شرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی حاصل ہے ...... ہم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے 5 ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے گزرے ہوئے کسی نبی کو نہیں دی گئیں یہ صرف اور صرف خدا نے مجھے امتیازی

شرف عطا کیا ہے اس میں پہلا کوئی نبی حصہ دار نہیں وہ 5 خصوصیات کیا آپؐ کی زبان سے سنیئے۔

عن جابرٍ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیتُ خمسًالم یُعطھُنّ احدٌ قبلی ۔۔۔ وکان البنی یُبْعَثُ الی قومہ خآصةً وُبعِثْتُ الی الناس عامةً۔ (مشکوٰۃ 5500/9 جلد سوئم صفحہ 122 آپؐ کے فضائل)

خدا تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں یہ ٹائٹل صرف اور صرف آپ ﷺ کو عطا کیا ہے اور یہ بات ہر مسلمان مومن کا زیور ایمان ہے۔

وما اَرْسلْنَاكَ الا كافةً للنّاس بشيراً ونذيرا (سبا:28)

لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آسمان سے تشریف لائیں گے تو آپؑ بھی قرآن کریم کو ہاتھ میں تھام کر تمام اقوام اور تمام مذاہب کو مخاطب کریں گے تو:

سوال * ۔آنحضور ﷺ کا یہ فرمان کہ یہ شرف صرف اور صرف مجھے عطا کیا گیا ہے مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں اس کی کیا حیثیت ہوگی؟

سوال * ۔کیا آنحضور ﷺ کا ٹائیٹل رسول العالمین کسی پرانے نبی کے ساتھ share ہوسکتا ہے؟

سوال * ۔بلکہ حضرت عیسیٰ تو اس طرح نعوذ باللہ آپ سے آگے بڑھ جائیں گے یعنی رسولاً الی بنی اسرائیل نیز رسولاً الی العالمین کیا خیال ہے؟

(* یاد رہے عیسیٰ علیہ السلام رسول اللہ ہیں اور بریلوی، دیوبندی، وہابی سب کا متفقہ عقیدہ ہے کہ رسول وہ ہے جو صاحب شریعت ہو۔اس لئے انکو امتی نبی کہہ کر بھی جان نہیں چھوٹتی کیونکہ وہ رسول ہیں۔آپ امتی رسول کا عقیدہ نہیں رکھتے امتی نبی کا عقیدہ رکھتے ہیں)

سوال نمبر 3۔۔خدا تعالیٰ نے صرف تاجدار مدینہ کو رحمة للعالمین بنایا..قرآن مجید نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی رحمة للعالمین ہیں...ہم

ہر نبی و رسول امت کے لیے رحمت ہوتا ہے اور جب حضرت عیسیٰؑ بھی رسولاً الی العالمین ٹھہرے تو اس طرح سے رحمة للعالمین بھی ٹھہرے۔

سوال * ۔ رحمة للعالمین صرف اور صرف تاجدار مدینہ ہیں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے بعد اس کی کیا حیثیت ہوگی؟

سوال * کیا حضرت عیسیٰؑ امت مسلمہ کے لیے رحمت نہ ہونگے؟ اور ساری دنیا کے لیے؟

سوال * کیا آپ ﷺ کا لقب رحمة للعالمین کسی سابقہ نبیؑ سے share ہوسکتا ہے؟

سوال * بلکہ آپ تو رحمت میں بھی بڑھ جائیں گے۔پہلی دفعہ رحمة لبنی اسرائیل اور دوسری دفعہ رحمة للعالمین۔

سوال نمبر 4۔۔۔بڑا کون؟

ہم مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضور ﷺ خدا تعالیٰ کے سب سے مقرب نبی تھی اسی لیے صرف آپؐ کو معراج نصیب ہوا اور آپؐ ایک رات میں ہفت افلاک کی سیر کر کے واپس تشریف لے آئے۔اب ہم ایک رات کی آسمانی سیر کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان میں زندہ ہونے کے واقعہ کو ملا کر دیکھتے ہیں۔

سوال * اگر ایک رات کی سیر آپ ﷺ کو شرف امتیاز بخشتا ہے تو اس شخص کا کیا مقام ہوگا جو 734380 دنوں سے آسمان پر ہی بیٹھا ہوا ہے؟

سوال نمبر 5۔۔۔خدا تعالیٰ کہاں ہے؟

اگر ہم یہ بات مان لیں کہ "بل رفعه الله اليه" کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھالیا۔چلیں مان لیا۔معراج کی رات میں آنحضور ﷺ نے آپؐ کو حضرت یحییٰؑ کے ساتھ چوتھے آسمان پر دیکھا اور یہیں آپؐ سے ملاقات ہوئی۔اب ہمارا سوال ان سے یہ ہے * خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلامؑ کو اپنی طرف اٹھایا تھا جبکہ مسیحؑ تیسرے آسمان پر ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ چوتھے آسمان پر ہے؟ الیاسی مسجد گواہ ہے جواب نہیں ملا۔ پسٹل کی گولی ملی جس سے خدا نے ہمیں بچالیا

وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 12

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں‘‘۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مناظرہ ایبٹ آباد میں عقیدہ ختم نبوت ’’قطعی اور یقینی آخری‘‘ کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور امت مسلمہ کی بذریعہ نبوت پیشوائی کا عقیدہ رکھنے والے

صدر ختم نبوت ایبٹ آباد جناب وقار گل جدون اور سیکرٹری ختم نبوت محترم ساجد اعوان صاحب سے میرا معصومانہ سوال

کیا میں محترم پادری صاحبان کی بات مان لوں؟

یہ 1993 کے دسمبر کی ایک شام کی بات ہے جب دوران مناظرہ خاکسار نے ختم نبوت ایبٹ آباد کے سیکرٹری صاحب جناب ساجد اعوان صاحب سے ایک موقعہ پر یہ معصومانہ سا سوال پوچھ لیا تھا کہ سرکار آپ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کرنے کے داعی ہیں میں بھی آپ کی یہ بات مان لیتا مگر یہ عقیدہ مجھ سے، یعنی مجھ سرکاری کافر سے ایک قربانی مانگتا ہے۔ ایک پادری صاحب کی للکار مجھے اس غیر اسلامی، غیر حقیقی، غیر سائنسی غیر تاریخی اور غیر فطری عقیدہ کی پشت پر سے سنائی دے رہی ہے۔ میری دینی غیرت نے گوارانہ کیا کہ شاہ جہاں، فخر کائنات، تاجدار حرم، سرکار دو عالم، رحمت للعالمین، صاحب طٰہٰ اور یٰسین، خاتم النبیین ’’پیوند خاک‘‘ قرار دیئے جائیں، ’’مردہ‘‘ اعلان کئے جائیں اور ’’زندہ وجاوید ابدی زندگی‘‘ مسیح کے حصے میں آنا قبول کروں۔ سنئے تو جناب مکرم پادری اسلم صاحب ’’مسیح کی شان از روئے قرآن‘‘ نامی اپنی کتاب میں اپنا حیات مسیح علیہ السلام کا دعویٰ اور دلیل یوں پیش کرتے ہیں: ’’باقی سب پیوند خاک ہو گئے۔ مگر وہ زندہ ہے اور ابد تک زندہ رہے گا۔ اہل اسلام کے مسلمات کی بناء پر بھی صرف وہی ایک زندہ جاوید ہے۔ اور قرآن کہتا ہے. وما یستوی الاحیاء والاموات یعنی زندہ اور مردے برابر نہیں پس لاریب وہ افضل ہے تمام کائنات سے...... اس کے سوا آج کر آسمانوں پر بلند کوئی نہیں ہوا اور اس کے سوا کوئی نہیں جو زندہ آسمان پر رہتا ہو‘‘۔

(اخوت اندر یاسیہ پنجاب لاہور مکتبہ جدید پریس 3 وارث روڈ، اپریل 1980)

میں نے 57 تنولی ہاوس ایبٹ آباد میں بیٹھے ختم نبوت کے وفد کے سامنے یہ کتاب لہرائی اور پوچھا کہ سرکار چلو سرکاری کافروں کو ایک نیک مشورہ ہی دیتے جایئے اور بتایئے حیات مسیح کا یہ عقیدہ مجھ سے تو اک قربانی مانگتا ہے۔ اک سوال کرتا ہے۔ میں نے اپنے آپ کو بہت ٹٹولا ہے۔ اپنے ایمان اور ضمیر کے ساتھ ساتھ اپنی غیرت کو پکارا ہے۔ سوال کو دہرایا ہے۔ بار بار دہرایا ہے۔ اپنے آپ سے بار بار پوچھا کہ مسلمان ہوتے ہوئے، خواہ سرکاری کافر ہی سہی، حب مصطفیٰ ﷺ کا دعویٰ ہوتے ہوئے کیا میں پادری صاحب کے اس دعویٰ کو قبول کرسکتا ہوں مجھے تو جواب ہر بار نفی میں ملا آپ کا جو بھی خیال ہو یہ میں آپ کو فوٹو کاپی دے رہا ہوں اور لکھ کر دے رہا ہوں۔ کل لکھ کر لایئے گا اور اپنے سب بڑوں سے مشورہ کر کے لایئے گا۔ پھر وہ کل نہ آیا۔ آئی تو گولی آئی۔ گالی آئی۔ جیل کی ایف آئی آر آئی۔ (یہ درد کا قصہ اور اس شام کی آپ بیتی بھی کسی سرد شام میں ضرور بیان کریں گے)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 13

”تحفظ ختم نبوت“ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

”وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے“۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

”جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں“۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ختم نبوت کا مطلب ”قطعی حتمی آخری“، مگر پھر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دور کسی آسمان میں 2000 سال سے زندگی

یہ ایک غیر معقول اور عشق رسول ﷺ کی نفی کرنے والی بات ہے

جبکہ احمدی عقیدہ ”حضرت عیسیٰ ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں۔

نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوگا۔ کسی حد تک معقولیت کا رنگ لئے ہوئے ہے“

علامہ اقبال کا ”سرکاری عقیدہ تحفظ ختم نبوت رکھنے والے مولویوں“ کو مشورہ

تمام امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ شریعت مکمل ہوگئی جس میں کسی تبدیلی کی کوئی صورت یا گنجائش نہیں۔ البتہ آخری زمانے میں امت شریعت پر عمل چھوڑ دے گی اور تربیتی لحاظ سے یہود و نصاریٰ جیسے کام شروع کر دے گی۔ ایسے میں ان کی اصلاح کے لئے ایک مصلح تشریف لائیں گے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ یہاں تک سب فرقوں کا اتفاق ہے۔ اختلافی نکتہ صرف یہ ہے کہ آیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے لئے انجیل لیکر آئے تھے وہی دوبارہ آئیں گے یا کسی امتی کو تشبیہی لحاظ سے ان کا نام اور مقام دیا جائے گا۔

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے وہ ایک خاص قوم اور ایک خاص شریعت کے ساتھ ایک خاص وقت کے لئے ظہور پذیر ہوئے۔ اور پھر اپنا مشن اور اپنی طبعی عمر پوری کر کے فوت ہو چکے ہیں اور نزول مسیحؑ کی پیشگوئی ایک امتی پر پوری ہوگی۔ جبکہ غیر احمدی کہتے ہیں امتی والی بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بذات خود آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہی خود آسمان سے اتر کر اصلاح امت مسلمہ کا کام کریں گے۔ یوں جماعت احمدیہ، اور تحفظ ختم نبوت کی تحاریک کی 134 سالہ لڑائی وفات مسیحؑ یا حیات مسیحؑ۔۔ صعود علی السماء یا کشمیر کی طرف ہجرت۔۔ فرشوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے مسیح علیہ السلام کی واپسی یا مثیل مسیح کی پیدائش۔۔ بندش نبوت یا فیضان نبوت۔۔ اسی طرح سے آمد امام مہدیؑ علیہ السلام، مسیح دجال، قتل خنزیر، کسر صلیب، یاجوج ماجوج، کانا دجال اور خر دجال، جیسے مضامین اور ان کی تفاسیر سے مزین و معنون ہے۔

یوں ایک صدی پر پھیلی، اس لڑائی میں مندرجہ ذیل نعروں کی بازگشت بار بار سنائی دیتی ہے۔ امت مسلمہ بگڑ جائے گی...... امت بگڑ چکی ہے...... اک مصلح کی ضرورت ہے...... اک مصلح ضرور آنا چاہیے...... صرف آنا نہیں چاہیے بلکہ قرآن و حدیث کے مطابق وہ ضرور آئے گا...... اے اللہ اس کو جلد بھیج...... موعود مصلح آسمان سے لٹکتا ہوا اترے گا...... موعود مصلح امت میں پیدا ہوگا...... نہیں، امت مسلمہ کا مصلح بنی اسرائیل سے آئیگا...... نہیں، امت مسلمہ کا مصلح امت میں ہی پیدا ہوگا بلکہ پیدا ہو چکا اور جماعت احمدیہ اسی کی جماعت ہے...... ہمیں مصلح کی ضرورت تو ہے...... نہیں، ہمیں کسی کی ضرورت ہی نہیں ...... نہیں، ہمیں ضرورت ہے...... نہیں، جو مصلح ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج اور جیل جائے گا۔

☆ دوستو حقیقی سوال تو یہ بنتا ہے کہ امت مسلمہ کے بگڑنے پر ان کی اصلاح بذریعہ اسرائیلی مسیح علیہ السلام ہو گی یا محمدی مسیح علیہ السلام؟

☆ اسرائیلی مسیح علیہ السلام کو زندگی کیسے ملے گی؟ ☆ آسمان کیا ہوتا ہے اور اس میں زندہ رہنا اور پھر کیسے واپسی ہو گی؟

☆ ان سب کے درمیان میں ختم نبوت اور لا نبی بعدی کی مختلف تفاسیر کی دیوار کیسے قائم رہے گی؟

☆ مسیح علیہ السلام کو مقام نبوت سے معزول کرنے یا منسوب کرنے کی کہانی کیسے سلجھے گی؟

☆ مسیح علیہ السلام کس شریعت کے مطابق کام کریں گے؟ اور پرانی شریعت سے معزول کیسے ہونگے؟ اور نئی سے بہرہ مند کیسے ہونگے؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نزدیک عقیدہ حیات مسیح کی اہمیت

''حضرت عیسٰیؑ کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ......نماز روزہ حج اور زکوۃ کی طرح متواتر اور قطعی ہے اس لیے اس کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے''۔(تعلیم القرآن نومبر 1966ء صفحہ 21)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نزدیک عقیدہ حیات مسیحؑ کے منکر کی سزا

''ایسے شخص سے قرآن وسنت کے دلائل واضح کرنے کے بعد توبہ کا مطالبہ کرنا ضروری ہے اگر وہ توبہ کر لے تو بہتر ہے ورنہ اُسے کفر کی حالت میں قتل کر دیا جائے''۔ کفر اور قتل کی وادیوں تک لے جانے والا مسئلہ کتنا بنیادی ہو گا مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بے دلیل اور ایک سر تا پیر بے حقیقت کہانی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام کی خرابیاں گنوانے کے بعد شرعی طور پر مولوی حضرات کو خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں......اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور اپنی تمام کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہو گا''۔(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 225-226 حاشیہ)

جماعت احمدیہ کا موقف انتہائی معقول ہے

جماعت احمدیہ حضرت مسیحؑ کی وفات کے سلسلے میں اپنے ساتھ۔ قرآن وحدیث۔ بزرگان امت مسلمہ کے اقوال (یعنی حضرت امام حسنؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت امام ابن حزم، حضرت امام جبائی، شیخ سعید القمی، محمد عمر زمخشری، امام فخر الدین رازی، امام عبدالوہاب شعرانی، امام ابن جریر طبری، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، علامہ علاء الدین بغدادی خازن، امام ابن قیم، علامہ ابن خلدون، علامہ ابن حیان اندلسی، شیخ خواجہ محمد پارسا، سید علی ہجویری داتا گنج بخش، حضرت شمس تبریز، حضرت امام غزالی، حضرت امام عبدالوہاب نجدی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، سرسید احمد خان، مولانا محمد قاسم نانوتوی، سید علی الحائری شیعہ مجتہد، خواجہ غلام فرید، مولانا ابوالکلام آزاد، عنائیت اللہ مشرقی، مولانا عبیداللہ سندھی، حافظ محمد لکھوکے، مولانا مفتی محمد یوسف، شیخ محمد عبدہ مفتی مصر، علامہ محمد رشید رضا مفتی مصر، شیخ محمود الشلتوت مفتی وڈائریکٹر جامعہ ازہر، شیخ مصطفیٰ المراغی رئیس الازہر، علامہ عبدالوہاب نجار، محمد اسد) مختلف ممالک کی تاریخ، طب کی تاریخ، زمین سے برآمد ہونے والی دستاویزات، بائبل کی اندرونی گواہی اور اس کے ساتھ ساتھ نئے سائنسی علوم کے قوی دلائل رکھتی ہے۔ یہ سارے علوم مل کر جماعت احمدیہ کے موقف کو اتنا مضبوط کرتے ہیں جن سے تعلیم یافتہ طبقہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا چنانچہ ڈاکٹر علامہ اقبال کو بھی یہ اقرار کرنا پڑا کہ:

''مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسٰی ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہو گا۔ کسی حد تک معقولیت کا رنگ لئے ہوئے ہے''۔(اخبار آزاد 6 اپریل 1950ء)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 14

''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں''۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ختم نبوت کا مطلب ''قطعی حتمی آخری'' مگر پھر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت مسلمہ کے نبی بن کر واپس آئیں گے

اسی جسم کے ساتھ آسمان میں زندہ رہنے اور جسم سمیت اترنے کا کوئی ثبوت تو نہیں ہے مگر ایک بے ہودگی پیش کر سکتا ہوں

تحفظ ختم نبوت کے امام جناب انور شاہ کشمیری صاحب کا دعویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عقیدہ حیات مسیح کو عشق رسول ﷺ کے دعویٰ سے متصادم اور شریعت کے منطوق کے منافی قرار دیتے ہوئے مولویوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''جو شخص مسیح کی نسبت یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ زندہ مع جسدہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا اس کو اس آیت موصوفہ بالا) وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَبَرًّا بِوَالِدَتِي (مریم 32۔33) کے منشاء کے موافق یہ بھی ماننا پڑے گا کہ تمام احکام شرعی جو انجیل اور توریت کی رُو سے انسان پر واجب العمل ہوتے ہیں وہ حضرت مسیح پر اب بھی واجب ہیں حالانکہ یہ تکلیف مالا یطاق ہے۔عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ یہ حکم دیوے کہ اے عیسیٰ جب تک تو زندہ ہے تیرے پر واجب ہے کہ تو اپنی والدہ کی خدمت کرتا رہے اور پھر آپ ہی اس کے زندہ ہونے کی حالت میں ہی اس کو والدہ سے جدا کر دیوے اور تا بحیات زکوٰۃ کا حکم دیوے اور پھر زندہ ہونے کی حالت میں ہی ایسی جگہ پہنچا دے جس جگہ نہ وہ آپ زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور نہ زکوٰۃ کے لئے کسی دوسرے کو نصیحت کر سکتے ہیں اور صلوٰۃ کے لئے اور ضائع ہونے حقوق عباد اور فوت ہونے خدمت امر معروف اور نہی منکر کے کچھ اَور بھی فائدہ ہوُا؟ اگر یہی اٹھارہ سوا کا نوے برس زمین پر زندہ رہتے تو اُن کی ذات جامع البرکات سے کیا کیا نفع خلق اللہ کو پہنچتا لیکن اُن کے اُوپر تشریف لے جانے سے بجُز اس کے اور کونسا نتیجہ نکلا کہ اُن کی اُمت بگڑ گئی اور وہ خدمات نبوت کے بجالانے سے بکلّی محروم رہ گئے۔پھر جب ہم اس آیت پر بھی نظر ڈالیں کہ جو اللہ جلّشانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ کوئی جسم کسی بشر کا ہم نے ایسا نہیں بنایا کہ بغیر روٹی کے زندہ رہ سکے تو ہمارے مخالفوں کے عقیدہ کے موافق یہ بھی لازم آتا ہے کہ وہ آسمان پر روٹی بھی کھاتے ہوں پاخانہ بھی پھرتے ہوں اور ضروریات بشرّیت جیسے کپڑے اور برتن اور کھانے کی چیزیں سب موجود ہوں۔مگر کیا یہ سب کچھ قرآن اور حدیث سے ثابت ہوجائے گا؟ ہر گز نہیں۔آخر ہمارے مخالف یہی جواب دیں گے کہ جس طرز سے وہ آسمان پر زندگی بسر کرتے ہیں وہ انسان کی معمولی زندگی سے نرالی ہے اور وہ انسانی حاجتیں جو زمین پر زندہ انسانوں میں پائی جاتی ہیں وہ سب اُن سے دور کر دی گئی ہیں اور اُن کا جسم اب ایک ایسا جسم

ہے کہ نہ خوراک کا محتاج ہے اور نہ پوشاک کا اور نہ پاخانہ کی حاجت انہیں ہوتی ہے اور نہ پیشاب کی۔ اور نہ زمین کے جسموں کی طرح اُن کے جسم پر زمانہ اثر کرتا ہے اور نہ وہ اب مکلّف احکام شرعیہ ہیں۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ خدائے تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے کہ ان تمام خاکی جسموں کے لئے جب تک زندہ ہیں۔ یہ تمام لوازم غیر منفک ہیں جیسا کہ اس نے فرمایا وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ (الأنبیاء 9) ظاہر ہے کہ اس آیت میں جُز کے ذکر سے کُل مراد ہے آو تنا ہی ذکر فرمایا کہ کسی نبی کا جسم ایسا نہیں بنایا گیا جو بغیر طعام کے رہ سکے۔ مگر اس کے ضمن میں کل وہ لوازم و نتائج جو طعام کو لگے ہوئے ہیں سب اشارۃ النص کے طور پر فرمادئے۔ سو اگر مسیح ابن مریم اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر گیا ہے تو ضرور ہے کہ طعام کھاتا ہو اور پاخانہ اور پیشاب کی ضروری حاجتیں سب اس کی دامنگیر ہوں کیونکہ کلام الٰہی میں کذب جائز نہیں‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم روحانی خزائن جلد 3 ص 331 تا 333)

مجھے قرآنی تفسیر اور اس کے منشاء کا تو پتہ نہیں البتہ ایک بے ہودگی پیش ہے... انور شاہ کشمیری صاحب کا جواب

مشہور دیوبندی مولوی محمد عبدالرحمٰن مظاہری صاحب اپنے استاد مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کے کسی نامعلوم احمدی سے مناظرے کا حال بیان کرتے ہوئے مندرجہ بالا تفسیر قرآن کا مذاق اُڑاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’......(گالیوں کے بعد) مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عقیدہ تھا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین ہی پر وفات پائے ہیں آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔ اس قادیانی مناظر نے یہی دعویٰ دہرا دیا۔ علامہ انور شاہ کشمیری نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ حالت میں جسم وروح کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور وہ آج بھی دنیاوی زندگی کے ساتھ آسمان پر باحیات ہیں۔

اس جواب پر قادیانی مناظر نے علامہ سے سوال کیا جب وہ زندہ حالت میں دنیاوی جسم و رورح کے ساتھ موجود ہیں تو ان کے دنیاوی جسم کے لئے دنیاوی غذا و پانی کی ضرورت ہوگی؟ آسمانی غذا کافی نہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب نے جواب دیا بے شک انہیں دنیاوی غذا پانی کی ہی ضرورت ہے اور وہ ہر روز صبح وشام اللہ کے فرشتے انہیں زمین سے فراہم کرتے ہیں۔ قادیانی مناظر نے پھر وہی سوال کیا جب وہ دنیاوی غذا و پانی استعمال کرتے ہیں تو انھیں پیشاب و پاخانہ کی بھی ضرورت پیش آتی ہوگی۔ علامہ نے جواب دیا بے شک۔ انہیں دنیاوی غذا کے تقاضے ضرور پیدا ہوتے ہوں گے۔ قادیانی مناظر نے پھر سوال کیا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا پیشاب پاخانہ جنت جیسی مقدس سرزمین پر کیسے گرسکتا ہے؟ جبکہ جنت نجاست سے پاک ہے۔ آخر وہ نجاست کہاں جاتی ہے؟ اس موقعہ پر علامہ انور شاہ کی ایمانی حرارت ابل پڑی برجستہ اپنا پستول قادیانی مناظر کے ہاتھ میں تھمادیا اور بلند آواز سے کہا ......فیصلہ آج ہو گیا ہے...... یہ گفتگو شہر قادیان (لاہور) ہی میں ہو رہی تھی چلو مرزا قادیانی کی قبر کھولو۔ سیدنا عیسیٰ کا پیشاب وہیں گر رہا ہے......لا الہ الا اللہ۔ جلسہ میں شور و پکار، قیامت خیز ہیجان پیدا ہو گیا۔ سارا مجمع غلام احمد قادیانی کی قبر کی طرف دوڑ پڑا۔ قادیانی مناظر اور اس کے چیلے چانٹے ایسے غائب ہو گئے جیسے گدھے کے سینگ۔‘‘

(اعلیٰ حضرت احمد رضا خان حیات اور علمی کارنامے مصنفہ مولانا محمد عبدالرحمن مظاہری صفحہ 42، 43 ناشر ربانی بک ڈپو کٹرہ شیخ چاند لال کنواں دہلی نمبر 6)

قادیان (لاہور) یہ کون سا شہر ہے؟ قادیان اور لاہور کا فاصلہ کتنے کلومیٹر ہے؟ مناظر کون تھا؟ کس تاریخ کو یہ مناظرہ ہوا؟ کس نے کروایا؟ کس کتاب میں درج ہے، کوئی ذکر کوئی حوالہ اور دیگر تمام سوالات چھوڑ بھی دیے جائیں تو بھی یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ تفسیر قرآن کی، جواب بے ہودگی۔

آخر کیوں؟ دیوبندی حضرات مولوی انور شاہ کشمیری کو محدث العصر، شیخ الحدیث، فقیہ الزمان اور دیگر بہت سے القابات سے یاد کرتے ہیں اگر ان کا اس سوال پر یہ حال ہے تو باقی مولویوں کا کیا حال ہوگا؟ جماعت احمدیہ کا سوال بہت سادہ اور بنیادی تھا مگر میں حیران رہ گیا کہ اس سادہ اور بنیادی سوال کا جواب بھی آج تک کوئی عالم دین پیش نہیں کر سکا۔

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 15

''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں''۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ختم نبوت کا مطلب ''قطعی، حتمی آخری نبی'' مگر عیسیٰ زندہ آسمان پر ہیں

کسی نے انہیں چڑھتے دیکھا؟ نہیں۔ کسی نبی سے سنا؟ نہیں۔ قرآن اور حدیث میں کہیں اس واقعہ کا ذکر؟ نہیں

البتہ ہماری گھڑی ہوئی کہانیاں سنی ہیں تو پیش ہیں مسیح کو آسمان پر اٹھائے جانے والے واقعہ کی رنگا رنگ کہانیاں

اتنے اہم اور بنیادی عقیدے میں ہر عالم دین کی معلومات اور تفسیر ایک دوسرے سے کتنی مختلف ہے

1۔ مسیحؑ آسمان پر چڑھ گئے اور رومی سپاہی کی شکل مسیحؑ جیسی بن گئی چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔

مولانا شیخ محمود الحسن اور جناب شبیر عثمانی والا عکسی قرآن مجید سامنے ہے فرماتے ہیں:

''جب یہودیوں نے حضرت مسیح کے قتل کا عزم کیا تو پہلے ایک آدمی ان کے گھر میں داخل ہوا۔حق تعالیٰ نے ان کو تو آسمان پر اٹھالیا اور اس شخص کی صورت حضرت مسیحؑ کی صورت کے مشابہہ کر دی جب باقی لوگ گھر میں گھس آئے تو اس کو مسیحؑ سمجھ کر قتل کر دیا''۔

(زیر آیت ولکن شبہ لھم سورۃ النساء شائع کردہ پاک قرآن پبلشرز پوسٹ بکس 561، ریلوے روڈ، لاہور، صفحہ 132)

2۔ رومی سپاہی کو نہیں بلکہ ایک یہودی کو شکل دی گئی اور اسے مصلوب کیا گیا۔

تفسیر ماجدی کے مطابق اوپر درج کہانی غلط ہے اصل میں یہ واقعہ یوں ہوا تھا:

''جیل کے رومی سپاہیوں کے لیے سب یہودی اجنبی ہی تھے انہیں ایک اسرائیلی (یسوع مسیح ناصری) اور دوسرے اسرائیلی (شمون کرینی) کے درمیان کوئی نمایاں فرق ہی نہیں نظر آ سکتا تھا۔شمعون نے یقیناً واویلا مچایا ہوگا لیکن ادھر مجمع کا شور ہنگامہ ادھر جیل کے سپاہیوں کی اسرائیلوں کی زبان سے ناواقفیت اور پھر سولی پر لٹکا دینے کی جلدی اسی افراتفری کے عالم میں اسی شمعون کو پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا گیا اور وہ چیختا چلاتا رہا۔حضرت مسیح قدرتاً اسی ہڑبونگ میں دشمنوں کے ہاتھوں سے رہا ہو گئے''۔(شائع کردہ تاج کمپنی صفحہ 228)

3۔ نہ معلوم وہ کون شخص تھا جسے پھانسی دی گئی اور نہ معلوم اسے کیوں پھانسی دے دی گئی۔

مولانا مودودی صاحب کے مطابق اوپر والی دونوں تفاسیر من گھڑت ہیں اصل بات یہ ہے کہ:

''پیلاطوس کی عدالت میں تو پیشی آپؑ ہی کی ہوئی مگر جب وہ سزائے موت کا فیصلہ سنا چکا تب اللہ تعالیٰ نے کسی وقت آنجناب کو اٹھالیا بعد میں

یہودیوں نے جس شخص کو صلیب پر چڑھایا وہ آپ کی ذات مقدس نہ تھی بلکہ کوئی اور شخص جس کو نہ معلوم کس وجہ سے ان لوگوں نے عیسیٰ بن مریم سمجھ لیا''۔(تفہیم القرآن جلد 1 صفحہ 419)

4۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات دے کر پھر ان کی نعش آسمان پر اٹھا لے گیا اور سزا کے طور پر یہودا اسکریوطی کی شکل مسیح جیسی بنا دی جسے یہود نے پھانسی دے دی...مولانا جاوید الغامدی

مولانا جاوید الغامدی کو قرآن وحدیث میں کہیں بھی مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کا ذکر تو نہیں ملتا لیکن آپ جماعت احمدیہ کے مؤقف کو بھی درست نہیں ماننا چاہتے۔ پھر آپ نے اس کا حل کیا نکالا ہے؟ آیئے سنتے ہیں انہی کی زبانی۔

''پہلی بات تو یہ کہ ان کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی کوئی صراحت قرآن مجید میں موجود نہیں۔ بلکہ جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ اس سے انکار کرتے ہیں۔ یہ وہی الفاظ ہیں جو کسی بھی شخص کی وفات کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔قرآن مجید نے پوری بات کی ہے اور کہا ہے کہ انی متوفیک ورافعک الی میں تجھے وفات دوں گا۔ پھر اپنی طرف اٹھا لے جاؤں گا۔ اب ظاہر ہے کہ وفات کے بعد اپنی طرف اٹھا لے جاؤں گا کے الفاظ ان کے جسم کے لئے ہی ہو سکتے ہیں۔اور یہ بات سمجھ میں بھی آتی ہے کیونکہ یہود نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ ان کی توہین کریں گے تو بظاہر جو بائیبل سے معلوم ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ جب یہودا اسکریوطی نے ان کی نشان دہی کی کہ وہ کوہ زیتون میں کہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت ان کو پکڑنے کے لئے ایک ہجوم حملہ آور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو یہ سزا دی سیدنا مسیح علیہ السلام کو فرشتے لے گئے لیکن اس کی شبیہ بالکل سیدنا مسیح علیہ السلام کی سی ہو گئی۔ اسی کو قرآن بیان کرتا ہے ولکن شبہ لھم ان کو تو یہی خیال ہوا کہ انہوں نے معاذ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو پھانسی چڑھایا ہے لیکن قرآن نے اعلان کیا کہ ماقتلوہ وماصلبوہ۔ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا نہ صلیب دی۔ تو اس وجہ سے جب قرآن نے متوفیک کے بعد جب یہ الفاظ استعمال کئے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عام قانون کے مطابق کسی اور کو تو ہاتھ نہیں لگانے دیئے گئے لیکن اللہ کے فرشتوں نے ان کو وفات دی اور اس کے بعد ان کو اٹھا لے گئے۔

اب فرض کر لیجئے کوئی شخص اس بات کو ایسے نہیں مانتا تو تب بھی یہ بات بالکل واضح ہے کہ جس بات کو وہ مان رہا ہے کہ زندہ اٹھا لئے گئے اس کے لئے بھی قران میں کوئی صراحت موجود نہیں۔ خالی ہے قرآن اس سے۔ موجود ہی نہیں ہے۔ اچھا بالکل یہی معاملہ ہے حدیث کا۔ کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس میں کوئی اس طرح کی صراحت ہو یعنی رسول اللہ نے یہ بات بیان فرمائی ہو۔ حدیث کے پورے ذخیرے کو دیکھ لیجئے اس میں کوئی ایسی بات نہیں''

(یہ تقریر you tube پر ویڈیو کی شکل میں dr israr/javeed al ghamadi کے نام سے موجود ہے)

یقینا جب قرآن وحدیث جیسے ماخذ اسلام میں جس واقعہ کا ذکر نہ ہو تو اس کی تفاصیل میں وہی کچھ ہو گا جو مذکورہ واقعہ میں ہو رہا ہے۔ ہر کوئی اپنی طرف سے اپنی مرضی سے نئی تفصیل روایت کر رہا ہے کیا ایسی افسانوی کہانی ایمانیات کا حصہ ہو سکتی ہے؟

ابنِ مریمؑ مر گیا حق کی قَسم

ابنِ مریمؑ مر گیا حق کی قَسم　　داخلِ جنّت ہوا وہ محترم

مارتا ہے اُس کو فرقاں سر بسر　　اُس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر

وہ نہیں باہر رہا اموات سے　　ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنا لیا ہے

مثال نمبر 16

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں‘‘۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ختم نبوت کا مطلب ’’قطعی، حتمی آخری نبی‘‘ ’’اب دنیا کبھی کسی نبی کا منہ نہیں دیکھے گی‘‘ مگر عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے

جب ایک لفظ نبی پاک ﷺ کے لئے، انبیاء کے لئے، صحابہ رضوان اللہ کے لئے بولا جائے تو معنی وفات مگر عیسیٰؑ کے لئے

بولا جائے تو آسمان پر اٹھالیا ایسا کیوں؟ بھئی جب واقعہ ہی ایک دفعہ ہوا ہے تو کیا جواب دوں؟

عقیدہ حیات مسیح ثابت کرنا مولا مودودی صاحب کے لئے دردِ سر بن گیا

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ جسم سمیت آسمانوں پر جانے کا تو ذکر نہیں مگر قرآن مجید کے ایک لفظ سے اٹھائے جانے کا ذکر نکل سکتا ہے جیسے آپ علیہ السلام کے لئے توفی کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ’’پورا پورا لے لیا‘‘ یعنی ’’آسمان پر اٹھالیا‘‘ یعنی ’’وفات دینا نہیں ہے‘‘

جب ہم قرآن مجید اور احادیث سے اس لفظ یعنی توفی کو ڈھونڈتے ہیں تو اس کا استعمال اور اسکی تفسیر ایک انوکھا سوال بن کر ہمارے سامنے آجاتی ہے

- ☆ قرآن کریم میں حضرت مسیحؑ کی نسبت 2 دفعہ توفی کا لفظ استعمال کیا گیا۔
- ☆ یہ لفظ ہمارے نبی اکرم ﷺ کے حق میں بھی قرآن کریم میں آیا ہے۔
- ☆ ایسا ہی حضرت یوسفؑ کی دعا میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔
- ☆ آنحضور ﷺ کے ملفوظات مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی صحابہ یا آپ کے عزیزوں میں سے فوت ہوتا تو آپ توفی کے لفظ سے ہی اس کی وفات ظاہر کرتے۔
- ☆ جب آنجنابؐ ﷺ نے وفات پائی تو صحابہؓ نے بھی توفی کے لفظ سے ہی آپ کی وفات ظاہر کی۔
- ☆ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کی وفات حضرت عمرؓ کی وفات غرض تمام صحابہ کی وفات توفی کے لفظ سے ہی تقریراً تحریراً بیان ہوئی۔
- ☆ پھر مسلمانوں کی وفات کے لئے یہ لفظ ایک عزت قرار پا گیا۔

☆ احادیث مبارکہ میں 346 مرتبہ یہ لفظ آپ ﷺ، صحابہ کرامؓ، ازواج مطہراتؓ اور اولاد نبی پاک ﷺ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں 23 دفعہ یہ لفظ استعمال ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو پھر

جب یہی لفظ مسیحؑ پر وارد ہوا تو کیوں اس کے معنیٰ وفات نہیں لئے جاتے بلکہ آسمان پر زندہ جسم سمیت اٹھا لئے جانے پر اصرار کیا جاتا ہے؟ یہ غیر مساویانہ سلوک کیوں؟ حُبِّ رسول ﷺ کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ یہ ناجائز اصرار کیوں؟

ایک ناقابل تردید حقیقت کا بچگانہ جواب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعیسٰی انی متوفیك ورافعك الیّ کہ عیسٰی میں تجھے وفات دوں گا اور تیرے درجات اپنے حضور بلند کروں گا۔

اب تحفظ ختم نبوت کے مولویان کے لئے عربی کا ایک مسلّمہ قاعدہ دردسر بنا ہوا ہے جسے چیلنج کی شکل میں جماعت احمدیہ 100 سال سے زائد عرصہ سے شائع کر رہی ہے جس کا جواب کبھی کسی سے نہیں بن سکا آیئے وہ قاعدہ بھی دیکھتے ہیں اور اس قاعدے کو توڑنے کی کوشش میں مولانا مودودی صاحب کو جو دردسر ہو رہی وہ بھی مشاہدہ کرتے ہیں

’’اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو.....اور باب تفعّل سے ہو۔ سوائے قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنوں پر بھی اطلاق پا گیا ہے (ماسوائے نیند یا رات کا قرینہ ساتھ ہو تو معنی نیند ہوگا) تو ایسے شخص کے لیے 1000 روپیہ انعام‘‘۔

(ملخص ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 603)

ایک احمدی شاعر اس کو منظوم انداز سے یوں بیان کرتا ہے:

احمد ﷺ میں جب احد ہے تو احمد اَحد میں ہے۔۔لا گر کوئی دلیل تری اس کے رد میں ہے

بن باپ کو چڑھاتا ہے تو آسمان پر ‏ ‏ سارے جہاں کے باپ کو کہتا ہے لحد میں ہے

اس کے باوجود بھی اصرار ہے کہ نہیں مسیحؑ کے لیے استعمال ہو تو معنی وفات نہیں ہوتے۔ جناب مودودی صاحب نے مندرجہ بالا چیلنج کو قبول کر کے جو شاندار جواب دیا ہے وہ بھی سنہری لفظوں سے لکھنے کے قابل ہے آپ فرماتے ہیں:

’’بعض لوگ جن کو مسیحؑ کی طبعی موت کا حکم لگانے پر اصرار ہے سوال کرتے ہیں کہ توفی کا لفظ قبض روح وجسم پر استعمال ہونے کی کوئی اور نظیر بھی ہے؟ لیکن جبکہ قبض روح وجسم کا واقعہ تمام نوع انسانی کی تاریخ میں پیش ہی ایک مرتبہ آیا ہو تو اس معنی پر اس لفظ کی نظیر پوچھنا محض ایک بے معنی بات ہے‘‘۔ (تفہیم القرآن جلد اول حاشیہ نمبر 195 صفحہ 412 آخری پیراگراف)

’’ہمارے دعوی کی جڑھ حضرت عیسٰی کی وفات ہے‘‘

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 246)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 17

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں‘‘۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت عیسیٰ زندہ ہیں، نہیں وفات پاگئے، نہیں زندہ ہیں، نہیں وفات پاگئے، نہیں زندہ ہیں، جاو بابا مجھے نہیں پتہ

عقیدہ حیات مسیح مولانا مودودی صاحب کے لئے مزید دردِ سر بن گیا

مولانا مودودی صاحب مخالفین احمدیت میں ممتاز عالم دین شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت میں گزاری لیکن ’’سرکاری عقیدہ ختم نبوت‘‘ رکھنے کے ساتھ ساتھ عقیدہ حیات مسیح فی السماء اور ’’قطعی اور حتمی آخری‘‘ کے بعد بھی عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور پھر بھی آپ ﷺ ہی ’’قطعی حتمی اور آخری‘‘ یہ اُلٹی گنگا بہانے کے لئے انہیں کتنی بے قراریوں سے گزرنا پڑا۔ اسے پڑھ کر ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ عقیدہ کتنا ’’Base Less‘‘ ہے۔

مسیح زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ پہلا بیان

’’پیلاطوس کی عدالت میں پیشی تو آپؑ ہی کی ہوئی مگر جب وہ سزائے موت کا فیصلہ سنا چکا تب اللہ تعالیٰ نے کسی وقت آنجناب کو اٹھالیا (آسمان پر) بعد میں یہودیوں نے جس شخص کو صلیب پر چڑھایا وہ آپ کی ذات مقدس نہ تھی‘‘۔ (تفہیم القرآن جلد 1 صفحہ 419)

مسیحؑ بالکل آسمان پر نہیں گئے قرآن مجید میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہے۔ دوسرا بیان

آپ نے 28 مارچ 1951ء کو اچھرہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

’’حیات مسیح اور رفع الی السماء قطعی طور پر ثابت نہیں قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا‘‘۔

(ماخوذ از آئینہ مودودیت مصنفہ مفتی محمد فیض اویسی رضوی بہاولپور)

ختم نبوت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا کہ تمام انبیاء کا فوت ہونا ہی ختم نبوت ہے۔

’’پیغمبر روز روز پیدا نہیں ہوتے اور نہ ضروری ہے کہ ہر قوم کے لئے ہر وقت ایک پیغمبر موجود ہو...... پچھلے پیغمبر مر گئے کیونکہ جو تعلیم انہوں نے دی تھی دنیا نے اس کو بدل ڈالا۔ جو کتابیں لائے ان میں سے ایک بھی آج اصلی صورت میں موجود نہیں...... یہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس زمانے میں پیدا ہوئے؟ کہاں پیدا ہوئے؟ کیا کام کئے؟ کس طرح زندگی بسر کی؟ کن باتوں کی تعلیم دی اور کن باتوں سے روکا؟ یہی ان کی موت ہے۔‘‘

(کتاب دینیات، مؤلف مولوی مودودی صاحب صفحہ 72، 73 مطبع ڈے ٹائم پرنٹر لاہور، ناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور طبع اول 1937)

قرآن مجید سے نہ مسیح کی حیات کا ذکر ملتا ہے نہ وفات کا۔ 11 سال بعد تیسرا بیان

1962 میں یعنی 11 سال بعد آپ کی طرف سے تیسرا اعلان سامنے آیا:

''قرآن کی رو سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرز عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ رفع جسمانی سے بھی اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی ......اس کی کفیت کو اسی طرح مجمل چھوڑ دیا جائے جس طرح خود خدا نے مجمل چھوڑ دیا ہے''۔

(مولانا مودودی پر اعتراضات کا علمی جائزہ مصنفہ مولوی محمد یوسف حصہ اول صفحہ 169)

ان تین بیانات کے مطالعہ کے بعد آگے چلیے چند ماہ بعد 1962 ء میں ہی وطن عزیز میں الیکشن آنے والے ہیں۔ جماعت اسلامی بھر پور طریقے سے حصہ لے رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ووٹ لینے کے لیے اور خود کو سچی مذہبی جماعت اور جماعت احمدیہ کو دشمن اسلام ثابت کرنے کے لیے، اس سیاسی ماحول میں مولانا مودودی صاحب ایک رسالہ ''ختم نبوت'' تحریر کرتے ہیں اور اسے شہر شہر گاؤں گاؤں پھلا دیتے ہیں۔

گویا تیسرے بیان کے ایک ماہ بعد چوتھا بیان منظر عام پر آتا ہے یاد رہے کہ اب کی بار روئے مبارک خالصتاً جماعت احمدیہ کی طرف ہے۔

2 ہزار سال پہلے والے مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں ضرور نازل ہونگے۔۔ چوتھا بیان

''یہ تمام حدیثیں صاف اور صریح الفاظ میں اُن عیسیٰؑ کے نازل ہونے کی خبر دے رہی ہیں جو اب سے 2000 ہزار سال پہلے باپ کے بغیر حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے''۔ (ختم نبوت، طبع ڈے ٹائم پرنٹر لاہور، ناشر ادارہ ترجمان القرآن، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور صفحہ نمبر 13)

پھر مزید دلائل دینے کے بعد فرماتے ہیں:

''اس مسیح دجال کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کسی مثیل مسیح کو نہیں بلکہ اُس اصلی مسیح کو نازل فرمائے گا جسے دو ہزار برس پہلے یہودیوں نے ماننے سے انکار کر دیا تھا اور جسے وہ اپنی دانست میں صلیب پر چڑھا کر ٹھکانے لگا چکے تھے''۔

(ختم نبوت، طبع ڈے ٹائم پرنٹر لاہور، ناشر ادارہ ترجمان القرآن، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور صفحہ نمبر 73)

حیرانگیوں کا سفر جاری ہے ابھی ختم نہیں ہوا کیونکہ عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔

الیکشن کا ہوا ہو گزر کر نعرہ بازی کی گرد بیٹھ چکی ہے چنانچہ اس گرد کے بیٹھتے ہی آپ کو قرآن و حدیث میں حیات مسیح کا عقیدہ نظر آنا بند ہو گیا چنانچہ اس پس منظر کے ساتھ آپ کا اگلا اور پانچواں اعلان ملاحظہ ہو۔

قرآن مجید میں مسیح کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں۔۔۔ پانچواں بیان

''میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کی صراحت قرآن مجید میں نہیں''۔

(ہفت روزہ ایشیا صفحہ 5 مورخہ 21 اپریل 1962 ء)

''یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حیات ہے۔''

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 264 حاشیہ)

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 18

''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں''۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''مولویان خشک'' کی ''محض مولویانہ ننگ وناموس کی وجہ سے سچی گواہی چھپانے'' اور ''فتح نصیب جرنیل'' مسیح موعود و مہدی مسعود سے علم وروحانیت کے میدان میں جنگ ہارنے کے بعد کے مناظر

حضرت عیسیٰ زندہ ہیں، یا فوت ہو گئے مجھے کیا پتہ، اگر زندہ ہیں تو کبھی نہ کبھی گھر لوٹ آئیں گے

اور اگر نہیں بھی آتے تو کیا فرق پڑتا ہے۔نہ آئیں ہمارا کاروبار تو چل رہا ہے

عقیدہ حیات مسیح ایک اور مخالف احمدیت جناب مولانا غلام جیلانی برق صاحب کے لئے بھی سر درد بن گیا

حیات مسیح کی بحث فرسودہ عقیدہ ہے

مولانا مودودی صاحب کے بعد جماعت احمدیہ کے اور شدید مخالف اور ایک عدد انتہائی مبسوط کتاب ''حرف محرمانہ'' کے مصنف جناب مولانا غلام جیلانی برق صاحب سے ملتے ہیں۔

آپ بیسوں کتب کے مصنف ہیں۔''دو اسلام'' اور اس کے بعد ''دو قرآن'' جیسی کتب نے بہت شہرت حاصل کی۔اس کے بعد جماعت احمدیہ کے خلاف ایک ضخیم کتاب ''حرف محرمانہ'' کے نام سے لکھی جس میں گویا تمام اعتراضات کو نچوڑ کے پیش کر دیا۔

کتاب نے کافی شہرت حاصل کی۔جناب حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری جو جماعت احمدیہ کے جید عالم دین اور ناظر اصلاح وارشاد تھے نے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد آپ کو مورخہ 22 ستمبر 1964ء کو خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا:

''اولین فرصت میں ان دو باتوں کا جواب دے کر ممنون فرمائیں

اول: کیا آپ وفات مسیح کے قائل ہیں۔

دوم: کیا آپ نزول مسیح کی احادیث کو صحیح سمجھتے ہیں۔''

جناب برق صاحب نے اس کے جواب میں جو چٹھی بھیجی اس سے پتہ چلتا ہے عقیدہ ختم نبوت کی ''سرکاری تشریح'' یعنی ''قطعی حتمی آخری'' کے ساتھ ساتھ مسیح علیہ السلام کی حیات ثابت کرنا اور پھر ان کی امت مسلمہ میں آمد بھی ثابت کر کے پھر بھی سرکاری تشریح پر ڈھٹائی سے قائم رہنا کتنا مشکل اور دردسری والا کام ہے۔

آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا

''محترم السلام علیکم

1۔یاد آوری کا شکریہ احادیث پر مفصل رائے میری تصنیف ''دو اسلام'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

2۔حضرت مسیح بن مریم کی وفات وحیات کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے۔اگر مسیحؑ نے آنا ہے تو مسیح ہی آئے گا نہ کہ مثیل مسیح اگر نہیں آنا تو کام چل رہا ہے......حیات مسیح کی بحث بہت فرسودہ ہو چکی ہے اور اس کا کچھ حاصل نہیں۔

مخلص برق''

مولانا برق صاحب کا فرمان کہ ''کام تو چل رہا ہے'' یہ ان کی بے رخی کو ظاہر کرتا ہے یا ان کی بے بسی کو۔مگر ان کے راہ فرار حاصل کرنے کی کوشش کی ضرور نشاندہی کرتا ہے۔

ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

☆......''ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشرِ اجساد اور روزِ حساب حق اور جنّت حق اور جہنم حق ہے۔اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور اسی پر مریں۔اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔''

(ایام الصلح ،روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 19

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں‘‘۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حیات مسیح، نزول مسیح سب جھوٹے قصے ہیں جسے ہم نے دوسرے مذاہب کو دیکھ کر گھڑ لیا ہے

ساٹھ ستر سال سے احمدیوں سے مناظرے کررہے ہو اُن کو ہرا نہیں پائے میری مانو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا سرے سے انکار کردو

’’چند منٹ میں احمدیت پر فاتح ہوجاؤ گے‘‘

عقیدہ حیات مسیح کے خلاف احمدیت کے علم کلام سے گھبرایا ہوا ایک اور مخالف احمدیت جناب غلام احمد پرویز صاحب

قرآن واحادیث کی تمام پیش خبریوں کا سرے ہی منکر ہوگیا

حیات مسیح، نزول مسیح سب جھوٹے قصے ہیں جسے دوسرے مذاہب کو دیکھ کر گھڑا گیا ہے

جناب غلام احمد پرویز صاحب اس دور کا ایک ایسا نام جو کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ جماعت احمدیہ کی افقی بلندیوں نے آنجناب کی توجہ بھی اپنی طرف مبذول کروائی چنانچہ آپ نے بھی جماعت احمدیہ کے خلاف ایک عدد ضخیم کتاب نامے نامی ’’ختم نبوت اور تحریک احمدیہ‘‘ لکھی۔ یہ کتاب کیا ہے؟ اک حرف آخر؟ نہیں بلکہ آپ کے خیال میں ساٹھ ستر سال سے ہونے والی جنگ کا آخری باب۔ اسی لیے آپ اپنی تعریف خود بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’چونکہ میں اس مسئلہ پر قرآنِ خالص کی روشنی میں گفتگو کرتا ہوں۔ روایات میں نہیں الجھتا اس لئے فریق مخالف (جماعت احمدیہ) کے پاس میرے دلائل کا کوئی جواب نہیں ہوتا‘‘ (ختم نبوت صفحہ 15 طلوع اسلام اگست 1973ء صفحہ 48)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپ ہی اپنے دعویٰ کی مزید پذیرائی کرتے ہوئے فرمایا:

’’ساٹھ ستر برس سے مرزائیوں کے ساتھ مناظرے اور مباحثے ہورہے ہیں لیکن یہ مسئلہ گرداب میں پھنسی ہوئی لکڑی کی طرح اپنے مقام سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھا۔ اگر اس مسئلہ پر خالص قرآن کی روشنی میں بحث کی جاتی تو سارا قصہ چند منٹ میں طے ہوجاتا لیکن ہمارے ملاں قرآن خالص کو اس لئے نہیں سامنے لاتے کہ اس کی رو سے اگر مرزائیت ختم ہوجاتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ملائیت بھی ختم ہوجاتی ہے‘‘

وہ کون سے دلائل ہیں جن کا جماعت احمدیہ کے پاس کوئی جواب نہیں؟ وہ کون سا حربہ جس نے ساٹھ ستر سال سے جاری اس جنگ کا اچانک پانسہ پلٹ کر رکھ دیا؟

آپ نے اپنی اس شاہکار کتاب میں ’’آنے والے کا عقیدہ اور اس کی پیشگوئی‘‘ کے نام سے ایک ذیلی عنوان جمایا ہے اور اس کے تحت جو گل افشانی کی ہے

وہی ادا آپ کی گھبراہٹ کی چغلی کھا رہی ہے۔

حیات ونزول مسیح کی بحث ایمان تو کجا یہ عقیدہ ہی ہم نے پارسیوں اور یہودیوں کو دیکھ کر گھڑ لیا ہے......غلام احمد پرویز صاحب

آپ فرماتے ہیں:

''یہودیوں نے کہا کہ ایک مسیحا آئے گا جو ان کی تمام مصیبتوں کو حل کر دے گا۔عیسائیوں نے کہا کہ حضرت مسیحؑ زندہ آسمان پر موجود ہیں وہ آخری زمانے میں آئیں گے......ہندو آخری زمانے میں کلکی اوتار کے منتظر ہیں۔ بدھ مت کے پیرو میتا بدھ کے منتظر۔ مجوسی بھی عیسائیوں کی طرح اپنے نبی متھرا کو زندہ آسمان پر تصور کرتے ہیں اور آخری زمانے میں اس کی آمد کے منتظر ہیں''

آپ مزید فرماتے ہیں کہ ان مذاہب کی دیکھا دیکھی ہم نے بھی ایک عقیدہ گھڑ لیا چنانچہ ان کا بیان خود پڑھئے۔

لیکن ہم نے دوسرے مذاہب کی طرح اپنے ہاں بھی آنے والے کا عقیدہ وضع کر لیا۔ ہر صدی کے آخر ایک مجدد آخری زمانہ میں امام مہدی اور ان کے ساتھ آسمان سے نازل ہونے والے حضرت عیسٰی''

جماعت احمدیہ کے خلاف یہ آخری دلیل کیسی ہے؟ جس کے لئے 1500 سو سالہ اسلامی لٹریچر کا یکسر انکار ضروری ہے۔ کیا یہ منافقت کا شاہکار ہے یا ہار کا اعلان ہے

مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

''مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسٰی بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰؑ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20)

چنانچہ اسی طرح آپ علیہ السلام اپنی تصنیف تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:

''یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات حیات ہے۔ اگر حضرت عیسٰی در حقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر در حقیقت قرآن مجید کی رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن مجید درمیان میں ہے اس کو سوچو۔'' (روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 264 حاشیہ)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 20

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں‘‘۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

* دیکھو بھائی جماعت احمدیہ کی دشمنی Not a full time job اس لئے ان کی دشمنی میں ہم اپنا عقیدہ تو نہیں بدل سکتے
* مطلق آخری نبی کے باوجود امت محمدیہ میں ایک نبی ضرور آئے گا اور ایسا عقیدہ نہ رکھنے والا کافر
* امت میں ایک نبی تو کیا حضرت ابراہیمؑ۔اسمٰعیل سمیت خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوبارہ تشریف لائیں گے
* عام نبی تو کیا ایسا نبی آئے گا جو ختم نبوت کی غیر معمولی پاور اپنے اندر لئے ہوئے ہوگا
* صرف نئی شریعت لانے والی نبوت بند ہوگئی۔مگر امتی نبی تجدید شریعت کے لیے آسکتا ہے
* ’’مطلق آخری نبی‘‘ کے بعد بھی نبی اللہ تشریف لائیں گے اور اس کا منکر پکا کافر
* ’’مطلق آخری نبی‘‘ کے بعد ’’مامور من اللہ‘‘ ’’معصوم عن الخطا‘‘ ’’بولتا قرآن‘‘ اور امام حاضر ہر وقت موجود ہے

جماعت احمدیہ کی دشمنی میں 7 ستمبر 1974 کو گھڑا گیا دفتری امور کے لئے ختم نبوت کا نیا نکور اور سرکاری مفہوم بمقابلہ گھریلو استعمال کے لئے ختم نبوت کا پرانا اور اصلی مفہوم

سیاسی حملہ کے سیاسی پروگرام میں ختم نبوت کی بھی ایک نئی اور سیاسی تعریف تیار کی گئی یوں قانون پاکستان میں دفعہ نمبر 260 میں ایک نئی شق نمبر 2 کے نام سے اضافہ کر دیا گیا جسے عرف عام میں آئین کی تیسری ترمیم کا نام دیا گیا ہے۔نظریہ ضرورت کے تحت مذکورہ ترمیم کے ذریعہ ختم نبوت کی مندرجہ ذیل سیاسی تعریف منصۂ شہود پر لائی گئی۔

’’کوئی شخص جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو۔جو خدا کے آخری نبی یا لفظ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کو تسلیم کرے یا مذہبی مصلح مانے وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے لئے مسلمان نہیں ہے‘‘۔

کیا معلوم ہوا یہی ناں کہ آنحضور ﷺ کے بعد یعنی لا نبی کے بعد

☆کسی بھی معنوں میں ☆کسی بھی مفہوم میں ☆کسی بھی پیرائے میں

☆کسی بھی تعریف کے مطابق کوئی بھی نبی نہیں ہے۔☆نہ امتی نبی ☆نہ تابع نبی ☆نہ ریٹائرڈ نبی

☆نہ معزول نبی ☆یہی نہیں بلکہ کوئی مذہبی مصلح ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کرسکتا اور جو 'ایسی گستاخی کرے' وہ قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج

ختم نبوت کا پُرانا اور گھریلو استعمال کے لئے مذہبی مفہوم

لیکن جماعت احمدیہ کی مخالفت Not a full time job مطلب یہ کہ صرف ایک دشمنی کی خاطر عقائد تو نہیں بدلے جاسکتے اس لئے مندرجہ بالا تعریف کو صرف سیاسی پس منظر کے ساتھ لکھا پڑھا اور سمجھا جائے۔گھروں میں دینی عقائد کے طور پر ہم اپنے بچوں کو ختم نبوت کا مندرجہ ذیل مفہوم پڑھاتے ہیں۔شروعات اسی پلیٹ فارم سے کرتے ہیں جس نے قومی اسمبلی میں تیسری ترمیم پاس کرانے کی سرتوڑ کوشش کر کے اسے کامیابی کی منزل تک پہنچایا یعنی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے۔

1۔ ختم نبوت یعنی مطلق آخری نبی کے باوجود امت محمدیہ میں ایک نبی ضرور آئے گا اور ایسا عقیدہ نہ رکھنے والا کافر......کیسا لگا؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کا شائع کردہ رسالہ ''نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ'' میرے سامنے ہے جسے جماعت کے اشد مخالف مولانا یوسف لدھیانوی صاحب نے تحریر کیا ہے۔

مولوی صاحب پر کسی نے اعتراض کیا کہ قرآنی آیات خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی کے بعد امت میں مطلق کسی نبی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔جواب تھا:''آپ کا یہ ارشاد کہ قرآنی آیات خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی میں انقطاع نبوت کا ذکر ہے۔لا نبی بعدی میں لا نفی جنس ہے چونکہ نکرہ پر داخل ہے جس کا معنی یہ ہے کہ نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا نبوت ہر قسم کی بند ہے''۔

آپ کا جواب غور سے پڑھیے اور ذہن میں سیاسی تعریف کو بھی رکھیے۔

☆ ''جناب کو اس جگہ متعدد غلط فہمیاں ہوئی ہیں اول یہ کہ جس طرح ختم نبوت کی احادیث متواتر ہیں ٹھیک اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نبی اللہ) کے دوبارہ آنے کی حدیث بھی متواتر ہیں''۔ (صفحہ 41،42)

☆ ''یہ عقیدہ نماز روزہ اور حج کی طرح متواتر اور قطعی ہے اس لئے اس کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔چنانچہ نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ اپنے رسالہ ''الاعلام بحکم علیہ السلام'' میں ایک معترض کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں ...... تجھے دو سے ایک صورت لازم آئے گی یا یہ کہ نزول عیسیٰ کی نفی کرو یا بوقت نزول ان سے نبوت کی نفی کرو اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں''۔ (صفحہ 5،6)

☆ پھر اسی صفحہ پر علامہ سفارینی کو بھی مزید اپنے موقف پیش کر کے لکھتے ہیں۔''وہ نازل ہو کر شریعت (قرآن مجید) کے مطابق عمل کریں گے اگر چہ ان کے ساتھ نبوت قائم ہوگی اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہونگے''۔ (نزول مسیح چند شبہات کا ازالہ،صفحہ 5)

☆ صفحہ 12 پر حضرت حافظ ابن حزم کو نقل کیا گیا۔

''آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے عیسیٰؑ جن کے نازل ہونے پر احادیث صحیح موجود ہیں''۔(الفضل فی الملل والاھواء والنحل ج1 صفحہ 77)

مزید آگے چلتے ہیں:

2۔امت میں ایک نبی تو کیا حضرت ابراہیمؑ۔حضرت اسمعیل سمیت خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوبارہ تشریف لائیں گے......اہل تشیع بھائیوں کا مذہبی عقیدہ

اہل تشیع بھی آئین کی تیسری ترمیم پاس کروانے میں آگے آگے تھے۔آیئے دیکھتے ہیں گھر میں بچوں کے لئے کون سا مذہبی عقیدہ بیان کیا جارہا

ہے۔حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب امام مہدی آئے گا تو یہ اعلان کرے گا کہ اے لوگو تم میں سے کوئی حضرت ابراھیمؑ اور اسمعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی ابراھیم واسمعیل ہوں۔اگر تم میں سے کوئی موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ میں ہی موسیٰ اور یوشع ہوں اگر تم میں سے کوئی عیسیٰ اور شمون کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ عیسیٰ اور شمعون میں ہی ہوں۔اگر تم میں سے کوئی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور امیر المومنین حضرت علیؓ کو دیکھنا چاہتا ہے تو سن لے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اور امیر المومنین میں ہی ہوں''۔

(بحار الانوار از علامہ باقر مجلسی ناشر سلامیہ تھہران خیابان بوذرجمہری شرقی تلفن چاپ اسلامیہ 1357 شمسی)

3۔عام نبی تو کیا ایسا نبی آئے گا جو ختم نبوت کی غیر معمولی پاور اپنے اندر لئے ہوئے ہوگا......مہتمم دیوبند کا مذہبی عقیدہ

دیوبندیوں کے ہی سرخیل امام قاسم نانوتوی کے نواسے اور مدرسہ دیوبند کے مہتمم قاری طیب صاحب جی ہاں وہی دیوبندی جو تیسری ترمیم کے خالق ہونے کی دعویدار ہے اپنے بچوں کے لئے الگ سے فرماتے ہیں:

''لیکن پھر یہ سوال یہ ہے کہ جب خاتم الدجالین کا اصلی مقابلہ تو خاتم النبین سے ہے مگر اس مقابلہ کے لیے نہ حضور کا دوبارہ دنیا تشریف لانا مناسب نہ صدیوں باقی رکھا جانا شایان شان، نہ زمانہ نبویؐ میں مقابلہ ختم کرا دیا جانا مصلحت اور ادھر ختم دجالیت کے استقبال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت بھی کافی نہ تھی۔عام مجددین اور ارباب ولایت اپنی پوری روحانی طاقتوں سے بھی اس سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے تھے۔جب تک کہ نبوت کی روحانیت مقابل نہ آئے۔بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اس وقت تک موثر نہ تھی جب تک کہ اس کے ساتھ ختم نبوت کا پاور شامل نہ ہو۔تو پھر شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہوسکتی تھی اس دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لیے امت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہ خاتم النبین کا مقابلہ ہو۔مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کرسکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو۔محض مرتبہ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجہ نبوت بھی برداشت کر سکے چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے۔نہیں بلکہ اس انعکاس کے لیے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔تاکہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس اس میں اتر سکے......اس کی صورت بجز اس کے اور کیا ہوسکتی تھی کہ انبیاء سابقین میں سے کسی نبی کو جو ایک حد تک خاتمیت کا شان رکھتا ہو اس امت میں مجدد کی حیثیت سے لایا جائے''۔

(تعلیمات اسلامی اور مسیحی اقوام صفحہ 228-229 از قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند پاکستانی ایڈیشن اول مطبوعہ مئی 1986ء شائع کردہ نفیس اکیڈیمی)

4۔صرف نئی شریعت لانے والی نبوت بند ہوگئی۔مگر امتی نبی تجدید شریعت کے لیے آسکتا ہے......اہل سنت بریلوی مکتبہ فکر کا مذہب

پاکستان کی مشہور پبلشر کمپنی فیروز سنز نے ''ابن عربی'' کے نام سے اہل السنۃ بریلوی مکتبہ فکر کے مسلمہ بزرگ عالم حضرت محی الدین ابن عربی کے بارے میں کتاب شائع کی ہے۔اس کتاب کے صفحہ 39 پر ''ختم نبوت و ختم رسالت'' کے حوالے سے درج ذیل ختم نبوت کی تفسیر و مفہوم درج ہے:

''ابن عربی نبوت و رسالت کو محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم سمجھتے ہیں مگر صرف بحیثیت نبوت تشریعی ،یعنی اب ان کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی مگر ایسا نبی آسکتا ہے جو ان کی لائی ہوئی شریعت کی تجدید کرے۔اس نبی کا اکتساب ذاتی اور بلا واسطہ نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ کے واسطے ہوتا ہے''۔

چند صفحے آگے چل کر صفحہ 51 پر مزید فرمایا:

''نبوت غیر تشریعی رسول اللہ کے بعد جاری رہے گی بلکہ رسول اللہ کی امت میں اولیاء اللہ کو بھی الہام ہوتا رہا ہے''۔

(مصنفہ ابوجاوید نیازی شائع کردہ فیروز سنز پاکستان)

5۔''مطلق آخری نبی'' کے بعد بھی نبی اللہ تشریف لائیں گے اور اس کا منکر پکا کافر......غیر مقلدین اہل حدیث کا مذہبی عقیدہ

بقول غیر مقلد مولوی مولانا عبدالوہاب امیر وبانی جماعت غرباء اہل حدیث غیر مقلدین مزید 9 چھوٹی چھوٹی فرقیوں میں تقسیم ہیں یعنی

1۔جماعت غرباء اہل حدیث۔ 2۔کانفرنس اہل حدیث

3۔فرقہ ثنائیہ 4۔امیر شریعت صوبہ بہار

5۔فرقہ حنفیہ عطائیہ 6۔فرقہ شریفیہ

7۔فرقہ غزنویہ 8۔جمیعت اہل حدیث

9۔محی الدین لکھوی فرقہ (فرقہ جماعۃ المسلمین کا تحقیقی جائزہ ص10 ناشر مکتبہ اہل السنۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا)

غیر مقلدین کے یہ تمام ونگز تیسری ترمیم کے پاس کروانے میں پوری طرح پیش پیش تھے مگر ان کے بھی اپنے گھر میں اپنے بچوں کے لئے کیا ترجمہ ہے وہ کچھ یوں ہے:

اہل حدیث کے ممتاز عالم دین جناب نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامۃ میں اہل حدیث مکتبہ فکر کی مفہوم ختم نبوت کی یوں ترجمانی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے اور وہ نبی اللہ ہونگے اور جو''مَنْ قال بِسلْبِ نُبوتِهِ فقد کفر حقًّا کما صرّح به للسیوطی'' (حجج الکرامۃ صفحہ 13)

6۔''مطلق آخری نبی'' کے بعد ''مامور من اللہ'' ''معصوم عن الخطا'' ''بولتا قرآن'' اور امام حاضر ہر وقت موجود رہے گا......اسمٰعیلی فرقے کا مذہب

اسماعیلی فرقہ شیعوں کی ہی ایک شاخ ہے۔ پرنس کریم آغا خان ان کے موجودہ سربراہ ہیں۔انڈیا اور انڈیا سے باہر افریقہ تنزانیہ میں خاصی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔پاکستان کے شمالی علاقہ جات گلگت، ہنزہ، چترال وغیرہ ان کے خاص گڑھ ہیں۔سینٹ وقومی

اور صوبائی اسمبلیوں میں ان کی مسلمان سیٹوں پر نمائندگی ہے۔تیسری ترمیم میں انہوں نے بھی حصہ بقدر جثہ ڈالا۔مگر مذہبی عبادات کے لئے ان کے ہاں ختم نبوت کا کیا مفہوم ہے۔

سوال: پیغمبر یعنی''ناطق'' اور''اساس'' یعنی امام میں سے کس کا درجہ بڑا ہے؟

جواب: اساس کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہوسکتا تھا وہ اساس کرتے ہیں۔پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا حضرت ابراہیمؑ کے لئے ہوا تھا۔(درسی کتاب برائے مذہبی اسکولز اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

☆ امام (حضرت علی) کا ظہور اللہ کا ظہور ہے

''امام (علی) کے ظاہر ہونے کے بعد اللہ نے اسلام کو مقبول کیا اور پسند کیا اور پیغمبری کا دور ختم ہوا۔اس کے بعد کوئی پیغمبر اس دنیا میں نہیں آیا۔اس کے معنی یہ ہیں کہ امام کا ظہور اللہ کا ظہور ہے۔جس کی پہچان اللہ کی پہچان ہے جس کی بیعت اللہ کی بیعت ہے''۔

(کلام الٰہی اور فرمان امام از عالی جاہ سلطان 5 نور محمد یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے تنزانیہ طباعت اسماعیلی پریس بمبئی ص54)

☆ قرآن سے بڑا ہے اب ناطق قرآن۔امام کا چہرہ خدا کا چہرہ

''امام حاضر قرآن ناطق یعنی بولتا قرآن ہے۔اس کے فرمانوں پر عمل کرنا چاہیے......امام کا ہاتھ خدا کا ہاتھ کے برابر ہے۔امام کا چہرہ خدا کے

چہرے کے برابر ہے۔عقیدت سے امام کا دیدار کرنے والا خدا کا دیدار کر رہا ہے''۔
(درسی کتاب شعن مال برائے نائٹ اسکولز ریلیجنس یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئ سبق نمبر 11 صفحہ 8)

☆قرآن تو 1300 سال پرانی کتاب صرف عرب کے لئے ہے اب تمہارے لئے نئی شریعت گنان ہے

''آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو 1300 ہو چکے وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔گنان کو 700 سال ہوئے سو تم لوگوں کے لئے اب گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا''
(فرمان نمبر 13 ص 81 کلام امام مبین آغا خان 3 کے فرامین کا مجموعہ یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئ)

☆ قرآن خلیفہ عثمان کے وقت بدل دیا گیا اصل خلاصے ہمارے پاس ہیں

''توریت، انجیل زبور، اور قرآن یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ سے نازل ہوئیں۔قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا آگے کے الفاظ پیچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے۔اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھائیں گے''(کلام امام مبین ص 96 حصہ اول فرمان نمبر 38 یکے از مطبوعات اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئ)

یہ صرف چند مثالیں نمونہ کے طور پر درج کی گئی ہیں۔قارئین کرام! اگر ذہن پر بار نہ ہو تو سرکاری تعریف کو ایک دفعہ پھر پڑھ جایئے۔ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہاں یہ فرمان کہ ☆نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق نبی تو کجا مذہبی مصلح بھی نہیں آ سکتا اور کہاں یہ کہ شدت سے ایک سالم تشریعی نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے منتظر ہیں اور یہی نہیں کہ خود بلکہ 1500 سو سالہ آئمہ کرام و علماء دین کو بھی گواہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔بلکہ مزید طرّہ یہ بھی کہ جو نہ مانے اس کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے رہے ہیں۔اے دشمنی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام تو اس فرقہ مولویان کو منافقت کے کتنے گہرے گڑھے میں دھکیل آئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں عقل کے اندھوں اور اندھی دشمنی کرنے والوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں

'' اگر ان کو سمجھ ہو تو ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ یہ لوگ دن رات اس نور الٰہی کے بجھانے کیلئے کوشش کر رہے ہیں اور ہر قسم کے مکر عمل میں لا رہے ہیں اور لوگوں کو بہکا رہے ہیں اور ناخنوں تک حق کو مٹانے کیلئے زور لگا رہے ہیں کفر کے فتوے لکھ رہے ہیں اور آزاردہی کے تمام منصوبے گھڑ رہے ہیں یہاں تک کہ بٹالوی صاحب نے لوگوں کو برانگیختہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے جا کر سیاپا کریں غرض کوئی دقیقہ مکر اور فریب اور سعی اور کوشش کا اٹھا نہیں رکھا اور ایک جہان اپنے ساتھ کر لیا ہے اور جیسا کہ میں نے بٹالوی صاحب کو ان تمام واقعات سے پہلے اس الہام کی خبر دی تھی کہ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے۔اب وہی صورت پیدا ہو رہی ہے لوگوں نے یہاں تک دشمنی کی ہے کہ رشتہ ناطہ کو چھوڑ دیا ہے۔باوجود ان تمام کارسازیوں کے جو کمال کو پہنچ گئی ہیں بالآخر ہم فتح پا جائیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا نشان ہوگا۔اور اگر کسی کی آنکھیں ہوں تو اس عاجز پر جو کچھ عنایات اللہ جلّ شانہٗ کی وارد ہو رہی ہیں وہ سب نشان ہی ہیں۔دیکھو خدائے تعالیٰ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے کہ جو میرے پر افترا کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں اور میں جلد مفتری کو پکڑتا ہوں اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔لیکن اس عاجز کے دعویٰ مجدد اور مثیل مسیح ہونے اور دعویٰ ہم کلام الٰہی ہونے پر اب بفضلہ تعالیٰ گیارھواں برس جاتا ہے کیا یہ نشان نہیں ہے اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ کاروبار نہ ہوتا تو کیونکر عشرہ کاملہ تک جو ایک حصہ عمر کا ہے ٹھہر سکتا تھا۔پھر میں کہتا ہوں کہ کیا یہ نشان نہیں ہے کہ الہامی پیشگوئیوں کے بالمقابل آزمائش کیلئے کوئی اس عاجز کے سامنے نہیں آ سکتا اور اگر آوے تو خدائے تعالیٰ اس کو سخت ذلیل کرے ایسا ہی صدہا تائیدات الٰہیہ شامل حال ہو رہی ہیں۔میں حضرت قدس کا باغ ہوں جو مجھے کاٹنے کا ارادہ کرے گا وہ خود کاٹا جائے گا مخالف روسیاہ ہوگا اور منکر شرمسار یہ سب نشان ہیں'(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 397)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 21

”تحفظ ختم نبوت“ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّا بازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

”وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے“۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

”جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں“۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب عقیدہ ختم نبوت کو ”تحفظ ختم نبوت“ والے مسجد سے اُٹھا کر قومی اسمبلی میں لے گئے

7 ستمبر 1974 کے بعد اب صورحال یہ بنی کہ قومی اسمبلی سے پاس شدہ سرکاری تعریف کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کی دشمنی کا معاملہ ہے اور مسجد والے اصلی مذہبی مفہوم کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ دین اور ایمان کا معاملہ ہے۔

معاملہ کیسے طے ہو کہ دونوں گھر بھی راضی رہیں اور پیٹ کی گاڑی بھی چلتی رہے سوچ و بچار یا Planning کا تو پتہ نہیں ہاں ضمیر کی عدالت نے Practicaly یا واقعاتی طور پر 72 فرقوں کو 2 بڑے بلاکس میں تقسیم کر چھوڑا ہے اور یوں:

☆ کچھ لوگ ایک گروپ میں شامل ہو کر سرکاری تعریف کو مان رہے ہیں۔

☆ کچھ لوگ دوسرے گروپ میں شامل ہو کر مذہبی تعریف کو۔

لیکن ظلم یہ ہو گیا کہ اس دوغلی کہانی اور واضح تضاد کی وجہ سے کچھ لوگوں نے ان دونوں ہی کشتیوں میں سوار ہونے سے انکار کر کے ایک تیسری لانچ بنالی جواب بڑھتی ہوئی سواریوں کے سبب لانچ سے ایک بڑے بحری بیڑے میں تبدیل ہو چکی ہے۔

آیئے دشمنی اور نفرت سے پیدا ہونے والے اس حیرت انگیز طلسم کدے کی سیر کرتے ہوئے اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ جب مسجد کے کام اور منصب کو قومی اسمبلی کے سیاسی دنگل میں ڈالا جاتا ہے تو پھر اہل مسجد کو کیسے کیسے پینترے بدلنا پڑتے ہیں؟

جب مسجد کے مدرس قومی اسمبلی کے سیاسی اکھاڑے میں اترے تو دونوں گروپوں کے سرخیل علماء کے مذہبی دلائل ملاحظہ کرتے ہیں۔

1۔ہمیں وہ پانچویں وجہ بتائی جائے جس کے تحت کوئی نبی آ سکتا ہو......ختم نبوت آف چنیوٹ کا نقطہ نظر

مولانا منظور احمد چنیوٹی مبلغ ختم نبوت اور سفیر ختم نبوت کے نام سے اندرون و بیرون ملک پہچانے جاتے ہیں۔آپ کے ادارے دعوت و ارشاد نے ”قرآن مجید اور ختم نبوت“ کے نام سے مولانا ابراہیم خادم صاحب کا ایک رسالہ شائع کیا ہے آپ فرماتے ہیں:

”قرآن مجید میں اگر ابتداء سے لیکر انتہاء تک نگاہ ڈالیں تو پتہ چلتا کہ چار ایسے اسباب اور وجوہات ہیں کہ جن کے ماتحت دنیا میں کوئی نہ کوئی نبی اور رسول آتا ہا لیکن حضور ﷺ کے تشریف لانے کے بعد یہ چاروں اسباب اور وجوہات منقطع ہو چکے ہیں اب قیامت تک کوئی شخص نئی نبوت کے ساتھ نہیں آ سکتا۔اور آپؐ کے بعد نبوت و رسالت قیامت تک منقطع ہو چکی“۔

ان اسباب کی تفصیل کچھ یوں ہے:

i۔ اگر سابقہ نبی کی لائی ہوئی شریعت اور دی ہوئی تعلیم دنیا سے بالکل ناپید اور مٹ چکی ہو اور پھر اس شریعت اور تعلیم کو تازہ کرنے کے لیے نئے نبی اور رسول کی ضرورت ہوتی ہے......اب اس سبب کے تحت آپؐ کے بعد کوئی مدعی نبوت نہیں آسکتا۔

ii۔ سابقہ نبی اور رسول کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیم میں کوئی خامی اور کمی رہ گئی ہو تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ایک نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔اب وہ کونسی خامی اور کمی ہے جس کو پورا کرنے کے لیے ایک نئے نبی کی ضرورت ہے۔

iii۔ تیسری وجہ دنیا میں کسی نبی کے آنے کی یہ ہوسکتی ہے کہ سابقہ نبی اور رسول کسی خاص قوم،علاقہ،شہر،بستی یا ملک کے لیے ہو تو پھر دوسری قوم اور علاقہ کے لیے ایک نبی رسول کی ضرورت ہے مگر اب اس سبب......کے ماتحت بھی حضور اکرمؐ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

iv۔ چوتھی وجہ کسی دوسرے نبی کے آنے کی یہ ہوسکتی ہے کہ جو نبی موجود ہو اس کی زندگی میں اس کی امداد کے لیے دوسرا نبی معبوث کیا جاتا ہے جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ ان کے بھائی حضرت ہارون کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔

اب ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کون سی پانچویں وجہ ہے جس کے تحت حضور اکرم ﷺ کے بعد ایک نئے نبی کی ضرورت ہے''۔

(قرآن مجید اور ختم نبوت،صفحہ 3 تا 7 شائع کردہ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد رجسٹرڈ چنیوٹ)

2۔ آنحضور ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی رحمت نہیں لعنت ہے۔اگر نبی آ بھی گیا تو میں اس کا انکار کردوں گا......ختم نبوت آف منصورہ کا نقطہ نظر

جماعت اسلامی مولانا مودودی صاحب کو ''نبض شناس رسول'' جیسے عظیم ٹائیٹل سے یاد کرتی ہے۔آپ نے بھی ایک عدد کتاب ''ختم نبوت'' کے نام سے مرقوم فرمائی ہے جس میں اوپر درج مولانا ابراہیم صاحب کی چار وجوہات کو من وعن درج کرنے کے بعد مطالبہ کیا ہے کہ اب کسی نبی کے آنے کی پانچویں وجہ مجھے بھی بتائی جائے۔(قرآن مجید اور ختم نبوت،ملخص صفحہ 43)

پھر آپ نے اس صفحے پر موٹا عنوان لگایا ہے کہ ''نئی نبوت اب امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے''۔(ختم نبوت،صفحہ 43)

آپ نے ایک عدد سنہری اعلان بھی اس کتاب کی زینت بنایا ہے وہ یہ کہ:

''اگر بفرض محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو بھی ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کردیں گے''۔

(ختم نبوت،صفحہ 40 مطبع ڈے ٹائم پرنٹرلاہور ناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

وہ پانچویں وجہ تنفیذ دین ہے اور اس ضرورت کے تحت نبی کے آنے کا منکر زندیق ہے......ختم نبوت آف حضوری باغ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آف ملتان جس کے بانی سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور حال امیر مولانا خان محمد صاحب آف کندیاں ہیں۔مذکور ادارے کے مبلغ مولانا یوسف لدھیانوی صاحب جناب چنیوٹی صاحب کے مطالبہ کو یکسر رد کرتے ہوئے بلکہ اسے زندیق مطالبہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضرت مہدیؑ علیہ الرضوان کا ظاہر ہونا یا حضرت عیسیٰؑ کا نازل ہونا ہمارے دین کی تکمیل کے لیے نہیں۔دین بلاشبہ چودہ سوسال سے کامل ومکمل چلا آرہا ہے ان حضرات کی آمد دین کی تکمیل کے لیے نہیں بلکہ تنفیذ کے لیے ہوگی۔منشاء خداوندی یہ ہے کہ قیامت سے پہلے تمام ادیان کو مٹا کر انسانیت کو دین اسلام پر جمع کردیا جائے''۔(ختم نبوت،صفحہ 45)

مولانا چنیوٹی جیسے لوگ جو نبی آنے کی پانچویں وجہ دریافت کررہے ہیں ان کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ جو اپنی علمی قابلیت کے زور سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا اگر آپ کی یہ زور آوری چل جائے تو کیا اس سے خدا تعالیٰ کی

☆ انبیاء علیہم السلام کی ☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ☆ صحابہؓ وتابعینؒ کی ☆ آئمہ دین

☆ مجددین امت کی ☆ اکابر ملت کی تجہیل وتکذیب لازم نہیں آئے گی''۔

(نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ مصنفہ مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 42)

مقام نبوت سے مزین یا معزول یعنی تقسیم در تقسیم کا مرحلہ

پہلے گروپ میں شامل علماء دین جو ختم نبوت کے سرکاری اور سیاسی مفہوم کے ترجمان ہیں۔آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امت محمدیہ میں دوبارہ نازل ہونے کے تو قائل ہیں لیکن سرکاری تعریف کے مطابق چونکہ اب مطلق کوئی نبی نہیں آ سکتا لہٰذا حضرت عیسیٰؑ بھی زمین پر قدم رکھتے ہیں اس تعریف کی تیز قینچی کی زد میں آئیں گے اور ان کو متعلقہ عہدے سے Degrade کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اس گروپ کا نقطہ نظر ممتاز عالم دین جناب مودودی صاحب کی زبانی سنئیے :

حضرت عیسیٰؑ واپس تو آئیں گے لیکن نبوت سے معزول ہو کر:

☆''حضرت عیسیٰؑ کا یہ دوبارہ نزول نبی مقرر ہو کر آنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں ہوگا۔☆ نہ ان پر وحی نازل ہوگی۔

☆ نہ وہ خدا کی طرف سے کوئی نیا پیغام یا نئے احکام لائیں گے۔☆ نہ وہ شریعت محمدیؐ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی کریں گے۔

☆ نہ ان کو تجدید دین کے لیے دنیا میں لایا جائے گا۔☆ نہ آ کر وہ لوگوں کے اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیں گے۔

☆ اور نہ وہ اپنے ماننے والوں کی ایک الگ امت بنائیں گے''۔

(ختم نبوت مصنفہ مولوی مودودی صاحب،رناشر ادارہ ترجمان القرآن غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور صفحہ 64۔65)

جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰؑ نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے وہ پکا کافر:

دوسرے گروپ میں اہل حدیث علماء دین کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آف ملتان بھی شامل ہے۔اہل حدیث کے ممتاز عالم دین نواب صدیق حسن خاں صاحب اس گروپ کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''من قال بسلب نبوّته فقد کَفَرَ حقًا کما صرّح به للسیوطی''(حج الکرامة صفحه 131)

کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت مسیحؑ نزول کے وقت نبی اللہ نہیں ہونگے بلکہ نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے وہ پکا کافر ہے۔دوستو! اب آپ بتائیں کہ وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے وہ کتنا سچا ہے کہ''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں

یاد رہے یہ''اندھے''چنیوٹی صاحب ہوں یا مودودی صاحب یا یوسف لدھیانوی صاحب یہ 7 ستمبر 1974 کو سارے کے سارے جماعت احمدیہ کی دشمنی میں اکھٹے ہو کر گلے پھاڑ رہے تھے جواب ایک دوسرے کو پھاڑ رہے ہیں انہیں طبقہ مولویان کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا

''نفس پرست لوگوں نے یہ سب فتوے اپنی طرف سے بنا لئے ہیں اور خدا اور رسول پر افترا کیا ہے یہ تمام گناہ جو نادان وحشی

''عیسیٰؑ کو مرنے دو کہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔''

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 694 حاشیہ)

کررہے ہیں سب ان کی گردن پر ہے۔ وہ بھیڑیئے ہیں مگر بھیڑوں کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں اور دھوکا دیتے ہیں۔ وہ زہر ہیں مگر اپنے تئیں خوبصورت تریاق دکھاتے ہیں وہ اسلام کے لئے اور خدا کی مخلوق کیلئے سخت بدخواہ ہیں اور ان کے دل رحم اور ہمدردی سے خالی ہیں مگر اپنے تئیں چھپاتے ہیں۔ وہ مکاری سے وعظ کرتے اور اپنی نفسانی اغراض مدنظر رکھتے ہیں۔ وہ زاہدانہ لباسوں میں مسجدوں میں آتے مگر فاسقانہ عادتیں ان کی چھپی ہوئی ہیں۔ یہ ایک ملک کی حالت نہیں ہے اور نہ کسی خاص شہر کی نہ کسی خاص فرقہ کی بلکہ تمام اسلامی دنیا میں ایک گروہ ایسا ہے جو علماء کہلاتے اور مولویانہ جُبّے پہنتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہے اپنی صورتیں متدین لوگوں کی طرح بناتے ہیں تا ان کو بہت بزرگ اور مقدس سمجھا جائے مگر ان کے اعمال گواہی دیتے ہیں کہ وہ کیا ہیں اور کس سیرت کے انسان ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ دنیا میں سچی پاکیزگی اور سچی ہمدردی پھیلے کیونکہ اس میں وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ غرض آج کل اسلام بڑی مشکلات میں پھنس گیا ہے۔ اکثر روحیں مرگئی ہیں ان میں نیکی کی طرف ذرہ حرکت نہیں۔ اعتدال کو ان لوگوں نے یک لخت چھوڑ دیا ہے۔ ان میں ایک وہ گروہ ہے جو قبروں کی پوجا کرتے ہیں اور خانہ کعبہ کی طرح ان کا طواف بجالاتے ہیں۔ اور اپنے پیروں کی روحوں کو ایسا قادر اور متصرف جانتے کہ گویا سب کچھ ان کو خدا کی طرف سے اختیار دیا گیا ہے۔ اکثر گدیاں ایسی ہی پاؤ گے جن کے ساتھ قبر بھی ہے جن کی وہ اپنے مریدوں سے پوجا کراتے ہیں اور اگر کوئی ان سے کرامت کا طالب ہوتا ہے تو صاحب قبر کی ہزاروں کرامتیں سنا دیتے ہیں اور ثبوت ایک کا بھی نہیں۔ ان کے نزدیک اسلام کا مغز قبر پرستی ہے اور تمام دوسرے مسلمانوں کو وہ گمراہ جانتے ہیں۔ یہ تو وہ فریق ہے جس نے افراط کی راہ لی ہے۔ ان کے مقابل پر ایک تفریط کا گروہ بھی موجود ہے اور وہ انکار کرنے میں حد سے گزر گئے ہیں یہاں تک کہ ولایت تو ولایت ان کے نزدیک نبوت بھی کچھ چیز نہیں۔ معجزات سے وہ قطعاً منکر ہیں اور ان پر ہنسی اور ٹھٹھا اُڑاتے ہیں''

(روحانی خزائن جلد 18 ص 636، 637)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد نہیں آسکتا

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

''پھر کون سا راہ اور طریق تھا کہ خود حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں آتے۔ غرض قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھ کر اور حدیث میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرما کر اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نہیں آسکتا اور پھر اس بات کو زیادہ واضح کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ آنے والا مسیح موعود اسی اُمّت میں سے ہوگا۔ چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور صحیح مسلم کی حدیث فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ جو عین مقام ذکر مسیح موعود میں ہے صاف طور پر بتلا رہی ہے کہ وہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا''۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 218-217۔ حاشیہ)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 22

’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

’’وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے‘‘۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

’’جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں‘‘۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ ختم نبوت والے مسجد سے اُٹھا کر قومی اسمبلی میں لے گئے

7 ستمبر 1974 کے بعد اب صورتحال یہ بنی کہ قومی اسمبلی سے پاس شدہ سرکاری تعریف کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کی دشمنی کا معاملہ ہے اور مسجد والے اصلی مذہبی مفہوم کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ دین اور ایمان کا معاملہ ہے۔

معاملہ کیسے طے ہو کہ دونوں گھر بھی راضی رہیں اور پیٹ کی گاڑی بھی چلتی رہے سوچ و بچار یا Planning کا تو پتہ نہیں ہاں ضمیر کی عدالت نے Practicaly یا واقعاتی طور پر 72 فرقوں کو 2 بڑے بلاکس میں تقسیم کر چھوڑا ہے اور یوں:

☆ کچھ لوگ ایک گروپ میں شامل ہو کر سرکاری تعریف کو مان رہے ہیں۔

☆ کچھ لوگ دوسرے گروپ میں شامل ہو کر مذہبی تعریف کو۔

لیکن ظلم یہ ہو گیا کہ اس دوغلی کہانی اور واضح تضاد کی وجہ سے کچھ لوگوں نے ان دونوں ہی کشتیوں میں سوار ہونے سے انکار کر کے ایک تیسری لانچ بنالی جو اب بڑھتی ہوئی سواریوں کے سبب لانچ سے ایک بڑے بحری بیڑے میں تبدیل ہو چکی ہے۔

آیئے دشمنی اور نفرت سے پیدا ہونے والے اس حیرت انگیز طلسّم کدے میں تیسرے گروپ سے ملتے ہیں

’’مطلق آخری نبی‘‘ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ’’نبی اللہ‘‘ کی حیثیت سے آمدِ ثانی یا نبوت سے معزول آمدِ ثانی جیسے موقف سے مایوس ہو کر ایک تیسرا گروپ ختم نبوت کی ایک بالکل نئی تعریف کے ساتھ وارد ہوا۔

مذکور علماء دین کے نزدیک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور قرآن مجید کے دنیا میں آنے کے بعد اب ہمیں کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ وحی، کشف کا دعویٰ کرنے والے سب جھوٹے ہیں۔آخری وحی یا الہام خدا تعالیٰ قرآن مجید کی شکل میں بھیج چکا ہے۔اب جو ہدایت کی راہ حاصل کرنا ہو وہ قرآن مجید پڑھ لے۔تفصیل کے لیے کچھ حوالے درج ہیں۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کی آمد تو کجا الہام و کشف کا دعویدار بھی دنیا میں نہیں آ سکتا......ختم نبوت آف طلوع الاسلام

جناب غلام احمد پرویز صاحب پڑھے لکھے لوگوں میں بہت مقبول ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ باقی سب لوگ جعلی اور روایات والا اسلام پیش کر رہے ہیں صرف میں قرآن خالص کے ذریعہ اصلی اسلام دنیا میں متعارف کروا رہا ہوں۔ چنانچہ ’’ختم نبوت‘‘ کے متعلق آپ قرآنی نقطہ نظر یوں بیان فرماتے

ہیں:

''جن بزرگان سلف نے الہام وکشوف کا دعویٰ کیا وہ عملاً منکر ختم نبوت تھے''۔

(ختم نبوت اور تحریک احمدیت بحوالہ احمدیت کی امتیازی شان صفحہ 9)

☆ختم نبوت کے بعد اب ہمیں کسی کی بھی ضرورت نہیں......ختم نبوت آف اقبال اکیڈیمی

ڈاکٹر علامہ اقبال جب 1935ء میں جماعت احمدیہ سے بعض وجوہات کی بناء پر ناراض ہو گئے تو آپ نے چند مضامین جماعت احمدیہ کے خلاف اخبارات میں لکھ ڈالے جس میں آپ نے ختم نبوت کے متعلق یوں اظہار فرمایا:

''اور اگر ہم نے ختم نبوت کو مان لیا تو گویا عقیدۃً یہ بھی مان لیا کہ اب کسی شخص کو اس دعویٰ کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کے علم کا تعلق کسی مافوق الفطرت سرچشمہ سے ہے لہٰذا ہمیں اس کی اطاعت لازم ہے''۔(ماہنامہ مہارت، لاہور 13 فروری 1992ء)

☆ختم نبوت کے بعد اب ہمیں کسی معلم، کسی الہام، کسی کشف کی کوئی ضرورت نہیں......ختم نبوت آف ندوہ

مولوی ابوالحسن ندوی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف قادیانیت کے نام سے ایک مبسوط کتاب تحریر فرمائی ہے جسے انگریزی میں ترجمہ کر کے اندرون وبیرون ملک وسیع پیمانے پر پھیلایا گیا ہے۔آپ ختم نبوت کے متعلق یوں اظہار فرماتے ہیں:

''عقیدہ ختم نبوت دراصل نوع انسانی کے لیے ایک شرف امتیاز ہے وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوع انسانی سنّ بلوغ کو پہنچ گئی ہے......اب انسان کو کسی نئی وحی کسی نئے آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں۔اب آسمان کی طرف دیکھنے کی بجائے......زمین کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو انسان ہمیشہ تذبذب اور غیر اعتمادی میں رہے گا۔وہ ہمیشہ زمین کی طرف دیکھنے کی بجائے آسمان کی طرف دیکھے گا۔وہ ہمیشہ اپنے مستقبل کی طرف سے غیر مطمئن ہوگا۔''

(قادیانیت صفحہ 182۔185)

وہ تمام لوگ جو کسی،کشف الہام، یا وحی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ سب ہی منکرین ختم نبوت ہیں۔۔۔انجنیئر محمد علی مرزا کی جہلم اکیڈمی

آج کے دور میں سوشل میڈیا پر چھائے ہوئے مشہور انجنیئر جہلمی صاحب یعنی محمد علی مرزا صاحب وہ بھی اس کشتی کے سوار ہیں اس لئے وہ نعرہ لگاتے ہیں کہ وہ تمام لوگ جو کسی،کشف الہام، یا وحی کا دعویٰ کرتے ہیں یا اشرف علی رسول اللہ کلمہ پڑھاتے ہیں یا لا الہ چشتی رسول اللہ وہ سب ہی منکرین ختم نبوت ہیں۔اسی وجہ سے انہوں نے ایک واقعہ پیر مہر علی شاہ صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مقابلہ کے حوالہ سے اپنی اکیڈمی میں اپنے لوگوں کو سنایا جو کہ جماعتی لٹریچر میں بالکل نہیں ہے تاہم انہوں نے اپنا موقف مضبوط کرنے اور پیر مہر علی شاہ کو منکر ختم نبوت ثابت کرنے اور اُن پر طنز کرنے کے لئے اپنا گھڑا ہوئے واقعہ سناتے ہوئے فرمایا

''آپ کو پتہ ہے (حضرت مرزا) غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کے خلاف پیر مہر علی شاہ صاحب نے کتابیں لکھی ہیں اور اس میں ان کے خلاف باتیں لکھی ہیں۔جواب انہوں نے پیر مہر علی شاہ صاحب پر لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ پر اعتراض کیا تو پیر صاحب تحقیق الحق فی کلمۃ الحق نامی کتاب لکھی اور اس کتاب کے اندر چشتی رسول اللہ والے واقعہ کا دفاع کیا کہ اس سے آپ کوئی دلیل نہیں پکڑ سکتے وہ حضور ایک خاص حالت میں تھے ان

کا معاملہ بالکل الگ ہے وہ کلمہ بالکل ٹھیک ہے تو اگر اپنے نام کا کلمہ پڑھائے گا تو تجھے غلط کہیں گے۔ اندازہ کریں کہ (حضرت مرزا) غلام احمد قادیانی کو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے خاموش کروا دیا۔ خاموش کیا کروایا اپنے کپڑے اتار دیئے اس کے سامنے۔۔۔۔۔۔یہ کام تو (حضرت مرزا) غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں قادیانیوں سے بدتر ہیں یہ کتابیں۔

(حضرت مرزا) غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) سے کبھی اپنے نام کا کلمہ پڑھوانا ثابت نہیں۔ اس نے بھی اپنے آپ کو امتی نبی کہا ہے۔ اپنے نام کا کلمہ کبھی نہیں پڑھوایا توسر جی جائیں جرمنی میں سینکڑوں انگریز ہیں جن کو قادیانیوں نے کلمہ پڑھوایا''

دوستو! اگر ایک منٹ کے لیے محمل رک جائے اور مندرجہ بالا مشہور اور مسلم علماء دین کی ختم نبوت کی تعریف کے ساتھ جماعت احمدیہ کے شدید مخالف پلیٹ فارم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف کو بھی ملا کر پڑھ لیا جائے تو ہمیں آسانی سے بات سمجھ آجائے گی کہ مولوی صاحبان نے عقیدہ ختم نبوت کو قومی اسمبلی میں لے جا کر آخر کیا کمایا؟ ۔سوائے خدا کی ناراضگی اور دنیا میں منافقت کے اور کیا ہاتھ آیا؟ سنئے مولوی صاحب کو فرماتے ہیں

''آپ جو اپنی علمی قابلیت کے زور سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں کہ نہ تو کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا اگر آپ کی یہ زور آوری چل جائے تو اس سے کیا خدا تعالیٰ کی ☆ انبیاء علیہم السلام کی ☆ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ☆ صحابہؓ و تابعینؒ کی ☆ آئمہ دین کی ☆ مجددین امت کی ☆ اکابر ملت کی تجہیل و تکذیب لازم نہیں آئے گی''۔ (نزول عیسیٰ چند شبہات کا ازالہ مصنفہ مولانا یوسف لدھیانوی صفحہ 42)

حضرت میر ناصر نواب صاحب ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے مگر جلسہ میں شامل ہونے کے لئے چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں وقت گزارا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جو ان کے خاص دوست تھے ان کو پتہ چلا تو ایک مغلظ خط ارسال کیا آپ نے یہ سارا احوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کرتے ہوئے اپنے دل کا یوں بیان کیا

''افسوس صد افسوس آجکل کے ان مولویوں کی نابینائی پر جو العلم حجاب الاکبر کے نیچے دبے پڑے ہیں اور بایں وجہ ایک ایسے برگزیدہ بندہ کا نام دجال و کافر رکھتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ کو ایسی محبت ہے کہ دین کی خدمت پر مقرر کر رکھا ہے اور وہ بندۂ خدا آریہ، برہمو، عیسائیوں، نیچریوں سے لڑ رہا ہے۔ کوئی کافر تاب مقابلہ نہیں لا سکتا۔ نہ کوئی مولوی باوجود کافر، ملعون، دجال بنانے کے خلقت کے دلوں کو ان کی طرف سے ہٹا سکتا ہے۔ معاذ اللہ، عصاء موسیٰ و ید بیضا کو بزعم خود مولویان پسپا اور رسوا کر رہا ہے۔ نائبین رسول مقبول میں کوئی برکت کچھ نورانیت نہیں رہی۔ اتنا بھی سلیقہ نہیں کہ اپنے چند شاگردوں کو بھی قابو میں رکھ سکیں اور خلق محمدی کا نمونہ دکھا کر اپنا شیفتہ بنالیں۔ کسی ملک میں ہدایت پھیلانا اور مخالفین اسلام کو زیر کرنا تو درکنار ایک شہر بلکہ ایک محلہ کو بھی درست نہیں کر سکتے۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب نے شرقاً غرباً مخالفین اسلام کو دعوت اسلام کی اور ایسا نیچا کر دکھایا کہ کوئی مقابل آنے جوگا نہیں رہا۔ اکثر نیچریوں کو جو مولوی صاحبان سے ہرگز اصلاح پر نہیں آسکے تو بہ کرائی اور پنجاب سے نیچریت کا اثر بہت کم کر دیا۔ اب وہی نیچری ہیں جو مسلمان صورت بھی نہیں تھے مرزا صاحب کے ملنے سے مومن سیرت ہو گئے۔ اہلکاروں، تھانہ داروں نے رشوتیں لینی چھوڑ دیں۔ نشہ بازوں نے نشے ترک کر دیئے۔ کئی لوگوں نے حقہ ترک کر دیا۔ مرزا صاحب کے شیعہ ا مریدوں نے تبرّا ترک کر دیا۔ صحابہ سے محبت کرنے لگے۔ تعزیہ داری، مرثیہ خوانی موقوف کر دی۔ بعض پیرزادے جو مولوی محمد حسین بٹالوی بلکہ محمد اسماعیل شہید کو بھی کافر سمجھتے تھے مرزا صاحب کے معتقد ہونے کے بعد مولانا اسماعیل شہید کو اپنا پیشوا اور بزرگ سمجھنے لگے۔ اگر یہ تاثیریں دجالین۔ کذابین میں ہوتی ہیں اور نائبین رسول مقبول نیک تاثیروں سے محروم ہیں تو بصد خوشی ہمیں دجالی ہونا منظور ہے۔ پھلوں ہی سے تو درخت پہچانا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کو بھی لوگوں نے صفات سے پہچانا۔ ورنہ اس کی ذات

کسی کو نظر نہیں آتی۔ کسی تندرست ہٹے کٹے کا نام اگر بیمار رکھ دیں تو واقعی وہ بیمار نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن پاکباز ہے اور جس کے دل میں اللہ اور رسولؐ کی محبت ہے اس کو کوئی منافق، کافر، دجال وغیرہ لقب دے تو کیا حرج ہے۔ سفید کسی کے کالا کہنے سے کالا نہیں ہوسکتا۔ اور چمگادڑ کی دشمنی سے آفتاب لائق مذمت نہیں۔ یزیدی عملداری سے حسینی گروہ اگرچہ تکالیف تو پا سکتا ہے مگر نابود نہیں ہوسکتا۔ رفتہ رفتہ تکالیف برداشت کر کے ترقی کرے گا اور کرتا جاتا ہے۔ یعنی مولویوں کے سدّ راہ ہونے سے مرزا صاحب کا گروہ مٹ نہیں سکتا بلکہ ایسا حال ہے جیسا دریا میں بندھ باندھنے سے دریا رک نہیں سکتا لیکن چندروز رُکا معلوم ہوتا ہے آخر بند ٹوٹے گا اور نہایت زور سے دریا بہہ نکلے گا۔ اور آس پاس کے مخالفین کی بستیوں کو بہالے جاوے گا۔ آندھی اور ابر سورج کو چھپا نہیں سکتے۔ خود ہی چند روز میں گم ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح چندروز میں یہ غل غپاڑہ فرو ہوجائے گا اور مرزا صاحب کی صداقت کا سورج چمکتا ہوا نکل آوے گا۔ پھر نیک بخت تو افسوس کر کے مرزا صاحب سے یعنی چند مرید مرزا صاحب کے ایسے بھی ہیں جو پہلے شیعہ مذہب رکھتے تھے۔ موافق ہوجاویں گے اور پچھلی غلطی پر پچھتاویں گے اور مرزا صاحب کی کشتی میں جو مثل سفینہ نوح علیہ السلام کے ہے سوار ہوجائیں گے۔ لیکن بدنصیب اپنے مولویوں کے مکر اور غلط بیانی کے پہاڑوں پر چڑھ کر جان بچانا چاہیں گے۔ مگر ایک ہی موج میں غرق بحر ضلالت ہو کر فنا ہو جاویں گے۔ یا الٰہی ہمیں اپنی پناہ میں رکھ اور فہم کامل عنایت فرما۔ امت محمدیؐ کا تو ہی نگہبان ہے۔ حجابوں کو اٹھا دے۔ صداقت کو ظاہر فرما دے۔ مسلمانوں کو اختلاف سے راہ راست پر لگا دے۔ آمین یا ربّ العالمین‘‘

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 642 و 643 بیان میر ناصر نواب صاحب 2 جنوری 1893 جلسہ سالانہ قادیان 27 دسمبر 1892 کے معائینہ کے بعد)

علمائے سوء اور امام مہدی کا ظہور

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مسلمانوں کی ایسی حالت ہوجائے گی، جب مسلمانوں کے دل آپس میں پھٹ جائیں گے، قُلُوْبُھُمْ شَتّٰی کی حالت ہوگی، مسلمان ایک دوسرے کے گلے کاٹیں گے۔ نام نہاد علماء جن کے پاس مسلمان لوگ یہ سمجھ کر کہ ان کے پاس ہدایت ہے ہدایت کے لئے جائیں گے تو ان علماء کی بھی یہی حالت ہوگی کہ وہ بھی انہی کاموں میں مصروف ہوں گے جو خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والے ہیں بلکہ عام لوگوں سے بھی بدتر ان کی حالت ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عُلَمَآءُھُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ۔ یعنی علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ (الجامع لشعب الایمان للبیھقی جلد 3 صفحہ 317۔318 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد بیروت 2004ء) کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ یہ فتنے پیدا کرنے والے ہوں گے۔ ان میں سے فتنے پھوٹیں گے۔ اور یہی ہم آج علماء کی اکثریت میں دیکھ رہے ہیں کہ بجائے آگ بجھانے کے یہ لوگ آگ لگانے والے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا تھا کہ اس حالت میں اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان مایوس نہ ہوں ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود آئے گا جو اپنے آقا و مطاع کے کامل غلام کی حیثیت سے مسلمانوں کو بھی، غیر مسلموں کو بھی اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور اسلام کی خوبصورت اور روشن تعلیم سے دنیا کو روشن کرے گا اور پھر سے اُمّت واحدہ بنائے گا۔

(خطبہ جمعہ 16 دسمبر 2016ء)

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 23

''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہوجاتے ہیں''۔فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ ختم نبوت والے مسجد سے اُٹھا کر قومی اسمبلی میں لے گئے

7 ستمبر 1974 کے بعد اب صورتحال یہ بنی کہ قومی اسمبلی سے پاس شدہ سرکاری تعریف کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کی دشمنی کا معاملہ ہے اور مسجد والے اصلی مذہبی مفہوم کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ دین اور ایمان کا معاملہ ہے۔

معاملہ کیسے طے ہو کہ دونوں گھر بھی راضی رہیں اور پیٹ کی گاڑی بھی چلتی رہے سوچ و بچار یا Planning کا تو پتہ نہیں ہاں ضمیر کی عدالت نے Practicaly یا واقعاتی طور پر 72 فرقوں کو 2 بڑے بلاکس میں تقسیم کر چھوڑا ہے اور یوں:

* ۔کچھ لوگ ایک گروپ میں شامل ہو کر سرکاری تعریف کو مان رہے ہیں۔
* ۔کچھ لوگ دوسرے گروپ میں شامل ہو کر مذہبی تعریف کو۔
* ۔پر ہوا یوں کہ کہ اس دوغلی کہانی سے گھبرا کر ایک گروپ نے ان دونوں گروپوں سے جان چھڑا کر تیسرا گروپ بنالیا
* ۔پھر ظلم یہ ہوا کہ پہلے دو گروپوں کی طرح یہ تیسرے گروپ والے بھی آپس میں لڑ پڑے

جماعت احمدیہ کی نفرت میں پکنے والی کھیر جو کڑوی نکلی تو سونکلی مگر بیچ چوراہے

میں پگڑیاں اچھالتی ہوئی باہم دست و گریبان بھی کروا گئی

تیسرے گروپ کے سرخیل نے ایک موقعہ پر نعرہ لگاتے ہوئے فرمایا کہ ہم صرف دو ہی آدمی ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب کی ختم نبوت کے صحیح ترجمان ہیں یعنی غلام احمد پرویز صاحب اور میں سابق وفاقی وزیر محمد جعفر خان صاحب

☆سابق وفاقی وزیر صاحب کی تفسیر ختم نبوت

سابق وفاقی وزیر محمد جعفر خان صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف ''تحریک احمدیہ'' نامی ایک مبسوط کتاب رقم فرمائی جس میں درج فرمایا:

''ہمارے علم میں پاکستان کے اہل علم حلقوں میں محترم غلام احمد صاحب پرویز تنہا وہ شخص ہیں جنہوں نے بظاہر علامہ اقبال کے نظریے کا تتبع کیا ہے......اقبال کا مطالعہ پرویز کا خاص موضوع رہا ہے''۔(تحریک احمدیہ، صفحہ 358)

مگر افسوس میرے سوا غلام احمد پرویز کی ختم نبوت کا ترجمہ بھی غلط ہے

’’ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ ترجمان اقبال (پرویز صاحب) نے اس معاملہ میں اقبال کے فکر کی پوری ترجمانی نہیں کی۔‘‘ (تحریک احمدیہ، صفحہ 363) گویا جعفر صاحب کے نزدیک جعفر صاحب کے علاوہ ایک بھی صاحب علم ایسا نہیں جو اقبال کے تصور ختم نبوت کا صحیح طور پر قائل ہے۔

اقبال کے تصور ختم نبوت کی ترجمانی کرتے ہوئے ان دو عظیم ترجمانوں میں بھی کیا فرق ہے؟ مفکرین و محققین کی دلچسپی کے لیے ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

☆سرکار عقیدہ ختم نبوت پر آپ کا موقف بھی غلط ہے......تیسرے گروپ کے دو عظیم ترجمانوں کی بھی آپس میں مزید لڑائی

جعفر صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی کتاب تحریک احمدیہ میں لکھتے ہیں:

’’(اقبال کی ترجمانی کرتے ہوئے۔ ناقل) پرویز صاحب کے نزدیک ختم نبوت کے بعد ہماری احتیاج فقط یہ ہے کہ شاہراہ زندگی میں جہاں جہاں دوراہے آئیں وہاں وہاں نشان راہ (Sign Post) نصب ہوں جن پر واضح اور بیّن الفاظ میں لکھا ہو کہ یہ راستہ کدھر جاتا ہے اور دوسرا راستہ کس طرف۔ اب صورت یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحے ہم ایک دوراہے سے دوچار ہیں sign post یعنی نشان راہ سے پرویز صاحب کی مراد ’’قرآنی آیات‘‘ ہیں لیکن کیا ان نشان راہ (Sign Post) پر کوئی واضح اشارہ موجود ہوتا ہے؟ اس پر ہم متفق ہیں کہ قرآنی آیات میں جو ہدایات درج ہیں وہ واضح اور بیّن ہے خود قرآن کا یہی دعویٰ ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ بیشتر آیات کے جو معانی پرویز صاحب کرتے ہیں وہ آج تک کسی نے نہیں کئے اور قرآن کی ظاہری عبارت، سیاق و سباق اور تاریخی پس منظر کے سراسر خلاف ہیں اس صورت میں اگر پرویز صاحب کے معانی درست ہیں تو قرآنی آیات ایک ایسا Sign Post ہیں جن کی عبارت سمجھنے کے لیے ہر وقت ایک مذہبی راہنما کی ضرورت رہے گی بلکہ اس صورت میں بہتر یہی ہوگا کہ یہ راہنمائی ایک نبی کے ذریعہ کی جائے تا کہ اگر قرآن کے معنی ہماری عقل کے مطابق نہیں تو کم از کم یہ تو تسلی ہو کہ ان معانی کی تائید وحی سے کی گئی ہے‘‘۔ ہمارے نزدیک درست صورت یہ ہے کہ ختم نبوت کی تکمیل پر انسانی مکمل طور پر آزاد ہے۔ جس طرح راستے پر چلنا اس کے اختیار میں ہے اسی طرح Sign Post مقرر کرنا بھی اس کا اپنا کام ہے جو خیال اس صورت حال کے خلاف ہے وہ لازماً اس حد تک (اقبال ناقل) نظریہ ختم نبوت کے خلاف ہے‘‘۔ (احمدیہ تحریک صفحہ 377)

جناب! تو پھر آپ کی بھی تفسیر ختم نبوت غلط ہے......پہلے گروپ کے علماء کا تیسرے گروپ کے علماء پر جوابی حملہ

پہلے گروپ کے ممتاز عالم دین جناب مودودی صاحب جعفر صاحب کے ساتھ ساتھ پرویز صاحب اور علامہ اقبال بلکہ اس تیسرے گروہ کے سب علماء کو ہی غلط سمجھتے ہیں۔

نوٹ: یہ الگ بات ہے کہ یہ بات آپ نے 1952ء میں تب کہی تھی جب آپ پہلے گروہ میں شامل تھے لیکن 10 سال بعد 1962ء میں آپ بھی تیسرے گروہ میں شامل ہو گئے بلکہ تیسرے گروہ کے ممتاز عالم دین لیڈر قرار پائے۔ اس پس منظر کے ساتھ جناب مودودی صاحب کا درج ذیل بیان پڑھیئے آپ کو دوہرا مزہ یا دوہری تکلیف ہوگی۔

تیسرے گروہ والوں کی ختم نبوت کا مفہوم ’’قادیانیت کے ساتھ ساتھ‘‘ اسلام کی بھی جڑ کاٹ دیتا ہے......مودودی صاحب

’’ہمارے نزدیک ختم نبوت کے لیے یہ استدلال اپنے مقدمات کے لحاظ سے بھی غلط ہے اور نتیجہ کے اعتبار سے بھی۔ انسانی ذہن کا ارتقاء جس پر اس پورے استدلال کی بناء رکھی گئی ہے صرف عالم زمانی، مادی وطبعی کی معلومات تک محدود ہے۔ رہا دینی واخلاقی شعور، تو اس معاملہ میں ذہن انسانی کا ارتقاء کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے۔ آغاز انسانیت سے لے کر آج تک پاکیزہ ترین تصور ایمان واخلاق رکھنے والے انسان اور بدترین عقائد واخلاق رکھنے والے انسان ہر دور اور ہر زمانے میں پہلو بہ پہلو پائے گئے ہیں نوع انسانی نے تاریخ وزمانی تدریج کے لحاظ سے اخلاق وایمان میں ترقی کے کوئی مدارج طے نہیں کئے......اس لیے ختم

نبوت کے حق میں یہ دلیل سرے سے غلط ہے اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ قادیانیت کے ساتھ ساتھ اسلام کی بھی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ پہلے انبیاء کی ضرورت اس لیے تھی کہ انسان بچہ تھا اور اب ان کی ضرورت اس لیے نہیں کہ اب انسان سن شعور کو پہنچ چکا ہے تو اس سے صاف طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ اب انسان کو سرے سے ہدایت بذریعہ نبوت کی حاجت ہی نہیں رہی یہ ایک ایسا تیر ہے جس نے بیک وقت احمدیت اور اسلام دونوں کو مجروح کر دیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ انسان جوان ہو جانے کی وجہ سے آئندہ ''نئے سہاروں'' سے مستغنی ہو گیا ہے تو پھر آخر اس بلوغ ذہنی کے بعد ''پرانے سہاروں'' کی بھی کیا ضرورت ہے''؟ (ترجمان القرآن لاہور اکتوبر 1952ء صفحہ 141)

لیکن 10 سال بعد نئے سہاروں کے متمنی جب تیسرے گروہ میں داخل ہوئے تو آپ کا کیا نظریہ تھا؟

اب اگر بفرض محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو تو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کر دیں گے''۔ ختم نبوت صفحہ 40۔43 پر آپ نے مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بتایا جائے کہ آخر اب کسی نبی (آسمانی سہارے) کی کیا ضرورت باقی ہے۔

پھر اسی صفحہ پر موٹا عنوان لگایا: ''نئی نبوت اب امت کے لیے رحمت نہیں بلکہ لعنت ہے'' (ختم نبوت صفحہ 43)

اور جناب آپ کی تفسیرِ ختم نبوت تو سرے سے ہی غلط ہے......دوسرے گروہ کے ممتاز عالم دین کی تیسرے گروہ کے علمائے دین سے مزید لڑائی

دوسرے گروپ کے ممتاز عالم دین جناب مولوی حسین احمد مدنی صاحب نے مودودی صاحب کو خصوصاً اور تیسرے گروہ کے علماء دین کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے فرمایا:

''مودودی صاحب تو رسول خدا کے بعد اور کسی بھی انسان کو معیار حق ماننے کے لیے تیار نہیں لیکن قرآن وسنت کا فیصلہ ہے کہ رسول خدا کے بعد قیامت تک معیاری شخصیات آتی رہیں گے''۔ پھر مزید فرمایا:

''مودودی صاحب کا کتاب وسنت کا بار بار ذکر کرنا محض ڈھونگ ہے وہ نہ کتاب کو مانتے ہیں اور نہ سنت کو بلکہ بخلاف سلف صالحین ایک نیا مذہب تیار کر رہے ہیں اور وہ اسی پر چلا کر لوگوں کو دوزخ میں دھکیلنا چاہتے ہیں''۔ (مودودی دستور صفحہ 46)

اور سرکار آپ کی تفسیرِ ختم نبوت تو ٹوٹل غلط......تیسرے گروہ کے علماء دین کی دوسرے گروہ کے علماء دین سے جوابی لڑائی

تیسرے گروہ کے ممتاز لیڈر جناب پرویز صاحب دوسرے گروہ کے علماء دین کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے امام مہدیؑ اور نزول مسیح کے منتظر علماء دین کو یہ جوابی پیغام پہنچاتے ہیں۔ زوروں کی اس لڑائی کا اگلا سین ملاحظہ ہو۔

''ساٹھ ستر برس سے مرزائیوں کے ساتھ مناظرے اور مباحثے ہو رہے ہیں لیکن یہ مسئلہ گرداب میں پھنسی ہوئی لکڑی کی طرح اپنے مقام سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھا۔ اگر اس مسئلہ پر خالص قرآن کی روشنی میں بحث کی جاتی (اور امام مہدیؑ اور نزول مسیح کو مجوسی یہودی نظریہ سمجھا جاتا۔ ناقل) تو سارا قصّہ چند منٹ میں طے ہو جاتا لیکن ہمارے ملّاں قرآن خالص کو اس لیے سامنے نہیں لاتے کہ اس کی رو سے اگر مرزائیت ختم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ملائیت بھی ختم ہو جاتی ہے''۔

گویا حاصل وصول یہ کہ پہلا گروہ بھی غلط، دوسرا بھی غلط اور تیسرا بھی غلط تو　پھر صحیح کون؟

وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعۃ 83)

اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا رزق بنالیا ہے

مثال نمبر 24

''تحفظ ختم نبوت'' کے نام پر جماعت احمدیہ پر تبرّ ابازی کا گناہ

جھوٹ، تقیّہ، منافقت، دھوکہ دہی اور خیانت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے

''وہ شخص جو دین کو سیاسی پروپیگنڈے کا ذریعہ بناتا ہے وہ میرے نزدیک لعنتی ہے''۔ فرمان ڈاکٹر سر علامہ اقبال

''جو دل کے اندھے ہیں وہ آنکھوں کے اندھے بھی ہو جاتے ہیں''۔ فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ ختم نبوت والے مسجد سے اُٹھا کر قومی اسمبلی میں لے گئے

7 ستمبر 1974 کے بعد اب صورتحال یہ بنی کہ قومی اسمبلی سے پاس شدہ سرکاری تعریف کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کی دشمنی کا معاملہ ہے اور مسجد والے اصلی مذہبی مفہوم کو ماننا بھی ضروری ہے کیونکہ دین اور ایمان کا معاملہ ہے۔

معاملہ کیسے طے ہو کہ دونوں گھر بھی راضی رہیں اور پیٹ کی گاڑی بھی چلتی رہے سوچ وبچار یا Planning کا تو پتہ نہیں ہاں قدرت کے انتقام نے 72 فرقوں کو 2 بڑے بلاکس میں تقسیم کر چھوڑا ہے اور یوں:

٭۔ کچھ لوگ ایک گروپ میں شامل ہو کر سرکاری تعریف کو مان رہے ہیں۔

٭۔ کچھ لوگ دوسرے گروپ میں شامل ہو کر مذہبی تعریف کو۔

٭۔ پر ہوا یوں کہ اس دوغلی کہانی سے گھبرا کر ایک گروپ نے ان دونوں گروپوں سے جان چھڑا کر تیسرا گروپ بنالیا

٭ جب تینوں گروپس کی اڑائی گرد بیٹھی تو دیکھا کہ کچھ دور ایک چوتھا گروپ بھی کھڑا ہے

چوتھا گروپ، بہت بڑا گرپ، روتا پیٹتا گروپ

جماعت احمدیہ کی نفرت کے مزید انڈے بچے

ابھی تک آپ ختم نبوت کے متعلق تین گروہوں کی کھٹ کھٹ سن رہے تھے۔ ابھی آپ سے چوتھے گروہ کی ملاقات کراتے ہیں جو اس سارے کھیل سے باہر کھڑے حیرانگی کی سراپا تصویر بنے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بے جا محبت اور بے جا نفرت دونوں اندھی ہوتی ہے۔ کچھ نظر نہیں آنے دیتی۔ دیوبندی حلقوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت کا گردوغبار اتنا اڑایا گیا کہ ہر آنکھ چھپ گئی۔ ہر سوچ معطل ہو گئی۔ لیکن یہ آندھی کبھی تو تھمنی تھی۔ کبھی تو یہ گردوغبار بیٹھنا ہی تھا۔ اور آج جب یہ گردوغبار تھوڑا سا کم ہونے لگا ہے اور ہلکا ہلکا افق نظر آنے لگا ہے تو بریلوی بھائی چیخ رہے ہیں۔ اور حیران و پریشان مبہوت کھڑے ہیں اور حیران ہو ہو کر اپنے آپ سے سوال کرتے جا رہے ہیں کہ جس عقیدے کی بناء پر ہم سے دیوبندیوں نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دلوا لیا اسی عقیدے کی بناء پر وہ خود کیوں غیر مسلم نہیں؟ آیئے مذہبی تاریخ کا یہ انوکھا مذاق مطالعہ کرتے ہیں۔

☆ جس عقیدے کی بناء پر قادیانی غیر مسلم ہیں اسی عقیدے کی بناء پر دیوبندی کیوں نہیں...... بریلوی احتجاج

بریلوی مکتبہ فکر کے ممتاز عالم دین جناب ارشد القادری جو ہندوستان کے شہر جمشید پور سے تعلق رکھتے ہیں۔آپ ماہنامہ ''جام نور'' کے ایڈیٹر اور بیسیوں کتب کے مصنف ہیں۔آپ ہی کی تصنیف ''زیروزبر'' میرے سامنے ہے۔تفصیلی اقتباس درج ہے۔

''قادیانیوں کا یہ دعویٰ اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ وہ حضورا کرمؐ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنی کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور اسی انکار پر انہیں ختم نبوت کا منکر کہا جاتا ہے''۔اب دیکھنا یہ ہے کہ خاتم النبیین کا وہ کون سا معنٰی ہے جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور سب سے پہلے اس معنی کا انکار کس نے کیا ہے۔یہی وہ مقام ہے جہاں عقیدہ ختم نبوت کے خلاف مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی سازش بالکل بے نقاب ہوجاتی ہے۔

ایک قادیانی مصنف مسئلہ زیر بحث میں ان کے موقف کی تحسین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''تمام مسلمان فرقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں کیوں کہ قرآن مجید کی نص ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضورؐ کے لیے لفظ خاتم النبیین بطور مدح وفضیلت ذکر ہوا ہے اب سوال صرف یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔یقینا اس کے معنی ایسے ہی ہونے چاہئیں جن سے آنحضرت ﷺ کی فضیلت اور مدح ثابت ہو''۔

اسی بناء پر حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے عوام کے معنوں کو نادرست قرار دیا ہے۔آپ تحریر فرماتے ہیں:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''۔

(رسالہ خاتم النبیین کے بہترین معنٰی صفحہ 4 شائع کردہ قادیان تحذیر الناس صفحہ 3)

اب قادیانی جماعت کی طرف سے وہ خراج عقیدت ملاحظہ فرمایئے جسے اپنے مسلک کے پیش رو اور مقتدا کی حیثیت سے انہوں نے مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے حضور پیش کیا ہے۔جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے مضمون کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا ہے۔(افادات قاسمہ صفحہ 6)

ایک معمولی ذہن کا آدمی بھی اتنی بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی مخالف کے مسلک پر قائم رہنے کا ہرگز عہد نہیں کرسکتا پیچھے چلنے کا یہ پرخلوص اعتراف اسی شخص کے حق میں متصور ہوسکتا ہے جسے ہم سفر اور مقتدا سمجھا جائے۔

ایک ہی تصویر کے دورخ

اتنی تفصیل کے بعد اب مذکورہ بالا عبارتوں کا تجزیہ کیجئے تو بہت سی حیرت انگیز باتیں معلومات کے اجالے میں آجائیں گی۔

☆ پہلی بات تو یہ کہ مولانا قاسم نانوتوی کی صراحت کے مطابق خاتم النبیین کے لفظ سے حضورا کرم ﷺ کو آخری نبی سمجھنا معاذ اللہ یہ ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔امت کا سمجھدار طبقہ خاتم النبین کے لفظ سے کچھ اور ہی معنی مراد لیتا ہے۔انہی سمجھدار لوگوں میں ایک سمجھدار مولانا نانوتوی بھی ہیں۔

☆ دوسری بات یہ کہ خاتم النبیین کے اجماعی معنٰی کو مسخ کرکے حضور کے آخری نبی ہونے کا انکار سب سے پہلے مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیو بند نے کیا ہے کیوں کہ قادیانیوں نے اگر انکار میں پہل کی ہوتی تو وہ ہرگز یہ اعتراف نہ کرتے کہ لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تشریح کے سلسلے میں جماعت

احمدیہ مولانا نانوتوی کے مسلک پر ہے۔

☆ تیسری بات یہ کہ خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کے انکار کے پس منظر میں مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا نانوتوی دونوں کے انداز فکر اور طریقہ استدلال میں پوری پوری یکسانیت ہے۔

چنانچہ قادیانیوں کے یہاں بھی خاتم النبیین کے اصل مفہوم کو مسخ کرنے کے لیے حضور اکرمؐ کی عظمت شان کا سہارا لیا گیا ہے اور نانوتوی صاحب بھی مقام مدح کہہ کر حضورؐ کی شان عظمت ہی کو بنیاد بنا رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خاتم النبیین کے لفظ سے حضورؐ کو آخری نبی سمجھنا، یہ معنیٰ عام مسلمانوں میں رائج ہے اور یہاں بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ معنیٰ عوام کے خیال میں ہیں۔

اتنی عظیم مطابقتوں کے بعد اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلے میں دونوں کا نقطہ نظر الگ الگ ہے دنیا سے انصاف اگر رخصت نہیں ہو گیا ہے تو اب اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیان اور دیوبند ایک تصویر کے دو رخ ہیں۔ ایک ہی منزل کے دو مسافر ہیں کوئی پہنچ گیا ہے کوئی رہ گزر میں ہے۔ پس......اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔

غور فرمایئے! جب دیوبندی جماعت کے ہاں بھی بغیر کسی قباحت کے حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے تو قادیانی جماعت کا اس سے زیادہ اور قصور ہی کیا ہے کہ جو چیز اہل دیوبند کے نزدیک جائز و ممکن تھی اسے انہوں نے واقع بنا لیا۔ اسلامی دنیا کا جو الزام قادیانی جماعت پر ہے وہی الزام دیوبندی جماعت پر بھی عائد کیا جائے''۔ (دیوبندی ادارے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی جماعت۔ سپاہ صحابہ)

(زیروزبر صفحہ 122 تا 126 شائع کردہ رومی پبلیکیشنز 38 اردو بازار لاہور)

ایک اور بریلوی مولوی صاحب فرماتے ہیں

''اگر ختم نبوت کی ایک تفسیر پر بانی جماعت احمدیہ کافر تو بانی دیوبند اسی تفسیر پر حجۃ الاسلام کیسے؟؟''۔ مولوی عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری صاحب

ممتاز بریلوی مولوی عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری اس ساری کہانی کو۔۔۔''دیوبندی گورکھ دھندا''۔۔۔۔ لکھتے ہوئے درج ذیل تبصرہ فرماتے ہیں

''☆۱......جب دیوبندی حضرات مرزا جی کی عقیدہ ختم نبوت پر تکفیر کرتے ہیں تو نانوتوی صاحب کی بھی تکفیر کیوں نہیں کرتے جب کہ عقیدہ مشترک ہے۔

☆2......اگر نانوتوی صاحب نے کفر نہیں کیا تو مرزا صاحب کو دیوبندی حضرات کافر کیوں کہتے ہیں؟؟

☆۳......چونکہ ختم نبوت کے نانوتوی صاحب اور مرزا صاحب ایک جیسے مخالف ہیں اس لئے علمائے اہل سنت دونوں کی تکفیر کرتے ہیں لیکن دیوبندی حضرات مرزا صاحب کی تکفیر کے بارے میں اتفاق کرتے ہیں اور نانوتوی کی تکفیر پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک عجیب معاملہ ہے کہ قادیان کا رہنے والا ختم نبوت کا انکار کرے تو دیوبندی حضرات بھی اس کی تکفیر پر متفق لیکن نانوتہ کا باشندہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے تو دیوبندی حضرات کے نزدیک وہ کافر ہونے کی بجائے حجۃ الاسلام قرار پاتا ہے یہ کیا دھرم ہے؟ (التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 41)

دیوبندی احمدیوں کے مخالف کیوں؟۔ مولانا اوکاڑوی

ص 41 پر مولوی غلام علی صاحب نے دیوبندیوں کی ختم نبوت کے نام پر بہت سی تحاریک کا بھی زیر عنوان ۔۔دیوبندی مرزائیوں کے کیوں مخالف ہیں ؟۔۔جائزہ لیا ہے

''اب دیوبندی مرزائیوں کے اس لئے مخالف ہیں کہ اجرائے نبوت کے لئے میدان تو انہوں نے صاف کیا تھا اور دعویٰ قادیانی نے کرلیا۔ چنانچہ قادیانی بھی اپنی کتب و رسائل میں دیوبندیوں کو ان عبارات سے خاموش کرادیتے ہیں کہ جب نانوتوی صاحب کے نزدیک جس کو تم پیش خویش بہت کچھ مانتے ہو اس کے نزدیک حضور علیہ السلام کے بعد نبی پیدا ہوجائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا تو مرزا صاحب نے کیا قصور کیا ہے۔ ہاں تم نے حضور کے بعس نبی کا پیدا ہونا ممکن کہا اور مرزا صاحب نے بالفعل نبوت کا دعویٰ کردیا۔ مگر مرزا صاحب بھی اپنے آپ کو مستقل بالذات اور حقیقی نبی نہیں مانتے بلکہ مجازی، عرضی، بروزی ظلی نبی ہونے کے دعویدار ہیں۔'' (التنویر لدفع ظلام التخذیر یعنی مسئلہ تکفیر ص 41)

مذہب میں مرے شیخ کے اتنا ہی فرق ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ہاتھ میں رکھوں تو وہ آستیں میں بت

بریلوی بھائیوں کے حالیہ چیخ و پکار ان کی سچائی کی نہیں بلکہ کھلی کھلی منافقت کی آئینہ دار ہے وہ اس طرح سے کہ

☆ ایک طرف دیوبندی علماء دین نے باوجود اس علم کے کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کے مفہوم میں انہیں کے بزرگوں کے موقف پر ہیں، پر منکر ختم نبوت کا جھوٹا الزام لگایا اور تقریر و تحریر سے خوب پروپیگنڈہ کیا اور اسی بنیاد پر انہیں قومی اسمبلی سے غیر مسلم قرار دلوایا۔

☆ دوسری طرف بریلوی علماء دین جو باوجود اس علم کے کہ دیوبندی جھوٹ بول رہے ہیں اور جماعت احمدیہ اور دیوبندیوں کا ختم نبوت کا مفہوم یکساں ہے خاموش رہے۔ اور نہ صرف خاموش رہے بلکہ اسی الزام کی بنیاد پر مولوی شاہ احمد نورانی جماعت احمدیہ کو ''غیر مسلم'' قرار دینے والی مہم میں دیوبندی لیڈروں کی ماتحتی میں شانہ بشانہ کام کیا۔ اور آج بیسوں سال بعد خود اپنے آپ سے بڑبڑا رہے ہیں کہ

''اگر قادیانی جماعت کو منکر نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت قرار نہ دیا جائے''۔
(زیروزبر صفحہ 126)

جس عقیدہ ختم نبوت پر احمدی کافر ہیں اسی تفسیر پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والے کافر کیوں نہیں۔۔۔اہل حدیث علماء کی بھی چیک و پکار

تعصب اور منافقت بھی کیا چیز ہے دیکھتے ہوئے انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ مزید لکھنے سے پہلے ضروری ہے اہل حدیث علماء کے دلی کرب کو ایک دفعہ پڑھ لیا جائے مگر یاد رہے بقول مصنف ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' 1974 کے قومی اسمبلی میں یہ اہل حدیث اپنے تمام اکابرین سمیت شامل تھے۔ یعنی جمعیت اہل حدیث کے میاں فضل حق، مولانا عبدالقادر روپڑی، مولانا اسحاق چیمہ، شیخ محمد اشرف، مولانا محمد صدیق، اور مولانا شریف اشرف صاحب اسی طرح سے اہل حدیث کے دوسرے گروپ اشاعت التوحید سے مولانا غلام اللہ خان اور مولانا عنائت اللہ شاہ صاحب۔ اب دیکھئے کہ 1974 میں کیا کمال لیڈر شپ تھی اور آج 40 سال بعد سڑک کنارے بیٹھ کر کیا رونا رویا جا رہا ہے

''ایک گائے کے دو چور''

اہلحدیث غیر مقلد حضرات کے مزعومہ شیخ العرب والعجم مولوی سید بدیع الدین شاہ راشدی صاحب تخذیر الناس ص 12 کی تشریح درج کر کے لکھتے ہیں

''نبوت کی جگہ کو تم نے خود توڑا ہے اس میں تم نے خود رخنہ اندازی کی ہے۔ مرزائی بھی تو ایک امتی ہی کو آگے کرتے ہیں آپ نے بھی امتی کو آگے کیا ہے۔ نبی کے پیچھے نہ آپ ہیں نہ وہ ہیں۔ بات ایک ہی ہے تم ایک ہی گائے کے دو چور ہو''

(براۃ اہل حدیث ص50و51 مطبوعہ الدارالراشدیہ نزد جامع مسجد اہل حدیث راشدی گلی نمبر ا موسیٰ لین کراچی بحوالہ اہل سنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے قلم سے مولفہ میثم عباس قادری رضوی ص8)

پھر ایک اور مشہور غیر مقلد مولوی جناب ڈاکٹر طالب الرحمٰن صاحب سے ملتے ہیں

ڈاکٹر صاحب اپنی مشہور کتاب ''دیوبندیت تاریخ وعقائد'' میں تحذیر الناس پر تفصیلی بحث کے بعد آخری لائن کے طور پر خلاصۃً لکھتے ہیں کہ

''جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطورِ بالا میں جناب قاسم نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا''

(دیوبندیت تاریخ وعقائد ص175 مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام الریاض4460149 بحوالہ اہل سنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے قلم سے مولفہ میثم عباس قادری رضوی ص14)

''دیوبندی اجرائے نبوت میں مرزا صاحب کے ہم نوا ہیں''

غیر مقلد مولوی محمود سلفی ابن مولوی اسماعیل کانگریسی نے تو ایک قدم مزید آگے بڑھاتے ہوئے دیوبندیوں کو ہٹ دھرم قرار دے دیا آپ لکھتے ہیں

''اگر دیوبندی اپنی انا کا مسئلہ نہ بناتے اور اپنے علمی گھمنڈ کی وجہ سے تکبر نہ کرتے اور اپنے غلط موقف سے رجوع کر لیتے تو حنفی علماء دو فرقوں میں تقسیم نہ ہوتے۔ دیوبندیوں نے اجرائے نبوت میں مرزا صاحب کی ہم نوائی کر کے تاریخ میں اپنا نام مستقل طور پر ہٹ دھرموں میں لکھوالیا

(علمائے دیوبند کا ماضی ص 10 مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنۃ لاہور)

اور ص55 پر لکھا کہ مسئلہ نبوت مرزا صاحب نے مولانا قاسم نانوتوی صاحب ہی سے سیکھا ہے

(علمائے دیوبند کا ماضی ص 55 مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنۃ لاہور بحوالہ اہل سنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے قلم سے مولفہ میثم عباس قادری رضوی ص14)

دیوبندی مجلس تحفظ ختم نبوت کیوں بنا کر بیٹھے ہیں؟؟؟۔۔۔مولانا ڈیروی صاحب

معروف غیر مقلد اہل حدیث مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب اپنی کتاب ''تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں'' تحذیر الناس اور اس میں درج مندرجات پر تفصیلی تبصرہ کرنے کے بعد ان الفاظ میں بحث کو سمیٹتے ہیں

''قابل غور مقام ہے کہ بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے بیان کے مطابق اگر آپ کے بعد بھی نبی آجائے تب بھی آپ خاتم الانبیاء ہوں گے۔ تو ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر جھوٹے نبیوں کے دعوائے نبوت کے خلاف سمجھنے میں آخر کیا جواز رہ جاتا ہے اور جماعت دیوبندیہ جب آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کے نبی کے آنے کو ختم نبوت کے خلاف نہیں سمجھتی تو وہ مجلس تحفظِ ختم نبوت کیوں بنا کر بیٹھی ہے۔۔۔اور کسی مدعی نبوت کیخلاف شور کس لئے مچاتی ہے؟

(تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں ص115 افکار مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب از قلم ابوالوفا محمد طارق خان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

تحفظ ختم نبوت والے برادران یوسف بلکہ قاتلین حسین ؓ کی طرح ہیں۔۔۔مولانا عطاء اللہ ڈیروی

مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کی منافقت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''کیا اس جماعت کی مثال یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے دینا غلط ہوگا جو عمداً یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر شام کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے کہ یوسف کو بھیڑیئے نے کھالیا ہے۔ اس جماعت کی مثال اس قوم کی ہے جس نے حسین بن علی رضی اللہ کو شہید کیا اور اپنے اس جرم کو چھپانے کے لئے آج تک ماتم برپا کئے ہوئے ہیں''

(تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں ص 116 افکار مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب از قلم ابوالوفا محمد طارق خان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

مجلس تحفظ ختم نبوت دراصل اپنے سیاہ ماضی اور کفر کو چھپانے کا حفظ ماتقدم ہے۔۔۔۔۔مولانا عطاء اللہ ڈیروی

مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کی ضرورت پر تبصرہ کرتے ہوئے انکشاف کرتے ہیں کہ

''اس تمام قصہ کو معلوم کر لینے کے بعد اب دیوبندی علماء کی جانب سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا سبب کھل کر ہمارے سامنے آجاتا ہے اور وہ سبب ہے خوف! یعنی قادیانیوں کو کافر قرار دیئے جانے کے بعد ختم نبوت کے مسئلہ میں اپنے سیاہ ماضی کو دیکھتے ہوئے دیوبند کے علماء کو یہ خوف لاحق ہوا کہ بریلوی حضرات ان کے خلاف بھی کہیں کافر قرار دیئے جانے کی مہم نہ شروع کر دیں۔۔۔چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر دیوبندیہ نے مجلسِ تحفظ ختم نبوت قائم کی۔۔۔مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کے اصل ذمہ دار یہ دیوبندی علماء ہی ہیں کیونکہ قادیانی مذہبی اعتبار سے حنفی دیوبندی ہیں اور ختمِ نبوت کے ضمن میں ان کی اس لغزش کا سبب دیوبندی علماء کی کتابیں ہیں''

(تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں ص 143,142 مطبوعہ دار لکتب العلمیہ)

جس عقیدہ کی بناء پر قادیانی غیر مسلم ہیں اسی عقیدہ کی بناء پر بریلوی کیوں نہیں۔۔۔دیوبند کا جواب دعویٰ

ایک دیوبندی مولوی صاحب بریلوی حضرات کو جوابی پیغام پہنچاتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ اگر ہم منکر ختم نبوت ہو تو تم کون سے دودھ کے دھلے ہو تم بھی تو اسی عقیدہ کی بناء پر منکر ختم ہی ہو چنانچہ لکھتا ہے

''مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدیؐ مع نبوت محمد یہؐ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا'' (ایک غلطی کا ازالہ: ص 8، روحانی خزائن: ج 18 ص 212)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا ایک جھوٹا دعویٰ یہ بھی تھا کہ نبی ﷺ کے تمام کمالات اس میں متجلی و منعکس ہیں (نعوذ باللہ)۔ چونکہ تمام کمالات میں نبوت بھی شامل ہے، لہٰذا اسے کوئی ایسا انسان نہ سمجھا جائے جس نے الگ سے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہو بلکہ اس کو بروزی نبی تصور کیا جائے۔

فرقہ بریلویہ کا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لئے بھی یہی عقیدہ

انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب، مرزا قادیانی کے لئے تو نہیں مگر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیئے ایسا ہی عقیدہ رکھتے تھے۔ چنانچہ احمد رضا خان بریلوی نے لکھا:

''حضور پر نور سیدنا غوث اعظم، حضور اقدس وانور سید عالم ﷺ کے وارث کامل و نائب تام وآئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال وجلال وکمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں۔۔۔۔۔تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے'' (السنیۃ الانیفہ فی فتاویٰ افریقہ: ص 97)

پتا چلا کہ جس طرح مرزا قادیانی کا اپنے متعلق کفریہ دعویٰ یہ تھا کہ نبی ﷺ اپنی تمام صفات کے ساتھ اس میں متجلی و منعکس ہیں اسی طرح احمد رضا خان بریلوی کا یہی جھوٹا وکفریہ دعویٰ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے متعلق تھا کہ نبی ﷺ اپنی تمام صفات کے ساتھ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ میں متجلی ہیں اور یہ تمام صفات ان تمام جمال، جلال، کمال اور افضال کے ساتھ ہیں جو نبی ﷺ کو حاصل تھا۔

ہوسکتا ہے کہ اس پر کوئی یہ فضول اور بیہودہ تاویل کرنے کی کوشش کرے کہ مرزا قادیانی نے تو یہ جھوٹا دعویٰ اپنے متعلق کیا تھا جبکہ احمد رضا خان صاحب نے یہ دعویٰ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لئے کیا ہے۔ تو عرض ہے کہ جو بات مرزا کے لیئے کفر تھی وہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیئے ماننا کس طرح عین

تعظیم رسالت ہوگئی؟ جس طرح مرزا کو نبی یا نبی ﷺ کی صفات کا عکس اور اس میں متجلی ماننا کفر ہے اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو نبی ماننا یا نبی ﷺ کی جمیع صفات کا عکس اور ان میں متجلی ماننا بھی عین کفر ہے۔

تنبیہ: بریلویوں کے غوث الاسلام پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے لکھا:

''۔صدیق اکبرؓ۔۔عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔اور عثمانؓ۔۔اور علی مرتضےٰؓ۔۔اور سید اشباب الجنۃ حسنینؓ جن کا مجموعہ بعینہ جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ تھا۔۔''(سیفِ چشتیائی:ص15)

ملاحظہ فرمائیں کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے نزدیک تو ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان، علی اور حسن وحسین رضوان اللہ اجمعین جیسے جلیل القدر اور افضل الخلق بعد الانبیاء صحابہ کرام کا مجموعہ نبی ﷺ کے جمال باکمال کا ہی آئینہ بن سکا جبکہ بریلوی اعلیٰ حضرت کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانی کی اکیلی ذات، نبی ﷺ کی تمام صفات صرف مع جمال ہی نہیں بلکہ جلال وکمال اور افضال کا بھی تجلی خانہ وآئینہ قرار پائی، **اناللہ وانا الیہ راجعون۔**

2*۔ بریلویوں کے محقق العصر مفتی محمد خان قادری نے لکھا:

''اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے۔کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ان کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی نبی نہیں آسکتا۔جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے۔اور یہ کہے اور مانے کہ آپ کے بعد نیا نبی آسکتا ہے۔وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔''

(مجلہ انوار رضا، تاجدار بریلی نمبر 2003ء:ص69

اس سے معلوم ہوا کہ

i) نبی ﷺ کو آخری نبی ماننا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔

ii) نبی ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی یا بروزی نبی ہرگز نہیں آسکتا اور جو اس کے خلاف ایسا عقیدہ رکھے یا کسی بڑی سے بڑی شخصیت کے مقام کو مرتبہ نبوت کا ظل یا بروز مانے یعنی ظلی یا بروزی نبی مانے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔

فرقہ بریلویہ کا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ظلی نبی ماننا

اب بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

''یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگر چہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے''(عرفان شریعت:ص84)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مقام، مرتبہ نبوت کا ظل ہے۔ایک ہے مرتبہ نبوت اور ایک ہے ظل مرتبہ نبوت، جو مرتبہ نبوت پر ہو وہ نبی کہلاتا ہے اور جو ظل مرتبہ نبوت پر ہو وہ ظلی نبی ٹھہرا۔گویا بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کے نزدیک شیخ جیلانیؒ ظلی نبی تھے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

کسی کو بھی نبی ﷺ کے بعد نبی ماننا ہی کفر اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے والا عقیدہ نہیں بلکہ جو کوئی کسی کو ظلی نبی مانے یا اس درجہ ومقام پر سمجھے وہ بھی ختم نبوت کا انکاری اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔اس بات کا اقرار خود بریلوی محققین کو بھی ہے جیسا کہ مفتی محمد خان قادری صاحب کے حوالے سے گزر چکا ہے۔مگر افسوس کہ اپنے ہی اعلیٰ حضرت اسی کفریہ اور دائرہ اسلام سے خارج کردینے والے عقیدے کے حامل نکلے۔

بریلویوں کے نئے نئے نبی

بریلویوں کے ثقہ و مستند پیرو مرشد خواجہ غلام فرید چشتی نے کہا:

''حضرت قبلۂ عالم مہاروی بھی اتقاء میں یگانۂ روزگار تھے۔جس طرح ایک نبی مُرسل صاحب مذہب ہوتا ہے۔آپ بھی نبی مرسل کی طرح مبعوث کئے گئے تھے''(اشاراتِ فریدی ترجمہ مقابیس المجالس:صفحہ 771و772)

شیخ اور پیر کے نام کا کلمہ

خواجہ غلام فرید چشتی نے کہا:

''حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' حضرت شیخ کے ڈر سے کہتے تھے ورنہ ان کا جی چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں''(اشاراتِ فریدی ترجمہ مقابیس المجالس:صفحہ 671)

بریلویوں کے تسلیم و توثیق شدہ نئے کلمے۔۔کوئی یہ نہ سمجھے کہ نیا کلمہ پڑھوانے کی کسر رہ گئی ہے۔لہٰذا بریلویوں کی مصدقہ و تسلیم شدہ کتب سے ان کے ایجاد و توثیق کردہ نئے کلمے پیش خدمت ہیں۔

1۔شبلی رسول اللہ (نعوذ باللہ)

i)بریلویوں کے سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء نے فرمایا:

''ایک شخص شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں آپ کا مرید ہوتا ہوں۔۔۔۔(حضرت شیخ)شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو کلمہ طیبہ کس طرح پڑھتا ہے۔مرید نے جواب دیا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔شبلی بولے اس طرح پڑھ لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ مرید نے فوراً اسی طرح پڑھ دیا۔اس کے بعد شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شبلی آنحضرت ﷺ کے ادنیٰ چاکروں میں سے ایک ہے۔اللہ کے رسول تو وہی ہیں میں تو تیرے اعتقاد کا امتحان کر رہا تھا۔''[فوائد الفواد،پانچویں جلد آٹھویں مجلس:صفحہ 399]

احمد رضا خان بریلوی نے لکھا:

''حضرت محبوب الٰہی کے ملفوظاتِ کریمہ فوائد الفواد شریف کہ حضور کے مرید رشید حضرت میر حسن علا سنجری قدس سرہ کے جمع کئے ہوئے ہیں ان میں بھی حضور کا صاف ارشاد مذکور ہے''فتاویٰ رضویہ:جلد 21 صفحہ 564]

ایک اور جگہ احمد رضا خان بریلوی نے فوائد الفواد سے اپنے حضور حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء کا ایک ارشاد نقل کرنے کے بعد کہا:

''حضور ممدوح کے یہ ارشاداتِ عالیہ ہمارے لیے سند کافی۔۔۔۔''[فتاویٰ رضویہ:جلد 24 صفحہ 80]

ii)بریلویوں کے امام الاصفیاء پیر جماعت علی شاہ لاثانی کے خلیفہ مجاز حکیم محمد شریف نے لکھا:

''شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دو شخص بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ایک مولوی وضع کا تھا اور ایک سادہ زمیندار تھا۔آپ نے بیعت کرنے پر مولوی صاحب سے فرمایا۔کہ پڑھ لا الہ الا اللہ۔شبلی رسول اللہ۔اس پر مولوی صاحب نے لاحول پڑھا اور آپ نے جھڑک دیا۔پھر زمیندار کی باری آئی۔آپ نے اس کو بھی اسی طرح فرمایا۔وہ خاموش رہا۔آپ نے زور سے فرمایا کہ بولتے کیوں نہیں۔تم بھی مولوی صاحب سے متفق ہو۔زمیندار بولا کہ مَیں تو آپ کو خدا تعالیٰ کے مقام پر سمجھ کر آیا تھا۔آپ ابھی تک مقامِ نبی کا ہی ذکر فرماتے ہیں''منازل الابرار:صفحہ 106)

جماعت علی شاہ کے خلیفہ حکیم محمد شریف نے اس پورے واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا:

''الغرض یہ چیزیں طریقت کے رموز ہیں اور درست ہیں۔عوام نہیں سمجھ سکتے۔خواص اور سالکانِ طریقت کو ان چیزوں کو سمجھ کر عمل پیرا ہونا لازمی اور

ضروری ہے۔''[منازل الابرار:صفحہ 106]

گویا یہ کتاب ''منازل الابرار'' سیالکوٹ کے مشہور بریلوی بزرگ حکیم خادم علی کی بھی تصدیق وتائید شدہ ہے اور یہ حکیم خادم علی بریلویوں کے امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے خلیفہ اور بریلوی اکابرین میں سے ہیں۔ دیکھئے تذکرہ اکابر اہلسنت (صفحہ 135)

2۔چشتی رسول اللہ (نعوذ باللہ)

i)بریلویوں کے غوث الاسلام پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے لکھا:

''سالک کا وجود بعینہ مظہر حقیقت محمدیہ ہو کر ''لا الہ الا اللہ چشتی (سالك) رسول اللہ'' کے ترنم میں آتا ہے۔''[(تحقیق الحق:صفحہ 127)

ii)خواجہ غلام فرید چشتی لکھتے ہیں:

''ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کا رسول ہے۔''[فوائدِ فریدیہ:صفحہ 83]

iii)خواجہ معین الدین چشتی نے مرید ہونے کے لئے آنے والے شخص کو کہا:

''آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟اس نے کہالا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔آپ نے فرمایا یوں کہو! لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ۔اس نے اسی طرح کہا۔خواجہ صاحب نے اسے بیعت کر لیا اور خلعت ونعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا۔'' (فوائد السالکین:صفحہ 27)

اس کے بعد موجود ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی نے وضاحت کی کہ کلمہ اصلی وہی ہے جو پہلا تھا اور چشتی رسول اللہ کا کلمہ صرف مرید کا اعتقاد جانچنے کے لئے جان بوجھ کر پڑھایا گیا۔نیز چشتی رسول اللہ کا کلمہ پڑھانے اور مرید کا اسے پڑھ لینے کے متعلق کہا:

''چونکہ تو مرید ہونے کیلئے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا۔اس لئے فوراً تو نے ایسا کہہ دیا اس لئے سچا مرید ہو گیا۔اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے'' (فوائد السالکین:صفحہ 27)

بریلویوں کی معروف تنظیم ''دعوتِ اسلامی'' کے علماء ومحققین پر مشتمل مجلس المدینۃ العلمیہ نے ''فوائد السالکین'' کو خواجہ معین الدین چشتی کے خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے ملفوظات تسلیم کر رکھا ہے۔دیکھئے ملفوظات اعلیٰ حضرت مع تخریج وتسہیل (صفحہ 42)

بریلویوں کے ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت حسن علی رضوی نے خواجہ غلام فرید کی کتاب ''فوائد فریدیہ'' سے پیش کیے گئے ''چشتی رسول اللہ'' کے کفریہ کلمہ کی وضاحت میں لکھا:

''پھر خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ پر کیا اعتراض ہے جبکہ یہ کلمہ اپنی تفصیل کے ساتھ ''فوائد السالکین'' ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی مرتبہ خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر میں موجود ہے۔''[برقِ آسمانی برفتنہ شیطانی:صفحہ 138

iv)بریلویوں کے زبدۃ العارفین میر عبدالواحد بلگرامی نے خواجہ معین الدین چشتی کے حوالے سے لکھ رکھا ہے کہ بیعت کی غرض سے حاضر ہونے والے شخص کے کمال،اعتقاد اور صدق کو آزمانے کے لیے کہا گیا:

''اگر تم کہو کہ ''لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ'' تو میں تمہیں مرید کرلوں۔وہ شخص چونکہ دھن کا پکا اور سچا تھا اس نے فوراً اقرار کرلیا۔خواجہ نے بیعت کے لیے اسے اپنا ہاتھ دیا اور اسے بیعت کرلیا۔''[سبع سنابل:صفحہ 278و279)

میر عبدالواحد بلگرامی نے چشتی رسول اللہ کا کلمہ پڑھانے اور مرید کا اسے پڑھ لینے کے متعلق کہا:

''لہٰذا پیر کے ساتھ صدق یہی ہے کہ ظاہر و باطن کی کسی حالت پر زرہ برابر اعتراض نہ کرے۔''[سبع سنابل: صفحہ 279]

گویا اگر پیر اپنے نام کا کلمہ بھی پڑھائے تو مرید کو چاہیئے کہ پڑھ لے اور اپنے پیر پر اعتراض نہ کرے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس فارسی عبارت کا سلیس مطلب یہی ہے کہ (میر عبدالواحد بلگرامی کی کتاب) سبع سنابل عقائد و تصوف کی عمدہ ترین کتاب ہے اور اس کا عظیم ترین امتیاز یہ کہ سبع سنابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے قبول و منظور شدہ ہے۔

3۔ انگریز رسول اللہ (نعوذ باللہ)

بریلویوں کے شیر ربانی شیر محمد شرقپوری نے غصہ میں آ کر ایک نوجوان کو کہا:

''کہو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ، لا الہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ۔''

(انقلاب الحقیقت: صفحہ 31 احوالِ مقدسہ: صفحہ 50، منبع انوار: صفحہ 81 کتاب انقلاب الحقیقت مؤلفہ صاحبزادہ عمر بیربلوی خلیفہ مجاز شیر محمد شرقپوری)

کتاب احوالِ مقدسہ مئولفہ قاضی ظہور احمد اختر۔ اس کتاب پر بریلویوں کے مشہور و معروف عالم دین محمد منشاء تابش قصوری کی تقریظ اور مئولف و کتاب کی تعریف و توصیف بھی موجود ہے۔

کتاب منبع انوار مرتبہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

عقیدہ ختم نبوت اسلام و ایمان کا انتہائی اہم و بنیادی عقیدہ ہے۔ مگر فرقہ بریلویہ کی انتہائی معتبر و مستند کتب میں اس کے صریح مخالف و معارض عقائد و نظریات کی ایک سنگین تعداد پائی جاتی ہے۔ جس کے کافی ثبوت مع مکمل حوالہ جات پیش کر دیے گئے ہیں۔

''لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ''، ''لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ'' اور ''لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ'' کے صریح کفریہ و گستاخانہ کلمات کی باطل تاویل میں کسی قسم کا غلبہ حال، شطح یا مستی کا مردود بہانہ بھی فضول اور نا قابلِ قبول ہے۔ کیونکہ ان تینوں کفریہ و گستاخانہ کلمات کے پڑھانے اور پڑھنے والوں کا ان خبیث کلمات کو جان بوجھ کر محض مرید کے صدق اور اعتقاد کو آزمانے یا محض اپنا غصہ دکھانے کے لئے بلا اکراہ پڑھنا پڑھانا مذکور ہے۔ نیز ان کو نقل کرنے والوں نے بھی بطور استدلال و تائید اور بطور حجت ان کفریہ و گستاخانہ کلمات کو پیش کر رکھا ہے۔

غلام نصیر الدین سیالوی بریلوی نے لکھا:

''ان تمام عبارات میں تصریح ہے کہ گستاخانہ کلمات بولنے والا جو مراد بھی بیان کرے اس سے حکم کفر ٹل نہیں سکتا۔ جو آدمی کہہ رہا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اپنی مراد بھی بتلائے پھر بھی فقہاء اس کو کافر سمجھ رہے ہیں۔''[عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: جلد 1 صفحہ 365]

لہٰذا ''چشتی، شبلی و انگریز رسول اللہ'' کے صریح کفریہ و گستاخانہ کلمات کہنے والے اور ان کو صحیح سمجھنے والے چاہے جو مرضی بہانے بنائیں اور جو مرضی اپنی مراد بیان کریں ان کفریہ و گستاخانہ کلمات کہنے کی وجہ سے ان پر جو حکم کفر عائد ہوتا ہے ہرگز ٹلنے والا نہیں۔

غلام نصیر الدین سیالوی بریلوی نے ایک اور جگہ لکھا:

''نیز یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جب ایک آدمی کفریہ کلمہ بولے اور کچھ لوگ اس کی تائید کریں اور اس کو کفر نہ سمجھیں تو وہ کفریہ کلمہ سب کی طرف منسوب ہوگا اور یہی سمجھا جائے گا کہ سب کا یہی عقیدہ ہے۔''[عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: جلد 2 صفحہ 50]

اس بریلوی اصول سے بھی معلوم ہوا کہ ''چشتی، شبلی و انگریز رسول اللہ'' کے صریح کفریہ و گستاخانہ کلمات کہنے والے اور ان کو بطور تائید و حجت نقل

کرنے والے اوران صریح کفریہ کلمات کو کفر نہ سمجھنے والے سب کے سب اس جرم میں شریک ہیں اور یہ کفر وگستاخی ان سب کا عقیدہ سمجھی جائے گی۔

احمد رضا خان بریلوی نے لکھا:''نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کا فر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے، مگر نبی ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے۔''[فتاویٰ رضویہ: جلد 14 صفحہ 301]

غلام نصیرالدین سیالوی بریلوی نے لکھا:

''اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ ایک ہے باقی کلمات کفر کا حکم اور ایک ہے سرکار (ﷺ) کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم۔تو جو آدمی سرکار کی شان میں گستاخی کرے گا وہ چاہے نشہ میں ہو یا اس کی زبان قابو میں نہ ہو پھر بھی اس کو کافر سمجھا جائے گا۔''

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: جلد 2 صفحہ 386

ان بریلوی اصولوں سے واضح ہوا کہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین دوسرے کلمات کفر کی طرح نہیں بلکہ اس کا حکم باقی کفریات سے کہیں زیادہ درجہ سخت ہے۔ باقی کلمات کفر کا مرتکب اگر ہوش میں نہ ہو تو کافر قرار دیا جائے گا نہ کفر کی سزا پائے گا مگر جو شخص نبی ﷺ کی گستاخی وتوہین کا مرتکب ہو چاہے ہوش میں نہ ہو یا اس کی زبان قابو میں نہ ہو تب بھی معافی وخلاصی نہیں پاسکتا اور کفر کا مرتکب و کافر سمجھا جائے گا۔اور جو جان بوجھ کر اس کفر وگستاخی کا مرتکب ہو اس کا حکم کس قدر سنگین ہوگا جاننا مشکل نہیں۔

ان اپنے تسلیم شدہ اصولوں کے باوجود بریلوی حضرات اگر''چشتی، شبلی و انگریز رسول اللہ'' جیسے سنگین کفریہ وگستاخانہ کلمات کی من گھڑت باتوں کے سہارے تاویل کریں اور ان کے قائلین کا دفاع کریں تو یہ سوائے گمراہی وضلالت کے کچھ نہیں''

سنو سنو ہم تو کافر ہیں ہی یہ پاس بیٹھے شیعہ کیوں کافر نہیں؟؟

آپ کی ختم نبوت کی تفسیر تو کجا کلمہ، وضو، نماز، آذان، روزہ، حج، زکواۃ، نکاح، طلاق تک الگ ہے پھر آپ کافر کیوں نہیں؟

چاروں گروپ کے علماء کا پانچویں گروپ سے دردمندانہ سوال

مولانا یوسف بنوری جماعت احمدیہ کے مخالفین میں ایک اور بڑا نام آپ ایڈیٹر ماہنامہ رسالہ البیّنات تھے ساری عمر جماعت احمدیہ کے خلاف لکھتے گزاری مگر دل کا کرب چھپائے نہیں چھپا آپ امت مسلمہ سے اپیل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''قادیانی نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ گو ہیں بلکہ انہوں نے اپنے نقطہ نظر کے مطابق ایک صدی سے بھی زیادہ مدت سے اپنے طریقے پر اسلام کی تبلیغ واشاعت کا جو کام خاص کر یورپ اور افریقی ممالک میں کیا۔اس سے باخبر حضرات واقف ہیں......اور خود ہندوستان میں جو قریباً نصف صدی سے اپنے آپ کو مسلمان اور اسلام کا وکیل ثابت کرنے کے لیے عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کا انہوں نے جس طرح مقابلہ کیا۔تحریری اور تقریری مباحثے کئے وہ بہت پرانی بات نہیں......پھر ان کا کلمہ......ان کی آذان اور نماز وہی ہے جو عام امت مسلمہ کی ہے۔زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کے فقہی مسائل قریب قریب وہی ہیں جو عام مسلمانوں کے ہیں۔

لیکن اثناعشریہ (شیعہ) کا حال یہ ہے کہ: ☆ان کا کلمہ الگ ہے۔☆ان کا وضو الگ ہے۔☆ان کی نماز اور آذان الگ ہے۔

☆زکواۃ کے مسائل بھی الگ ہیں۔☆نکاح اور طلاق وغیرہ کے مسائل بھی الگ ہیں۔☆حتیٰ کہ موت کے بعد کفن دفن اور وراثت کے مسائل بھی الگ ہیں۔مضمون کے آخر میں حضرات علماء کرام سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ اثنا عشری شیعوں کے کفر کے بارے میں اپنی ذمہ داری کب نبھائیں گے۔

(ماہنامہ البینات کراچی جنوری فروری 1988ء صفحہ 96)

شذرات

(ادارہ)

نماز رسول ﷺ کے مقابل نماز غوثیہ اور نماز معکوس بنانے والے ختم نبوت کے منکر کیوں نہیں؟

1) دیوبندیوں، بریلوی اور وہابی بابوں نے یہودیوں کے قدم بہ قدم چل کر شیطان بن کر امت محمدیہ پر حملہ کر دیا ہے۔ انجنیئر محمد علی مرزا

محمد علی مرزا صاحب نے اپنے ٹریکٹ غیر اسلامی نظریات بمقابلہ صحیح اسلامی عقائد میں فرماتے ہیں

ہمارا حقیقی دشمن شیطان ہمیں بھی یہود و نصاریٰ کی طرح اپنے علماء اور درویش لوگوں کے پیچھے اندھا بن کر چلاتے ہوئے گستاخ بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناکام کروانا چاہتا ہے اس لئے ہمارے انتہائی شفیق آقا ﷺ نے فرمایا ''یقیناً تم بھی پہلے لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ بن کر ان کے قدم بقدم چلو گے۔ ان تمہیدی الفاظ کے بعد لکھا ہے بہت ساری گستاخانہ عبارات پیش کی ہیں صرف ایک حاضر خدمت ہے

''بریلوی مفتی امجد علی فرماتے ہیں'' حاجت پوری ہونے کے لئے صلوٰۃ الاسرار بھی نہائت ہی موثر ہے۔ اسے نماز غوثیہ بھی کہتے ہیں۔۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں 11 بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ کی حمد و ثناء کرے پھر نبی ﷺ پر 11 بار درود و سلام عرض کرے۔ پھر عراق کی جانب 11 قدم چلے اور ہر قدم پر کہے یا غوث الثقلین و یا کریم االطرفین اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات''

(بریلوی مولانا امجد علی قادری بہار شریعت حصہ چہارم ص263 وفیضان سنت ص1054)

آپ آخر پر لکھتے ہیں'' ان تمام کتابوں میں ایسی ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جو سراسر گستاخی پر مبنی اور قرآن و احادیث کے خلاف ہیں۔ ہم ان کی تمام کتابوں کی پرنٹنگ بند کر دیں ورنہ بروز قیامت اللہ اور اس کے محبوب کی بارگاہ میں سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا''

(الداعی الی الخیر نوجوانان اہل سنت اسلام آباد) e.mail ahlesunnat-pak @ yahoo.com

تبصرہ قندیل حق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی ہی ہفوات پر کیا شاندار تبصرہ ارشاد فرمایا تھا

''ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر ہم ایمان لائے ہیں یا یہ لوگ۔ یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرو اور اپنی ایک الگ شریعت بنا لو۔ بغدادی نماز، معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں۔ کیا قرآن شریف یا نبی کریم ﷺ کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتا ملتا ہے اور ایسا ہی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے وقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود بھی نہ تھا۔ پھر یہ کس نے بتایا تھا۔ شرم کرو، کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے۔ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان اور ایسے عمل رکھ کر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے''

(روحانی خزائن ملفوظات جلد 2 ص65 فتاویٰ مسیح موعود علیہ السلام جلد اول ص91)

مشہور دیوبندی مولوی علامہ سعید احمد قادری نے بریلویت پر کتاب لکھی ''رضاخانی مذہب'' اور اس میں الزام نمبر 20 کے تحت درج کیا۔

2) ''الزام نمبر 20 عیسیٰ مسیح فیل ہو گئے

سوال: مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدائت کے لئے اتریں گے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نہیں آئیں گے پس افضل کون؟

جواب: دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے، امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں۔حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے۔(جامع الفتاویٰ انوار شریعت صفحہ 382 رضاخانی مذہب صفحہ 55 حصہ اول)

اس کا جواب دیتے ہوئے بریلوی مولوی ابوکلیم محمد صدیق فانی صاحب فرماتے ہیں

''الجواب: مولانا نظام الدین ملتانی نے یہ الفاظ کسی عیسائی کے رد میں ذکر کئے ہیں۔ یہ ایک الزامی جواب ہے لہذا اس کو گستاخی اور کفر قرار نہیں دیا جا سکتا۔اس ضمن میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ایک عیسائی کو اسی انداز میں الزامی جواب دینا اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے۔ پادری صاحب نے سوال کیا کہ تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پادری صاحب نے کہا تمہارے پیغمبر نے بوقت قتل امام حسین علیہ السلام کی فریاد نہ کی حالانکہ حبیب اللہ کا محبوب زیادہ تر محبوب ہوتا ہے۔خدا تعالیٰ ضرور مدد فرماتا۔حضرت شاہ عبدالعزیز نے جواب دیا پیغمبر صاحب واسطے فریاد کے جو تشریف لے گئے پردہ غیب سے آواز آئی ہاں تمہارے نواسے پر قوم نے ظلم کر کے شہید کیا لیکن ہم کو اس وقت اپنے بیٹے کا صلیب پر چڑھانا یاد آیا ہوا ہے۔''(مجموعہ کمالات عزیزی صفحہ 4)

کیا کوئی عقل کا اندھا کہہ سکتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا تسلیم کر لیا ہے؟

(آئینہ اہل سنت تالیف ابوکلیم محمد صدیق فانی بجواب دیوبندی تالیف رضاخانی مذہب صفحہ 402و403)

تبصرہ قندیل حق

جی بالکل: عقل کے اندھے ہی ایسے الزامی جوابوں پر ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔اور سرکار! ان عقل کے اندھوں میں دیوبندی اکابرین کے ساتھ ساتھ آپ بھی شامل ہیں۔جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام عیسائی پادریوں کے رسول خدا ﷺ پر حملوں اور ناپاک جسارتوں کے جواب میں الزامی طور پر بائبیل کے یسوع پر کوئی اعتراض کرتے تھے تو آپ سب مشترکہ طور پر دہائی دیتے ہو کہ دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حملہ کر دیا۔اور یہ الزام آپ سب کے لیڈران نے 1974 کے اسمبلی فلور پر بھی پیش کیا اس سے پہلے 1953 کی عدالت میں بھی پیش کیا اس سے پہلے 1935 میں مقدمہ بہاولپور میں مجسٹریٹ کی عدالت میں بھی پیش کیا اور ہر مناظرے میں پیش کیا اور ہر جگہ آپ کو جواب دیا گیا مگر آپ سننے کے باوجود بہرے ہو گئے اور دیکھنے کے باوجود اندھے ہو گئے اور آج اپنی دُم پر پاوں آیا ہے تو حضرت شاہ عبدالعزیز کا الزامی جواب یاد آ گیا ہے۔سچ فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دل کے اندھے ہوتے وہ آنکھوں کے بھی اندھے ہو جاتے ہیں۔

3) پاکستان کے تمام 72 فرقے شجرہ خبیثہ ہیں، مشرک ہیں، مرتد ہیں واجب القتل ہیں انکے پیچھے نماز حرام۔سعودی عرب علماء کا حج پر

اعلان

مشہور دیوبندی مولوی مولانا محمد ابوبکر غازی پوری عمرہ پر تشریف لے گئے اور وہاں کا حال اپنی نئی تصنیف ''کیا ابن تیمیہ علماء اہل سنت والجماعت میں سے ہیں'' میں لکھتے ہوئے فرماتے ہیں ''امسال رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی غرض سے حرمین شریفین کا سفر ہوا۔تو وہاں ملنے ملانے والوں میں دو تحریروں کا بڑا چرچا تھا۔ایک کا نام تھا کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟ اور دوسرا ایک آٹھ ورقی عربی رسالہ جس کا نام شجرہ خبیثہ تھا۔شجرہ خبیثہ نامی عربی رسالہ میں ایک درخت کا نقشہ بنا کر اس کی ایک سیدھی شاخ سے بہت سی شاخیں نکالی گئی ہیں۔اور ان شاخوں میں پتیاں اور ہر پتی پر دنیا میں پھیلے ہوئے اسلامی جماعتوں اور صوفیائے کرام کے مختلف سلسلوں کا نام ہے اور ان تمام فرقوں اور صوفیہ کے سلاسل کو گمراہ قرار دیا گیا اور ان کو اہل سنت سے خارج بتلایا گیا اور جڑ کو صوفیہ کا مرکز یعنی تمام گمراہیاں اسی سے پھیلی ہیں۔

اس کے بعد ایک سیدھی لکیر کھینچ کر یہ دکھلایا گیا کہ صرف غیر مقلد سلفیوں کا فرقہ مسلمان ہے ناجی ہے اور کتاب وسنت والا ہے۔اور اس لکیر کے دائیں بائیں 72 لکیریں نکالی گئی ہیں اور اس میں اسلامی فرقوں کا نام لکھ کر جس میں دیوبندیہ فرقہ کا نام بھی ہے سب کو اہل سنت سے خارج دکھلایا گیا ہے۔۔اور اخیر میں یہ فیصلہ سنایا گیا ہے کہ ایسے تمام لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔۔۔۔پھر مزید ترقی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔آئمہ اہل سنت ان کو مرتدین میں شمار کر کے انھیں واجب القتل قرار دیتے ہیں''۔۔۔یہ دونوں تحریریں بڑے پیمانہ پر سعودیہ کے مختلف شہروں میں تقسیم کی جارہی ہیں

(کیا ابن تیمیہ علماء اہل سنت والجماعت میں سے ہیں؟ تحریر مولانا محمد ابوبکر غازی پوری مکتبہ اھل سنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

تبصرہ قندیل حق

ہمیں اس بت سے سروکار نہیں کہ آج کی تاریخ میں سلفی 72 فرقوں کو کیا کہتے ہیں یا دیوبندی جواب غزل میں سلفیوں کو کون سا ہدیہ، واپس پارسل کررہے ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم ہے کہ 1974 میں جب یہ سارے فرقے جماعت احمدیہ کی دشمنی میں اکھٹے ہوکر ایک دوسرے کی پیٹھ سہلاتے ہوئے فتنوں کی پنیری لگا رہے تھے تبھی امام جماعت احمدیہ نے ان کو متنبہ کرتے ہوئے بیان فرمایا تھا کہ آج جس فتنے کو جگا رہے ہو کل تم خود بھی اس کے بداثر سے نہ بچ سکو گو۔اور آج جب اسی عالمی تحفظ مجلس ختم نبوت والوں کو گمراہ مرتد اور واجب القتل قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیا جا رہا ہے تو مولوی صاحب کو تکلیف ہورہی ہے ۔وہ کیا کہتے ہیں پنجابی لوگ۔۔۔ ہور چوپو۔

مشرق مغرب شمال جنوب ہر کونے میں احمدی، ہر کنارے پر احمدی۔۔۔مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کی دہائیاں

''یقیناً یہ فتنہ قادیانیت بڑا خطرناک فتنہ ہے۔وہ بڑی ساری کافر تنظیمیں، کافر حکومتیں ان کی سپورٹ کررہی ہیں۔اور ان کا بڑا منظم پروگرام ہے۔وہ دنیا کے کسی کونے میں چلے جائیں وہ پہلے سے ہی وہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ہم ملیشیا گئے وہاں قادیانی، انڈونیشیا گئے وہاں قادیانی، دنیا کا آخری کونہ جنوب میں جنوبی افریقہ میں کیپ ٹاؤن وہاں قادیانی، ہمارے والد گئے ناروے میں دنیا میں آخری شمالی کونہ وہاں پر قادیانی، ادھر مشرق میں دنیا کا آخری کنارہ آسٹریلیا اور فجی وہاں قادیانی، دنیا کا مغربی کنارہ گھانا وہاں قادیانی''

https://youtu.be/PVOQL8GjMlg?si=SjG4pV5B9xMuUdS3

''بہت سے ہمارے بھولے بھالے مسلمان ایک غلط فہمی میں مبتلا ہوسکتے ہیں کہ آخر وہ (احمدی)

بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں بلکہ قادیانی ہم سے زیادہ زور کے ساتھ اور زیادہ نمائش کے ساتھ کلمہ پڑھتے ہیں۔ان کی عبادت گاہوں کی پیشانی پر بھی لکھا ہوتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ان کی دوکانوں پر بھی لکھا ہوا ملے گا۔ان کے گھروں پر بھی لکھا ملے گا۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ان کی عبادت گاہ جس کو مسجد کہتے ہیں آذان بھی دیتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں۔(یادگار یادگیر کانفرنس زیر صدارت مولانا قاسم نعمانی)

احمدی مسلمان ہم سے بہتر کلمہ پڑھتے ہیں

واقعی مرزا صاحب کے الہام کے مطابق ان کی تبلیغ دنیا کے کناروں میں پہنچ گئی ہے۔۔۔مولوی منظور احمد چنیوٹی صاحب

’’اب جناب محترم یہ فتنہ پوری دنیا میں پھیل گیا ہے۔مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے میں تیری تبلیغ کو کناروں تک پہنچاؤں گا۔اب قادیانی کہتے ہیں دیکھو اس وقت اس نے کہا تھا جب اس کو کوئی نہ جانتا تھا اب دنیا کے سب کناروں تک اس کی تبلیغ پہنچ گئی ہے اور واقعی اس کی تبلیغ پہنچ گئی ہے۔ہم جزائر فجی گئے۔میں اور علامہ صاحب اکٹھے۔علامہ صاحب نے رات ساڑھے بارہ بجے گھر فون کیا اِدھر دوپہر کے بارہ بجے تھے پورے بارہ گھنٹے کا فرق ہے اور مغرب میں نائیجیریا اور غانا سیرالیون اور آخری کنارے تک قادیانی ہیں۔اور جنوبی افریقہ دنیا کا آخری کونہ کیپ ٹاون جہاں پر دنیا ختم ہو جاتی ہے وہاں قادیانی ہیں آگے سمندر‘‘ https://youtu.be/PVOQL8GjMlg?si=SjG4pV5B9xMuUdS3

تبصرہ قندیل حق

سوچو ہر ایک سال باوجود متکبرانہ رقص کے کیوں ذلیل کئے جاتے ہو؟

جناب چنیوٹی صاحب آپ جماعت احمدیہ کی فتوحات کے لئے فتنہ کا لفظ بول کر صرف اپنے ہارے ہوئے دل کو تسلی دے رہے ہیں جب کہ حقیقت یہی ہے کہ آپ کی بھی اپنی موت کے وقت تک مولانا محمد حسین بٹالوی اور عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کی طرح جماعت کے خلاف بھاگ بھاگ کر ایڑیاں گھس گئیں تھیں مگر ہاتھ کیا آیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوری صدی پہلے آپ جیسے پاؤں کی ایڑیوں تک زور لگانے والے مخالفین کے لئے ارشاد فرما دیا تھا

’’کیا ان کے تیر دان میں کوئی تیر باقی رہ گیا ہے؟ یا ان کے دلوں میں کوئی خصومت باقی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ خدا نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب تو ایک حرکت مذبوحی ہے۔کیا نہیں دیکھتے کہ کیسے وہ وقتاً فوقتاً لاجواب کئے جاتے ہیں اور ہر ایک سال باجود متکبرانہ رقص کے ذلیل کئے جاتے ہیں۔اور انکے بادل بغیر پانی کے نکلے اور انکے برگزیدہ لئیم ثابت ہوئے۔* ۔اور انکی روشنی اندھیرا اور انکے دل بے عقل اور بے ادب ثابت ہوگئے۔پس کس نشان پر اسکے بعد ایمان لائیں گے۔کیا میرے خدا نے مجھے اس محل پر نہیں اتارا جو مراد یابی کا محل ہے اور مجھے بیقراریوں کی آگ سے خوشی کی آسائش تک پہنچایا اور میری تائید کی اور میری مدد کی* ۔اور ہر ایک جو میری ذلت چاہتا تھا اس کو ذلیل کیا اور مجھے عید دکھلائی اور وعدوں کو پورا کیا اور ہر ایک آنکھ کھولنے والے کیلئے فتح کو دکھلا دیا۔‘‘(حجۃ اللہ روحانی خزائن جلد 12 ص 190)

مشرق میں احمدی مغرب میں احمدی شمال میں احمدی جنوب میں احمدی۔خدارا ہماری مالی مدد کریں۔۔۔دیوبندی چیخ وپکار

مفتی تقی عثمانی صاحب حالیہ دنوں میں ربوہ میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں شامل ہوئے اور شاملین کو اپنے دل کو پھپھولے دکھاتے ہوئے گویا ہوئے۔

’’جب کبھی میں یورپ کے سفر پر جاتا ہوں وہاں میں دیکھتا ہوں جرمنی میں اٹلی میں،فرانس میں،برطانیہ میں اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں اور

اسی طرح آسٹریلیا میں نیوزی لینڈ میں اور فجی آئر لینڈ میں، ان کے تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ اور وہاں ان کی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ایسا لٹریچر تیار کریں، ایسے داعی تیار کریں کہ جو اُن علاقوں میں جا کر اُن کی زبان میں ان کی تردید کریں۔ اور لوگوں کے ایمان کو خطرے سے بچائیں۔ میں آپ حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عظیم تنظیم ہے۔ اب مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ اس تنظیم کے ساتھ تعاون کریں۔ اور ایسا تعاون کریں کہ جس کی بنیاد پر ہر خطے میں، ہر ملک میں ان کی شاخیں قائم ہوسکیں۔ اور ان کے داعی جا سکیں۔ اور ان کی زبان میں لٹریچر تیار کیا جا سکے۔"

https://youtu.be/PVOQL8GjMlg?si=SjG4pV5B9xMuUdS3

تبصرہ قندیل حق

مولانا تحفظ ختم نبوت کے نام پر پیسے بٹورنے کا کاروبار تو اچھا ہے مگر ذرا احتیاط سے کیونکہ پھر جب پیسوں کی بندر بانٹ پر جوتیوں میں دال بٹتی ہے ناں تو پھر کوئی مولوی کسی دوسرے مولوی کی لال یا سفید داڑھی یا کسی جبے اور قبے کا لحاظ نہیں کرتا۔ یاد ہے ناں آپ کو پچھلی دفعہ ختم نبوت کے دو عظیم مجاہد اسی تحفظ ختم نبوت کے نام پر بٹوری ہوئی رقم میں چھینا جھپٹی کرتے ہوئے چوراہے میں کیسے کیسے ایک دوسرے کی داڑھیاں نوچ رہے تھے۔ چلو اگر یاد نہیں تو نصیحت پکڑنے یا عبرت پکڑنے کے لئے میں یاد کروائے جاتا ہوں۔ ابھی جناب عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کی قبر کی مٹی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ آپ کے وارثین میں دال جوتیوں میں بٹتی نظر آئی۔ آغا شورش کاشمیری اور مولانا محمد علی جالندھری رئیس الاحرار۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کے دو اہم ستون اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کے شاگردان خاص۔ ایک دوسرے سے ختم نبوت کے نام پر اکٹھے ہونے والے چند ٹکوں پر دست و گریبان ہو گئے۔ شورش صاحب نے اپنی اخبار میں بعنوان "مولانا محمد علی صاحب جالندھری سے التماس" اس لڑائی کو یوں جگہ دی "مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کی املاک نہیں یہ ایک دینی ادارہ ہے اور آپ زیادہ سے زیادہ اس کے کسٹوڈین کہلا سکتے ہیں۔ آپ سے دردمندانہ گزارش ہے کہ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام حسابات کسی چارٹرڈ اکاؤنٹ کی توثیق کے بعد شائع کریں تا قوم کو معلوم ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی عزت کے نام پر جو روپیہ آپ وصول کرتے ہیں وہ کس طرح خرچ ہوتا ہے اور کہاں کہاں خرچ ہوتا ہے" (ہفت روزہ چٹان لاہور 14 مارچ 1966 صفحہ 7)

دوسرے شمارے میں تحریر کیا کہ

" 1 معاف کیجئے حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے تو اپنے دامن سے ہوا دے کر اس گھر کو آگ لگا دی ہے جو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دم قدم سے بس رہا تھا"

2 "سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رحلت کے وقت مجلس کا ایک یا ڈیڑھ لاکھ روپیہ مولانا محمد علی کے پاس تھا وہ کہاں صرف ہوا؟ اراضی کی خرید پر، آڑھت میں، یا اس عمارت پر جو ملتان میں آپ نے کھڑی کی ہوئی ہے" 3 "حضرت مولانا نے احرار کی قربانیوں پر پانی پھیر دیا اور جو کچھ ان کے دامن میں تھا اپنے نام پر ہبہ کر لیا" (ہفت روزہ چٹان لاہور 7 مارچ 1966 صفحہ 5)

جناب تقی عثمانی صاحب آپ بھی احتیاط کیجئے کہیں کل کلاں جناب طاہر اشرفی صاحب عمران خان کے بعد آپ کے میزان بینک کے پیچھے نہ پڑ جائیں اور اسے بھی ختم نبوت کے نام پر اکٹھا کئے گئے چندہ کا شاخسانہ نہ بنا دیں۔ احتیاط بہرحال لازمی ہے کیونکہ تحفظ ختم نبوت کا مولوی کچھ بھی کر سکتا ہے اور کچھ بھی کہہ سکتا ہے

"ہم اللہ کی نظروں سے گر گئے ہیں۔ علماء کی گھناؤنی حرکات نے لوگوں کو اسلام سے دور کر دیا ہے*"

سہارن پور (یوپی) انڈیا سے شائع ہونے والا مذہبی رسالہ ماہنامہ رسالہ نقوش اسلام اپنی جنوری فروری 2019 کی اشاعت میں زیر مضمون ''ترجیح یا فتح وغلبہ'' لکھتا ہے

''اس دنیا میں اتحاد واخوت کی غیر معمولی اہمیت کے باوجود اس وقت مسلمان سب سے زیادہ انتشار کا شکار اور باہم نبرد آزما ہیں۔ کینہ، دشمنی، نفرت، اور ایک دوسرے کے خلاف زبان درازی اور دست درازی نے ان کو اُس پروردگار کی نگاہ میں گرادیا ہے۔ وہ خود اپنی نظروں میں ذلیل وخوار ہو گئے ہیں اور دنیا کی ساری قوموں کے سامنے بے آبرو اور عریاں۔ اور اس پر یہ شکائیت بے جا ہے کہ دنیا کی قومیں ان کے مقابلہ میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ علماء کا فرض تھا کہ اتحاد قائم کرنے کی کوشش کرتے مگر ہائے افسوس کہ خود علماء نے بہت سے غیر اہم مسئلے کھڑے کر دیئے ہیں۔ اُمت کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ہر گروہ کو دوسرے سے بغض ونفرت ہے اور ہر حلقہ دوسرں کی توہین وتذلیل کے لئے کوشاں۔ ہم جو گندی زبان استعمال کرتے ہیں جس طرح دوسروں کی عزتوں سے کھیلتے ہیں اور جس طرح کی گھناؤنی حرکتیں کرتے ہیں اس نے عام پڑھے لکھے لوگوں کو علماء ہی سے نہیں بلکہ اسلام سے بدظن کر دیا ہے۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ وہ جنگ ہے جس میں جیتنے والا ہارنے والے سے بدتر ہے اور جیتنے اور ہارنے والے دونوں گروہ مسلمانوں کی پستی وادبار اور اسلام کی بدنامی کے ذمہ دار ہیں''

(ماہنامہ نقوش اسلام جنوری فروری 2019 صفحہ 13 زیر مضمون ترجیح یا فتح وغلبہ مضمون نگار ڈاکٹر مولانا محمد اکرم ندوی آکسفورڈ یوکے)

تبصرہ قندیل حق

ساری عمر دوسروں پر گندگی اچھالنے والے اب اپنے کپڑوں کے گندے ہونے کا رونا روئیں تو جناب محمد حنیف جالندھری صاحب کی آواز میں یہی کہا جاسکتا ہے

محبت گولیوں سے بو رہے ہو	وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تم کو ہے کہ رستہ کٹ رہا ہے	یقیں مجھ کو کہ منزل کھو رہے ہو

(ماہنامہ وفاق المدارس صفحہ 4 فروری 2019 جلد نمبر 16 شمارہ 6 مدیر اعلیٰ محمد حنیف جالندھری)

مسلسل تکفیر وتضلیل کی بادصرصر نے اسلام اور مسلمانوں کی چوپالوں کو متزلزل کر کے رکھ دیا

ماہنامہ صدائے حق ترجمان جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارن پور (یوپی) انڈیا اپنے ادارئے میں زیر عنوان'' اتحاد کی دعوت دیجئے'' لکھتا ہے۔

''ابھی چند دن پہلے امت کے درمیان اتحاد کی رٹ لگانے والوں کی زبانی ایسی گرما گرم تقریریں پردہ سماعت سے ٹکرائیں کہ بے ساختہ شاعر اسلام علامہ محمد اقبال مرحوم یاد آ گئے۔ انہوں نے ملی وحدت کی خاطر تفریق بین المسلمین کا صور پھونکنے والے افراد سے کچھ اس طرح شکوہ کیا ہے کہ

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک	ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک	کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں	کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو	تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

یہ اُس قوم کا مرثیہ ہے جو سب سے اولوالعزم پیغمبر کی امت ہونے کا شرف رکھتی ہے۔ یہ اس قوم کے معاشرتی بگاڑ کی داستان ہلا ہل ہے جسے پوری دنیا

کی سیادت وقیادت کا فرض منصبی دیا گیا تھا۔۔لیکن اختلاف باہمی نے انہیں بے حیثیت بنا کر رکھ دیا ہے۔انہیں ایک رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تلقین کی گئی تھی مگر وہ حصوں میں بٹ منقسم ہو گئے۔انہوں نے اپنی اپنی خواہشات کے بت تراش لئے،وہ گروہ بندیوں اور فرقوں میں بٹ کر رہ گئے،، تکفیر وتضلیل کی بادصرصر نے اسلام اور مسلمانوں کی چوپالوں کو متزلزل کر کے رکھ دیا۔اب رہی سہی ملت کی شیرازہ بندی کو تقسیم در تقسیم کی نظر کرنا چاہتے ہیں۔پتہ نہیں وہ کون سے اسلام کا احیاء چاہتے ہین۔یا پھر وہ اسلام دشمن طاقتوں کے نرغے میں ہیں۔۔۔بے حد افسوس ہوتا ہے جب جماعتی یا مسلکی بنیادوں پر فریقین میں تلواریں سونت لی جاتی ہیں،مقام ومصلحت سے بے پرواہ ہو کر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو جاتے ہیں۔ابھی کشمیر کے پلوامہ میں سی آر پی ایف کے چالیس سے زائد جوانوں کے جاں بحق ہونے کے بعد بریلوی مکتبہ فکر کے بعض ناعاقبت اندیش افراد کو دیوبندی مکتبہ فکر کے خلاف خلاف واقعہ منفی باتیں کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر دیکھا تو حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ ملت کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے والے اپنے بھی ہو سکتے ہیں فیا اسفاہ متحد ہو تو بدل ڈالو نظام گلشن ۔۔۔۔۔۔۔منتشر ہو تو مرو شور مچاتے کیوں ہو؟

(ماہنامہ صدائے حق فروری مارچ 2019ء گنگوہ ماہ فروری مارچ انڈیا صفحہ 3و5 شمارہ 2،3 جلد 3 مدیر مسئول مفتی خالد سیف اللہ)

تبصرہ قندیل حق

خدائے تعالیٰ تمہیں شرمندہ کرے گا اور تمہارے پردوں کو پھاڑ دے گا اب ذلت کا رونا رونے والو خدا کے مسیح نے تمہیں بہت پہلے انذار کرتے ہوئے فرمایا تھا

’’اے شک کرنے والو! آسمانی فیصلہ کی طرف آجاؤ اے بزرگو! اے مولویو! اے قوم کے منتخب لوگو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی آنکھیں کھولے غیظ اور غضب میں آکر حد سے مت بڑھو۔میری اس کتاب کے دونوں حصّوں کو غور سے پڑھو کہ ان میں نور اور ہدایت ہے۔خدائے تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی زبانوں کو تکفیر سے تھام لو۔خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں ایک مسلمان ہوں۔اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ و ملٰئکتِہٖ و کُتُبِہٖ ورُسُلِہٖ والبعث بعدالموت واشھد ان لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شریک لہ واشھد ان محمّدًا عبدہٗ ورسولہ فاتقوا اللہ ولا تقولوا لست مُسلما واتقواالملک الذی الیہ ترجعون۔اور اگر اب بھی اس کتاب کے پڑھنے کے بعد شک ہے تو آؤ آزمالو خدا کس کے ساتھ ہے۔اے میرے مخالف الرائے مولویو اور صوفیو! اور سجادہ نشینو!!! جو مُکفّر اور مُکذّب ہو مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ لوگ مل جل کر یا ایک ایک آپ میں سے اُن آسمانی نشانوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں جو اولیاء الرحمٰن کے لازم حال ہوا کرتے ہیں تو خدائے تعالیٰ تمہیں شرمندہ کرے گا اور تمہارے پردوں کو پھاڑ دے گا اور اس وقت تم دیکھو گے کہ وہ میرے ساتھ ہے۔کیا کوئی تم میں ہے؟ کہ اس آزمائش کے لئے میدان میں آوے اور عام اعلان اخباروں کے ذریعہ سے دے کر ان تعلقات قبولیت میں جو میرا رب میرے ساتھ رکھتا ہے اپنے تعلقات کا موازنہ کرے یاد رکھو کہ خدا صادقوں کا مددگار ہے وہ اسی کی مدد کرے گا جس کو وہ سچا جانتا ہے چالاکیوں سے باز آجاؤ کہ وہ نزدیک ہے۔کیا تم اس سے لڑو گے؟ کیا کوئی متکبرانہ اچھلنے سے درحقیقت اونچا ہو سکتا ہے کیا صرف زبان کی تیزیوں سے سچائی کو کاٹ دو گے اس ذات سے ڈرو جس کا غضب سب غضبوں سے بڑھ کر ہے اِنَّہٗ مَنۡ یَّاۡتِ رَبَّہٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَہٗ جَہَنَّمَ لَا یَمُوۡتُ فِیۡہَا وَلَا یَحۡیٰی

النّاصح خاکسار غلام احمد قادیانی از لودیانہ محلہ اقبال گنج‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 ص 102)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جائے پیدائش دیوبند کے اردگرد شرک اور ارتداد کی خوفناک اندھیری رات

ماہنامہ" آئینہ مظاہر علوم" سہارن پور اپنی مارچ 2019 کی اشاعت میں اداریے میں زیرعنوان "از خواب گاں خیز" لکھتا ہے۔

"اس نے خود کو مسلمان بتایا، نام مکنا جی کٹاٹ ہے قومیت میرات اور گاؤں کا نام امبر گڑھ ہے۔ اُس کے بقول گاؤں میں ایک بھی مسجد اور مدرسہ نہیں۔ مجموعی طور پر گاؤں کی نصف آبادی مندروں میں جا کر پوجا کرتی ہے۔ سات آٹھ لوگ صرف جمعہ کی نماز کسی بھی مکان میں ادا کر لیتے ہیں۔ بچے نہ دین سے واقف ہیں نہ دینی تعلیم سے۔ روزوں کا بھی یہی حال ہے اور اگر مسجد اور مکتب بن جائے تو ممکن ہے کہ اگلی نسل دین سے کچھ نہ کچھ آشنا ہو جائے۔ تیجا جی مہاراج کی پوجا یہاں خاص طور پر ادا ہوتی ہے۔

چونکئے مت، یہ کسی یورپی ملک کی کہانی نہیں، ہندوستان کے امبر گڑھ کی روداد ہے۔ جہاں سجدوں سے محروم پیشانیاں ہماری غفلت پر اشک افشاں ہیں، سجدہ گاہوں سے محروم ایسی کتنی ہی بستیاں ہیں جو ہماری غفلت و بے حسی پر ماتم کناں ہیں۔

کہاں ہیں مسجدیں بنوانے والی تنظیمیں، کہاں ہیں اپنی خدمت کے بڑے بڑے بینرز اور ہورڈنگ آویزاں کرنے والی تحریکیں؟ کہاں ہیں گلا پھاڑ پھاڑ کر منبر و محراب اور اسٹیج سے تقریر کرنے والے؟ امبر گڑھ جیسے اور کتنے مقامات ہوں گے جہاں کے مسلمان اپنی مسلمانی کھو چکے، کتنے بچے ہوں گے جو حالت کفر و شرک میں پل کر جوان ہو گئے، کتنے ہی معصوم لوگ ہوں گے جو ایسی ضلالت و ذلالت والی زندگی گزار کر ملک عدم کو سدھار گئے۔ ہمیں معاف فرائیں ضلع سہارن پور میں آئے دن دارس وجود میں آتے ہیں، مساجد قائم ہوتی ہیں، مدرسہ کے قریب مدرسہ مسجد کے قریب مسجد، اختلافات کی بنیاد پر ایک نیا مدرسہ، برادری واد کے نام پر مسجد و مدرسہ۔ حد تو یہ ہوگئی کہ مساجد اور مدارس کی شناخت ہی برادری کے نام سے ہونے لگی۔ اسی ضلع سہارن پور میں ایک ہزار سے زائد مدارس و مکاتب ہیں اور گھانس پھونس کے مانند آئے دن اگتے جا رہے ہیں۔ خود دیوبند جہاں دارالعلوم دیوبند موجود ہے مگر اسی دیوبند میں کئی سو مساجد اور مساجد سے زیادہ مکاتب اور مدارس موجود ہیں۔ بہت سے اہل مکاتب نے تو اپنے نام کے ساتھ جامعہ لکھا ہوا ہے۔۔۔ عجیب بات ہے جہاں مساجد ہیں وہاں نمازی نہیں، جہاں نمازی ہیں وہاں مساجد نہیں، جن کی پیشانیاں سجدوں کے نشانات سے روشن ہیں وہ غربت اور افلاس سے بے قرار ہیں، کسی مسجد کو دروازے نصیب نہیں ہیں تو کسی مسجد میں ڈبل گیٹ اور ڈبل کھڑکیاں نسب ہیں، کسی مسجد میں صفیں میسر نہیں ہیں تو کسی کو صفیں رکھنے کی جگہ نہیں مل رہی۔" (ماہ مارچ 2019 آئینہ مظاہر علوم مضمون نگار ناصر الدین مظاہری صفحہ 3 تا 5)

تبصرہ قندیل حق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی کوڑھ مغزوں کو سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس افتراق کے اس زمانے میں کیا خدا نے ہادی بھجنا تھا یا دجال بھیجنا تھا غور تو کرو فرمایا

" اس زمانہ میں کذاب اور دجال اور مفتری پہلے اس سے کچھ تھوڑے نہیں تھے تا خدا تعالیٰ صدی کے سر پر بھی بجائے ایک مجدد کے جو اس کی طرف سے مبعوث ہو ایک دجال کو قائم کر کے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھیں اور حقیقت کو دریافت نہ کریں اور تکفیر کی طرف دوڑیں میں ان کا کیا علاج کروں۔ میں اس بیمار دار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کیلئے سخت اندوہگیں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا۔ اے ہادی و رہنما ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں خطا نہیں جائیں گی کیونکہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کی طرف بلاتا ہوں یہ سچ ہے کہ اگر میں اس کی طرف سے نہیں ہوں اور ایک مفتری ہوں تو وہ بڑے عذاب سے مجھ کو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہیں دیتا کہ جو صادق کو دی جاتی ہے"

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 324)

مسجد بیت الفتوح لندن

مسجد مبارک اسلام آباد یو کے